ازدواجی زندگی کے اصول

یا

خاندان کا اخلاق

فہرست

* عرض مترجم
* پیش لفظ مؤلف
پہلا حصّہ : خواتین کے فرائض
* شادی کا مقصد
* شوہر داری
* محبت کا اظہار کیجئے
* شوہر کا احترام
* شکوہ شکایت سے گریز کیجئے
* بے جا توقعات 38
* اپنے شوہر کی دلجوئي کیجئے
* شکرگزاری کی عادت ڈالئے
* عیب جوئي نہ کیجئے
* اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے مردوں سے سروکار نہ رکھئے
* اسلامی حجاب
* اپنے شوہر کے غلطیوں کو معاف کردیجئے
* شوہر کے رشتہ داروں کے ساتھ میل ملاپ سے رہئے
* اپنے شوہر کے شغل اور پیشے پر اعتراض نہ کیجئے
* اگر پردیس میں زندگی گزارنے پر مجبور ہوں ...
* اگر آپ کے شوہر گھر میں کام کرتے ہوں ...
* اپنے شوہر کی ترق میں ان کی مدد کیجئے
* دھیاں رکھئے آپ کے شوہر غلط راہ اختیار نہ کریں
* شکّی عورتیں
* دوسروں کی برائي کرنے والوں کی باتوں پر توجہ نہ دیجئے
* شوہر کی رضامندی ضروری ہے ، ماں کی نہیں
* گھر میں بھی صاف ستھری اور سجی بنی رہئے
* شوہر پر اپنی مامتا نچھا ور کیجئے
* شوہر کو خاندان کا سرپرست مانئے
* سختیوں کو جھیلنا سیکھئے
* لڑائي جھگڑانہ کیجئے
* اگر غصہ ہو تو خاموش رہئے
* مردوں کے پسندیدہ مشغلے
* خانہ داری
* صفائي
* گھر کی سجاوٹ
* کھانا پکانا
* مہمانداری
* امین خانہ
* خواتین کے مشاغل
* اپنے فرصت کے اوقات کو ضائع نہ کیجئے
* بچّوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

* غذا و صحت
دوسرا حصّہ: مردوں کے فرائض
* خاندان کا سرپرست
* بیوی کی دیکھ بھال
* اپنی محبت نچھاور کیجئے
* اپنی بیوی کی عزت و احترام کیجئے
* خوش اخلاق بنئے
* بے فائدہ شکوے شکایات
* اعتراض اور بہانہ جوئي
* تسلی اور دلجوئي
* عیب تلاش نہ کیجئے
* بدگوئي کرنے والوں کی باتوں پر دھیان نہ دیجئے
* اس کی لغزش کو نظر انداز کیجئے
* بیوی کی ماں
* دھیان رکھئے
* تنبیہ
* شکّی مرد
* بدکردار عورت
* غیرعورتوں پر نظر ڈالنے سے اجتناب کیجئے
* سپاس گزار بنئے
* گھر میں بھی صاف ستھرے رہئے
* اپنی بیوی کی تیمار داری کیجئے
* خاندان کے اخراجات
* گھر کے کاموں میں اپنی بیوی کی مدد کیجئے
* گھر جلدی آیا کیجئے
* وفادار بنئے
* بیوی کی تعلیم و تربیت250
* بچّوں کی پیدائشے
* زمانہ حمل اور بچگی 262
* بچہ کی پرورش میں بیوی کی مدد کیجئے
* اختلاف کو حل کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ
* طلاق
* فہرست ماخذ(حواشی)

نام کتاب :ازدواجی زندگے کے اصول یا خاندان کا اخلاق
مصنّف :حجة الاسلام و المسلمين ابراہيم اميني
ترجمہ :محترمہ عندليب زہرا كامون پوري
كتابت :سيد قلبی حسين رضوی كشميري

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ناشر :سازمان تبلیغات اسلامی روابط بین الملل _ تہران_ اسلامی جمہوریہ ایران پوسٹ بکس 1313 14155
تعداد :5000
تہیہ و تنظیم:شعبہ اردو_ سازمان تبلیغات اسلامي
تاریخ :جمادی الثانی سنہ 1410 ھ

عرض مترجم

دوسری زبانوں کے لٹریچر اپنی زبان میں منتقل کرنے کا مقصد کسی قوم کے ادب و ثقافت اور تہذیب و تمدّن سے اپنی قوم اور اپنے ہم وطنوں کو روشناس کرانا ہوتا ہے _ ترجمہ کا کام ہر دور میں ہوتا رہا ہے اور یہ بڑی عمدہ روش ہے _
البتہ زیر نظر کتاب کا ترجمہ مذکورہ مقصد کو سامنے رکھ کر نہیں کیا گیا ہے بلکہ ترجمہ کے لئے اس کتاب کو منتخب کرنے کے کچھ دوسروے اسباب ہیں _
خاندان میں افراد کے درمیان باہمی تعلقات و روابط اوراخلاق کے متعلق اردو میں جامع اور قابل قدر تصانیف بہت کم نظر آتی ہیں خصوصاً ہماری زبان میں ایسی کتابونکی بے حد کمی ہے جس میں ان روابط کو قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ اطہار (ع) کی روشنی میں بیان کیا گیا ہو _
ہم سبھی اپنے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی میں رات دن مشغول رہتے ہیں لیکن اگر اس میں خدا کی خوشنودی کا تصور بھی شامل رہے اور اگر ہم اس بات سے واقف ہوں کی خدا کی نظر میں ہمارے روزمرہ کے معمولی سے معمولی کاموں کی بھی کتنی اہمیت ہے ، تو ان کاموں کی قدر و قیمت کئي گنا بڑھ جاتی ہے _
مثلاً خواتین رات دن گھرواری کے گوناگوں کاموں میں مشغول رہتی ہیں ان صبر آزما کاموں کو ہنسی خوشی یا بددلی کے ساتھ چار و ناچار انجام دینا ہی پڑتا ہے _ البتہ اگر انھیں یہ معلوم ہوجائے کہ

یہ تمام کام محض ان کے فرائض کی انجام وہی میں شامل نہیں ہیں بلکہ ان کا شمار عبادات الہی میں ہوتا ہے اور خداوند عالم نے اسے عورت کے جہاد سے تعبیر کیا ہے تو ان کاموں کو انجام دینے میں زیادہ شوق ، دلچسپی اور لگن پیدا ہوگی _ اور جو کام ذوق و شوق اور دلچسپی کے ساتھ انجام دیا جائے خواہ وہ کیسا ہی تھی تھکا دینے والا کیوں نہ ہو اس میں زیادہ تھکن کا احساس نہیں ہوتا _ البتہ وہی کام اگر مجبوری اور اپنے اوپر مسلط سمجھ کرکیا جائے تو چونکہ دل جمعی اور دلچسپی کے ساتھ نہیں کیا جاتا ، اس لئے اس میں تھکن زیادہ محسوس ہوتی ہے اوراکتا ہٹ بھی قائم رہتی ہے _ یہی وجہ ہے کہ جو کام ہم پر ہماری مرضی کے بغیر مسلط کئے جاتے ہیں ان کو ہم اچھی طرح انجام نہیں دے پاتے لیکن جن چیزوں سے ہم کو دلچسپی ہے ان کاموں کو ہم مختصر وقت میں اور بہتر طریقے سے انجام دیتے ہیں _
بچّے کی پرورش آسان کام نہیں _ ماں دن بھر کے کاموں کے بعد تھك کررات کو سنا چاہتی ہے مگر بچّے کو کسی وجہ سے نیند نہیں آرھی ہے وہ بے چین ہے _ کبھی بہانے کرکے روتا ہے کبھی کسی چیز کی فرمائشے کرتا ہے_ ماں پر نیند کا غلبہ ہے _ ایك طرف نرم و گرم بستر آرام کرنے کی دعوت دے رہا ہے دوسری طرف بچے کو پرسکون کرنا ہے _ مامتا کا عظیم جذبہ ہر چیز پر غالب آتا ہے وہ اپنا آرام بھول کر بچے کو آرام پہونچانے کی فکر میں لگ جاتی ہے _ مامتا کا یہ جذبہ خداوند رحیم و کریم کا ہی عطا کردہ ہے لیکن اگر ماں کے دل میں بچّے کی محبت کے ساتھ یہ جذبہ بھی شامل رہے کہ وہ خدا کی معصوم مخلوق اور معاشرہ کی ایك فرد کی خدمت انجام دے رہی تو یقینا اجر میں کئي گنا اضافہ ہوجائے گا _
آج کل بعض خواتین بچوں کو دودھ پلانا معیوب سمجھتی ہیں اگر انھیں یہ معلوم ہوجائے کہ ان کے بچے کی صحت و سلامتی نیز ذہنی و جسمانی نشو و نما اور کردار سازی کے لئے ماں کا دودھ کتنی اہمیت رکھتا ہے نیز خدا و رسول (ص) نے بھی اس کی بہت تاکید کی ہے اور اس کا بڑا اجر مقرر فرمایا ہے تو یقین ہے مومن خواتین اس سے ہوے والے دہرے فائدے کو نظر انداز نہیں کریں گے _ ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ماؤں کی یادآوری کے لئے دودھ کے ڈبوں پر حضرت رسول اکرم (ص) کے اقوال درج ہوتے ہیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسی طرح کسب معاش اور بیوی بچّوں کے اخراجات پورے کرنے کے لئے مرد کوگھر سے باہر گوناگوں مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے البتہ کسی کو کم زحمات کے ساتھ روزی مہیّا ہوجاتی ہے اور کسی کو اس کے حصول کے لئے بے حد زبردست صبرو ضبط اور محنت و مشقّت سے کام لینا پڑتا ہے _ البتہ اگر مرد کو خدا کے نزدیك اپنے عمل کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوجائے اور وہ اپنے فرائض کو خوشی خوشی اور خوشنودی خدا کے تصور کو سامنے رکھ کر انجام دے تو اس کو کہیں زیادہ ثواب ملے گا _
اسلام میں عورت و مرد دونوں کو حقوق عطا کئے گئے ہیں اور ان کی جسمانی ساخت کی مناسبت سے عادلانہ طور پر ان کے فرائض بھی مقرر کئے گئے ہیں _
ہم کو اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید بے حد عزیز ہے لہذا ہم میں سے ہر مسلمان عورت و مرد کا فرض ہے کہ اسلام کی روشنی میں اپنے حقوق و فرائض کو سمجھ کر اس پر عمل کریں اور اپنے مثال کردار کے ذریعہ اپنے مقدس دین کی تبلیغ کریں _
زیر نظر کتاب ایك مشہود و معروف عالم دین اور مصنف کی فکر کا نتیجہ ہے اس کتاب میں بعض جملوں یا مفہوم کی تکرار کی گئي ہے لیکن اسے مصنف کے طرز نگارش کی خامی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اس کا مقصد اس موضوع پر تاکید کرنا ہے اور باربار مختلف طریقوں سے اسے دہراکر ذہن نشین کرانا ہے _ بعض جگہ طوالت سے کام لیا گیا ہے _ اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ مثالوں کے ذریعہ بات اس طرح بیان کی جائے کہ دل میں اتر جائے _
شاہی دور میں ایرانی معاشرہ مغرب کی اندھی تقلید کے نتیجہ میں گوناگوں برائیوں میں ملوث تھا غیر اسلامی افکار کی پیروی کے سبب اخلاقی بے راہ روی عام تھی عام طور پر خاندانی انس و محبت ، ایثارو قربانی کا فقدان تھا _ اسی لئے اس دور میں طلاقوں کی تعداد بہت زیادہ تھی بلکہ اس سلسلے میں ایران کا شمار دنیا کے ملکوں میں چوتھی نمبر پر تھا _ خدا کا شکر ہے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ایران میں زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں تبدیلیاں نظر آتی ہیں _ کل کے ایران میں جن چیزوں کو اعلی معیار کی نشانی سمجھا جاتا تھا آج ان چیزوں کو معیوب سمجھا جانے لگا ہے چونکہ پرانے آثار یہ لخت اور یکسر تو مٹ نہیں سکتے اس لئے

طاغوتی دور کی سچی مثالوں اور واقعات سے مددلی گئي ہے تا کہ اس کی خامیاں واضح ہوسکیں اور آئندہ نسلیں ان سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں _ خدا کا شکر ہے بر صغیر میں اسلامی معاشرہ ابھی تك ان بہت سی خامیوں سے پاك ہے جن کا اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے اس لئے بہت سی باتیں عجیب و غریب معلوم ہوں گی _ لیکن دوسروں کی اندھی تقلید کا انجام ہمیشہ بہت خراب ہوتاہے اور ہمارے یہاں بھی ماڈرن اور ترقی یافتہ بننے کا شوق بڑھتا جارہا ہے اور اپنے دینی و اسلامی اقدار کو فراموش کیا جارہاہے اور اگر خدا نخواستہ یہ شوق اسی شدّت سے جاری رہا تو وہ دن دور نہ ہوگا کہ ہمارا معاشرہ بھی فسق و فجور میں گرفتار ہوجائے اور خاندانوں سے محبت و خلوص کا خاتمہ ہوجائے_
اس کتاب کا ترجمہ کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ہمارے ملك میں ناسمجھی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے برباد ہونے والی زندگیوں کوتباہی سے بچایا جا سکے اور اس کے مطا لعہ کے ذریعہ خاندانوں کی اصلاح ہو _ بہتر ہے کہ شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کو اس کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائي جائے _ جن نوجواں جو روں نے نئي زندگی میں قدم رکھا ہے ، اس کتاب کا مطالعہ کرکے شروع سے ہی اپنے حالات اور اخلاق کو سنوارنے کی کوشش کریں _ جن میں بیویوں کی زندگیاں نصف گزر چکی ہیں وہ بھی اس کتاب کا مطالعہ کرکے اپنے اصلاح کرکے اپنے خاندان اور نئي نسل کو تباہی و بربادی سے بچا سکتے ہیں _ مثل مشہور ہے :" صبح کا بھولا اگر شام کو گھرواپس آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے _"
بہر حال میرے خیال میں زیر نظر کتاب معاشروں کی اصلاح کے لئے کافی کارآمد اور مفید ثابت ہوسکتی ہے _ اپنی قوم و ملت کی سربلندی و کامیابی کی آرزو اور دعاؤں کے ساتھ _

والسلام علیکم و رحمة الله و برکاتہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

11

پیش لفظ

ہر لڑکے اور لڑکی ، سن بلوغ کو پہونچنے کے بعد سب سے بڑی آرزو یہ ہوتی کہ وہ شادی کریں اور شادی کے ذریعہ اپنی مشرتکہ زندگی کی اساس پر زیادہ سے زیادہ استقلال و آزادی حاصل کریں اور ایك مونس و غمخوار اور ہمدم و ہمراز پالیں _ ازدواجی زندگی کو زندگی کا نقطہ عروج اور خوش نصیبی کا آغاز سمجھا جاتا ہے اسی لئے شادی کا جشن منایا جاتا ہے _ عورت کو مرد کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور مرد کو عورت کیلئے جو مقناطیس کی طرح ایك دوسرے کو اپنے میں جذب کرلیتے ہیں _ شادی اور مشترکہ زندگی کے ذریعہ خاندان کی تشکیل ایك فطری خواہش ہے جو انسان کی سرشت میں رکھی گئي ہے _ اور یہ چیز خود ، خداوند عالم کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایك عظیم نعمت ہے _
یقینا خاندان کے نرم و گرم ماحول کے علاوہ وہ کون سی جگہ ہوسکتی ہے جو جوانوں کے لئے ایك قابل اطمینان پناہ گاہ کی حیثیت رکھتی ہو_ یہ اپنے خاندان سے تعلق خاطر اور محبت ہی تو ہوتی ہے جو جوانوں کو پراگندہ افکار اور ذہنی پریشانیوں سے نجات دلاتی ہے _ یہیں پر انھیں ایك وفادار مہربان ساتھی و غمگسار مل سکتا ہے جو مصیبتوں اور پریشانیوں میں ان سے اظہار ہمدردی کرے اور ان کے غم میں برابر کا شریك ہو _
ازدواج کا مقدس پیمان ایك ایك آسمانی رشتہ ہے جودلوں کو آپس میں جوڑ دیتاہے _ پریشان دلوں کو سکوں بخشتا ہے _ پراگندہ افکار کا رخ ایك مقصد کی جانب موڑدیتا ہے _" گھر " عشق و محبت کا گہوارہ، انس و مودت کا مرکز اوربہترین پناہ گاہ ہوتا ہے _
خدائے بزرگ و برتر، قرآن مجید میں اس عظیم نعمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :

12

" خدا کی نشانیوں میں سے ایك نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے ہی جنس میں سے تمہارے لئے شریك زندگي(ہمسر) پیدا کی تا کہ ان سے انس پیدا کرو اور ان کے ساتھ آرام و چین سے رہو اور تمہارے درمیان الفت و محبت پیدا کی _ اس سلسلے میں غور کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں موجود ہیں _ (1)
پیغمبر اسلام (ص) فرماتے ہیں :" ایسا مرد ، جو بیوی نہیں رکھتا ، مسکین اور بیچارہ ہے خواہ وہ دولتمند ہی کیوں نہ ہو _ اسی طرح بے شوہر کی عورت مسکین اور بیجاری ہے اگر چہ دولتمند ہی کیوں نہ ہو "_ (2)
حضرت امام جعفر صادق (ع) نے ایك شخص سے پوچھا _ تمہاری بیوی ہے ؟ اس نے کہا نہیں _ آپ نے فرمایا میں پسند نہیں کرتا کہ ایك شب بھی بغیر بیوی کے رہوں چاہے اس کے بدلہ میں ساری دنیا کی دولت کا مالك ہی کیوں نہ بن جاؤں_ (3)
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے : اسلام میں کوئي چیز ایسی نہیں جو خدا کے نزدیك شادی سے زیادہ عزیز اور محبوب ہو _ (4) جی ہاں خداوند مہربان نے انسان کو ایك عظیم اور گران بہا نعمت عطا کی ہے لیکن افسوس صد افسوس کہ اس عظیم نعمت کی قدر نہیں کی جاتی اور اکثر اوقات نادانی اور خود غرضی کے سبب، مہر و محبت کا یہ مرکز ، ایك تاریك زندان بلکہ دہکتے ہوئے جہنّم میں تبدیل ہوجاتا ہے _
انسان کی جہالت اور نادانی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ گھر کی رونق اور خاندان کا سکون و چین ایك اذیت ناك قید خانے میں تبدیل ہوجاتا ہے اور خاندان کے افراد مجبور ہوجاتے ہیں کہ یا تو آخر عمر تك اس تاریك زندان میں زندگی گزاریں یا پھر شادی کے مقدس بندھن کو توڑڈالیں _
ہاں اگر میاں بیوی اپنے اپنے حقوق و فرائض سے پوری طرح واقف ہوں اور اس پرعمل کریں تو گھر ، کا ماحول بہشت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

برین کی مانند صاف ستھرا اور پاکیزہ ہوگا اور اگر آپس میں اختلاف اور باہمی کشمکش پیدا ہوجائے تو گھر ، ایك حقیقی قیدخانہ بن جائے گا _
خاندان میں اختلاف کے مختلف اسباب و عوامل ہوتے ہیں مثلاً مالی وجوہات ، میاں بیوی کی خاندانی ، تربیت ، زندگی ، کا ماحول ، شوہر یا بیوی کے ماں باپ یا دوسرے عزیزوں کی بیجامداخلت ، اور اسی طرح

13

کی دوسری بہت سی وجوہات _
لیکن منصف کا عقیدہ ہے کہ خاندانی اختلافات اور آپسی کشیدگی کا سب سے بڑا سبب، میاں بیوی کی ازدواجی زندگی کے فرائض سے عدم واقفیت اور خاندان کی مشترك زندگی کے لئے پہلے سے آمادہ نہ ہوتا ہے
کسی بھی ذمہ داری کو سنبھالنے سے پہلے اور کسی کام کو انجام دینے کے لئے تیاری اور مہارت حاصل کرنا ایك بنیادی شرط مانی جاتی ہے _ اور جو شخص کافی معلومات نہ رکھتا ہو اور پہلے سے آمادہ نہ ہو وہ کسی بھی کام کو بخوبی انجام نہیں دے سکتا یہی وجہ ہے کہ کسی ذمہ داری کو سنبھالنے سے پہلے اس کے لئے ٹرنینگ حاصل کرنی ہوتی ہے _
شادی اور مشترك زندگی کی بنیاد قائم کرنے کے لئے بھی پہلے سے کافی معلومات ، تیاری اور مہارت حاصل کرنا ضروری ہے _ لڑکی کو چاہئے کی اپنی بیوی کی طرز فکر ، اس کی پسند و ناپسند ، اس کی جذبات و خواہشات اور ازدواجی زندگی کی مشکلات اور اس کے حل نیز آداب و معاشرت کے متعلق کافی معلومات حاصل کرے _ اس بات پر توجہ رکھنی چاہئے کہ بیوی لانے کا مطلب کوئي چیز خرید نا یا نوکرانی لانا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب وفاداری ، صداقت ، محبت اور تعاون کا عہد کرنے اور خاندان کی مشترك زندگی میں قدم رکھنا ہے لڑکی کو بھی چاہئے کہ اپنے شوہر کے طرز فکر ، اس کی اندرونی خواہشات و جذبات اور پسند و ناپسند کو مد نظر رکھے اور سمجھے کہ شادی کا مطلب نوکر حاصل کرنا اور بغیر کسی قید و شرط کے تمام خواہشات و آرزؤوں کا پورا ہوجانا نہیں ہے _ بلکہ شادی کا مقصد آپس میں ایك دوسرے کے ساتھ تعاون اور زندگی کی جد و جہد میں برابر کا شریك ہونا ہے اور اس مقدس مقصد کے حصول کے لئے عفو و درگذر اور ایثار و قربانی جیسی خصوصیات اور آپسی سمجھوتے کا ہونا بہت ضروری بلکہ لازمی ہے _ چونکہ شادی کے ذریعہ لڑکے اور لڑکی کی قسمت کا فیصلہ ہوتاہے لہذا ان کے لئے ضروری معلومات حاصل کرنا اور اخلاقی طور پر آمادہ رہنا نہایت ضروری ہے _ مگرافسوس ہمارے معاشرے میں اس اہم موضوع کی نسبت غفلت برتی جاتی ہے _ جہیز مہر ، خوبصورتی اور شخصیت کے مسئلہ پر والدین کا فی توجہ دیتے ہیں _ مگر لڑکے اور لڑکی کے لئے خاندانی زندگی کو تشکیل دیتے نیز ایك دوسرے کے حقوق کو بخوبی ادا کرنے کے لئے

14

پہلے سے آمادگی کو شادی کی اصل شرط قرار نہیں دیتے _
لڑکی کی شادی کردیتے ہیں لیکن ایسی حالت میں کہ وہ امور خانہ داری اور شوہر داری کے آداب و طور طریقوں سے نا آشنا ہوتی ہے لڑکے کے لئے بیوی فراہم کردیتے ہیں اگر چہ وہ "زن داري" اور خاندان کی سرپرستی کے اصولوں سے ناواقف ہوتا ہے _
جب دونا تجربہ کا نوجوان زندگی کے میدان میں قدم رکھتے ہیں تو اپنی کم علمی اور ناسمجھی کی بناپر سینکڑوں قسم کی مشکلات سے دوچار ہوجاتے ہیں _ اختلافات ، تلخیاں ، لڑائي اور جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں _ ماں باپ کی مداخلت بھی ، چونکہ عقل و تدبر کی روسے نہیں ہوتی ، لہذا ان مشکلات کو حل کرنے کے بجائے ، اختلافات کو اور زیادہ بڑھانے اور اس میں اضافہ کرنے کا سبب بنتی ہے _
شادی کے شروع کادور ایك پر آشوب اور بحرانی دورہوتا ہے _ اسی نازك دور میں بہت سی زندگیاں اطلاق کے ذریعہ تباہ و برباد ہوجاتی ہیں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو شادی کے بندھن کو توڑتے تو نہیں مگر ان کی زندگیوں میں آخر عمر تك کشمکش اور زور آزمائي کا سلسلہ جاری رہتا ہے اوراس " اختیاری قیدخانے" کے عذاب و مصیبت کو طلاق پر ترجیح دیتے ہیں _ بعض خاندان کچھ دن بعد ، جلدہی یا دیر میں ایك دوسرے کے اخلاق و کردار سے واقف ہوجائے ہیں اور ان کی زندگیوں میں ایك حد تك سکون او ر ٹھہراؤ پیدا ہوجاتا ہے _
کاش ایسے لڑکے اور لڑکیوں کے لئے جو شادی کی منزل میں قدم رکھنا چاہتے ہیں ، ازدواجی زندگی کے آداب اور طور طریقے سکھانے کے نام سے کچھ تربیتی ادارے قائم کئے جائیں اور وہاں ان کی صحیح طریقے سے تربیت کی جائے اور جب وہ وہاں کے کورس کو پورا کرلیں اور مشترکہ خاندانی زندگی گزارنے کیلئے تیار ہوجائیں تو انھیں با صلاحیت ہونے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کا سرٹیفکیٹ دیا جائے اس کے بعد وہ شادی کریں (خدا کرے جلد وہ دن آئے) _

15

چونکہ مصنف کی نظر میں یہ بہت اہم سماجی مسئلہ ہے اور وہ اس کی اہمیت کو شدت سے محسوس کرتا ہے _ اسی لئے اس نے یہ کتاب تصنیف کی ہے _ اس کتاب میں ازدواجی زندگی کی مشکلات کاجائزہ لیا گیاہے اور قرآن مجید ، پیغمبر اسلام و ائمہ علیہم السلام کی احادیث سے استفادہ کیا گیا ہے _ کہیں پر ذاتی تجربوں اور روزمرہ رونما ہونے والے واقعات کے اعداد و شمار کی مدد سے اہم نکتوں کی طرف توجہ دلائي گئي ہے او ر ضروری ہدایات دی گئي ہیں _

مصنف اس بات کا دعوی نہیں کرتا کہ اس کتاب کو پڑھنے سے زندگی کی تمام مشکلات حل ہوجائیں گے بلا شبہ زندگی میں اور بہت سی مشکلات اور اس کے گوناگوں اسباب ہوتے ہیں لیکن یہ امید کرتا ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے اور اس پرع مل کرکے ، بہت سی خاندانی ، الجھنوں اورپریشانیوں کا سدباب کیا جا سکتا ہے _

ملت کے خیرخواہوں اور دانشوروں سے توقع کی جاتی ہے کہ اس موضوع کی اہمیت و ضرورت کو محسوس کریں گے اور اپنے مؤثر اور سنجیدہ اقدامات کے ذریعہ خاندانوں کو پریشانیوں اور بدبختی سے نجات دلائیں گے _ (انشاء اللہ)

اس کتاب میں عورت اور مرد دونوں کے فرائض کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے _ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے _ پہلے حصہ میں شوہر کے لئے بیوی کے فرائض کے موضوع پر بحث کی گئي ہے اور دوسرے حصے میں بیوی کی نسبت شوہر کے فرائض پر روشنی ڈالی گئي ہے _ لیکن شوہر و بیوی دونوں کیلئے ضروری ہے کہ دونوں حصوں کا مطالعہ کریں تا کہ اپنے مشترکہ فرائض سے واقفیت حاصل کریں اور اپنے حالات میں بہتری پیدا کریں _

ممکن ہے جب آپ کتاب کے کسی حصے کو پڑھیں تو خیال ہو کہ ایك طرف جانبداری سے کام لیا گیا ہے اور دوسرے کے فرائض کو بیان کرنے کے سلسلے میں غفلت برتی گئي ہے _ لیکن ایسا نہیں ہے _ جب آپ دوسرے حصہ کو بھی پڑھیں گے تو اس بات کی تصدیق کریں گے کہ کسی قسم کا تعصب نہیں برتا گیا ہے بلکہ زن و شوہر دونوں کے حقوق و فرائض کے سلسلے میں غیر جانبداری سے کام لیا گیا ہے _

قم _ حوزہ علمیہ_ **ابراہیم امیني** تیرماہ سنہ 1354 ہجری شمسی _جولائي سنہ 1975 ئ

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

17

پہلا حصّہ

خواتین کے فرائض

18

شادی کا مقصد

شادی انسان کی ایك فطری ضرورت ہے اور اس کے بہت سے فائدے ہیں جن میں سے اہم یہ ہیں:

1_ بے مقصد گھومنے اور عدم تحفظ کے احساس سے نجات اور خاندان کی تشکیل

غیر شادی شدہ لڑکا اور لڑکی اس کبوتر کی مانند ہوتے ہیں جس کا کوئي آشیانہ نہیں ہوتا اور شادی کے ذریعہ وہ ایك گھڑ ٹھکانہ اور پناہ گاہ حاصل کرلیتے ہیں _ زندگی کا ساتھی ، مونس و غمخوار ، محرم راز ، محافظ اور مددگار پالیتے ہیں _

2_ جنسی خواہشات کی تسکین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جنسی خواہش، انسان کے وجود کی ایك بہت اہم اور زبردست خواہش ہوتی ہے اسی لئے ایك ساتھی کے وجود کی ضرورت ہوتی ہے کہ سکون و اطمینان کے ساتھ ضرورت کے وقت اس کے وجود سے فائدہ اٹھائے اور لذت اصل کرے _ جنسی خواہشات کی صحیح طریقے سے تکمیل ہونی چاہئے کیونکہ یہ ایك فطری ضرورت ہے _ ورنہ ممکن ہے اس کے سماجی ، جسمانی اور نفسیاتی طور پر برے نتائج نکلیں _ جو لوگ شادی سے بھاگتے ہیں عموماً ایسے لوگ نفساتی اور جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں _

3_ تولید و افزائشے نسل
شادی کے ذریعہ انسان اولاد پیدا کرتا ہے _ بچے کا وجود شادی کا ثمرہ ہوتاہے اور خاندان کی بنیاد کو مستحکم کرنے نیز میاں بیوی کے تعلقات کو خوشگواری اور پائدار بنانے کا سبب بنتا ہے _ یہی وجہ ہے کہ قرآن او راحادیث میں شادی کے مسئلہ پر بہت زیادہ تاکید کی گئي ہے مثال کے طور پر _خداوند عالم قرآن مجید

19
میں فرماتا ہے ، خدا کی نشانیوں میں سے ایك نشانی یہ (بھي) ہے کہ اس نے تمہارے لئے شریك زندگی بنائي تا کہ تم ان سے انس پیدا کرو_(5) رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں: اسلام میں زناشوئي (شادي) سے بہتر کوئي بنیاد نہیں ڈالی گئي ہے _ (6)
امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں _ شادی کرو کہ یہ رسول خدا (ص) کی سنت ہے _
پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے : جو شخص چاہتا ہے کہ میری سنت کی پیروی کرے اسے چاہئے شادی کرلے _ شادی کے وسیلے سے اولاد پیدا کرے (اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرے) تا کہ قیامت میں میری امت کی تعداد ، دوسری امتوں سے زیادہ ہو _ (7)
امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں : انسان کے لئے نیك اور شائستہ شریك زندگی سے بڑھ کر اور کوئي سودمند چیز نہیں _ ایسی بیوی کہ جب اس کی طرف نگاہ کرے تو اسے خوشی و شادمانی حاصل ہو _ اس کی غیر موجودگی میں اپنے نفس اور اس کے ماں کی حفاظت کرے _ (8)
مذکورہ باتیں ، شادی کے ذریعہ حاصل کئے جانے والے دنیوی اور حیوانی فوائد و منافع کے متعلق تھیں کہ ان میں سے بعض سے حیوانات بھی بہرہ مند ہوتے ہیں _ البتہ اس قسم کے مفادات کوانسان کی ازدواجی زندگی کا (اس اعتبار سے کہ وہ انسان ہے) اصل مقصد قرار نہیں دیا جا سکتا _
انسان اس دنیا میں اس لئے نہیں آیا ہے کہ وہ ایك مدت تك کھائے ، پیئے ، سوئے ، عیش کرے ، لذتیں اٹھائے اور پھر مرجائے اور نابود ہوجائے _ انسان کا مرتبہ ان تمام باتوں سے کہیں اعلی اورارفع ہے _ انسان اس دنیا میں اس لئے آیا ہے تا کہ علم عمل اور اعلی اخلاق کے ذریعہ اپنے نفس کی تربیت کرے اور انسانیت کی راہ مستقیم اور کمال کے مدراج کو طے کرے اور اس طرح پروردگار عالم کے قرب حاصل کرسکے _
انسان ایك ایسی اعلی و برتر مخلوق ہے جو تہذیب و تزکیہ نفس کے ذریعہ برائیوں سے اجتناب کرکے اپنے فضائل اور بلند اخلاق نیز نیك کام انجام دے کر ایسے ارفع مقام پر پہونچ سکتا ہے جہاں

20
فرشتوں کی بھی رسائي ممکن نہیں _
انسان ایك جاودان مخلوق ہے اور اس دنیا میں اس کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ پیغمبر وں کی ہدایت و رہنمائي کے ذریعہ دین کے اصول و قوانین کے مطابق عمل کرکرے اپنے لئے دین و دنیا کی سعادت فراہم کرے اور جہان آخرت میں پروردگار عالم کی رحمت کے سائے میں خوشی و آرام کے ساتھ ابدی زندگی گزارے لہذا انسان کی ازدواجی زندگی کے اصل مقصد کو اسی پس منظر میں تلاش کرنا چاہئے _ ایك دیندار انسان کے نزدیك شادی کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے شریك زندگی کے اشتراك و تعاون سے اپنے نفس کو گناہوں ، برائیوں اور بداخلاقیوں سے محفوظ رکھے اور صالح اعمال اور نیك و پسندیدہ اخلاق و کردار کے ساتھ اپنے نفس کی تربیت کرتے تا کہ انسانیت کے بلند مقام پر پہونچ جائے اور خدا کا تقرب حاصل کرلے _ اور ایسے اعلی مقصد کے حصول کے لئے شائستہ ، نیك اور موزوں شریك زندگی کی ضرورت ہوتی ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دو مومن انسان جو شادی کے ذریعہ خاندان کی تشکیل کرتے ہیں انس و محبت کے سائے میں سکون و اطمینان کے ساتھ اپنی جائز خواہشات سے بہرہ مندہوسکتے ہیں اور اس طرح ناجائز تعلقات قائم کرنے ، فساد وتباہی کے مراکز کا رخ کرنے نیز خاندانوں کو تباہ کردینے والی شب باشیوں کے شرسے محفوظ رکھنے کے اسباب مہیا کئے جا سکتے ہیں _
یہی سبب ہے کہ پیغمبر اکرم او رائمہ اطہار علیہم السلام نے ازدوج یعنی شادی پر بہت زیادہ تاکید فرمائي ہے _ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں : جو شخص شادی کرتا ہے اپنے آدھے دین کی حفاظت کے اسباب مہیا کرلیتا ہے _ (9)
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : شادی شدہ انسان کی دو رکعت نماز ، غیر شادی شدہ انسان کی ستر رکعت کی نمازوں سے زیادہ افضل ہے _ (10)
دیندار اور مناسب شریك زندگی (خواہ مرد ہو یا عورت) کا وجود ، فرائض کی ادائیگی اور واجبات

و مستحبات پر عمل کرنے نیز محرمات و مکروہات سے اجتناب کرنے ، نیکیوں کو اختیار کرنے اور برائیوں سے پرہیز کرنے کے سلسلہ میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے _
اگر شوہر و بیوی دونوں دیندار ہوں اور تزکیہ نفس سے بہرہ مند ہوں تو اس دشوار گزار راہ کو طے کنرے میں نہ صرف یہ کہ کوئي رکاوٹ نہیں ہوگی بلکہ ایك دوسرے کے معاون و مددگار ثابت ہوں گے _ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا ایك سپاہی کیا اپنی شریك زندگی کے تعاون اور رضامندی کے بغیر میدان جنگ میں اچھی طرف لڑسکتاہے اور دلیرانہ کارنامے انجام دے سکتا ہے ؟ کیا کوئي انسان اپنی شریك حیات کی موافقت کے بغیر روزی ، علم اور مال و دولت کے حصول میں تمام شرعی اوراخلاقی پہلوؤں کا لحاظ رکھ سکتا ہے ؟ اسراف اور فضول خرچیوں سے بچ سکتا ہے؟ اپنے ضروری اخراجات کے علاوہ رقم کو نیك کاموں مینخرچ کرسکتا ہے؟
مومن اور دیندار شریك زندگی اپنے ساتھی کو نیکی اور اچھائیوں کی ترغیب دلاتے ہیں اور لاابالی اور بداخلاق، اپنے شریك زندگی کو برائیوں اور بداخلاقیوں کی طرف راغب کرتے ہیں _ اور انسانیت کے مقدس مقصد سے دور کردیتے ہیں _ اسی سبب سے مرد اور عورت دونوں کے لئے کہا گیا ہے کہ شریك حیات کے انتخاب کے وقت ، ایمان، دینداری اور اخلاق کو بنیادی شرط قرار دیں _
رسول خداصلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ارشاد ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا: جب میں ارادہ کرتا ہوں کہ دنیا و آخرت کی تمام خوبیاں کسی مسلمان شخص کے لئے جمع کردوں تو اس کو مطیع قلب، ذکر کر نیوالی زبان اور مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدن عطا کرتا ہوں _ اور اس کو ایسی مومن بیوی دیتا ہوں کہ جب بھی اس کی طرف دیکھے اسے خوش و مسرور کردے اور اس کی غیر موجودگی میں اپنے نفس اور اس کے مال کی حفاظت کرنیوالی ہو" _ (11)
ایك شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میری بیوی ، جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں تو میرے استقبال کے لئے آتی ہے ، جب گھر سے باہر جاتا ہوں نے مجھے رخصت

کرتی ہے _ جب مجھے رنجیدہ دیکھتی ہے تو میری دلجوئي کرتی ہے اور کہتی ہے اگرتم رزق و روزی کے متعلق فکرمند ہوتو رنجیدہ نہ ہو کہ روزی کا ضامن تو خدا ہے اور اگر آخرت کے امور کے بارے میں سوچ رہے ہو تو خدا تمہاری فکر و کوشش اور ہمت میں اوراضافہ فکرے _ رسول خدا (ص) نے فرمایا: اس دنیا میں خدا کچھ خاص اور مقرب بندے ہیں اور یہ عورت بھی خدا کے ان خاص بندوں میں سے ہے_ ایسی بیوی ایك شہید کے نصف ثواب سے بہرہ مند ہوگی _ (12)
امیر المومنین حضر ت علی (ع) کے پیش نظر بھی یہی اعلی مقصد تھا کہ حضرت زہرا علیہا السلام کے بارے میں فرمایا کہ وہ اطاعت خدا کی راہ میں بہترین معاون و مددگار ہیں _
تاریخ میں ہے کہ رسول خدا (ص) ، حضرت علی (ع) اور جناب زہرا(ع) کی شادی کے بعد مبارك دینے اور احوال پرسی کی غرض سے ان کے گھر تشریف لے گئے _ حضرت علی (ع) سے پوچھا : اپنی شریك زندگی کو تم نے کیسا پایا؟
کہا : خدا کی اطاعت کے لئے ، زہرا کو میں نے بہترین مددگار پایا
اس کے بعد جناب فاطمہ زہرا (ع) سے پوچھا : تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟
کہا : بہترین شوہر _ (13)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امیر المومنین علیہ السلام نے اس مختصر سے جملہ کے ذریعہ ، اسلام کی شائستہ اور مثالی خاتون کا تعارف بھی کرایا ، اور ازدواجی زندگی کے بنیادی اور اہم مقصد کو بھی بیان فرمادیا_

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

"شوہر داري" یعنی شوہر کی نگہداشت اور دیکھ بھال

بیوی بننا کوئي معمولی اور آسان کام نہیں کہ جسے ہر نادان اور نااہل لڑکی بخوبی بنھا سکے _ بلکہ اس کے لئے سمجھداری ، ذوق و سلیقہ اور ایك خاص دانشمندی و ہوشیاری کی ضرورت ہوتی ہے _ جو عورت اپنی شوہر کے دل پر حکومت کرنا چاہتی ہے اسے چاہئے کہ اس کی خوشی و مرضی کے اسباب فراہم کرنے اس کے اخلاق و کردار اور طرز سلوك پر توجہ دے اور اسے اچھے کاموں کی ترغیب دلائے ، اور برے کاموں سے روکے _ اس کی صحت و سلامتی اور اس کے کھانے پینے کا خیال رکھے اور اسے ایك باعزت ، محبوب اور مہربان شوہر بنانے کی کوشش کرے تا کہ وہ اس کے خاندان کا بہترین سرپرست اور اس کے بچوّں کا بہتریں باپ اور مربی ثابت ہو _ خداوند عالم نے عورت کو ایك غیر معمولی قدر و صلاحیت عطا فرمائي ہے _ خاندان کی سعادت و خوش بختی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور خاندان کی بدبختی بھی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے _
عورت چاہے تو اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے اور چاہے تو اسے جہنّم میں بھی تبدیل کرسکتی ہے وہ اپنے شوہر کو ترقی کی بلندیوں پر بھی پہونچا سکتی ہے _ اور تنزلی کی طرف بھی لے جا سکتی ہے _ عورت اگر "شوہر داري" کے فن سے بخوبی واقف ہو اور خدا نے اس کے لئے جو فرائض مقرر فرمائے ہیں انھیں پورا کرے تو ایك عام مرد کو بلکہ ایك نہایت معمولی اور نااہل مرد کو ایك لائق اور باصلاحیت شوہر میں تبدیل کر سکتی ہے _
ایك دانشور لکھتا ہے : عورت ایك عجیب و غریب طاقت کی مالك ہوتی ہے وہ قضا و قدر کی مانند ہے _ وہ جو چاہے وہی بن سکتی ہے _ (14)
اسمایلز کہتا ہے : اگر کسی فقیر اور بے مایہ شخص کے گھر میں خوش اخلاق اور متقی و نیك عورت

موجود ہو تو وہ اس گھر کو آسائشے و فضیلت اور خوش نصیبی کی جگہ بنادیتی ہے _
نیپولین کہتا ہے :" اگر کسی قوم کی ترقی و تمدن کا اندازہ لگانا ہوتو اس قوم کی خواتین کو دیکھو "_
بالزاك کہتا ہے : نیك و پاکدامن عورت کے بغیر، گھر ایك قبرستان کی مانند ہے _
اسلام میں بیوی کے فرائض کو اس قدر اہمیت د ی گئي ہے کہ اس کو خدا کی راہ میں جہاد سے تعبیر کیا گیا ہے _ حضرت علی (ع) فرماتے ہیں : عورت کا جہاد یہی ہے کہ وہ بحیثیت بوی کے اپنے فرائض کو بخوبی انجام دے _ (15)
اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اسلام کی عظمت و ترقی کے لئے _ اسلامی ممالك کا دفاع کرنے اور سماج میں عدل و انصاف قائم کرنے کے لئے خدا کی راہ میں جہاد ، ایك بہت بڑی عبادت شمار کیا جاتا ہے یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ عورت کے لئے شوہر کی دیکھ بھال کرنا اور اپنے فرائض کو انجام دینا کتنا اہم کام ہے _
رسول خدا(ص) فرماتے ہیں : جس عورت کو ایسی حالت میں موت آجائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی و خوش ہو ، اسے بہشت نصیب ہوگی _ (16)
حضرت رسول خدا (ص) کا یہ بھی ارشاد ہے کہ: عورت ، خدا کے حق کو ادا نہیں کرسکتی جب کہ وہ بحیثیت شریك زندگی اپنے فرائض کو بخوبی ادا نہ کرے _ (17)

محبت کا اظہار کیجئے
ہر انسان و دوستی کا بھوکا ہوتاہے _ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے اس سے محبت کریں _ انسان کادل محبت کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طاقت سے زندہ رہتا ہے _ اگر کسی کو یہ معلوم ہوجائے کہ اسے کوئي محبوب نہیں رکھتا تو ایسا انسان خود کو تنہا و بیکس محسوس کرتاہے _ ہمیشہ غمگین اور پمردہ رہتا ہے _
خاتون محترم آپ کے شوہر کا دل بھی اس خواہش کے احساس سے خالی نہیں ہے وہ بھي

25

عشق و محبت کا بھوکا ہے _ پہلے وہ اپنے ماں باپ کی محبت سے بہرہ ور تھا لیکن جب سے اس نے آپ سے رشتہ پیمان وفا باندھا ہے ، اس وقت سے اپنے آپ کو آپ کے اختیار میں دیدیا ہے اب وہ آپ سے توقع رکھتا ہے کہ اس مہر و محبت کی تلافی کریں اور اسے دل کی گہرائیوں سے چاہیں _ اس نے تمام تعلقات کو منقطع کرکے آپ اسے رشتہ محبت و دوستی استوار کیا ہے اور چاہتا ہے کہ آپ اپنا بھرپور پیار و محبت اس پرنچھاورکریں وہ شب وروز آپ کے آرام و آسائشے کے لئے زحمت اٹھاتا ہے اور اپنی محنت و مشقت کے ما حصل کو اخلاص کے ساتھ آپ کے اوپر نچھا ورکردیتاہے _ آپ ہی اس کی شریك زندگی _ دائمی مونس اور حقیقی غمخوار ہیں حتی کہ آپ کے ماں باپ سے زیادہ اس کو آپ کی خوشی و سعادت کا خیال رہتا ہے _ اس کی قدر پہچانئے اور صمیم قلب اس سے محبت کیجئے اگر آپ اس کو عزیز رکھیں گی تو وہ بھی آپ پر اپنی محبت نچھاور کرے گا کیونکہ محبت دو طرفہ ہوتی ہے اور دل کو دل سے راہ ہوتی ہے _
محبت و مہربانی کے اظہار میں واقعاً ایك عجیب و غریب تاثیر ہوتی ہے _ ایك بیس سالہ لڑکا جو دیہات سے پڑھنے کے لئے تہران آیا تھا اپنی 39 سالہ بیوہ مالك مکان کا عاشق ہوگیا کیونکہ اس خاتون نے اپنی مہربانیوں کے ذریعہ اس کے دل میں ماں کی جگہ لے لی تھی اور ماں سے دوری کے خلاء کو پر کردیا تھا _ (18) اگر محبت دو طرفہ ہو تو ازدواجی زندگی کی بنیادیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور جدائي کا خطرہ باقی نہیں رہتا _
اس غرور میں نہ رہئے کہ میرے شوہر نے مجھ پر محبت کی نگاہ کی ہے اور اس کا عشق ہمیشہ قائم رہے گا کیونکہ ایسا عشق جو ایك نگاہ سے پیدا ہوتا ہے دوامی اور پائیدار نہیں ہوتا _ اگر آپ چاہتی ہین کہ اس کا عشق ہمیشہ قائم رہے تو دائمی مہر و محبت کے رشتہ کی حفاظت کیجئے _ اگر آپ اپنے شوہر سے محبت کریں گی تو اس کا دل ہمیشہ خوش و خرم اور شاداب رہے گا اپنے کام کاج میں پوری دل جمعی کے ساتھ لگارہے گا اور زندگی میں بھر پور دلچسپی لے گا اور ہر کام میں کامیابی حاصل کرے گا _

26

اگر اسے یہ معلوم ہوکہ اسے اپنی شریك زندگی کی بھر پور محبت حاصل ہے تو وہ اپنے خاندا ن کی فلاح و بہبودی اور خوشی کے لئے اپنی فداکاری کی حد تك کوشش کرنے کے لئے تیار رہے گا جس مرد کو محبت کی کمی محسوس نہیں ہوتی وہ بہت کم دماغی امراض اور اعصابی کمزوریوں کا شکار ہوتے ہیں _
خاتون عزیز اگر آپ کے شوہر یہ معلوم ہو کہ آپ اس سے محبت نہیں کرتیں تو وہ آپ سے سرد مہری سے کام لے گا _ زندگی اور اپنے کام کاج سے اس کی دلچسپی کم ہوجائے گی _ پریشانیوں اور دماغی امراض میں مبتلا ہوجائے گا _ زندگی اور خاندان سے فرار اختیار کرے گا اور زندگی میدان میں سرگرداں اور پریشان رہے گا _ ممکن ہے مجبور ہوکر شراب خانوں ، قمار خانوں اور تباہی و بردباری کے مراکز میں پناہ تلاش کرے _
اپنے دل میں سوچے گا کہ میں ایسے لوگوں کے لئے کیوں تکلیف اٹھاؤں جو مجھے دوست نہیں رکھتے بہتر ہے عیاشی اور آزادی کی زندگی گزاروں اور اپنے لئے حقیقی دوست پیدا کروں _
خواہر محترم اپنے شوہر کی گردن میں رشتہ محبت ڈال دیجئے اور اس کے ذریعہ اس کی توجہ کو اپنے گھر اور خاندان کی طرف مرکوز و مبذول کرایئے ممکن ہے آپ دل سے اپنے شوہر کو بہت چاہتی ہوں مگر اظہار نہ کرتی ہوں لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کا اظہار بھی ضروری ہے اور اپنی رفتار و گفتار اور حرکات کے ذریعہ اپنے عشق و مبحت کو نمایاں کیجئے _ اس میں کیا ہر ج ہے اگر کبھی کبھی آپ اپنے شوہر سے کہیں کہ میں واقعی آپ کو بہت چاہتی ہوں _ اگر وہ سفر سے واپس آیا ہے تو نیا لباس یا پھولوں کا ایك گلدستہ اس کی نذر کریں اور کہیں اچھا ہو آپ آگئے مجھے آپ کی جدائي گوارہ نہیں _ جب وہ باہر گیا ہو ت اسے خط لکھیں اور اس کے فراق و جدائي میں اپنے غم کا اظہار کریں _ شوہر جہاں کام کرتا ہو وہاں ٹیلیفوں ہو اور گھر بھی ٹیلیفون ہو تو کبھی کبھی فو ن کرکے اس کی خیریت پوچھ لیجئے (لیکن زیادہ نہیں) اگر خلاف معمول دیر سے گھر پہونچے تو اپنی پریشانی کا اظہار کیجئے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کی غیر موجودگی میں اپنے دوستوں اور عزیزوں میں اس کی تعریف کیجئے کہئے واقعی میں نے کیا شوہر پایا ہے _ میں اس سے محبت کرتی ہوں _اگر کوئي اس کی برائي کرنا چاہے تو اس کا دفاع کیجئے _ آپ جتنا زیادہ اپنے عشق و محبت کا اظہار کریں گی وہ اتنی ہی زیادہ آپ سے محبت کرے گا _ اور اس طرح آپ کی ازدواجی زندگی کی رسی اتنی ہی مضبوط ہوتی جائے گی اور آپ کا گھرانہ ، ایك خوش و خرم اور خوش نصیب گھرانہ ہوگا _
شیکسپئر کہتا ہے : عورت کی جس چیز نے میرے دل کو مسخر کیا وہ اس کی مہربانی ہے نہ کہ اس کے چہرے کی خوبصورتی _ میں اس عورت کو زیادہ پسند کرتاہوں جو زیادہ مہربان ہو _
خداوند بزرگ و برتر میاں بیوی کے درمیان پائي جانے والی محبت و انسیت کو اپنی قدرت کی نشانیوں میں سے ایك نشانی قراردیتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے :
"خدا کی نشانیوں میں سے ایك نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے شریك زندگی (ہمسر) پیدا کئے تا کہ تم ان سے چین حاصل کرواور تمہارے درمیان دوستی و محبت پیدا کی _ (19)
حضرت امام رضا (ع) فرماتے ہیں : بعض عروتیناپنے شوہروں کے لئے بہترین نعمت ہیں یعنی ایسی عورتیں جو اپنے شوہر سے محبت و عشق کا اظہار کریں _ (20)
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : تم میں سے بہتریں عورتیں وہ ہیں جو عشق و محبت کے جذبات سے مملو ہوں _ (21)
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : اگر کسی کو عزیز رکھتے ہو تو اس کو اس بات سے آگاہ کرو_ (22)

شوہر کا احترام
ہر انسان کو اپنی شخصیت سے پیار ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو عزیز رکھتا ہے _ اس کا دل چاہتا ہے کہ دوسرے بھی اس کی شخصیت کا احترام کریں اور جو اس کی شخصیت کا احترام کرتا ہے وہ اس کا

محبوب بن جاتا ہے او رتوہین کرنے والوں سے اس کا دل متنفرہوجاتا ہے _
خاتوں محترم اپنی ذات سے محبت او راحترام کی خواہش ، ایك فطری جذبہ ہے لیکن ہر شخص آپ کے شوہر کے دلی جذبات کا احترام کرنے اور ان کی عزت کرنے کے لئے تیار نہیں _ گھر سے باہر سینکڑوں افراد اور طرح طرح کے بدتمیز لوگوں سے اس کا سابقہ پڑتا رہتا ہے جو اکثر اوقات اس کی توہین کردیتے ہیں اس کی شخصیت کو مجروح کردیتے ہیں _ چونکہ آپ اس کی شریك زندگی اور مونس و غمخوار ہیں اس لئے وہ آپ سے اس بات کی توقع رکھتاہے کہ کم سے کم گھر میں آپ اس کا احترام کریں اور اس کی مجروح شخصیت کو سہارا دیں _ اس کی عزت افزائي کرکے آپ چھوٹی نہیں ہوجائیں گی بلکہ اس کو طاقت و توانائي اور حوصلہ عطا کریں گی _ آپ کے چند حوصلہ افزا جملے اس میں سرگرم عمل رہنے کے لئے ایك نئي روح پھونك دیں گے _
خاتون محترم اپنے شوہر کو سلام کیجئے _ ہمیشہ اس کو ، آپ سے مخاطب کیجئے _ گفتگو کے دوران اس کے کلام کو منقطع نہ کیجئے _ اس کا احترام کیجئے _ اس سے ادب سے بات کیجئے _ اس کے اوپر چیخئے چلایئےہیں _ اگر کسی محفل میں ساتھ جارہی ہیں تو اس کو آگے رکھئے _ اس کو نام لے کر نہ پکاریئے بلکہ فیملی نام یا لقب سے مخاطب کیجئے _ دوسروں کے سامنے اس کی تعریف و تحسین کیجئے _ مہمانوں کے سامنے بھی اس کا احترام کیجئے_ اور انھیں کے برابر ، بلکہ ان سے زیادہ اس کی خاطر کیجئے _ کہیں ایسا نہ ہو کہ مہمانوں کی بزم آپ اپنے شوہر کے وجود کو نظر انداز کردیں اور آپ کی تما م تر توجہ مہمانوں پر مرکوزرہے _ جب دروازہ کھٹکھٹائے تو کوشش کیجئے کہ آپ خود دروازہ کھولیں اور کشادہ پیشانی اور مسکراہٹ کے ساتھ اس کا استقبال کیجئے _ کیا آپ جانتی ہیں کہ آپ کا یہ چھوٹا سا فعل ، آپ کے شوہر کے دل پر کتنا اچھا اثر ڈالے گا ؟ شاید گھر کے باہر اسے گوناگوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہو اور وہ شکستہ دل اور پریشان گھر آیا ہو _آپ کا مسکراتے لبوں سے استقبال کرنا ، اس کے تھکے ماندے جسم میں ایك تازہ

روح پھونك دے گا اور اس کے دل کو سکون و اطمینان عطا کردے گا _ ممکن ہے خواتین ان باتوں پر تعجب کریں اور کہیں یہ کیسی عجیب و غریب تجویزہے _ بیوی شوہر کے خیر مقدم کے لئے جائے اور اسے خوش آمدید کہے وہ کوئي غیر اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اجنبی تو ہے نہیں کہ اسے اس بات کی احتیاج ہو کہ اس کا خیر مقدم کیا جائے اور خوش آمدیدکہا جائے _
آداب کا لحاظ صرف احباب کے درمیان رکھنا ، یہ طرز فکر ہماری غلط تربیت کا نتیجہ ہے _ یہ کون کہتا ہے کہ دوستوں اور عزیزوں کا ادب و احترام کرنا لازم نہیں ہے _ کوئي مہمان آپ کے گھر آتاہے آپ اس کا خیر مقدم کرتی ہیں _ اسے خوش آمدید کہتی ہیں اس کا احترام کرتی ہیں _ یہ بالکل صحیح ہے مہمان کا احترام کرنا چاہئے لیکن ذرا انصاف سے کہئے گا ایك شخص جو صبح سے شام تك آپ کے آرام و آسائشے اور ضروریات زندگی مہیا کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے اور اس کے لئے سینکڑوں طرح کی پریشانیوں اور دشواریوں کا سامنا کرتا ہے اور جب خلوص کے خوان میں اپنی محنت کی کمائي سجا کر ، گھر کے دروازے تك آنے کی زحمت گوارا کریں اور لبوں پر مسکراہٹ لاکر ایك خیرمقدمی جملے سے اس کا دل شاد کردیں _ یہ نہ کہئے کہ ہم آپس میں ایك دوسرے سے مانوس ہیں اس لئے وہ احترام کی توقع نہیں رکھتا بلکہ دوسروں سے زیادہ وہ آپ سے احترام کا خواہاں ہے _ اگر آپ اس کا احترام نہیں کرتیں اور وہ خاموش رہتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ آپ سے احترام کی توقع نہیں رکھتا بلکہ آپ کا لحاظ کرکے اپنی دلی خواہش کو دبادیتا ہے _
خاتوں عزیز اگر آپ اپنے شوہر کی عزت کریں گی تو وہ بھی آپ کا احترام کرے گا _ آپ کے درمیان رشتہ الفت و محبت استوارتر اور پیمان زناشوئي پائیدارتر ہوجائے گا _ گھر ، زندگی اور اپنے کام میں اس کی دلچسپی بڑھ جائے گی _ اور یقینا یہ چیز آپ کے مفاد میں ہوگی _

30

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں : بیوی کا فرض یہ ہے کہ اپنے شوہر کا استقبال کے لئے گھرکے دروازے تك جائے اور اس کو خوش آمدید کہے _ (23)
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں : وہ عورت جو اپنے شوہر کا احترام کرے اور اس کو تکلیف نہ پہونچائے ، وہ خوش نصیب اور سعادت مند ہوگی _ (24)
پیغمبر اسلام کا ارشاد ہے _ عورت کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کی لئے تولیہ اور طشت لائے اور اس کے ہاتھ دھلائے _ (25)
اس بات کا خیال رکھئے کہ آپ اپنے شوہر کی توہین اور بے عزتی نہ کریں اسے بر ابھلانہ کہیں ، گالی نہ دیں ، اس کی طرف سے بے بی اعتنائي نہ برتیں ، اس پر چیخیں چلائیں نہیں ، دوسروں کے سامنے اس کی بے عزتی نہ کریں ،اس کو برے ناموں سے نہ پکاریں _ اگر آپ اس کو توہین کریں گی تو وہ بھی آپ کی توہین کرے گا _ وہ رنجیدہ ہوجائے گا ، آپ کی طرف سے اس کے دل میں کینہ بیٹھ جائے گا _ آپ کے درمیان انس و محبت کا خاتمہ ہوجائے گا اور آپ کی زندگی میں ہمیشہ کشمکش باقی رہے گی _ اگر ساتھ زندگی گزاریئےا ، تو یقینا آپ کی زندگی خوشگوار نہیں ہوگی _ ذہنی تناؤ کینہ ، اور نفسیاتی الجنھیں ممکن ہے آپ کے لئے خطرہ پیدا کردیں اور ظلم و ستم کا باعث بنیں _
مندرجہ ذیل واقعات سے عبرت حاصل کیجئے :_
ایك 22 سال مرد نے اپنی 19 سالہ بیوی کو اس وجہ سے کہ اس نے اس کو اندھے گدھے ، کہکر پکارا تھا ، چاقو کی پندرہ ضربوں سے قتل کردیا _ اس نے عدالت میں کہا : ایك سال پہلے میں نے اس سے شادی کی تھی _ شروع میں وہ مجھے بہت چاہتی تھی لیکن جلد ہی اس میں تبدیلی رونما ہوگئي اور حالات ناسازگار ہوتے گئے ، وہ ذرا ذرا سی بات پر مجھ کو گالی دیتي_ حتی کہ چونکہ میری ایك آنکھ ذرا سی ٹیڑھی ہے اس لئے مجھے ، اندھے گدھے ، کہہ کر مخاطب کرتی _ حادث کے دبن بھی اس نے

31

اپنے شوہر کو ان ہی الفاظ سے پکاراتھا اور وہ اس قدر غضبناك ہوگیا کہ اپنی بیوی کی جان کے درپے ہوگیا اور چاقو کی 15 ضربوں سے اس کو ہلاك کردیا _ (26)
ایك 71 سالہ مرد جس نے اپنی بیوی کو ہلاك کردیا تھا قتل کی وجہ یوں بیان کرتا ہے : _
اچانك اس کے سلوك میں فرق آگیا تھا وہ میری طرف سے بے پروا ہوگئي تھی ایك بار مجھ کو ، ناقابل برداشت بوڑھے، کہہ کر بھی پکارا _ اس بات سے پتہ چل گیا کہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی _ میں بدگمانی میں مبتلا ہوگیا اور کلہاڑی کی دو ضربوں سے اس کاکام تمام کردیا _ (27)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کوئي انسان ایسا نہیں جسے پریشانیوں ، الجھنوں اور دشواریوں کا سامنا نہ کرنا پڑے _ ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا کوئي غمخوار اور محرم راز ہوجس سے وہ اپنی پریشانیوں کو بیان کرے _ اور وہ اس سے اظہار ہمدردی کرے اور اس کا غم غلط کرے _ لیکن ہر بات کا ایك موقعہ و محل ہوتا ہے _ درد دل بیان کرنے کیلئے بھی مناسب موقع کا لحاظ رکھنا چاہئے _ ہر جگہ ، ہر وقت اور ہر حالت میں شکلہ میں شروع نہیں کردینی چاہئے _ وہ عورتیں جو نادان اور خود غرض ہوتی ہیں اور شوہر داری کے آداب اور معاشرت کے رموز سے ناواقف ہوتی ہیں ان میں اتنا بھی صبر و ضبط نہیں ہوتا کہ وہ اپنی پریشانیوں کو برداشت کریں اور درددل کو مناسب وقت کیلئے اٹھارکھیں جیسے ہیں بیچارہ شوہر تھکاماندہ گھر میں داخل ہوتا ہے ، ذرا دم بھی وہیں لینے پاتا کہ اسی وقت اس کی نادان بیوی شکایتوں کے دفتر کھول دیتی ہے جو گھر سے بیزار بنائیےیلئے کافی ہے _ خود تو چلے جاتے ہو اور مجھے ان کم بخت بچوں میں سرکھپانے کے لئے چھوڑ جاتے ہو _ احمد نے کمرے کے دروازہ کا شیشہ توڑدیا _ منیزہ اور پروین میں خوب لڑائي ہوئي_ ان بچوں کی اودہم نے مجھے دیوانہ کردیا _ افوہ ، بہرام ذرا بھی سبق نہیں پڑھتا _ آج اسکوال سے اس کی رپورٹ آئي ہے _ بہت خراب نمبر ہیں _ میں بیکارہی ان سب کے لئے زحمت اٹھائتی ہوں _ صبح سے اب تك اس قدر کام کئے ہیں کہ حالت خراب ہوگئي کسی کو میری پرواہ نہیں _ یہ بچے ذرا بھی کسی کام میں ہاتھ نہیں لگاتے _ کاش بے اولاد ہوتی _ ہاں آج تمہاری بہن آئي تھی _ معلوم نہیں کیونمجھ سے

خار کھاتی ہے _ جیسے میں اس کے باپ کا ہی تو کھاتی ہوں _ اور تمہاری ماں _ خدا کی پناہ _ ادھر ادھر میری برائیوں کرتی ہیں _ میں ان سب سے تنگ آگئي ہوں _ لعنت ہو مجھ پر کہ کہ ایسے خاندان سے پالاپڑا ہے _ میرے ہاتھ دیکھو_ کھانا پکارہی تھی چھری سے میرا ہاتھ کٹ گیا_ ہاں کل سہراب کے یہاں تساوی میں گئي تھی کاش نہ گئي ہوتی _ وہاں جاکر عزّت مٹی میں مل گئي _ حسن آغا کی بیوی آئي تھی _ کیا میك اپ تھا اور کیا لباس تھا _ خدا ایسی قسمت سب کی بنائے _ لوگ اپنی بیویوں کا کس قدر خیال رکھتے ہیں _ کیسے اچھے اچھے لباس ان کے لئے خرید تے ہیں _
اس کو کہتے ہیں شوہر _ جب وہ محفل میں آئي تو سب نے اس کا احترام کیا جی ہاں لوگ صر ف کپڑے دیکھتے ہیں _ آخر میں اس سے کس بات میں کم ہوں کہ اس کی اتنی شان ہے _ ہاں قسمت والی ہے _ اس کا شوہر اس کا خیال رکھتا ہے تمہاری طرح نہیں ہے _ اب میں اس منحوس گھر میں تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے جان نہیں کھپاسکتی _ جو چاہے کرو" _ و غیرہ و غیرہ_
خاتون محترم شوہر داردی ، کا یہ طریقہ نہیں ہے _ کیا آپ سمجھتی ہیں کہ آپ کا شوہر تفریح اور سیر سپاٹے کرنے کے لئے گھر سے باہر جاتا ہے _ روز ی کمانے ، ضروریات زندگی مہیا کرنے اور پیسے کمانے کی غرض سے باہر جاتا ہے _ صبح سے اب تك اس کو نہ جانے کن کن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا کہ جن میں سے ایك کی بھی آپ متحمل نہ ہو سکیں گي_ آفس یا بازار کی مشکلات کی آپ کو خبر نہیں ہے _ کیسے لوگوں سے پالا پڑتا ہے اور کیسی کیسی ذہنی پریشانیاں آجاتی ہیں_ آپ کو اپنے شوہر کی پمردہ روح اور تھکے ماندے اعصاب کی کوئي فکر نہیں _ اب جبکہ وہ باہر کی پریشانیوں سے جان چھڑا کر گھر میں پناہ لینے آیا ہے کہ ذرا دیر آرام کرلے تو بجائے اس کے کہ آپ اس کا غم غلط کریں، شکایتوں کے دفتر اس کے سامنے کھول کے بیٹھ جاتی ہیں _ آخر اس بے چارے نے مرد ہوکر کیا گناہ ہے کہ گھر سے باہر طرح طرح کی پریشانیوں میں گرفتار رہتا ہے اور گھر آتے ہی اسے آپ کے شکوے شکایات کا سامنا کرنا پڑتا ہے _ ذرا انصاف سے کام لیجئے _ تھوڑا سا اس کے بارے میں بھی سوچئے _ اس کے پاس بھی سوائے اس کے

اور کوئي چارہ نہیں کہ چیخے چلائے تا کہ آپ کی بے جا شکایتوں اور بد زبانیوں سے نجات حاصل کرے یا اس گھر سے فرار اختیار کرکے کسی ہوٹل ، سینما یا کسی دوسری جگہ جاکر پناہ لے یا سڑکوں پر آوارہ گھومتا ہے _
خانم محترم خدا کی خوشنودی اور اپنے اور خاندان کی خاطر اس قسم کی بے جا شکایتوں اور ہنگاموں سے پرہیز کیجئے _ عقل مندی اور ہوشیاری سے کام لیجئے _ موقع شناس بنئے _ اگر آپ کو واقعی کوئي پریشانی لاحق ہے تو صبر کیجئے تا کہ آپ کا شوہر آرام کرلے _ اس کی تھکن دور ہوجائے اس کی بعد موقع کی مناسبت سے ضروری باتیں اس سے بیان کیجئے _ لیکن اعتراض کی شکل میں نہیں بلکہ اس طرح گویا آپ اس سے مشورہ لے رہی ہیں اور اس کو حل کرنے کی فکر کیجئے _ اگر آپ کے شوہر کو اپنے خاندان سے شدید لگاؤہے تو چھوٹی چھوٹی باتوں اور غیر ضروری واقعات کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس سے بیان نہ کریں اور ہر وقت کی چپقلش سے اپنے شوہر کے اعصاب کو خستہ نہ کیجئے _ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیجئے اس کو اور بھی بہت سی پریشانیاں لاحق رہتی ہیں _
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں : جو عورت اپنی زبان سے اپنے شوہر کو تکلیف پہونچاتی ہے ، اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال قبول نہیں ہوتے خواہ ہر روز روزہ رکھے اور راتوں کو عبادت او رتہجد کے لئے اٹھے_ غلاموں کو آزاد کرے اپنی دولت راہ خدا میں خرچ کرے ایسی عورت جو بدزبان ہو اور اپنی بد زبانی سے اپنے شوہر کو رنج پہونچائے وہ پہلی شخص ہوگی جو دوزخ میں داخل ہوگی _ (28)
رسول خدا (ص) ایك اور موقع پر فرماتے ہیں : جو عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہونچاتی ہے حوریں اس سے کہتی ہیں ، تجھ پر خدا کی مار، اپنے شوہر کو اذیت نہ پہونچا ، یہ مرد تیرے لئے نہیں ہے _ تو اس کے لائق نہیں وہ جلدہی تجھ سے جدا ہوکر ہماری طرف آجائے گا _ (29)
میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان فضول باتوں سے خواتین کا مقصد کیا ہے _ اگر چاہتی ہیں کہ اس طرح سے شوہر کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرالیں او راپنے آپ کو اس کے سامنے محبوب ،محنتی اور

خیر خواہ ظاہر کریں ، تو اطمینان رکھیں کہ اس کا نتیجہ برعکس ہوگا _ نہصرف یہ کہ اس طریقے سے آپ اس کی محبت حاصل نہ کر سکیں گی بلکہ شوہر کے غیظ و غضب کا شکار ہوجائیں گی _ اور اگر اس طرز عمل سے آپ کا مقصد اپنے شوہر کے اعصاب کو خستہ کرنا ہے تا کہ کام اور زندگی سے اس کا دل بھر جائے اور اعصابی امراض میں مبتلا ہوجائے اگر گھر سے فرار اختیار کرے اور اعصاب کو بے حس بنادینے کے لئے خطرناك نشہ آور چیزوں کی عادت ڈال لے اور فتنہ و فساد کے مراکزکا رخ کرے اور آخر کار دق کا شکار ہوجائے تو ا س صورت میں آپ کا کامیابی یقینی ہے _
خاتون عزیز اگر آپ کو اپنے شوہر اور زندگی سے محبت ہے تو اس غیر عاقلانہ اور غلط روش کو چھوڑیئے کیا اس بات کا احتمال نہیں کہ آپ کی بے جا شکایتیں ، قتل و غارت گری کا باعث بن جائیں یا آپ کی خاندانی زندگی کا شیرازہ بکھر جائے _ مندرجہ داستان پر توجہ کیجئے :_
"جس وقت ... گھر آیا ، اس کی بیوی نے ، ایسی حالت میں کہ اپنی تین سالہ بچی کو گودیں لئے ہوئے تھی اپنے شوہر سے کہا: تمہارے آفس سے دو آدمی آئے تھے اور برابھلا کہہ رہے تھے _ مرد سخت غضبناك ہوگیا اور حالت جنوں میں چاقو کی نوك اپنی ننّھی سی بچی کے پیٹ میں بھونك کر اسے قتل کردیا _ اس مرد کو چار سال کے لئے قید کی سزا ہوگئي _ (30)
عدالت میں ایك ڈاکٹر شکایت کرتا ہے :" ساری زندگی میری بیوی نے ایك بار بھی میرے ساتھ ایك شائستہ اور اچھی خاتون جیسا سلوك نہیں کیا _ ہمارے گھر میں ہمیشہ بد نظمی اور بدسلیقگی کافرمارہي_ اس کے نالہ و فریاد ، بہانہ بازیوں اور گالیوں سے میں بے حد تنگ آچکا ہوں " یہ ڈاکٹر اس بات پر تیارے کہ پچاس ہزار روپئے دے کر اس کے شرسے نجات حاصل کرلے _ اور بہت خوشی سے کہتا ہے کہ اگر میری تمام دولت ، حتی میری میڈیکل کی ڈگری بھی آپ چاہیں تو دیدوں گا تا کہ جلد سے جلد اس سے رہائي حاصل کرلوں _ (31)
خوش اخلاق بنئے : جو خوش اخلاق ہوتا ہے ، لوگوں سے خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے

مسکراکے بات کرتا ہے ، حادثات و مشکلات کے مقابلے میں بردباری سے کام لیتا ہے ، ایسا شخص سب کا محبوب ہوتا _ اس کے دوست زیادہ ہوتے ہیں _ سبھی چاہتے ہیں کہ اس سے تعلقات قائم کریں اور اس سے راہ و رسم بڑھائیں _ وہ شخص سب کی نظروں میں عزیز و محترم ہوتا ہے _ ایسا شخص اعصابی کمزوری اور نفسیاتی بیماریوں کا شکار نہیں ہوتا _ زندگی کی مشکلات اور پریشانیوں پر غلبہ پالیتا ہے _ خوش مزاج انسان زندگی کا صحیح لطف اٹھاتا ہے اور اس کی زندگی بہت سکون سے گزرتی ہے _
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں : خوش اخلاقی سے بڑھ کر زندگی میں اورکوئي چیز نہیں _(32)
البتہ جو شخص بد اخلاق ہوتا ہے _ لوگوں سے ترش روئي سے ملتا ہے _ حوادث و پریشانیوں کے وقت نالہ و فریاد کرتاہے ، بلا وجہ شوروہنگامہ کرتا ہے _ بد مزاج اور بدزبان ہوتا ہے اس کی زندگی تلخ و ناگوار گزرتی ہے ، خود بھی ہمیشہ پریشان رہتا ہے اور اپنے ساتھ رہنے والوں کی زندگی بھی وبال جان بنادیتا ہے _ لوگ اسے ناپسند کرتے ہیں اور اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے ملنے سے کتراتے ہیں وہ نہ خود ہی چین سے رہتا اور نہ ہی اپنے گھر والوں کو چین سے رہنے دیتا ہے _ نہ اسے ٹھیك سے نیندآتی ہے نہ اچھی طرح کھاپی سکتا ہے _طرح طرح کی بیماریاں خصوصاً اعصابی امراض ایسے شخص کو گھیر لیتے ہیں _ اس کی زندگی ہمیشہ تلخ رہتی ہے او رنالہ و فریاد کرتا رہتا ہے _ اس کے دوست کم ہوتے ہیں اور وہ کسی کا محبوب نہیں ہوتا _
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : بداخلاق انسان اپنے نفس کو دائمی رنج و عذاب میں مبتلا کرلیتا ہے _ (33)
خوش اخلاقی سب کے لئے لازم ہے _ اور خاص طور پر بیان بیوی کے لئے تو بہت ضروری ہے کیونکہ ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں اور ہم زندگی گزارنے پر مجور ہیں _
خاتون محترم اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ اور آپ کے شوہر اور بچوں کی زندگی اچھی طرح گزرے تو اپنے اخلاق کی اصلاح کیجئے _ ہمیشہ خوش و خرم اور مسکراتی رہئے _ تلخی اور جھگڑے سے

پرہیز کیجئے _ خوش گفتار اور شیریں بیان بنئے _ آپ اپنی خوش اخلاقی کے ذریعہ اپنے گوہر کو بہشت برین بنا سکتی ہیں _ کیا یہ افسوس کی بات نہیں کہ بداخلاقی سے آپ اپنے گھر کو جہنّم میں تبدیل کردیں اور خود کو اور اپنے شوہر اور بچوں کو اس عذاب میں مبتلا کردیں _ آپ چاہیں تو فرشتہ رحمت بن سکتی ہیں گھر کے ماحول کو خوشگوار اور پرسکون بناسکتی ہیں _ متبسم چہرے اور خندہ پیشانی اور شیریں بیانی سے آپ اپنے شوہر اور بچوں کے دلوں کو مسرّت و شادمانی عطا کرسکتی ہیں ان کے دل سے رنج و غم مٹا سکتی ہیں _ کیا آپ جانتی ہیں_؟
صبح جب آپ کے بچے اسکول یا کام پر جارہے ہوں اور اگر آپ گر مجوشی اور مسکراہٹ کے ساتھ ان کو رخصت کریں تو ان کی روح او راعصاب پر کیسا اچھا اثر پڑے گا _ اور اپنے کاموں کو انجام دینے کے لئے ان میں کیسی تازہ لہردوڑجائے گی _
اگر آپ کو زندگی اور اپنے شوہر سے محبت ہے تو بداخلاقی سے گریز کیجئے کیونکہ اچھا اخلاق رشتہ ازدواج کو مستحکم بنانے میں بہت مددگار ثابت ہوتا ہے _ اکثر طلاقیں بداخلاقی اور میاں بیوی میں ہم آہنگی نہ ہونے کے سبب انجام پاتی ہیں _ طلاقوں کے اعداد و شمار سے اس بات کی تائید ہوتی ہے _ اخلاقی اعتبار سے عدم ہم آہنگی ، خاندان میں اختلافات اور کشیدگی کی اہم وجہ ہوتی ہے _
خاتون محترم خوش اخلاقی اور عشق و حبت کے ذریعہ اپنے شوہر کا دل جیت لیجئے _ تاکہ وہ زندگی اور خاندان سے محبت کرے اور پوری توجہ او رلگن کے ساتھ اپنے کام میں مشغول رہے اور آپ کی آسائشے کے اسباب مہیا کرے _ آپ اگر اس سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں گی تو وہ راتیں باہر گزار نے اور عیاشی کی فکر میں نہیں رہے گا اور جلدی گھر آئے گا _
ایك عورت نے عدالت میں شکایت کی کہ میرا شوہر ہمیشہ دو پہر اور رات کا کھانا باہر کھاتا ہے _
شوہر نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میری بیوی ذرا بھی بناہ کرنا نہیں جانتی _ اور

اس کا اخلاق بے حد خراب ہے _ اور دنیا کی بداخلاق ترین عورت ہے _
عورت فوراً اٹھی اورعدالت میں موجود لوگوں کے سامنے اپنے شوہر کو تھپڑ ماردیا _ (34)
یہ نادان عورت سمجھتی تھی کہ شکایات ، گالی ، اور مارپیٹ کے ذریعہ وہ اپنے شوہر کو گھر کی طرف ملتف کرسکے گی _جبکہ ایك عاقلانہ سادہ سی راہ موجود تھی اور وہ تھی خوش اخلاقی اور اچھا برتاؤ_
ایك عورت نے عدالت میں کہا میرا شوہر مجھ سے بات نہیں کرتا اور اخراجات اپنی ماں کے ذریعہ مجھے بھجواتا ہے _
مرد نے جواب میں کہا کہ چونکہ میں اپنی بیوی کی بداخلاقیوں سے تنگ آچکا ہوں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بات نہ کروں اور اس بات کو پندرہ مہینے ہورہے ہیں _ (35)
ازدواجی زندگی کی اکثر مشکلات کو ہوشیاری اور اچھے اخلاق کے ذریعہ حل کیا جا سکتا ہے _ اگر آپ کا شوہر کم محبت کرتا ہے ، گھر پر زیادہ توجہ نہیں دیتا ، دیر سے گھر آتا ہے دوپہر اور رات کا کھانا باہر کھاتا ہے، بدسلوکی کرتا ہے ، بد مزاجی اور جھگڑاکرتا ہے ، اپنی دولت کو برباد کرتا ہے _ الگ ہونے اور طلاق دینے کی بات کرتا ہے تو آپ اس قسم کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ساری مشکلات کو اپنے اعلی اخلاق و کردار اور اچھے برتاؤ سے حل کرسکتی ہیں _ آپ اپنے رویئےیں تبدیلی پیدا کیجئے اور اچھے اخلاق کا اعجاز آفرین نتیجہ دیکھئے _
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند عالم ، خوش اخلاق انسان کو جہاد کا ثواب عطا فرماتا ہے _ اور صبح و شام اس پر ثواب نازل فرماتا ہے _ (36)
امام جعفر صادق (ع) یہ بھی فرماتا ہیں کہ : جو عورت اپنے شوہر کو اذیّت پہونچاتی ہے اور اس کو رنجیدہ رکھتی ہے خدا کی رحمت سے دور رہتی ہے اور جو عورت اپنے شوہر کا احترام کرتی ہے ، اس کو تکلیف نہیں پہونچاتی ، اس کی فرمانبرداری کرتی ہے ، وہ خوش نصیب اور عذاب سے نجات پانے والی ہوتی ہے _ (37)
کسی نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے عرض کیا کہ فلاں عورت بہت

38

نیکے ہے _ روزے رکھتے ہے ، راتوں کو عبادت کرتی ہے ،لیکن بداخلاق ہے اوراپنے ہمسایوں کو اپنی زبان سے آزار پہونچاتی ہے _
آپ نے فرمایا: اس میں کوئي خوبی نہیں ہے _ وہ دوزخی ہے _ (38)

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

38

بے جا توقعات

تمام افراد کے مالی وسائل اور آمدنی یکسان نہیں ہوتی _ سبھی ایك معیار کے مطابق زندگی نہیں گزار سکتے _ ہر خاندان کو اپنی آمدنی اور اخراجات کا حساب خود کرنا چاہئے اور اپنی آمدنی کے مطابق خرچ کرناچاہئے _ زندگی ہر طرح گزاری جا سکتی ہے _ یہ دانشمندوں کا شیوہ نہیں کہ غیر ضروری چیزوں کی فراہمی کے لئے قرض لے یا بعد میں اس کی قیمت ادا کرتا رہے _
خاتون عزیز آپ گھر کی مالکہ ہیں _ عاقل اور سمجھدار ہیں _ اپنی آمدنی اور اخراجات کا اندازہ کیجئے اور دیکھئے کہ کس طرح خرچ کیا جائے کہ آپ کی عزت و آبرو قائم رہے اور آپ کے پاس ہمیشہ کچھ روپیہ محفوظ بھی رہے _ عاقبت اندیشی سے کام لیجئے _ دوسروں سے مقابلہ نہ کیجئے _ اگر کسی عورت کو نئے ڈیزائن کا لباس پہنے ہوئے دیکھا ہے اور آپ کی مالی حالت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ آپ بھی ویسا ہی لباس خرید سیکیں تو اپنے شوہر کو اسے خرید نے کیلئے مجبور نہ کیجئے _ اگر آپ اپنے ہمسایہ کے گھر میں کوئي خوبصورت سجاوٹ کی چیز دیکھیں تو اپنے شوہر کی جان نہ کھائیں کہ وہ بھی ویسی چیز لائے _ اگر آپ کسے دوست احباب اور عزیز و اقارب میں کسی نے اپنے گھر کو قیمتی قالینوں اور بیش قیمت سامان سے سجایا ہے تو لازم نہیں کہ آپ ان کی نقل کرنے کے لئے اپنے آپ کو پریشانی میں مبتلا کرلیں اور اپنا سکون و چین حرام کردیں _ آپ جانتی ہیں کہ آپ کی مالی حالت اور آدمندی اس بات کی اجازت نہیں دیتی تو پھر کیوں اپنے شوہر کو قرض لینے ، بعد میں قیمت ادا کرنے ، قسطوں پر خریدنے اور ناجائز کاموں کو انجام دینے کے لئے مجبور کرتی ہیں؟ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ آپ تھوڑا صبر سے کام لیں کہ آپ کی مالی حالت سدھر جائے اور اپنی آمدنی میں سے ہر ماہ تھوڑی رقم پس انداز کرتی رہیں اور کچھ رقم جمع ہوجانے کے بعد نقد قیمت ادا کرکے اپنی ضرورت کی پسندیدہ چیز خریدلیں _

39

اکثر نادان اور خود غرض عورتیں اس قسم کی فضول خرچیاں کرتی ہیں اور ایك دوسرے کو دیکھ کر رشك و حسد کرتی ہیں _ کسی کے گھر میں سجاوٹ کی کوئي چیز دیکھی اور اس کو خریدنے کی دل میں ہوس پیدا ہوگئي اور بے چارے شوہر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے سر ہوگئیں کہ جہاں سے بھی ہو ، ہمارے لئے بھی خرید کر لاؤ_ اس قدر اصرار کرتی ہیں اور ہنگامہ کرتی ہیں کہ شوہر بے چارہ مجبور ہوجاتا ہے کہ قرض لے یا قسطوں پر خریدے اور اپنے آپ کو مصیبت میں گرفتار کرکے ہمیشہ مقروض رہے _ ایسی حالت میں کبھی کبھی مجبور ہوجاتا ہے ، کہ ازدواجی زندگی کے تانے بانے کو توڑڈالے اور اپنی خود غرض بیوی کو طلاق دیدے تا کہ اس کی بیجا فرمائشےوں اور زبان درازیوں کے شرسے نجات حاصل کرلے یا خودکشی کرلے تا کہ اس مصیبت بھری زندگی سے چھٹکارا پالے _

در اصل اس قسم کی عورتوں نے شادی کے اصل معنی و مقصد کو ذرا بھی نہیں سمجھا ہے _ وہ شادی کا مطلب ایك طرح سے غلام خریدنا سمجھتی ہیں اور شادی اس لئے کرتی ہیں کہ اپنی بچہ گانہ خواہشات اور حرص وہوس کو عملی جامہ پہنا سکیں _ وہ ایسا شوہر چاہتی ہیں جو ایك مفت کے نوکر ، بلکہ ایك زر خرید غلام کی مانند ان کے لئے زحمتیں اٹھائے _ اور اپنی محنت کی کمائي کو ہاتھ جوڑکے اپنی بیوی کی خدمت میں پیش کردے تا کہ وہ انچی اڑان اڑسکیں اور اپنی بیجا اور غلط خواہشات پر صرف کردیں _ کاش اتنے پر ہی قناعت کرلی ہوتی اور حد سے زیادہ توقعات نہ رکھتیں _ کبھی ان کی توقعات اور خواہشات اتنی زیادہ ہو جاتی ہیں کہ شوہر کی کل آمدنی بھی اس کے لئے کافی نہیں _ انھیں شوہر کی آمدنی سے کیا مطلب _ بس جس چیز کی ہوس ہوئي اسے فوراً اور ضرور پورا ہونا چاہئے _ اس کے لئے جو بھی صورت حال پیش آجائے _ چاہے شوہر کا دیولیہ ہی کیوں نہ نکل جائے یا وہ ناجائز کام کرنے پر مجبور ہوجائے مگر بیوی کی خواہشات پور ہونی چاہئے _

مردوں کے دیوالیہ ہونے کا بڑا سبب ، اکثر نا عاقبت اندیش بیویوں کی بیجا خواہشات اور دوسروں کی نقل اور فضول خرچیاں ہوتی ہیں _ اکثر بیویوں کی بڑبڑاہٹ اور تقاضے ، مرد کو

40

ناجائز کام اختیار کرنے پر مجبور کردیتے ہیں _ اس قسم کو خود پسند اور خود غرض عورتیں ،صنف نازك کے لئے باعث ننگ و عار شمار کی جاتی ہیں _ فرض کیجئے ان باتوں کے سبب آپ نے طلاق لے لی _ تو کیا آپ کا مسئلہ حل ہوجائے گا ؟ جی نہیں _ اطمینان رکھئے _ آپ کی آرزوؤں کی تکمیل کبھی نہ ہوسکے گی _ آپ اپنے ماں با پ کے گھر جا کر ان پر بوجھ بن جائیں گی اور ہمیشہ کے لئے انس و محبت اور اولاد کی نعمت سے محروم رہ جائیں گی _

کیا آپ سمجھتی ہیں آپ سے خواستگاری کے لئے مرد صف باندھے گھرے ہیں ؟ جی نہیں ، ایسا نہیں ہے ، جو عورتیں طلاق لے لیتی ہیں انھیں دوسری شادی کا موقع بہت کم ملتا ہے ، فرض کیجئے دوسرا شوہر مل بھی گیا تو کیا ضروری ہے کہ وہ پہلے شوہر سے بہتر ہو _

کیا یہ آپ کے حق میں بہتر نہ ہوگا کہ آپ عاقبت اندیش نہیں _ انجام کارکے بارے میں سوچیں _ اور اپنی آمدنی اور خرچ کا حساب لگائیں اور اسی کے مطابق خرچ کریں _ ان بلند پروازیوں اور بیجا ہواو ہوس کے بجائے ، زندگی ، امور خانہ داری اور شوہر پر توجہ دیں _؟

مہر ومحبت کا اظہار کرکے اپنے گھر کے ماحول کو خوشگوار اور پر مسرت بنایئے دوسروں کی زندگی سے آپ کو کوئي سروکار نہیں ہونا چاہئے _ اپنی آمدنی کے مطابق خرچ کیجئے اور انس و محبت کی نعمت سے لطف اٹھایئے اپنے شوہر اور بچوں سے ہنسٹے بولئے _ روزانہ کے اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لیجئے تا کہ آپ کی مالی حالت بہتر ہوجائے _ اور آبرومندانہ زندگی گزاریئےمکن ہے مستقبل میں آپ اپنی خواہشات کی تکمیل کرسکیں _ بلکہ اگر آپ کے شوہر فضول خرچ ہیں اور اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتے ہیں تو انھیں روکئے _ اگر وہ غیر ضروری اشیاء کی خریداری کے لئے قرض لینا چاہیں یا قسطوں پر خریدیں تو آپ انھیں روکئے _ آپ کی زندگی مشترك ہے _ آپ کے شور کے پاس جو کچھ ہے وہ در حقیقت آپ کا ہے _ خوفزدہ نہ ہویئےہ اپنی دولت وہ کسی اور کودے دے گا _ تجملی اشیاء اور غیرضروری سامان کی خریداری کے

41

ضروری چیزیں فراہم کیجئے _ ہر انسان کی زندگی میں اچانك حادثے اور غیر متوقّع واقعات رونما ہوتے ہیں ایسے برے وقت کے لئے کچھ بچا کے رکھنے کی عادت ڈالئے _

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں کہ جو عورت اپنے شوہر سے نباہ نہیں کرتی اور جو چیزیں اس کی استطاعت سے باہر ہیں ان کے لئے اسے مجبور کرتی ہے ایسی عورت کے اعمال خدا کی درگاہ میں قبول نہیں ہوتے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قیامت کے روز وہ خداوند عالم کے غیظ و غضب کا شکار ہوتی ہے _ (39)
ایك اور موقع پر حضرت رسول خدا (ص) فرماتے ہیں کہ ہر وہ عورت جو اپنے شوہر سے بناہ نہ کرے اور جو کچھ اس کو خدا کی جانب سے ملا ہے اس پر قناعت نہ کرے اور اپنے شوہر سے سختی سے پیش آئے اور اس کی استطاعت سے زیادہ کی خواہش کرے ، ایسی عورت کے اعمال قبول نہیں ہوں گے اور خدا اس پرعذاب نازل کرے گا _ (40)
پیغمبر اسلام (ص) کا ارشاد گرامی ہے کہ خدا پر ایمان کے بعد، کوئي نعمت ، اپنے شوہر کے ساتھ تعاون کرنے سے بڑھ کر نہیں ہے _ (41)

اپنے شوہر کی دلجوئي کیجئے
زندگی کا بوجھ مرد کے کندھوں پر ہوتا ہے _ خاندان کے اخراجات کو جس طرح بھی ممکن ہو ، پورا کرنا مرد کی ذمہ داری ہے _ گھر سے باہر اسے سینکڑوں قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کبھی باس کی ڈانٹ پھٹکار سننا پڑتی ہے کبھی اپنے ساتھیوں کی اذیت رسانی کا شکار ہونا پڑتا ہے _ ممکن ہے اس کے مطالبات وصول نہ ہوئے ہوں _ ممکن ہے چیك یا ڈرافٹ کیش نہ ہوسکے _ ممکن ہے کساد و بازاری کا سامنا کرنا پڑے اور آمدنی نہ ہو _ ممکن ہے کوئي مناسب مقام حاصل نہ کر سکا ہو _ مرد کی ایك دو پریشانیاں نہیں ہوتی _ روزمرہ کی زندگی میں اس قسم کے گوناگوں حادثات کا سامنا برابر کرنا پڑتا ہے _ کم ہی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کوئي نئي پریشانی نہ آکھڑی ہو ان ہی سبب کی بناپر مردوں کی عمر عموماً عورتوں سے کم ہوتی ہے _ آخر ایك انسان کے اعصاب ، فکروں اور پریشانیوں کو کب تك اور کس حد تك برداشت کرسکتے ہیں _
ایسے موقعوں پر انسان کو شدت سے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کوئي دلسوز او رمہربان ہستی اس کي

42
دلجوئي کرے اور اس کی روح و اعصاب کو تقویت پہونچائے _
خاتون گرامی آپ کے شوہر کا کوئي غمخوار نہیں ہے _ وہ تنہائي کا احساس کرتا ہے _ باہر کی مشکلات سے فرار حاصل کرکئے اپنے گھر میں آپ کے پاس پناہ حاصل کرنا چاہتا ہے _ اسے آپ کی دلجوئي اور تسلی کی ضرورت ہے _ اگر کسی دن وہ پریشان حال اور رنجیدہ و ملول گھر میں داخل ہوتا ہے تو اسے ہر روز سے زیادہ آپ کی توجہ کی ضرورت ہے _
آپ کو چاہئے آپ جلدی سے اس کے آرام کرنے ، کھانے یا چائے و غیرہ کا انتظام کریں ایسے موقع پر دوسرے موضوعات پر بالکل بات نہ کریں _ نہ کسی بات پر نکتہ چینی کریں _ فرمائشے نہ کریں _ اس سے اپنی پریشانیوں اور درد دل کی شکایت نہ کریں _ اسے موقع دیجئے کہ کچھ دیر آرام کرلے _ اگر بھوکا ہے تو اس کا پیٹ ھر جائے _ اگر سردی کھا گیا ہے تو گرم ہوجائے _ اگر گرمی لگ رہی ہے تو اس کے حواس ٹھیك ہوجائیں اور جب اس کی تھکن دور ہوجائے اور اس کے اعصاب ٹھکانے آجائیں تب محبت بھرے لہجے میں اس کی پریشانی کا سبب دریافت کیجئے _ اور اگر وہ اپنا دردودل بیان کرنا شروع کرتا ہے تو اسے غور سے سنئے _ بیجا ہنسئے نہیں بلکہ اس کی پریشانی سن کر اظہار افسوس کیجئے _ اور اپنے رویہ سے یہ ظاہر کیجئے کہ اس کی پریشانیوں کو سن کر آپ کو اس سے زیادہ رنج پہونچاہے _ محبت و دلسوزی کا اظہار کرکے اس کے زخموں پر مرہم رکھئے نرمی اور ملائمت سے اس کی دلجوئي کیجئے _ اس موضوع کو اس کے سامنے معمولی اور حقیر ظاہر کیجئے اور مشکل کو حل کرنے میں اس کی ہمت افزائي کیجئے _ اس سے کہئے کہ اس قسم کے حادثات تو زندگی کا لازمہ ہیں اور ہر شخص کو پیش آتے ہیں _ صبر واستقامت کے ذریعہ ان مشکلات پر غلبہ حاصل کیا جا سکتا ہے _ البتہ شرط یہ ہے کہ انسان خود ہمت نہ ہارجائے _ در اصل ایسے ہی موقعوں پر انسان کی شخصیت اور مردانگی ظاہر ہوتی ہے _ پریشان ہونے کے بجائے صبر اور کوشش سے کام لیا جائے تو مشکل آسانی سے حل ہوجاتی ہے _ اگر آپ کے شوہر کو رہنمائي کی ضرورت ہے اور اگر اس کے حل کی کوئي صورت آپ کی نظر میں ہے تو اس کی رہنمائي کیجئے اور اگر کوئي صحیح راہ حل آپ کے سامنے نہیں تو اسے رائے دیجئے کہ اپنے کسی خیرخواہ دوست یا رشتہ داری مشورہ کرے _
خاتون محترم آپ کے شوہر کو مشکلات اور پریشانیوں کے موقع پر آپ کی دلجوئي اور تسلی کی ضرورت ہوتی ہے _

43
آپ کو اس کی مدد کرنی چاہئے ایك مہربان نرس بلکہ ایك ہمدرد ماہر نفسیات کی مانند ایسے موقع پر آپ کو اسکی دلجوئي کرنا چاہئے _ بلکہ اس سے بڑھ کر عرض کروں کہ اپنی شخصیت کو منظم و مستحکم کیجئے اور شوہر کی نگہداشت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کیجئے _ جی ہاں کہیں ایك نرس یا نفسیاتی ڈاکٹر بھلا ایك فداکار بیوی کی طرح دیکھ بھال کر سکتا ہے؟ آپ کو اپنی طاقت کا اندازہ نہیں کہ آپ کی مہربانیاں اور تشفی و تسلّیاں آپ کے شوہر کی روح پر کیا جادو کا سا اثر ڈال سکتی ہیں _ اس کے دل اور اعصاب کو سکون مل جاتا ہے _ زندگی سے اس کی دلچسپی بڑھ جاتی ہے _ مشکلات سے نبرد آزماہونے کے لئے وہ تیار ہوجاتا ہے _ اور اسے اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس دنیا میں وہ بیکس و تنہا نہیں ہے _ آپ کی وفاداری اور صمیمیت اس میں اعتماد و یقین پیدا کردیتے ہیں _ یہ چیزیں اسے آپ کا دوست اور عاشق بنادیتی ہیں _ آپ کی ازدواجی زندگی اور مستحکم و پائیدار ہوجاتی ہے _

حضرت امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں : دنیا میں شائستہ بیوی سے بہتر کوئي چیز نہیں _ ایسی بیوي، جس کو دیکھ کر اس کے شوہر کا دل مسرور و شاد ہوجائے _ (42)

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں عورتوں کا ایك گروہ ایسا ہے جن کے زیادہ بچے ہوتے ہیں _ وہ عورتیں شفیق و مہربان ہوتی ہیں _ سختیوں اور زمانے کے حادثات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتی ہیں _ اپنے شوہر کی حمایت اور پشت پناہی کرنے والی ہوتی ہیں اور ایسے کام نہیں کرتیں جس سے ان کے شوہروں کو نقصان پہونچے ، اور ان کی پریشانیوں میں اضافہ ہو_ (43)

شکر گزار کی عادت ڈالئے :

پیسہ کمانا آسان کام نہیں ہزاروں زحمتیں اور پریشانیاں اٹھانی پڑتی ہیں _ انسان اپنے آرام و آسائشے کی خاطر مال و دولت پیدا کرتا ہے اور ذاتی طور پر اس بات سے دلچسپی رکھتا ہے _ اگر کسی پر احسان کرتا ہے یا کسی پر اپنی دولت خرچ کرتا ہے تو وہ اس بات کا متمنی ہوتا ہے کہ اس کی قدردانی کی جائے اور اس سلسلے میں اظہار تشکر اس کی ترغیب و ہمت افزائي کا سبب بنتا ہے _ اور اسے احسان و نیکی کرنے کی جانب مائل کرتا ہے _ نہ صر ف اس شخص کے حق میں زیادہ احسان کرنے کا باعث بنتا ہے ، بلکہ

44

یہ احساس قدردانی مجموعی طور پر اس کو نیکی کرنے پر آمادہ کرتا ہے _ بلکہ ممکن ہے اظہار تشکر و سپاس گزاری اس پر اس حد تك اثر کرے کہ نیکی و احساس کرنا ، اس کی عادت ثانیہ بن جائے اور وہ ہر وقت اس کام کیلئے آمادہ رہے _ لیکن اگر اس کی قدردانی نہ کی جائے اور اس کے احسان کو نظر انداز کردیا جائے تو نیك کام انجام دینے میں اسے کوئي دلچسپی محسوس نہ ہوگی _ اپنے دل میں سوچے گا کہ میں نے ایسے احساس فراموش کے ساتھ بیکاری احسان کیا _ اور مال و دولت اس پر خرچ کردیا _

حق شناسی اور شکرگزاری ، پسندیدہ او رنیك اخلاق شمار ہوتی ہے اور انسان کو احسان و نکی کی اجانب مائل کرنے کا ایك بہت بڑا وسیلہ ہے _ حتی کہ خداوند عالم بھی جو کہ بے نیاز ہے _ اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے نعمتوں کے جاری رہنے کی شرط قراردیتے ہوئے فرماتا ہے : اگر شکرادا کرو گے تو اپنی نعمتوں میں مزید اضافہ کروں گا _ (44)

خاتون محترم آپ کا شوہر بھی ایك انسان ہے اسے بھی قدردانی اچھی لگتی ہے _ وہ زندگی کے اخراجات پورے کرتا ہے _ محنت سے کماتا ہے اور اس عمل کو اپنا ایك اخلاقی اور شرعی فریضہ سمجھتا ہے اور اس کو انجام دے کر لذّت محسوس کرتا ہے _ لیکن آپ سے اس بات کا متمنی ہے کہ اس کے وجود کو غنیمت سمجھ کر اس کے کاموں کی قدردانی کیجئے _ جب کبھی ضروریات زندگی کی چیزیں خرید کر گھر لائے تو خوشی و مسرت کا اظہارکیجئے _ اس کا شکریہ ادا کیجئے _ جب آپ کے یا آپ کے بچوں کے لئے لباس ، جو تا یا کوئي دوسری چیز لائے تو فوراً اس کا ہاتھ پکڑکے خوشی کا اظہار کیجئے _ اس سے اگر آپ " شکریہ " کہدیں تو کیا مضائقہ ہے؟ اگر پھل ہٹھائي یا کوئي دوسری چیز لائے تو جلدی سے اس کے ہاتھ سے لے کر جگہ پر رکھ دیجئے _ اگر آپ بیمار پڑگئیں اور اس نے آپ کے علاج کے لئے کوشش کی تو صحت یاب ہونے کے بعد اس کی زحمات کا شکریہ ادا کیجئے اگر آپ کو تفریح کے لئے لے گیا یا سفر پر لے گیا تو اس کا شکریہ ادا کیجئے _ اگر آپ کو پیسے دیئےیں تو اس کی قدردانی کیجئے _ اس امر کا خیال رکھیں کہ اس کے کاموں کو حقیر اور معمولی نہ سمجھیں ، اس کی طرف سے بے اعتنائي نہ برتئے _ مذمّت نہ کیجئے _ اگر آپ اس کے کاموں کو سرا ہیں گی اور اس سے

45

اظہار تشکر کریں گی تو یہ چیز اسے اپنی شخصیت کا احساس دلانے کا باعث بنے گی اور اس کی زندگی میں جوش و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خروش پیدا کرنے اور مزید خرچ کرنے کے لئے اس میں اہمیت بندھانے کا سبب بنے گی _ وہ اور زیادہ کو شش کرے گا کہ آپ کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرے اور احسان کے ذریعہ آپ کے دل کو اپنے ہاتھ میں لے لے _ لیکن اگر آپ اس کے کاموں کو حقیر و معمولی سمجھیں گی اور اس کی زحمات کو یا اس کی شخصیت کو نظر انداز کریں گی تو اس کا دل سرد ہوجائے گا اور اپنے آپ سے کہے گا کہ میں بیکارہی اتنی زحمت اٹھاتا ہوں اور اپنی محنت کی کمائي ایسے ناقدردانوں پر خرچ کرتا ہوں جو میری قدر نہیں کرتے اور میرے احسانوں کو معمولی سمجھتے ہیں _ اور اس طرح رفتہ رفتہ گھر اور زندگی سے اس کی دلچسپی کم ہوتی جائے گی _ یہاں تك کہ ممکن ہے ایسا بھی ہو کہ وہ خرچ کرنے سے پہلو تہی کرنے لگے اور فکر معاش کی طرف سے بے پروا ہوجائے _ یا روپیہ پیسہ اپنی تفریح پر اڑانے لگے _ یا دوسروں پر خرچ کرنے لگے _ بیچارہ مرد تو صرف چند تعریفی جملوں اور مفت کے خالی تشکر کے اظہار سے ہی خوش ہوجاتا ہے اور آپ اس سے بھی دریغ کرتی ہیں _

آپ کا کوئي عزیز یا دوست کوئي معمولی سا تحفہ یا پھولوں کا ایك گلدستہ آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا تو آپ سینکڑوں بار شکریہ بار شکریہ ادا کرتی ہینلیکن اپنے شوہر کے دائمی احسانوں کے عوض آپ کہ منہ سے اظہار تشکر کے لئے معمولی سے الفاظ بھی نہیں نکلتے ؟

"شوہر داردی کے یہ طور طریقے نہیں ہیں_ در اصل آپ نے اپنے ذاتی مفادات کی تشخیص نہیں کی ہے _ غرور اور خودپسندی بڑی بری بلا ہے آپ سوچتی ہیں کہ شکریہ کا اظہار کرکے آپ چھوٹی ہوجائیں گی حالانکہ اس کے برعکس آپ کی محبوبیت میں اور اضافہ ہوجائے گا _ اور آپ حق شناس اور مہذب سمجھی جائیں گی _

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم میں سے بہترین عورت وہ ہے کہ جب اس کا شوہر کوئي چیز خرید کرلائے تو اس کا شکریہ ادا کرے اور اگر نہ لائے تو راضی رہے _ (45) _ امام صادق (ع) یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو عورت اپنے شوہر سے یہ کہے کہ تم نے میرے ساتھ کوئي بھلائي نہیں کی ، تو اس کے تمام

46

اعمال باطل اور بے وقعت ہوجائیں گے _ (46) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں : اگر کسی نے کسی شخص کے احسان کی قدردانی نہیں کی تو اس نے گویا خدا کا شکر بھی ادا نہیں کیا _ (47)

عیب جوئي نہ کیجئے

کوئي انسان عیب سے پاك نہیں _ یا کوتاہ قد ہے یا لمبا ہے کالا ہے یا بے نمك _ موٹا ہے یا دبلا کسی کا دہانہ بڑا ہے تو کسی کی آنکھیں چھوٹی ہیں _ ناك بہت لمبی ہے یا سر گنجا ہے _ تندخو ہے یابزدل ہے _ کم گوہے یا باتوی _ کسی کے منھ یا پاؤں سے بدبو آتی ہے ، کوئي بیمارہے یا بہت کھاتا ہے _ کوئي نادار ہے کوئي کنجوس ہے _ کوئي آداب زندگی سے ناواقف ہے یا بدزبان ہے یا گندہ رہتا ہے یا غیر مہذب ہے _ اس قسم کے عیوب ہر مرد اور ہر عورت میں پائے جاتے ہیں _ ہر مرد اور ہر عورت کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ اپنے لئے ایسا آئیڈیل شریك زندگی تلاش کرے جو تمام عیوب و نقائص سے پاك ہو _ کوئي بھی خامی یا کمی نہ ہو __ ایسا اتفاق بہت ہی کم ہوتا ہے کہ کسی کو اپنا مکمل آئیڈل مل جائے _ میرے خیال میں کوئي عورت ایسی نہیں جو اپنے شوہر کو سو فیصدی مکمل اور بے عیب سمجھتی ہو _

جن عورتوں کو عیب جوئي کی عادت ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ اپنے شوہروں میں عیب نکالتی رستی ہیں_

ایك معمولی اور چھوٹا سا نقص کہ جسے عیب نہیں کہا جا سکتا ، اسے اپنی نظر میں مجسم کرلیتی ہیں اور اس کے ، بائے میں قدر سو چتی ہیں کہ رفتہ وہ معمولی ساعیب ان کی نظروں میں ایك بڑے اور نا قابل برداشت عیب کی شکل اختیار کرجا تا ہے شوہر کی خوبیوں کو یکسر نظراند از کر دیتی ہیں اور وہ چھوٹا سا عیب ان کی نظروں میں گھومتا رہتا ہے حبس مرد پران کی نظر پڑتی ہے عور کرتی ہیں کہ اس وہ عیب ہے یانہیناور ایك ایسے آئیڈیل مردکو اپنے دماغ میں مجسم کرلیتی ہیں جس میں ذرا سا بھی موئي عیب نہیں اور چونکہ ان کا شوہر اس خیالی پیکر سے مطابقت نہیں رکھتا اس لئے ہمیشہ نا لہ و فریاد اور آہ وزاری کرتی رستی ہیں اپنی شادی پر پچھتاتی ہیَ خود کو شکست خوردہ اور بد قسمت سمجھتی ہیں رفتہ اس بات کو کھلے عام اور کبھی اپنے شوہر سے بھی کہہ دیتی ہیں

اعتراضات اور بہانے کرتی ہیں طعنے دیتی ہیں کبھی کہتی ہیں تم آداب زندگی سے واقف نہیں ہو ،

47

مجھے تمہارے ساتھ محفل میں حاتے شرم آتی ہے تمہارے مہ سے کیسی سڑی بد بو آتی ہے کس قدر کالے اور بد صورت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہو
ممکن سے مرد عقلمند اور برد بارہو اور بیوی کی ان گستاخیوں پر خاموش رہے لیکن یہ باتیں اس کو بری ضرور لگیں گی اور یہ بات اس کے دل نیں بیٹھ جائے گی رفتہ اس کے صبر کا پیمانہ لبریز خوجائے گا اور انتقام لینے کی فکر میں رہے گا مارپیٹ شروغ کردے گایا اسی کے انداز میں اس پر تنفید کرتا رہے گا اور اس فکر میں رہے گا کہ وہ بھی اپنی بیوی کی ، جوکہ یقینا با لکل بے عیب نہیں ہوگی ، عجیب جوئي کرے وہ اس کو کہے گا اور وہ اس کو کہے گی اگر آپس میں محبت تھی تو اس کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور ایك دوسر ے کی طرف سے دل میں کینہ بیٹھ جائے گا اور دونوں ہمیشہ ایك دوسرے میں عیب تلاش کرنے کی فکر میں رہیں گے ہر وقت لڑائي جھگڑا ہوتا رہے گا ان کی زندگیاں جہنم بن جائیں گی اور اس وقت تك اس عذاب ومصیبت میں مبتلا رہیں گے جب تك کہ ان میں سے کوئي ایك مرنہ جائے تب ہی اس شر مناك زندگی کا خاتمہ ہو گا اور اگران میں سے کوئي اسك ساد ونوں اپنی ضد پر قائم رہے اور طلاق و خاندانی مسائل کی حمایت کرنے والی عدالت سے رجوع کیا اور نفس کی تسلی کرنے کے لئے انتقام لے بھی لیا تو ساری عمردو نوں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے شادی کے مقدس عہد و پیمان کو اپنی ضدمیں آکرتوڑ دیا مگر یہ معلوم نہیں کہ بعد میں دوسری شادی کربھی سکیں گے یا نہیں اور بالفرض اگر شادی ہو بھی گئي تو اس سے بہتر شوہر سا بیوی بھی نصیب خو یا نہیں بعض عورتوں کی ضد اور نادانی سے خدا پناہ میں رکھے بعض بہت معمولی سی باتوں میں اس قدر ضد او رہٹ دھرمی سے کام لیتی ہیں کہ اپنی زندگی تباہ کرنے کے در پے ہو جاتی ہیں اس قسم کی کحم عقلی اور نا عاقبت اندیشیوں سے بچنے کے لئے ذیل کی داستان عبرت حاصل کرنے کی غرض سے پیش کی جاتی ہے :
ایك عورت نے اپنے شوہر کی شکایت کی اس کا شوہر سوتے میں انگلی چو ستا ہے اور چونکہ وہ اس کام سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں لہذا وہ طلاق حاصل کرنا چاہتی ہے _

48
ایك عورت یہ بہانہ کر کے کہ اس کے شوہر کے منھ سے بد بو آتی ہے اپنے باپ کے گھر چلی گئي اور کہا کہ جب تك وہ اپنے منھ کی بد بو کو بر طرف نہیں کرے گا گھر واپس نہیں آئے گی _لیکن عدالت نے دونوں میں میل کرادیا _ جب وہ گھرواپس آئی اور دیکھا کہ شوہر کے منھ سے اب بھی بد بو آتی ہے تو دوسرے کحمر ے میں چلی گئی _ شوہر نے جواس بات پر غضبناك ہو گیا تھا اپنی بیوی کو قتل کردیا _ (49)
دانتوں کے امراض کی ماہر ایك لیڈی ڈاکٹر ، اپنے شوہر سے طلاق لیتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ میرے ہم پلہ نہیں کیونکہ اس نے مجھ سے تین سال بعد ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی _ (50)
ایك 27 سالہ عورت اپنے شوہر سے جھگڑاکرکے چل گئي _ وہ اپنے عرض حال میں لکھتی ہے ، میرا شوہر بہت کھاتا ہے اور میں اس کی ضرورت کے مطابق کھانا نہیں پکا سکتی _ (51)
ایك عورت اس سبب سے کہ اس کا شوہر زمین پر بیٹھتا ہے _ ہاتھ سے کھانا کھاتا ہے ، آداب معاشرت سے ناآشنا ہے ، ہر روز شیو نہیں کرتا ، طلاق کی درخواست کرتی ہے _ (52)
لیکن سبھی عورتیں ایسی نہیں ہوتیں_ ایسی باشعور اور سمجھدار عورتیں بھی ہوتی ہیں جو زندگی کی حقیقتوں پر نظر رکھتی ہیں اور عیب جوئي سے گریز کرتی ہیں _
خاتون محترم آپ کا شوہر ایك عام بشرہے_ ممکن ہے اس میں کوئي عیب ہو_ لیکن یہ بھی دیکھئے اس میں بہت سی خوبیان بھی ہونگی _اگر آپ خوشگوار زندگی گزار ناچاہتی ہیناور آپ کو اپنے خاندان سے لگاؤہے ، تو عیب جوئي کی فکر میننہ رہئے_ اس کی چھوٹی چھوٹی خامیون کو نظر انداز کیجئے _بلکہ اس کے عیبونپر بالکل دھیان نہ دیجیئےور اپنے شوہر کا ایك خیال مرد سے ، کہ جس کادر اصل کوئي وجود ہی نہیں ہوتا ، مقابلہ نہ کیجئے _ بلکہ عام مردون سے مقابلہ کیجئے _ ممکن ہے کسی مردمیں وہ مخصوص عیب نہ ہو جو آپ کے شوہر میں ہے لیکن اس میں دوسرے عیوب ہوسکتے ہوں جو شاید اس سے بھی بدتر درجے کے ہوں_ در اصل بدبینی کی عینك اپنی آنکھوں سے اتار لیجیئے اور اپنے شوہر کی خوبیوں پر نظر ڈالیئے _ اس وقت آپ دیکھیں گی کہ اس کی خوبیاں، اس کی رائیوں سے بدرجہ ہا

49
زیادہ ہیں _ اگر اس میں ایك عیب ہے تو اس کے بدلے میں سینکڑ وں خوبیاں بھی موجود ہیں_ اس کی خوبیوں اور محاسن پر نظر رکھئے اور خوش ومطمئن رہئے کیا آپ خود بے عیب ہیں جو اس بات کی توقع رکھتی ہیں کہ آپ کا شوہر عیب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے پاك ہو_ بات در اصل یہ ہے کہ آپ کی خود پسندی اور خود غرضی اس بات کی اجازت نہیندیتی کہ اپنے عیبوں پر نظر ڈالیں_ اگراس میں کچھ شك ہے تو دوسروں سے پوچھ لیجئے حضرت رسول خدا(ص) فرماتے ہیں _بڑا عیب یہ ہے کہ انسان دوسرے کے عیوب کو دیکھے مگر اپنے عیبوں کی طرف سے غافل ہو_(53)
ایك چھوٹے سے عیب کو اس قدر بڑا کیوں بنا دیتی ہیں اور اس کے بارے میناس قدر متکفر اور پریشان ہوجاتی ہیں کہ زندگی کی بنیادوں کو کمزور اور مہر و محبت کے مراکز اپنے گھر اور خاندان کو تباہ و برباد کرنے کے درپے ہوجاتی ہیں _ عقلمندی اوربردباری سے کام لیجئے _ حرص و حسد اور فضول خیالات سے پرہیز کیجئے _ چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز کیجئے _ اظہار محبت کے ذریعہ خاندان کے ماحول کو خوشگوار بنایئےا کہ مہر و محبت کی نعمت سے آپ کادامن بھرا ہے _ اس بات کا دھیان رکھئے کہ اپنے شوہر کے عیب نہ اس کے سامنے اور نہ ہی اس کی غیر موجودگی میں بیان کریں _ کیونکہ اس سے وہ رنجیدہ خاطر اور دل برداشتہ ہوجائے گا اور وہ بھی عیب جوئي کی فکر میں رہے گا _ اس کی محبت و چاہت میں کمی آجائے گی ہمیشہ لڑائي جھگڑا کرے گا اور یہی حالات رہے تو آپ کی زندگی بہت تلخ اور ناخوشگوار ہوجائے گی اگر نوبت طلاق اورجدائي تك پہونچی تو اور بھی برا ہوگا _
اگر عیب اصلاح کے قابل ہے تو اس کو دور کرنے کی فکر کیجئے _ لیکن صرف اسی صورت میں کہ اگر اس میں کامیابی کا امکان ہو _ او رنہایت نرمي، صبر و حوصلہ کے ساتھ ، خیرخواہی ، خواہش اور تمنا کی صورت میں کہئے _ نہ کہ عیب جوئي اور اعتراض کی صورت میں اور سرزنش اور لڑائي جھگڑے کے ساتھ _

اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے مردوں سے سروکار نہ رکھیئے
خاتون محترم ممکن ہے شادی سے پہلے کچھ لوگ آپ سے خواستگاری کے لئے آئے ہوں _ ممکن ہے ایسے افراد آپ کی نظر میں ہوں جن سے شادی کی آرزومندرہی ہوں یا آپ کی خواہش

ہو کہ آپ کا شوہر دولت مند ہو ں_ فلاں سروس کرتا ہوں ، انجینئر ہو ، یا ڈاکٹر ہو ، خوبصورت اور اسمارٹ ہو و غیرہ و غیرہ _ شادی سے پہلے اس قسم کی خواہش اور تمنا کرنے میں کوئي مضائقہ نہیں _ لیکن اب جبکہ آپ نے ایك مرد کو اپنا شریك زندےی منتخب کرلیا اور شادی کے مقدس پیمان پر دستخط کرکے آخر عمر تك ساتھ نبھانے کا عہد کرلیا تو گزشتہ باتوں کو یکسر بھلا دینا چاہئے _ ان آرزوؤں اور تمناؤں کا جو پوری نہ ہو سکیں اب دل میں خیال تك نہ لایئے اور اپنے شوہر کے علاوہ ہر مرد کی طرف سے مکمل طور پر آنکھیں بند کر لیجئے _ اپنے دل کو اضطراب و پریشانی سے نجات دلایئے اپنے شوہر کے علاوہ ہر غیر مرد کے خیال کو دل سے نکال دیجئے _ اور اپنی تمام تر توجہ اپنے شوہر کی جانب مرکوز کردیجئے اپنے سابق خواستگار کو فراموش کردیجئے_ اس کے بارے میں نہ سوچئے_ آپ کو کیا کہ وہ پریشان ہے یا نہیں _ اس کے حالات جاننے کی آپ کو کیوں فکر ہے _ اس دودلی کی حالت سے سوائے پریشانی کے آپ کو کچھ حاصل نہ ہوگا _ بعض اوقات یہ چیز آپ کے لئے مشکلیں کھڑی کردے گی _
اب جب کہ آپ نے ایك مرد سے شادی کا رشتہ قائم کرلیا ہے تو پھر یہ شو خیال کیسي؟ اس مرد اور اس مرد پر نظر ڈالتی ہیں اور اپنے شوہر کا ان سب سے مقابلہ کرتی ہیں _ ان باتوں سے سوائے پریشانی ، اضطراب اور دائمی حسرت دیاس کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا _
حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص اپنی آنکھوں کو تکلیف پہونچائے اس کے اعصاب ہمیشہ مضمحل رہتے اور ایسا آدمی ہمیشہ حسرت و یاس میں مبتلا رہتا ہے _ (54)
جب آپ مردوں پر نظر ڈالتی ہیں اور اپنے شوہر کا ان سے مقابلہ کرتی ہیں تو ایسے مرد بھی نظر آتے ہیں جن میں وہ عیب نہ ہو جو آپ کے شوہر میں ہے _ لیکن کیا آپ سمجھتی ہیں کہ وہ سب بے عیب ہیں ؟ کیا وہ آسمان سے اترے ہیں ؟ جی نہیں _ بلکہ ممکن ہے ان میں کچھ ایسے عیب موجود ہوں کہ جن کہ آپ کو خبر ہو جائے تو آپ اپنے شوہر کو ان پر تزجیح دیں گی _ چونکہ ان کے عیوب آپ سے پوشیدہ ہیں اور فقط ان کی خوبیوں کو آپ نے دیکھا ہے اس لئے خود کو بد نصیب سمجھتی ہیں _ اور یہ خیال کرتی ہیں کہ اس شخص

سے شادی کرکے آپ سراسر گھا ٹے میں رہی ہیں _ اس قسم کے افکار آپ کو بد بختی اور تباہی کے دہانے پر پہو نچا دیتے ہیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ايك اٹھار ہ سالہ شادی شدہ عورت جو گھر سے بھاگ گئي تھی ، اسے پولیس نے گرفتار کرلیا _ اس نے پولیس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ تین سال قبل فلان شخص سے میرا عقد ہوا تھا _ لیکن رفتہ رفتہ میں نے محسوس کیا کہ میں اس کو پسند نہیں کرتی _ اپنے شوہر کے چہر ے کا بعض مردوں سے مقابلہ کرتی تھی اور افسوس کرتی تھی کہ اس مرد کی بیوی کیوں بنی ؟ (55)

خاتون محترم اگر آپ چاہتی میں کہ بدبختی سے محفوظ رہیں ، اعصابی کمزور یوں اور ذہنی پریشانیوں کا شکار ہ ہوں ،مطمئن اور پر مسرّت زندگی گزاریں، تو ہوس بازی اور فضول آرزؤوں سے اپنا دامن بچایئےاپنے شوہر کے علاوہ سب کو نظر انداز کردیجئے _دوسرے مردوں کی تعریف نہ کیجئے دوسرے مرد کا خیال تك دل میں نہ لایئے اور کبھی یہ نہ سوچئے کہ کاش فلان شخص نے مجھ سے شادی کا پیغام بھیجا ہوتا_ کاش فلان شخص سے میں نے شادی کی ہوتی _ کاش میرے شوہر کا فلان پیشہ ہوتا _ کاش ایسا ہوتا ویسا ہوتا و غیرہ و غیرہ _

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ کی ان لا حاصل آرزوؤں اور غلط افکار کا کیا نتیجے نکلے گا ؟ کیوں اپنی اور اپنے شوہر کی زندگی کو تلخ بنارہی ہیں _ کیوں اپنی ازدواجی زندگی کی بنیاد دل کو متزلزل کررہی ہیں _ یہ آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ اگر فلاں مرد سے آپ کی شادی ہوئي ہوتی تو آپ سو فیصد خوش و مطمئن رہتیں ؟ آپ کو اس کے ظاہری اوصاف کے علاوہ تو کچھ معلوم نہیں _ ممکن ہے کہ اس میں ایسے عیوب موجود ہوں کہ اگر آپ کو ان کا علم ہوجائے تو اپنے شوہر کو اس پر ترجیح دیں گي_ آپ کو کیا معلوم کہ ان مردوں کی بیویاں ان سے کس حد تك راضی و مطمئن ہیں _

خواہر عزیز اگر آپ کے شوہر کو احساس ہوجائے کہ دوسرے مرد آپ کی نظر میں ہیں تو وہ بد گمان ہوجائیگا اس کی مبحت و لگاؤمیں کمی آجائے گی _ زندگی اور خاندان سے اس کی دلچسپی ختم ہوجائے گی _ اس

بات کا خیال رکھئے کہ دوسرے مردوں کی تعریف نہ کیجئے _ ان سے اظہار دلچسپی نہ کیجئے _ ہنسی مذاق نہ کیجئے مرد اس قدر حسّاس ہوتا ہے کہ وہ اس بات کو بردشت نہیں کرسکتا کہ اس کی بیوی غیر مرد کی تصویر تك سے اپنی دلچسپی کا اظہار کرے _

پیغمبر اسلام(ص) فرماتے ہیں : جو شوہر دار عورت ، اپنے شوہر کے علاوہ غیر مرد پر ہوسناك نظر ڈالے ، پروردگار عالم کے شدید غیظ و غضب کا شکار ہوگی _ (56)

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

اسلامی حجاب

عورت و مرد میں اگر چہ بہت سی باتیں مشترك ہیں لیکن ان میں کچھ خاص امتیازات بھی پائے جاتے ہیں _ ان میں سے ایك اہم امتیاز یہ ہے کہ عورت ایك لطیف و نازك، حسین ومحبوب ہستی ہے ، عورت دلبر ہے اور مرد دلدار _ عورت و معشوق ہے اور مرد عاشق _ جب مرد کسی عورت سے شادی کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اس لطیف ونازك ہستی کی تمام خوبیاں اور رعنائیاں صرف اس کی ذات تك محدود رہیں، وہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی اپنی ساری خوبصورتی ، عشوہ و ناز، شوخی و دلبری صرف اپنے شوہر کے لئے مخصوص کردے اور غیر مردوں سے مکمل اجتناب برتے _ مرد بہت غیور ہوتا ہے اور وہ اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا کہ کوئي غیر مرد اس کی بیوی پر نظر ڈالے یا اس سے تعلقات اور میل جول قائم کرئے اس سے باتیں کرے اور ہنسی مذاق کرے _ اور اس قسم کی باتوں کو وہ اپنے جائز حق پر ظلم سے تعبیر کرتا ہے _ اور اپنی بیوی سے توقع کرتا ہے کہ اسلامی لباس اور پردے کا لحاظ کرے _ شرعی اصولوں اور اخلاقی قوانین کی پابندی کرکے اور اسلامی شرم و حیا اور متانت سے کام لے کر اپنے شوہر کی اس جائز خواہش کی تکمیل میں اس کی مدد کرے _ ہر مومن اور غیرت مند مرد کی یہی خواہش ہوتی ہے _ اگر اس کی بیوی اس اسلامی اور سماجی فریضہ پر عمل کرتی ہے تو وہ بھی سکون و اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے اور اپنے خاندان کی ضروریات مہیا کرنے کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فکر میں پور ی توجہ کے ساتھ مشغول رہتا ہے اس کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے _ اور یہی محبت و پاکیزگی اس بات کا سبب بنتی ہے _

کہ وہ بھی غیر عورتوں پر توجہ نہ دے _
لیکن اگر مرد دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی اسلامی لباس اور حجاب کا لحاظ ہیں رکھتی اور اپنے حسن و خوبصورتی کی غیر مردوں کے سامنے نمائشے کرتی ہے اور ان سے تعلقات قائم کرتی ہے تو وہ سخت ناراض ہوجاتا ہے کیونکہ وہ اس کو اپنی حق تلقی سمجھتا ہے _ اور بیوی کو اس بات کا ذمہ دار سمجھتا ہے _ ایسے مرد ہمیشہ پریشان اور بدگمانی کا شکار رہتے ہیں اور اپنے خاندان سے ان کی محبت و انسیت رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہے _ معاشرے اور خواتین کی بھلائي اسی میں ہے کہ عورتیں اپنے حسن کی نمائشے غیروں کے سامنے نہ کرتی پھریں _ بناؤ سنگار اور آرامش کے بغیر گھرسے باہر نکلیں اور زیادہ سے زیادہ اپنے آپ کو غیر مردوں سے چھپائیں _ پردے کی پابندی ایك اسلامی فریضہ ہے _ خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے :
مومن عورتوں سے کہو ، غیرمردوں کے سامنے اپنی نظریں نیچی رکھیں _ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں _ اپنی خوبصورتی اور بناؤسنگار کے مقامات کو غیروں پر آشکارا نہ کریں _ سوائے ان اعضاء کے جو فطری طور پر آشکار ہیں _(جیسے ہاتھ اور چہرہ) اپنے دو ٹپوں کو اپنے سینوں پر ڈالے رہیں (اس طرح سے کہ اچھی طرح ڈھك جائے) اور اپنی زینت اور جمال کو سوائے اپنے شوہر ف اپنے باپ دادا، شوہر کے باپ داد، اپنے بیٹوں ، اپنے شوہر کے بیٹوں ، اپنے بھائیوں ، اپنے بھانجوں اور بھتیجوں کے اور کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں ،، (57)
جی ہاں اسلامی لباس اور پردے کی پابندی کرنا، مختلف لحاظ سے خود عورتوں ہی کے نفع میں ہے _ مثلاً :

1_ سماج میں میں اپنے وجود کی قدر و منزلت اور مقام کی بہتر طریقے سے حفاظت کرسکتی ہیں اور اپنے آپ کو غیروں کی بری نگاہوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں _

2_ خواتین اسلامی لباس و پردے کا لحاظ کرکے ، اپنے شوہروں کی نسبت اپنی محبت و وفاداری کو بہتر طریقے سے پایہ ثبات تك پہونچا سکتی ہیں اور اس طریقے سے خاندان میں سکون و چین اور محبت کا ماحول

پیدا کرنے میں مدد کرسکتی ہیں اور بدگمانیوں اور اختلافات پید اہونے کے امکانات کی روك تھام کر سکتی ہیں _ مختصر الفاظ میں یوں کہیں کہ بہتر طریقے سے شوہر کا دل جیت سکتی ہیں اور اپنے مقام و مرتبہ کی حفاظت کر سکتی ہیں _
3_ اسلامی حجاب کا لحاظ کرکے غیر مردوں کی ناجائز لذت اندوزیوں کی روك تھام کر سکتی ہیں اور اس وسیلہ سے خاندانوں کے اختلافات و بدگمانیوں کو کم کر سکتی ہیں اور خاندانوں کے باہمی تعلقات کو مستحکم و پائیدار بنانے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں _

4_ اسلامی لباس و پردے کے ذریعہ آپ جوان نسل اور ان غیر شادی شدہ مردوں کی ، کہ جن کی شادی کا امکان نہیں ہے ، بہترین طریقے سے مددکرسکتی ہیں اور جوانوں کی اعصابی کمزوریوں ، فحاشیوں اور بدعنوانیوں کی کہ جن کے برے نتائج کا خود عورتویں کو ہی شکار ہونا پڑے گا، روك تھام کرسکتی ہیں _
5_ جی ہاں چونکہ اسلام عورت کی مخصوص صلاحیتوں سے آگاہ ہے اور اس کو سماج کا ایك اہم رکن شمار کرتا ہے لہذا معاشرے کی پاکیزگی یابے راہ روی کی ذمہ داری بھی اس پر عائدکر تا ہے _ اسی لئے اسلام عورت سے چاہتا ہے کہ وہ اپنی عظیم ذمہ اری کو پورا کرنے کے لئے فداکاری سے کام لے اور اپنے اسلامی حجاب کا پاس کرکے سماجی بد عنوانیوں اور فحاشیوں کی روك تھام کرے اور اپنی ملت کی عظمت و سربلندی اور استحکام کے لئے کوشاں رہے اور اس بات پر یقین رکھے کہ اس عظیم فریضہ الہی کی انجام دی پر اس کو خداوند عالم کی جانب سے بہترین جز ااور انعام عطا کیا جائے گا _
خاتون محترم اگر آپ اپنے شوہر کا اعتماد حاصل کرنا چاہتی ہیں ، آپ کو اپنے خاندان کا سکون و چین مقصود ہے ، اگر آپ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

واقعی اپنے معاشرے کی خواتین کی بہبودی کی خواہاں ہیں ،اگر جوان نسل کی نفسیاتی سلامتی ، اور ان کی لغزشوں اور بے راہ روی کو روکنے کی فکر میں ہیں، اگر آپ چاہتی ہیں کہ عورتوں کو مردوں کو رجھانے اور ان کو فریب دینے جیسی بر ی عادتوں سے روکیں اور اگر آپ خدا کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتی ہیں اور ایك مومن و فداکار خاتون کی طرح زندگی گزارنا چاہتی ہیں تو

55

اسلامی حجاب کی ہمیشہ پابندی کریں _ اور اپنی زیب و زینت اور بناؤ سنگار کو غیروں پر ظاہر نہ کریں خواہ آپ اپنے گھر میں اپنے رشتہ داروں کے درمیان ہوں یا گھر سے باہر، یا مہمانوں کی محفل میں ہوں ، اس سے کوئي فرق نہیں پڑتا _ آپ کے شوہر کے بھائي ، شوہر کے بھانجے بھتیجے، آپ کی نندوں کے شوہر، آپ کے اپنے بہنوئي ، آپ کے پھوپھا ، خالو، آپ کے خالہ زادماموں زاد، پھوپھی زاد اور چچازاد بھائي، یہ سب آپ کے نامحرم ہیں اور ان سب سے پردہ کرنا واجب ہے خواہ آپ خود اپنے گھر میں ہوں یا کسی محفل میں مہمان ہوں _ اگر آپ ان سب کے سامنے اپنے حجاب کا خیال نہ رکھیں گی تو آپ گناہ کی بھی مرتکب ہوں کی اور اپنے شوہر کے دل کو بھی رنجیدہ کریں گے _ ممکن ہے آپ کا شوہر منھ سے کچھ نہ کہے لیکن یقین رکھئے یہ چیز اس کی رنجیدگی کا باعث بنے گی اور آپ کے خاندان کی سلامتی کو صدمہ پہونچنے کا سبب بن سکتی ہے _

البتہ آپ کے اپنے باپ ، آپ کے بھائي، بھانجے بھتیجے اور آپ کے شوہر کے باپ آپ کے محرم ہیں اور ان سے پردہ نہیں ہے ، لیکن اس بات کاذکر ضروری ہے کہ بہتر ہوگا کہ ان سے بھی ایك حد تك لحاظ کریں اور اس آرائشے اور لباس کے ساتھ، جو آپ مخصوص طور پر اپنے شوہر کے لئے پہنتی ہیں ، ان کے سامنے نہ آئیں _ اگر چہ شرعاً جائز ہے _ لیکن بعض مردوں کو یہ بھی گوارا نہیں _ لہذا ان کے دلی سکوں کی خاطر اور اپنے خاندان کی سلامتی و بقا کے لئے بہتر یہی ہے اس کا خیال رکھیں _

اپنے شوہر کی غلطیوں کو معاف کردیجئے :

معصوم کے علاوہ ہر انسان سے خطا اور لغزش سرزد ہوتی ہے _ دو آدمی جو ساتھ زندگی گزارتے ہیں اور چونکہ آپس میں ایك دوسرے کے معاون و مددگار ہوتے ہیں لہذا ایك دوسرے کی غلطیوں اور خطاؤں کو معاف کردینا چاہئے تا کہ زندگی گاڑی بخوبی چلتی رہی _ اور اس سلسلے میں اگر سخت گیری سے کا م لیا گیا تو تعاون ناممکن ہوجائے گی _ دو ساتھ رہنے والے انسان ، دو ہمسائے ، دو رفیق ، دوساتھي، اور میاں بیوی کو اجتماعی زندگی میں عضور و درگزر سے کام لینا چاہئے _ اجتماعی زندگی میں سب سے خاندانی زندگی میں عضو و در گزر اور ایك دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کی ضرورت ہوتي

56

ہے _ اگر ایك خاندان کے افردا چاہیں کہ سخت گیری سے کام لیں اور ایك دوسرے کی خطاؤں پر کڑی نظررکھیں تو ایسی حالت میں یا تو ان کی زندگی کا شیرازہ بکھر جائے گا یا ان کی زندگی بدترین طریقے سے گزرے گی _

خواہر عزیز ممکن ہے آپ کے شوہر سے کوئي غلطی یا غلطیاں ہوجائیں ممکن ہے غصہ کی حالت میں آپ کی توہین کرے، یا اس کے منہ سے مناسب الفاظ نکل جائیں، یا اپنے آپ میں نہ رہے اور مارپیٹ کردے ، یا ایك بار آپ سے جھوٹ بول دے، یا کوئي ایسا کام کرے جو آپ کو پسند نہ ہو، اس قسم کی خطائیں ہر مرد سے سرزد ہوسکتی ہیں لیکن اگر آپ محسوس کریں کہ بعد میں وہ اپنے عمل پر نادم ہے تو اس کو معاف کردیں او راس موضوع کو نہ چھیڑیں _ اگر وہ عذر خواہی کرے تو فوراً اس کو قبول کرلیں _ اگر شرمندہ ہے لیکن معافی مانگنے کا روادار نہیں تو اس بات پر مصر نہ ہوں کہ اس کے جرم کو ثابت کریں _ کیونکہ اس سے اس کی شخصیت کو ٹھیس پہونچنے گی اور ممکن ہے وہ اس کا بدلہ لینے کے درپے ہوجائے _ اور آپ کی غلطیوں کو پکڑے _ اور انجام کار لڑائي جھگڑے اور علیحدگی تك نوبت پہونچے _ البتہ اگر آپ خاموشی اختیار کرلیں اور اس کی غلطیوں کو نظر انداز کردیں تو اس کا ضمیر اس کو ملامت کرے گا اور وہ اپنے کئے پر نادم و پشیمان ہوگا اور اس کی نظر میں آپ کی وقعت بڑھ جائے گی _ اسے اندازہ ہوجائے گا کہ آپ کو اپنے شوہر اور خاندان سے انس ومحبت ہے _ لہذا وہ آپ کی قدر پہچانے گا اور اس کی محبت میں گئي گنا اضافہ ہوجائے گا _ رسول خدا(ص) فرماتے ہیں : بری عورت اپنے شوہر کے عذر کو قبول نہیں کرتی اور اس کی خطاؤں کو معاف نہیں کرتی _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کیا یہ بات افسوسناك نہیں کہ عورت اس قدر کینہ پرور ہوکہ اپنے شوہر کی ایك معمولی سی غلطی کو برداشت نہ کرسکے او راس کے سبب شادی کے مقدس بندھن کو توڑڈالے

شوہر کے رشتہ داروں کے ساتھ میل ملاپ کے ساتھ رہئے
زندگی کی مشکلات میں سے ایك مشکل ، شوہر کے رشتہ داروں سے بیوی کا اختلاف ہے _

57

اکثر عورتیں اپنے شوہر کی ماں ، بہن اور بھائیوں سے مل جل کرنہیں رہیں _ اور ہمیشہ میں لڑائي جھگڑا رہتاہے ایك طرف بیوی کوشش کرتی ہے کہ اپنے شوہر پر اس طرح سے قابض ہوجائے کہ وہ دوسروں حتی کہ اپنی ماں بہن اور بھائي پر توجہ نہ کرسکے _ او ان کے تعلقات کو ختم کر نے کی کوشش میں لگی رہتی ہے _ برا بھلا کہتی ہے _ شوہر سے جھوٹی شکایتیں کرتی ہے _ لڑائي جھگڑا کرتی ہے _ دوسری طرف شوہر کی ماں خود کو اپنے بیٹے اور بہوکا مالك و مختار سمجھتی ہے اور ہر طرح سے اس بات کی کوشش کرتی ہے کہ اپنے بیٹے کو اپنے قابومیں رکھے اور نووارد بہواس کے حقوق پر قبضہ نہ جمالے _ اسی غرض سے بہوکے کاموں میں عیب نکالتی ہے ، اسے برا بہلا کہتی ہے _ جھوٹ و فریب سے کام لیتی ہے _ اور اس طرح ہر روز آپس میں لڑائي جھگڑا رہتا ہے _ خاص طور پر اگرایك گھر میں ساتھ رہتے ہوں _ اگر ان میں سے کوئي ایك یادونوں نادان اور ضدی ہوں تو بات بہت زیادہ بگڑ اجانے کا امکان ہے _ یہاں تك کہ مارپیٹ اور خودکشی تك کی نوبت آجاتی ہے _ ساس بہودن رات جھگڑئے اور زورآزمائي میں مشغول رہتی ہیں لیکن پریشانی اور غم و غصہ مرد کے حصہ میں آتا ہے _
اصل مشکل تو یہی ہے کہ دونوں طرف ایسے افراد ہیں کہ جن سے مرد آسانی کے ساتھ دستبردار نہیں ہوسکتا _ ایك طرف اس کی بیوی ہے جو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر سینکڑوں امیدوں اور آرزوؤں کے ساتھ اس کے گھر آئي ہے تا کہ اس کی اور اس کے گھر کی مالك بن جائے _ ضمیر کہتا ہے ، اس کی خوشی و مرضی کے اسباب فراہم کروں اور اس کی حمایت کروں _ اس کے علاوہ وہ اس کی زندگی کی دائمی شریك اور اس کی بیوی ہے اس کی حمایت نہ کرنا مناسب نہیں _
دوسری طرف سوچتا ہے کہ میرے ماں باپ نے سالہا سال میری خاطر تکلیفیں اٹھائیں _ بڑی امیدوں اور آرزؤں کے ساتھ مجھے پالا پوسا اور بڑا کیا _ مجھے پڑھا لکھایا ، روزگار سے لگایا _ میری شادی کی _ وہ مجھ سے توقع رکھتے ہیں کہ ضعیفی میں ان کا سہارا بنوں _ یہ بات بھی درست نہیں کہ ان سے قطع تعلق کرلوں اور انھیں ناراض کردوں _ اس کے علاوہ زندگی میں ہزاروں نشیب و فراز آتے ہیں _ پریشانی ، دوستی ، دشمنی ، حادثے، موت غرضکہ طرح طرح کی مشکلیں در پیش ہوتی ہیں ایسے حساس موقعوں پر حامی و مددگار کی ضرورت ہوتی ہے

58

اور مصیبت کے وقت جو میرے کام آئیں گے اور میرے اور خاندان کی مدد حمایت کریں گے وہ صرف میرے ماں باپ ہی ہوں گے اس وسیع دنیا میں بے یار و مددگار بن کر نہیں رہا جا سکتا _ اپنے رشتہ دار بہترین پناہ گاہ ہوتے ہیں ان سے دستبردار نہیں رہا جا سکتا _
اس موقع پر ایك عاقل انسان اپنے آپ کو بڑی مشکل میں گرفتار پاتاہے _ اپنی بیوی کی بات سنے اور ماں باپ کو چھوڑدے یا ماں باپ کی مرضی کے مطابق کام کرے اور بیوی کو رنجیدہ کردے _ اور ان میں سے دنوں باتیں اس کے لئے امکان پذیر نہیں ہوتیں اس لئے مجبور ہے کہ حتی الامکان دونوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرے_ یہ کام بہت دشوار ہے لیکن اگر بیوی سمجھدار اور موقع شناس ہو اور ہٹ دھرمی سے کام نہ لے تو یہ مشکل آسان ہوجاتی ہے _ ایسے ہی موقع پر مرد ، اپنی بیوی سے جو کہ اس سے سب سے قریب اور اس کی سب سے بڑی غمگسار ہوتی ہے تو توقع کرتا ہے کہ اس مشکل کو حل کرنے میں اس کی مدد کرے _ بہو اگر اس کے سامنے خاکساری دکھائے، اس کا احترام کرے ، اس سے محبت کا اظہار کرے ، کاموں میں اس سے صلاح و مشورہ لے، اس کی مدد کرے ،اور اس کے ساتھ بناہ کرنے کی کوشش کرے تو وہی ساس اس کی سب سے بڑی حامی و مددگار ثابت ہوسکتی ہے _
انسان اپنی خوش اخلاقی اور اظہار محبت کے ذریعہ ایك گروہ کو اپنا دوست اور ہمدرد بنالیتا ہے ، کیا افسوس کا مقام نہیں کے اپنے غرور و خود غرضی اور ہٹ دھرمی کے سبب ان سب محبت کرنیوالوں سے ناتہ توڑلے _ کیا آپ کو اس بات کی فکر نہیں کہ زمانے کے نشیب و فراز ، سختیوں اورپریشانیوں میں انسان کو دوسروں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے ، ایسے وقت میں صرف اپنے عزیز و اقارب ہی کام آتے ہیں کیا یہ اچھا نہ ہوگا کہ خوش اخلاقی اور میل محبت کے ساتھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اپنوں کے ساتھ مل جل کر رہئے تا کہ انس ومحبت کی لذتوں کا لطف اٹھایئےور ایك گروہ آپ کا حقیقی معنوں میں حامی و پشت پناہ ہو _ کیا یہ مناسب ہے کہ غیروں کے ساتھ تو دوستی بنھایئےور اپنوں سے قطع تعلق کرلیجئے _ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ مصیبت کے وقت اکثر دوست انسان کا ساتھ چھورڈیتے ہیں لیکن وہی عزیز

59

رشتہ دارجن سے آپ نے قطع تعلق کرلیا تھا آپ کی مدد کے لئے دوڑتے ہیں کیونکہ یہ خونی رشتے ہوتے ہیں اور انھیں آسانی سے توڑا نہیں جا سکتا _
مثل مشہور ہے کہ اگر اپنے عزیز رشتہ دار انسان کا گوشت بھی کھالیں تو اس کی ہڈیاں دور نہیں پھکیں گے _
حضرت علیہ علیہ اسلام فرماتے ہیں : انسان اپنے عزیز و اقارب سے کبھی بے نیاز نہیں رہ سکتا _ خواہ مالی ودولت اور اولاد رکھتا ہو _ ان کے التفات و احترام کی ضرورت ہوتی ہے وہی لوگ ہر طرح سے (ہاتھ اور زبان سے) اس کی مدد کرتے ہیں _ اپنے عزیز و رشتہ دار بہتر طریقے سے دفاع کرسکتے ہیں _ مصیبت کے وقت سب سے پہلے وہی اس کی مدد کو دوڑتے ہیں _ جو شخص اپنے رشتہ داروں سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے گویا وہ ایك ہاتھ ان سے کھینچ لیتا ہے لیکن در اصل بہت سے ہاتھوں سے محروم ہوجاتا ہے _ (59)
خواہر عزیزاپنے شوہر کی خوشنودی کے لئے ، اپنے سکون و آرام کے لئے ، اپنے سچے خیرخواہ اور حامی ومددگار پیداکرنے کے لئے اور اپنے شوہر کی محبت حاصل کرنے کی غرض سے اپنے اور اپنے شوہر کے رشتہ داروں کے ساتھ میل ملاپ کے ساتھ رہیئے_ بیجا ضد ،تکبر و جہالت سے دامن بچایئے عاقل و دانا بنئے _ اپنے شوہر کی فکروں میں اضافہ نہ کیجئے _ ایثار و قربانی سے کام لیجئے _ تا کہ خدا اور اس کے بندوں کی نظروں میں آپ محبوب و محترم بنی رہیں _

اپنے شوہر کے شغل اور پیشے پر اعتراض نہ کیجئے _
ہر انسان کو کوئي پیشہ اختیار کرنا پڑتاہے اور اپنے پیشے کے مطابق زندگی گزارنی پڑتی ہے _ ایك ڈرائیور اپنی عمر کا بڑا حصہ راستوں میں گزارتا ہے اور دوسرے لوگوں کی طرح ہر رات اپنے گھر نہیں آسکتا _ ایك چوکیدار بعض راتوں میں یا ہر رات چوکیداری کرتاہے _ ایك ڈاکٹر کو کم موقع ملتا ہے کہ اپنے خاندان والوں کے ساتھ فراغت و اطمینان کے ساتھ بیٹھے یا تفریح کرے _ ایك

60

استاد یا دانشور جو مطالعہ کا عادی ہے مجبور ہے کہ راتوں کو مطالعہ کرے _ بعض پیشے ایسے ہوتے ہیں جن میں زیادہ تر سفر میں رہنا ہوتا ہے _ تیل بیچنے والے کے پاس سے تیل کو بوآتی ہے _ میکنیك کا لباس چکنا رہتا ہے اور اس میں سے تیل کی بو آتی ہے _ کوئلہ فروش ہمیشہ سیاہ رہتا ہے _ راتوں کوڈیوٹی دینے والا مزدور مجبور ہے کہ راتوں کو کارخانے میں جائے _
ایسے بہت کم پیشے ہیں جن میں مکمل طور پر سکون و اطمینان میسر ہو _ زندگی کی گاڑی چلانے کے لئے کوئي نہ کوئي پیشہ اختیار کرنا پڑتاہے _ روٹی پیدا کرنا کوئي آسان کام نہیں _ مرد کے لئے ان مشکلات کو جھیلنے کے علاوہ اور کوئي چارہ نہیں _ البتہ ایك اور مشکل پیدا ہوجاتی ہے اور وہ ہے اس سلسے میں خاندان والوں کا عدم تعاون _
عورتیں عموماً ایسا شوہر پسند کرتی ہیں جو ہمیشہ وطن میں رہے _ اول شب گھر آجائے فرصت کے اوقات اس کے پاس زیادہ ہوں تا کہ سیر و تفریح میں وقت گزار جا سکے _ اس کا پیشہ باعزت ، صاف ستھر اور زیادہ آمدنی والا ہو _ لیکن افسوس کہ بہت سے مردوں کے پیشے ان کی بیویوں کی مرضی کے مطابق نہینہوتے _
خاندانی زندگی کی مشکلات کا سلسلہ یہی سے شروع ہوتا ہے _ ایك دڑائیور جو مسلسل کئي کئي دن اور راتیں بیابانوں میں زخمت اٹھا پھرتا ہے ، سینکڑوں پریشانیوں کا مقابلہ کرتا ہے نہ ٹھیك سے سوسکتا ہے نا قاعدے سے کھانا کھاپاتا ہے اور جب چند شب وروز باہر گزارنے کے بعد تھکا ہا راگھر آتا ہے تا کہ چند گھنٹے آرام کرے اور اپنے گھروں کے حالات سے باخبر ہو تو ابھی گھر میں داخل بھی نہیں ہوتا کہ بیوی کے نالہ و فریاد اور شکایتوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے ، بھلا یہ بھی کوئي زندگی ہے _ مجھ بد نصیب کوان بچوں کے ساتھ چھوڑکر خود نہ معلوم کہانچلے جاتے ہو _ سارے کام مجھے تنہا انجام دنا پڑتے ہیں _ ا ن شیطان بچوں سے تو میں تنگ آگئي ہوں _ ڈرائیونگ ذرا بھی اچھا کام نہیں ہے _ اپنا شغل تبدیل کرلو_ میں ساری عمراس طرح زندگی بسر نہیں کرسکتی _
بیچارہ مرد جوان اعتراضات ، شکایتوں اور ہنگاموں کے بعد تھکاہارا، پریشان حال ٹرك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بس یا ٹیکسی چلاتا ہے اس کے مسافروں کا توبس اللہ ہی حافظ ہے _
ایك ڈاکٹر جسے صحیح سے آدھی رات تك طرح طرح کے مریضوں سے پنٹنا پڑتا ہے اور اس کے اعصاب اور دماغ مسلسل کام کے سبب کافی تھك جاتے ہیں _ اگر گھر میں بھی اسے سکون نہ ملے اور بیوی اپنی شکایتوں کے دفتر کھول کے بیٹھ جائے تو اس کا کیا حال ہوگا _ وہ تھکے اعصاب اور پریشان دماغ کے ساتھ اپنا کام کس طرح بخوبی انجام دے سکتا ہے وہ مزدور جو ساری رات سویا نہیں ہے اور کام کرتا رہا ہے جب صبح آرام کرنے کی خاطر گھر آتا ہے ، اگر یہاں بھی اسے سکون نہ ملے اور بیوی کی شکایتوں اور اعتراضات سے دوچار ہونا پڑے تو وہ دوبارہ اپنے کام کو انجام دینے کےلئے کس طرح جا سکتا ہے ؟ دانشور جس کا کام تحقیق ومطالعہ کرنا ہے اگر اس کی بیوی اس سے تعاون نہ کرے اور اس کے کاموں پر اعتراضات کرے تو وہ اپنے مشن میں کس طرح کامیاب ہوسکتا ہے ؟ایسے ہی موقعوں پر عقلمند اور نادان عورت کا فرق محسوس ہوتا ہے _
خواہر گرامي ہم دنیا کے تمام کاموں گو اپنی مرضی و خواہش کے مطابق چلانے پر قادر نہیں ہیں _ لیکن ہم خود کو حالات کے مطابق ڈھالنے پر قدرت رکھتے ہیں _ روزی روٹی کا انتظام کرنے کے لئے آپ کا شوہر مجبور ہے کہ کوئي پیشہ اختیار کرے _ ہر پیشہ اور کام کے کچھ اصول لوازم ہوتے ہیں _ آپ چاہیں تو اپنی زندگی کے کاموں کو اس کے پیشے کے مطابق اس طرح سے ترتیب دے سکتی ہیں کہ وہ بھی سکون و آزادی کے ساتھ اپنے کاموں کو انجام دے سکے اور آپ بھی اطمینان کے ساتھ زندگی گزارسکیں _ صرف اپنے آرام و آسائشے کی فکر نہ کیجئے اپنے شوہر کے آرام کی بھی تھوڑی سی فکر کیجئے _ دانشمندی اور ایثار سے کام لیجئے _ ایك سلیقہ مند اور ہوشیار بیوی کی طرح اپنے فرائض انجامد دیجئے _ اگر آپ کے شوہر ڈرائیور ہیں اورکئي راتوں کے بعد تھکے ماندے گھر آتے ہیں تو خندہ پیشانی اور مسکراہٹ کے ساتھ ان کا استقبال کیجئے _ ان سے محبت کا اظہار کیجئے تا کہ ان کی تھکن دور ہوجائے _ بدمزگی پیدا کرنے والی باتوں سے گریز کیجئے _ ان کے پیشہ پر اعتراض نہ کیجئے _ ڈرائیونگ

کے پیش میں اخر کیا برائي ہے؟
وہ بیچارہ تو آپ کے آرام و آسائشے کی خاطر اپنے شب و روز جنگل و بیابانوں میں ڈرائیونگ کرتا پھرتا ہے _ اس کی قدردانی کرنے کے بجائے آ پ اس کے پیشے کی برائي کرتی ہیں _آپ کا یہ طرز سلوك اسے زندگی اور گھر کی جانب سے لاپروا بنادیتا ہے _ اس کے پیشے میں کوئي برائي نہیں ہے _ وہ سماج کی خدمت کرتا ہے _ روزی کمانے کے لئے زحمت اٹھاتا ہے _ اگر کاہلی کرتا یا ناجائز پیشہ اختیار کرلیتا تو کیا وہ اچھاہوتا ؟ اس کے کام میں کوئي برائي نہیں ہے _ عیب تو خود آپ میں ہے کہ اس سے توقع رکھتی ہیں کہ وہ ہر شب گھر آجائے _ اور خود کو اپنے موجودہ حالات کے مطابق تیار نہیں کرتیں _
کیا یہ خود آپ کے حق میں بہتر نہ ہوگا کہ اس قسم کی زندگی کے لئے آپ اپنے کو تیار کرلیں اور اس کی عادت ڈل لیں اور نہایت خوشی واطمینان کے ساتھ زندگی گزاریں اور جب آپ کے شوہر گھر آئیں تو ان کا گر مجوشی سے استقبال کریں او ر محبت بھر ے لہجہ میں ان کے کام اور ان کی زحمتوں کی تعریف کریں _ اور ان کی ہمت افزائي کریں اور مسکراہٹ کے ساتھ گھر کے دروازے تك ان کو رخصت کرنے آئیں _ آپ کا یہ طرز عمل ان کے دل کو سارے دن مسرور و شاد رکھے گا _ اوروہ خوش خوش گھر واپس آئیں گے _ محنت و لگن کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں گے _ گھر سے ان کی دلچسپی برقراررہے گی اور اپنا وقت باہر سیر سپاٹے میں نہیں گزازیں گے _ ان کے اعصاب صحیح و سالم رہیں گے _ آپ کے آرام و آسائشے کا انھیں اور زیادہ خیال رہے گا _ اور زیادہ محنت کرسکیں گے _
اگر آپ کے شوہر کا کام اس قسم کا ہے کہ انھیں راتوں کو ڈیوٹی دینی ہوتی ہے اور وہ آپ کے اخراجات پورے کرنے کے لئے اپنے رات کی نیند و آرام تج دیتے ہیں تو اس قسم کی زندگی کا خود کو عادی بنالیجئے اور ناپسندیدگی کا اظہار نہ کیجئے _ اگر تنہائي سے آپ کا دل گبھراتا ہے تو ایسا کر سکتی ہیں کہ گھر کے کچھ کاموں کو رات کے وقت انجام دیں _ رات کے کچھ حصہ میں سلائي کیجئے _ کاڑھئے _ بنئے _ مطالعہ کیجئے _ جب آپ کے شوہر کارخانے سے گھر آئیں تو فوراً ان کو چاہئے ناشتہ دیجئے _ ان کے آرام کرنے کے لئے کمرہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

63
تیاررکھئے تا کہ اپنی تھکن دور کرلیں بچوں کو عادت ڈالیئےہ شور و غل نہ مچائیں او ر آپ کے شوہر کی خوابگاہ کے نزدیك نہ جائیں _ ان کو سمجھایئےہ تمہارے والد رات بھر سوئے نہیں ہیں اب انھیں آرام کرنا چاہئے _ بلکہ یہ بھی کر سکتی ہیں کہ بچے اور آپ
رات میں کحم سوئیں آوردن میں اپنے شوہر کے ساتھ کچھ دیر آرام کرلیں _ ان کے آرام میں خلل نہ ڈالئے _ اس بات کومد نظر رکھئے کہ آپ کے شوہر ساری رات بیدار رہے ہیں اوردن ان کے لٹے بمنز لہ شب کے ہے _ اس لئے بغیر شور وغل کے انھیں آرام کرنے کا موقع ملنا چاہئے _ ایسے حالات میں خواتین کو اپنے پرو گرام کو دو طرح سے مرتب کرنا چاہئے _ ایك اپنے لئے اور ایك اپنے شوہر کے لئے _ تا کہ ماحول کی کشیدگی کے سبب اس کی خستہ روح اور زیادہ خستہ و مضمحل نہ ہو جائے 0 اس کے اعصاب کو صحیح و سالم رہنے دیجئے تا کہ ضروریات زندگی کی فراہمی کے لئے پوری طرح سرگرم عمل رہے _ اس کے شغل مین عیب تہ لکا لئے _ اس کے پیشے میں کیا برائي ہے ؟ اگر بیکار ہوتا یا سستی و کاہلی سے سے کام لیتا یا آوارہ گردی کرتا پھر تا تو کیاوہ بہتر ہوتا ؟ آپ کو تو فخر کرنا چا ہئے کہ آپ کا شوہر ایسا محنتی اور جفا کش ہے جو روزی روٹی کمانے کے لئے اپنی راتوں کی نیندیں حرام کرتا ہے _ اس کی ہمت و حوصلہ کی قدر دانی کیجئے _ نہایت محبت اور متبسم ہنوٹوں کے ساتھ اس کو دروازے تك رخصت کیجئے _ اگر آپ کا شوہر ڈاکٹر ، یا مطالعہ کا عادی اور دانشور ہے اور معاشرے کے لئے شب وروز محنت کرتا ہے تو اس کی حوصلہ افزائي کیجئے اور ایسے قابل شوہر پر فحر کیجئے _ اس کا پیشہ اس قسم کا ہے کہ فرصت کے اوقات اس کے پاس زیادہ نہیں ہیں لیکن آپ اس کے پیشے اور کام کے مطابق اپنا پرو گرام ترتیب دے سکتی ہیں _ اس سے اس بات کی توقع نہ کیجئے کہ آپ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے گزارنے کے لئے وہ اپنے پیشے اور کام سے دستبر دا رہوجائے _ اس کو آزادی کے ساتھ اطمینان وسکون کے ماحول میں اپنے کاموں اور مطالعہ میں مشغول رہنے دیجئے _ جس وقت وہ کام میں مشغول ہو اس وقت آپ گھر کے کاموں کو انجام دے سکتی ہیں _ باقی وقت کتاب پڑھنے میں گزار یئےا اس کی اجازت سے اپنے دوستوں او رعزیزوں کے گھر ملنے چلی جایئےیکن یہ

64
کوشش کیجئے کہ جب آپ کے شوہر کے آرام کا وقت ہو اس وقت آپ گھر پر موجود ہوں _ پہلے سے اس کے استقبال کے لئے تیار رہئے _ اور جب وہ گھر میں داخل ہوتو نہایت گر مجوشی اور شیریں لجے میں گفتگو کرکے اس کی تھکن کو دور کیجئے_ اس کے کاموں پراعتراض کرکے اس کے کے تھکے ہوئے اعصاب کو مزید مضمحل نہ کیجئے _ اگر آپ صحیح طریقے سے اسك بیوی کے فرائض انجام دیں گی تویہ چیز نہ صرف آپ کے شوہر کی عظمت و ترقی کا سبب بنے کی صلاحیت ہر عورت میں نہیں ہوتی ، اثیار و فداکاری اور اچھے طرز سلوك اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کیجئے _ اگر آپ کے شوہر کا کام اس قسم کا ہے جس مین ان کا لباس گندہ ہو جاتا ہئے تو اعتراض اور لعن طعن نہ کیجئے _ یہ نہ کہئے کہ یہ گندہ پیشہ منتخب کیا ہے اس کو چھوڑدو _ کیونکہ یقینا یہ کام انھوں نے کسی وجہ سے اور سوچ سمجھ کر منتخب کیا ہے ، خاتون محترم کسی بھی قسم کے کام میں کوئي برائي نہیں ہے _ ہاں بیکار بیٹھے رہنا یا سستی سے کام لینا یا ناجائز کاموں کو انجام دینا عیب ہے _ آپ کو چاہئے کے ایسے مرد کی قدر کریں جو روزی کمانے کے لئے اتنی محنت کرتا ہے اور اپنا پسینہ بہاتا ہے _ برا بھلا کہہ کر اس کی حوصلہ شکنی نہ کیجئے اور پیشہ تبدیل کرنے کے لئے اس سے اصرار نہ کیجئے _ یقینا اپنے لئے مناسب سمجھ کر ہی اس کا انتخاب کیا ہے _
آپ کو کسب معاش اور ملازمتوں کا حال معلوم نہیں _ آپ سمجھتی ہیں شغل بدل لینا بہت آسان کام ہے _ اصولی طور پر اس کے پیشے میں آخر برائي ہے جو آپ اس کو تبدیل کرانے پر مصر ہیں _ آخر تیل بیچنا _ کوئلہ بیچنا _ مشینوں اور پرزوں کی تعمیر و مرمت کرنا جیسے کاموں میں کیا برائي ہے ؟ فقط ایك عیب جو آپ نکال سکتی ہیں وہ لباس کا گندہ ہوجانا ہے _ اس مشکل کو بھی بہت آسانی سے حل کہئے کہ کام کے لئے ایك علیحدہ لباس استعمال کرے _ اس کے کپڑوں کو جلدی جلدی دھوکر صاف کردیا کیجئے _ بہرحال یہ مسئلہ اتنا اہم نہیں ہے جس کے سبب علیحدگی اور طلاق تك کی نوبت آجائے _ بعض عورتوں کی بہانہ با زیان اور اعتراضات واقعی مضحکہ خیز ہوتے ہیں _

65
ایك عورت نے عدالت میں کہا کہ میرے شوہر نے اپنا شغل تبدیل کرلیا ہے _ اس کے پاس سے تیل کوئي بو آتی ہے اور میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

65

اگر پردیس میں زندگی گزارنے پر مجبور ہوں

کبھی کبھی انسان پردیس میں زندگی گزارنے پر مجبور ہوجاتا ہے _ سرکاری ملازم ہو ، فوج ، پولیس یا میونسپلٹی میں ملازم ہو معلم ہو ، تاجر ہو ، یا مزدور ہو، غرضکہ ملازمت کے سلسلے میں انسان مجبور ہوجاتا ہے کہ ہمیشہ یا عارضی طور پر پردیس میں زندگی گزارے _ مرد وطن سے دوری برداشت کرلیتاہے لیکن یہ مسئلہ بعض خواتین کی برداشت سے باہر ہوجاتا ہے _ وہ اپنے ماں باپ ، عزیز و اقارب کے نزدیك رہنا چاہتی ہیں _ انھوں نے جہاں اپنا بچپن گزارا ہے وہاں کے درودیوار اور گلی کوچوں سے انھیں ایك خاص لگاؤ ہوتا ہے اس لئے اس سے دوری انھیں گوارا نہیں ہوتی _ اپنے شوہروں سے بحث کرتی ہیں او رجھگڑا کرتی ہیں کہ آخر کب تك پردیس میں زندگی گزرے گی _ کب تك اپنے ماں باپ کے فراق میں مبتلا رہوں نہ یہاں دوست آشنا ہیں ، یہ تم مجھے کہاں لے آئے _ میں اب یہاں نہیں رہ سکتی ، تہارا جو دل چاہے کرو _
اس قسم کے عورتیں اس طرح کی باتیں کرکے بلا وجہ ہی اپنے شوہروں کو اذیت میں مبتلا کرتی ہیں _ یہ اس قدر کوتاہ نظر ہوتی ہیں کہ اپنی جائے تولد کو ہی بہترین مقام تصور کرلیتی ہیں کہ جہاں زندگی بسر کی جا سکتی ہے اور صرف وہیں پر خوشی میسر ہوسکتی ہے _
انسان نے وسیع و عریض کرہ ارض پر اکتفا نہیں کی بلکہ کائنات کے دوسرے کروں تك پہونچ گیا ہے لیکن تنگ نظر خواتین اپنی جائے تولد سے صرف چند میل کے فاصلے پررہنے کو تیار نہیں اپنے دوستوں کو چھوڑکرپردیس میں رہنے پر تیار نہیں ہوتیں _ گویا اس قسم کی عورتوں کو اپنی شخصیت پر اتنا بھی بھروسہ نہیں کہ پردیس میں اپنے لئے دوست آشنا پید ا کرسکیں _
خاتوں عزیز بلند ہمتی ، ایثار اور عقلمندی سے کام لیجئے _ صرف اپنی ہی فکر نہ کیجئے _ آپ کے شوہر کی ملازمت اس قسم کی ہے کہ وطن سے باہر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں _ اگر وہ سرکاری ملازم ہیں تو یہ

66

کس طرح ممکن ہے کہ جس شہر میں ان کو پوسٹنگ ہوئي ہے وہاں نہ جائیں _ یا اگر ان کا پیشہ تجارت ہے یا مزدوری ہے اور پردیس میں زیادہ بہتر طریقے سے کماسکتے ہیں توان کی ترقی کی راہ مینکیوں رکاوٹ ڈالتی ہیں جب آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے شوہر وطن سے باہر زندگی گزارنے پر کسی سب سے مجبور ہیں تو بلاوجہ بہانے اوراعتراضات کرکے کیوں ان کی ناراضگی اور پریشانی کے اسباب فراہم کرتی ہیں _ جب دیکھیں کہ ملازمت کے سلسلے میں انھیں کسی دوسرے شہر ، دیہات یا غیر ملك میں منتقل ہونا ہے تو آپ کا فرض ہے کہ فوراً اپنی رضامندی کا اظہار کیجئے ، خوشی خوشی گھر کے سازوسامان کی پیکنگ میں لگ جایئےور پورے سکون و اطمینان کے ساتھ نئي جگہ کے لئے روانہ ہوجائے _ اپنے آپ کو اسی جگہ کا سمجھئے اور سرگرمی اور تن وہی کے ساتھ اپنی زندگی کا آغاز کیجئے _ اپنے ماحول اور حالات سے سمجھوتہ کرنا سیکھئے _ خوش اخلاقی اور خوش بیانی کے ذریعہ لوگوں کو اپنا دوست بنایئے چونکہ آپ یہاں نئي ہیں اس لئے اس علاقے کے لوگوں کے عادات و اخلاق سے پوری طرح واقف نہیں لہذا نئے دوستوں کے انتخاب میں احتیاط سے کام لیجئے اور اس سلسلے میں اپنے شوہر سے بھی مشورہ لیجئے _ اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کیجئے _ بلکہ نئے ماحول اور وہاں کے لوگوں سے آشنا ہونے اورمانوس ہونے کی کوشش کیجئے _ ہر جگہ کی کچھ خاص خصوصیات ہوتی ہیں آپ وہاں کے فطری مناظر یا قابل دید مقامات کی سیر کرکے اپنی تنہائي دور کرسکتی ہیں _ مہر و محبت کا اظہر کرکے اپنے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنایئے اپنے شوہر کی دلجوئي کیجئے _ ان کے مشاغل اور کاموں میں ان کی حوصلہ افزائي کیجئے _ جب آپ نئے ماحول سے آشنا ہوجائیں گی تو آپ خود محسوس کریں گی کہ یہاں بھی کچھ برا نہیں بلکہ شاید وطن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے یہاں زیادہ بہتر ہے نئے لوگوں میں ایسا افراد تلاش کیجئے جو پرانے دوستوں بلکہ ماں باپ اور عزیز و اقارب سے زیادہ مہربان اور ہمدرد ہوں _ اگر قصہ یا دیہات میں آپ کا قیام ہے جہاں شہری زندگی کی سہولتیں اور آسائشے کا سامان میسر نہیں ہے تو خود کو ان چیزیوں کی قید سے آزاد کر لیجئے وہاں کی فطری اور صاف ستھری زندگی سے انسیت پیدا کیجئے اور اس قسم کی زندگی کی خوبیوں پر توجہ کیجئے _ یہاں اگر چہ بجلی پنکھا ، کولر، فریج و غیرہ نہیں ہے لیکن صاف اور تازہ آب و ہوا اور بلا

67

ملاوٹ کی اصلی غذائیں ہیں جو شہروں میں کم میسر ہوتی ہیں _ پکی سڑکیں اور ٹیکسی نہیں ہے لیکن گاڑیوں اور کارخانوں کے دھوئیں اور شور و غل سے آپ محفوظ ہیں _

تھوڑی دیرکے لئے اپنے آس و پاس کے لوگوں کی زندگیوں پر نظر ڈالئے دیکھئے کس طرح معمولی کچے مکانوں میں نہایت خوشی اور اطمینان و سکون کیسا تھ زندگی گزارتے ہیں اور شہری زندگی کے لوازمات اور خوبصورت محلوں کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے _ ان کی ضروریات اور محرومیوں کو دیکھئے اور اگر آپ کوئي خدمت انجام دے سکتی ہیں تو اس سے ہرگز دریغ نہ کیجئے _ اپنے شوہر سے بھی سفارش کیجئے کہ ان کی آسائشے اور فلاح و بہبود کے لئے کوشش کریں _

اگر آپ دانشمندی سے کام لے کر اپنے فرائض پورے کریں تو نہایت سکون و آرام کے ساتھ پردیس میں زندگی گزارسکتی ہیں اور اپنے شوہر کی ترقی میں معاون ثابت ہوسکتی ہیں اور ایسی صورت میں آپ نہایت شریف اور باوقار خاتون اور ایك وفادار بیوی کی حیثیت سے پہچانی جائیں گی _ اور آپ کے شوہر اور دوسروں کی نظروں میں آپ کی عزت و محبت بڑھ جائے گی اور آپ کو خدا کی خوشنودی بھی حاصل ہوگی _

اگر آپ کے شوہر گھر میں کام کرتے ہیں

جب مرد گھر باہر کام پر جاتا ہے تو اس کی بیوی اس کی غیر موجودگی میں آزاد رہتی ہے لیکن اگر گھر میں کام کرتا ہے تو اس کی بیوی پابند ہوجاتی ہے _ شاعر ، مصنف ، مصور اور دانشور عموماً اپنے گھروں میں ہی کام کرتے ہیں اور ہمیشہ یا اپنے وقت کازیادہ حصہ ، اپنے کاموں میں مصروف رہ کر گزارتے ہیں اور چونکہ ان کام کام اس قسم کا ہوتا ہے جس میں پر سکوں ماحول کی اشد ضرورت ہوتی ہے _ ایك گھنٹہ پورے انہماك اور توجہ کے ساتھ کام کر نا کئي گھنٹے شور وہنگامے کا ماحول میں کام کرنے سے بہتر ہوتا ہے ایسے موقع پر ایك بڑی مشکل پیدا ہوجاتی ہے _ ایك طرف مرد کو انتہائي پر سکون ماحول کی ضرورت ہوتی ہے دوسری طرف بیوی چاہتی ہے کہ گھر میں آزادانہ طور پر رہے _ اگر عورت چاہے تو گھر کے کاموں کو اس طرح انجام دے سکتی ہے کہ اپنے شوہر کے دماغی کاموں میں مزاحم نہ ہو اوراس کا بڑا ایثار اور قابل قدر

68

کارنامہ ہوگا کیونکہ ایك پر سکون ماحول فراہم کرنا آسان کام نہیں ہے خصوصاً ایسے گھر میں جہاں بچے موجود ہوں _ اس کے لئے نہایت ایثار و تدبر کی ضرورت ہے اگر چہ کام مشکل ضرور ہے لیکن مرد کے مشغلے کے اعتبار سے نہایت ضروری ہے _

اگر بیوی تعاون کرے تو اس کا شوہر سماج کا ایك نہایت مفید اور باعزت فروبن سکتا ہے جو خود اس کے لئے بھی افتخار کا باعث ہوگا _ خواتین کو اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ اگر چہ ان کے شوہر دائماً یا اکثر اوقات گھر میں رہتے ہیں لیکن بیکار نہیں ہیں _ انھیں اس بات کی توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ گھر کی گھنٹی بجے گی تو وہ دروازہ کھولنے جائیں ، بچوں کو سنبھالیں، گھر کے کاموں میں ان کی مدد کریں یا شیطان بچوں سے پنٹیں گے بلکہ جسوقت مرد کام میں مشغول ہوتو یہ فرض کرلیناچاہئے گویاوہ گھر میں موجود ہی نہیں ہیں _

خاتون محترم جب آپ کے شوہر اپنے مطالعہ کے کمرے میں (یا جس کمرے میں وہ اپنا کام انجام دیتے ہیں)جائیں تو ان کی ضرورت کی تمام اشیاء مثلاً کتاب، کاغذ، قلم، کاپی ، پنسل ،سگریٹ، ماچس ، ایش ٹرےو غیرہ کی فراہمی میں ان کی مدد کیجئے تاکہ ان چیزوں کی تلاش انھیں اپنے کام سے معطل نہ کردے _ اگر انگیٹھی ہیٹر یا پنکھے کی ضرورت ہو تو اسے مہیا کردیجئے _ جب ان کی ضرورت کا سب سامان مہیا ہوجائے تو کمرے سے آجایئےور انھیں تنہا چھوڑدیجئے _ ان کے کمرے کے نزدیك آہستہ سے چلئے _ زورزورسے بات نہ کیجئے _ دھیان رکھئے کہ بچے شور نہ مچائیں انھیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سمجھایئےہ یہ تمہارے کھیلنے کا وقت نہیں ہے کیونکہ تمہارے والد اس وقت کام میں مشغول ہیں اور تمہارے شور و غل سے ان کے کام میں خلل پڑے گا _ جب وہ کام میں مشغول ہوں تو امور زندگی کے متعلق ان سے بات چیت نہ کیجئے کیونکہ ان کے خیالات کا تسلسل ٹوٹ جائے گا اور ان کے افکار پراکندہ ہوجائیں گے _ بے صدا جوتے پہنئے _ دروازے یا ٹیلی فون کی گھنٹی بجے تو فوراً جواب دیجئے تا کہ و ہ ڈسٹرب نہ ہوجائیں _ اگر کسی کو ان سے کام ہو تو کہدیجئے کہ ابھی تو کام میں مشغول ہیں ممکن ہو تو فلان وقت ٹیلی فون کرلیجئے گا

مہمانوں کی آمد ورفت کے پرو گرام بھی ایسے وقت رکھئے جب ان کے کام وقت نہ ہو _ آپ کے غریز و اقارب یا دوست جو ملنے کے لئے آنا چاہیں ان سے بھی معذرت کر لیجئے کہ چونکہ ہماری باتوں کے شور سے ہمارے شوہر کے کاموں میں خلل پڑے گا لہذا براہ کرم فلاں وقت تشریف لایئے اگر وہ بھی آپ کے حقیقی دوست ہوں گے تو آپ کی بات کا برانہیں مانیں گے بلکہ آپ کے اس عمل سے کہ آپ کو اپنے شوہر ا کس قدر خیال ہے ، خوش ہوں گے اور آپ کی تعریف کریں گے _ جب امور خانہ داری میں مشغول ہوں اس وقت بھی اپنے شوہر کی ضروریات کا خیال رکھئے اگر کوئي چیز مانگیں تو فورا باہرا آجایئے شاید کچھ خواتیں اس قسم کی زندگی کو نا ممکن سمجھیں اور سوچیں کہ کیا ایك عورت کے لئے یہ ممکن ہے کہ گھر کے دشوار اور صبر آرنا کام بھی انجام دے اور ساتھ ہی شوہر کا بھی دھیان رکھے اور گھر میں ایسا پز سکون ما حول پیدا کرے کاموں میں ذرا سابھی خلل نہ پڑے لیکن یہ بات و ثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے ، کہ اس قسم کی زندگی دشوار ضرور معلوم ہوتی ہے لیکن اگر آپ ان کے کاموں کی اہمیت اور قدر وقیمت سے واقف ہو جائیں اور ایثار و کوشش سے کام لینے کا ارادہ کرلیں تو اپنی دانشمند ی اور تدبرے اس مشکل کو حل کر سکتی ہیں _
ایك عورت کی لیاقت و شائستگی ایسے ہی مو قعوں پر ظاخر ہوتی ہے ورنہ اسك عام زندگی تو ہر شخص گزار لیتا ہے _
خواہر عزیز ایك علمی کتاب یا ایك تحقیقی مقالہ لکھنا یا شعر کہنا یا ایك گراں قدر پینٹنگ تیار کرنا یا سائینس کے کسی مسئلہ کو حل کرنا آسان کام نہیں ہے البتخ آپ کے تعاون اور ایثار کے ذریعہ یہ مشکل کام آسان ہو جاتا ہے _
کیا اس سلسلے میں آپ ایثار و قربانی کرنے کو تیار نہیں ہیں ؟ اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں معمولی سی تبدیلی کر کے اپنے شوہر کو جس میں ہر قسم کی لیاقت موجود ہے ، سماج میں ایك ایسے قابل قدر اور دانشورمردکی حیثیت نہیں دلا سکتیں کہ قوم ان کی خدمات سے استفادہ کرے _ آپ بھی تو اس کے

نتیجہ میں ہونے والے مادی منافع اور سماج میں ان کے اعلی مقام سے بہرہ مند ہوں گی _

اپنے شوہر کی ترقی میں مدد کیجئے
انسان اپنی صلاحیت اور قابلیت کے مطابق ترقی کرتا ہے _ کمال سے محبت انسان کی سرشت میں شامل ہے _ انسان تکمیل کے لئے پیدا کیا گیا ہے _ ہر شخص ، ہر مقام پر، اور ہر حالت اور ہر سن وسال میں ترقی کی منزلیں طے کرکے کامل ترین سکتا ہے اور یہی اس کی آفرینش کا مقصد ہے _ اس کو اپنی موجودہ حالت پر قناعت نہیں کرلینی چاہئے_ جب تك زندہ ہے اس کو کمال کی منزلیں طے کرتے رہنا چاہئے _ ہر انسان ترقی کرنے کا خواہاں ہوتا ہے لیکن سب لوگ اس میں کامیاب نہیں ہوتے _ اس راہ میں بلند ہمتی اور زبردست محنت و کوشش کی ضرورت ہوتی ہے _ راہ کو ہموار کرکے رکاوٹوں کو دورکرنا چاہئے _ اس کے بعد کوشش کرکے اپنے مقصد تك پہونچنا چاہئے _ مرد کی شخصیت بہت حد تك اس کی بیوی کی خواہش سے وابستہ ہوتی ہے _ عورت چاہے تو اپنے شوہر کی مدد کرکے اس کو ترقی کی اعلی منزل تك پہونچانے میں ہم کردار ادا کرسکتی ہے اور اسی طرح وہ چاہے تو اس کی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ بھی بن سکتی ہے _
خواہر گرامی اپنے موجود ہ امکانات اور حالات کے دائرے میں رہ کر اپنے شوہر کی شخصیت کو بلندکرنے کے لئے ان کو حوصلہ افزائي کیجئے _ اگر وہ تعلیم جاری رکھنا چاہتے ہوں یا کتا ہوں کے مطالعہ کے ذریعہ اپنی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ آپ اس کی مخالفت نہ کریں بلکہ ان کی تعریف کرکے ان کے حوصلہ افزائي کیجئے _
زندگی کے پروگراموں کو اس طرح ترتیب دیجئے کہ ان کے کاموں میں خلل نہ پڑے اور ان کے آرام و آسائشے کے اسباب مہیا کرنے کی کوشش کیجئے تا کہ فکروں سے آزاد ہوکر ترقی کے مراحل طے کرتے رہیں _ اگر پڑھے لکھنے نہ ہوں تو ان سے درخواست اور اصرار کیجئے کہ رات کی کلاسوں میں شرکت کریں یا کہیں اور تعلیم حاصل کریں _ اگر تعلیم یافتہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہیں تو ان کو ترغیب دلایئےہ اپنے سبجکٹ میں مہارت حاصلہ کریں اور اس موضوع کے متعلق کتابوں کا مطالعہ کرکے اس

71

فن میں اپنی معلومات میں اضافہ کریں _ اگر ڈاکٹر ہیں تو ان سے اصرار کیجئے کہ ہر روز اپنے اوقات کا کچھ حصہ میڈیکل سے متعلق رسالوں اور کتابوں کے مطالعہ کے لئے مخصوص کردیں_ اگر معلم ، جج، پروفیسریا اینجنئر ہیں تو ان سے کہئے فراغت کے اوقات کو اپنے فن سے َتعلق کتابوں اور علمی اخلاقی اور تاریخی کتب کے مطالعہ میں صرف کریں _ مختصراً عرض کروں کہ آپ کے شوہر جو بھی ہوں اور جیسے بھی ہوں حتی کہ مزدور یا دوکاندار بھی ہوں توآپ ان کو ترقی کے لئے آمادہ کر سکتی ہیں _

ایسا نہ ہو کہ وہ رات جو قدرت نے ان کے لئے بنائي ہے اس سے منحرف ہوجائیں اور ترقی وارتقاء کی منازل طے کرنے سے دستبردار ہوجائیں ، علمی اورسائینسی تحقیقات اور کتابوں کے مطالعہ کی عادت ڈالوایئےیال رکھئے کہ آپ کے شوہر کی شخصیت کہیں ایك نقطہ پر آکر نہ ٹھر جائے اگر انھیں کتاب فراہم کرنے کی فرصت نہیں ہے تو آپ ان کے مشورے اور دوستوں کی مددسے یہ کام انجام دے سکتی ہیں_ علمی و سائینسي، اخلاقی ، تاریخی ، مذہبی ، ادبی ، اقتصادی اور حفظان صحت سے متعلق سودمند کتابیں جوان کے ذوق و صلاحیت کے مطابق ہوں انھیں آپ مہیا کرسکتی ہیں اور ان کتابوں کو پڑھنے کے لئے اپنے شوہر کو ترغیب دلایئے آپ خود بھی مفید رسالے اور کتابیں پڑھئے اگر مطالعہ کے دوران کوئي چیز آپ کو ایسی نظر آجائے جو آپ کے شوہر کے لئے بھی مفید ہوگی تو اس کو نوٹ کرکے انھیں دیجئے اس کام کے بے شمار فوائد ہیں _

اول یہ کہ اگر ایك مدت تك آپ اس اصول پر کاربندر ہیں تو آپ کے شوہر ایك قابل اور دانشمند انسان بن جائیں گے اور اس کے نتیجہ میں خود کو سربلند محسوس کریں گے اور آپ کو بھی ان کی شخصیت پر فخر ہوگا اس کے علاوہ وہ اپنے فن میں مہارت حاصل کرلیں گے او راس سے خود ان کی ذات کو بھی فائدہ پہونچے ہوگا اور سماج کو بھی وہ بے شمار فائدے پہونچا سکتے ہیں _

دوسرے یہ کہ جب انسان اپنی آفرینش کے مقصد کو لبیك کہتے ہوئے تحقیق و مطالعہ میں مشغول رہے گا تو اعصابی کمزوریوں اور نفسیاتی بیماریوں کا شکار کم ہوگا _

72

تیسرے یہ کہ اسے ترقی کرنے اور کتابوں کے مطالعہ کا شوق ہوگا تودخ اپنا وقت ادھراوھرآد ھرضا ئع نہیں کرے گا _عیش و عشرت کے مراکز کارخ نہیں کرے گا _ تباہ کرنے والوں اور نشہ آور اشیاء استعمال کرنے والوں کے دام فریب میں گرفتار نہیں ہوگا _

دھیاں رکھئے آپ کے شوہر غلط راہ اختیار نہ کر لئیں

مرد کو کسب معش اور دفتری کاموں کے سلسلے میں آزادی عمل کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ اپنی صلاحیتوں اور جحان کے مطابق سعی و کوشش کرسکے _ اگر کوئي اس پر 1ابندی لگا ئے یا اس کے یا اس کی آمد و رفت کو اپنے کنٹروں مین رکھنا چا ہے تو وہ پر یشان ہو جا تا ہے اور اس کی شخصیت کو دھچکا لگتا ہے سمجھدار اور دانا بیوس شوہر کے روزہ کے کاموں میں دخل اندازی نہیں کرتی _ اور اس کے تمام کاموں کی کری شوہر کے کاموں میں دخل دینے سے اچھا نتیجہ بر آمد نہیں ہوتا بلکہ ممکن ہے اس کے بر عکس نتیجہ نکلے _

عقلمند اور تجربہ کارمردوں کی کڑی نگرانی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ خود بر ے کاموں کے نتائج کو سمجھتے ہیں اور بغیر سوچے سمجھے کوئي قدم نہیں اٹھا تے نہ وہ ھو کا کھا تے ہیں _ وہ مصلحتوں کو سمجھتے ہیں دوست و دشمن ہیں فرق محسوس کرسکتے ہیں لیکن سبھی مرو ایسے نہیں ہوتے _ بعض مرد سادہ لوح ہوتے قیں اور جلدی یقین کرلیتے ہیں ایسے لوگ دوسروں کے دھو کہ میں حلدی آجاتے ہیں اور دوست نمادشمنوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں بعض ایسے مکار اور دغا باز افراد ہوتے ہیں جوا س قسم کے لوگوں کو اپنے جال میں پھنانے کی فکر میں رہتے ہیں اور خیر خوارہ بن کرا پنے دام فریب میں گرفتا رکر لیتے ہیں در اصل انسان کی سر کش فطرت ، بری صحبت ، اور فاسد ماحول مگراہ کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے اور غافل انسان جب ہوش میں آتا ہے اور اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ فقنہ و فساد کے جال میں پھنس گیا ہے اس یانی سہ سے او نچا ہو تا ہے اور دام فریب سے فرار اختیار کرنا مشکل ہو جا تا ہے اگر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چاروں طرف نظرڈالیں تو دسکھیں گی کہ اس قسم کے سینکڑوں بیچارے سادہ لوح انسان بغیر کسی ارادے کے فتنہ وفساد کے جال اور بدبختی میں گرفتار ہو گئے ہیں اور شاید ان میں سے کوئي بھی ایسا نہ ہو گا جو جان بو جھ کران بلاؤں میں گرفتار ہو اہو _ بلکہ نا سمجھی ، تا تجربہ کاری اور انجام کار کو سوجے بغیر ان برائیوں کا شکار ہوتے ہیں _

یہی وہ مقام ہے جب اس قسم کے مردوں کی دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے اگر ایك خیر خواہ اور ہوشیار انسان ان کے کا موں پر نظر رکھے اوران کی نگرانی کرے تو واقعی یہ چیزان کے مفاد میں ہوگی _ اس عظیم ذمہ داری کو بہترطریقے سے صرف بیوہی ادا کرسکتی ہے ایك دانا او رمدبر قسم کی خاتون چاہے تو اپنے عاقلانہ اور خیرخواہانہ طر ز سلوك کے ذریعہ اپنے شوہر کی نسبت اس عظیم خدمت کو بخوبی انجام دے سکتی ہے _ البتہ اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ اپنے شوہر کے کاموں میں براہ راست مداخلت کرنایاان کو ٹوکتے رہنا اور منع کرتے رہنا مناسب نہیں ہے _ کیونکہ شاید ہی کوئي ایسا مرد ہو جو کسی دوسرے حتی کہ اپنی بیوی کے زیر کنٹرول رہنا پسند کرے بلکہ شدید نگرانی کے سبب اس کا اثر الٹا ہونے کا امکان ہے _ البتہ ہوشیا ری اور عقل مندی سے کام لینا چاہئے اور بیوی کو دور سے اپنے شوہر کی نگرانی کرنی چاہئے کہ وہ کس قسم کے لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے کن لوگوں کے یہاں ان کا آنا جانا ہے _

اگر دیکھیں کہ شوہر معمول کے خلاف دیر سے گھر آتا ہے تو ایك مرتبہ یا دو تین مرتبہ اس کا کوئي نوٹس نہ لیں کیونکہ اکثر ایسے کام درپیش ہوجاتے ہیں جنھیں انجام دینا لازمی ہے لیکن اگر باربارا ایسا ہو اور حد سے تجاوز کرجائے تو اس کی تحقیق و جستجو کرنی چاہئے لیکن تحقیق کوئي آسان کام نہیں ہے بلکہ صبرو ضبط اور ہوشیاری سے کام لینے کی ضرورت ہے _ غصہ ، سختی اور اعتراض کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے _ نرمی اور محبت سے پوچھنا چاہئے کہ آپ دیر سے گھر کیوں آتے ہیں _ کہاں گئے تھے و غیرہ _ مختلف موقعوں پر ہوشیاری اور صبر و ضبط کے ساتھ اس بات کی چھان بین کیجئے تا کہ حقیقت آشکارا

ہوجائے _ اگروہ اور ورٹائم کرتا ہے یا کسب معاش کے سلسلے میں یا دفتر ی امور میں مشغولیت کے سبب دیر سے آتا ہے یا دینی ، اخلاقی ، یا علمی و ادبی قسم کے جلسوں میں شرکت کرتاہے تب آپ مزاحم نہ ہوں بلکہ اسے چھوڑ دیجئے کہ آزادی کے ساتھ اپنے کاموں میں مشغول رہے _

اگر آپ محسوس کریں کہ نئے لوگوں سے راہ و رسم بڑھا رہا ہے تو اس کے متعلق معلومات حاصل کیجئے اگر دیکھئے کہ خوش اخلاق اور نیك و صالح لوگوں سے تعلقات قائم کرتا ہے تو آپ رکاوٹ نہ ڈالئے بلکہ خدا کا شکر ادا کیجئے کہ آپ کے شوہر نے اچھے لوگوں سے تعلقات بڑھائے ہیں _ اس توفیق الہی کی قدر کیجئے _ اور اس کے دوستوں کی خاطر مدارات کیجئے _ کیونکہ انسان کی رفیق و دوست کی ضرورت ہوتی ہے ، اچھا دوست ایك بہت بڑی نعمت ہے _ عورت کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جسے انجام دینا ایك بہت ضروری اور حیات بخشی امر ی سمجھاجاتا ہے اگر ذرا بھی بے احتیاطی سے کام لیا گیا تو ممکن ہے زندگی کا شیرازہ بکھر جائے ایسے ہی موقعوں پر خواتین کے حسن تدبر اور ہوشیاری ودانائي کا مظاہرہ ہوتا ہے بردبار اور عاقبت اندیش بننا چاہئے _ چیخ پکار، نالہ و فریاد، اور لڑائي جھگڑے کے ذریعہ یہ مسائل حل نہیں ہوسکتے بلکہ اس کا نتیجہ برعکس نکلتا ہے _ ایسے موقع پر عورت پر دوفرائض عائد ہوتے ہیں _

اول یہ کہ اندرونی زندگی میں اپنے اخلاق و عادات اور اپنے گھر کے عام حالات کا مکمل اور تحقیقی طور پر جائزہ لیجئے اور غور کیجئے کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کے سبب آپ کے شوہر گھر سے ، جو کہ آرام و آسائشے اور امن و سکون اور محبت کا مرکز ہوتا ہے ، بیزار ہوگئے ہیں اور تباہی و بردباری کے اڈوں کا رخ کرتے ہیں _ ایك عادل حج کی مانند آپ اس مسئلہ کے اسباب و علل کی کھوج کریں _ اس کے بعد اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں _ ممکن ہے بیوی کی بداخلاقی _ لڑائي جھگڑے ، اعتراضات اس قضیہ کا سبب ہوں _ یا گھر کی حالت ابتررہتی ہو _ یا بیوی گھر میں اپنی آرائشے و زیبائشے اور لباس پر توجہ نہ دیتی ہو _ شاید اپنے شوہر سے اظہار محبت نہ کرتی ہو _ یا اس کی پسند کی اور لذیذ غذائیں تیار نہ کرتی ہو _ یا اس کی قدردانی اور سپاس گزاری نہ کرتی ہو _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس قسم کی بہت سی خامیاں ہیں جو مرد کو گھر اور زندگی سے لاپروا بنادیتی ہیں اور وہ اپنی ذہنی الجھنوں کو بھلانے کے لئے آوارہ گردي، شراب نوشی اور جوابازی شروع کردیتا ہے _
ایسی صورت میں خود مردسے پوچھ کچھ کی جاسکتی ہے اور اس کی ذہنی الجھنوں کے اسباب معلوم کئے جا سکتے ہیں اگر عورت اپنی خامیوں کو دور کرلے ، گھر کو اپنے شوہر کی مرضی کے مطابق سنوارے سجائے ، تو اس کی کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے _ ایسی صورت میں مرد کو رفتہ رفتہ زندگی اور گھر سے رغبت پیدا ہوجائے گی اور بالآخر اپنی بیوی کی خوش اخلاقیوں اور مہربانیوں کا اس پر اثر ہوگا اور تباہی و بردباری کے مراکز سے کنارہ کش ہوجائے گا _
بیوی کا دوسرا فریضہ یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو شوہر سے محبت کا اظہار کرے _ نرمی و ملائمت کے ساتھ اس کو نصیحت کرے _ مہربانی اور خوش گفتاری کے ساتھ اس کے طرز معاشرت کے نتائج سے آگاہ کرے _ التماس والتجا کرے _اس سے کہے میں دل کی گہرائیوں سے آپ کو چاہتی ہوں آپ جیسے شوہر کے وجود پر فخر کرتی ہوں _ آپ کے وجود کو ہر چیز پر ترجیح دیتی ہوں _ ہر طرح آپ کے ساتھ تعاون اور ایثار کرنے کے لئے تیارہوں _ فقط مجھے ایك بات کا بہت صدمہ ہے کہ ایسی خوبیوں کا مالك انسان خراب لوگوں کی محفل میں کیوں شریك ہوتا ہے _ یا فلان شخص سے کیوں راہ ورسم بڑھاتا ہے ، یا فلان برے کام کی عادت کیوں ڈال لی ہے _ اس قسم کے اعمال آپ جیسے انسان کے لئے مناسب نہیں _ مہربانی کرکے اس قسم کی باتوں سے پرہیز کیجئے _ اس طرح سے التماس و اصرار کیجئے کہ مرد کادل ان چیزوں کی طرف سے ہٹ جائے _
ممکن ہے مرد کا اخلاق و کردار اچھا نہ ہو اور اس پر ان باتوں کا جلدی اثر نہ ہو _ لیکن کسی حال میں عورت کو مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ اور زیادہ بردباری اور استقامت سے کام لینا چاہئے ، اور اٹل ارادے کے ساتھ اپنے مقصد کے حصول میں لگارہنا چاہئے _
عورت میں خدا نے ایك عجیب و غریب قدرت اور اثر انگیزی کی طاقت رکھی ہے _ جس بات

کا ارادہ کرلیتی ہے اس میں کامیاب ہوجاتی ہے وہ جس طرف چاہے اپنے شوہر کارخ موڑسکتی ہے _ اگر ارادہ کرلے کہ اپنے شوہر کو گمراہی سے نجات دلائے گی تو اس میں کم سے کم اسّی فیصد کامیابی کا امکان ہے، لیکن اس کے لئے عاقل، مدبر، اوردانشمند ہونا شرط ہے _
بہرحال جہاں تك ممکن ہو سختی ، غصہ اور لڑائي جھگڑے سے پرہیز کرناچاہئے، البتہ اگر نرمی اور ملائمت سے کام لینے کا کوئي نتیجہ برآمد نہ ہو اور جب کوئي راہ حل نہ ہو تو جس صورت میں بھی کامیابی کی امید ہو اس سے کام لینا چاہئے حتی کہ لڑائي جھگڑے سے بھی کام لیا جا سکتا ہے لیکن پھر بھی مہربانی اور ہمدردی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیئے غصہ اور سختی میں ہمدردی شامل ہو نہ کہ انتقام اور کینہ پروری کا جذبہ
جی ہاں مرد کی نگرانی اور دیکھ بھال ایك قسم کی شوہر داری ہے اور شوہر داری بیوی کا فرض ہے _ چونکہ یہ کام بہت اہم اور دشوار ہے اس لئے حضرت رسول خدا (ص) نے اس کو جہاد قرار دیا ہے _ آپ فرماتے ہیں :_
عورت کا جہاد یہ کہ شوہر کی اچھی طرح دیکھ بال کرے _ (61)

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

شکی عورتیں

بیوی اگر اپنے شوہر کی معمولی سی نگرانی کرتی رہے تو بری بات نہیں ہے لیکن اس حد تك نہیں کہ بدگمانی اور شك اپنی انتہا پر پہونچ جائے _ بدگمانی ایك لا علاج اور خانمان سوز مرض ہے _ افسوس بعض عورتیں بلکہ کہنا چاہئے بڑی تعداد میں عورتیں اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں _ ایك شکی عورت سوچتی ہے کہ اس کا شوہر جائز یا ناجائز طور پر اس سے خیانت کررہا ہے _ فلاں بیوہ عورت سے ملتا ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہے ، اپنی سیکرٹری سے اس کے تعلقات ہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

_ فلان لڑکی سے عشق کرتا ہے _ چونکہ گھر دیرسے آتا ہے یقینا عیاشی کرنے جاتا ہے ، چونکہ فلاں عورت سے بات کررہاتھا اس پر اس کی نظر ہے _ فلان عورت نے سلام کیا تھا یقینا آپس میں تعلقات ہیں چونکہ فلاں بیوہ اور اس کے بچوں پر احسان کرتا ہے ضرور اس سے شادی کرنا چاہتا ہے ، چونکہ اس کي

77

کارمیں ہیئرپن ملا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی محبوبہ کو سیرکرانے لے گیا تھا _ فلان عورت نے اس کو خط لکھا ہے شاید وہ اس کی بیوی ہے _ فلاں لڑکی اس کی تعریف کررہی تھی کہ خوش اخلاق اور اسمارٹ آدمی ہے ،اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایك دوسرے کو پسند کرتے ہیں ، چونکہ اپنے خط پڑھنے کی اجازت نہیں دیتا یقینا عاشقانہ خطوط ہوتے ہوں گے چونکہ مجھ سے کم بات چیت کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کوئي محبوبہ ہے _ مجھ سے جھوٹ بولاتھا _ دھوکہ باز ہے ،چونکہ قسمت کا حال بتانے والے رسالہ میں میرے شوہر کے ستارہ کے متعلق لکھا تھا کہ اس مہینے میں پیدا ہونے والے کا وقت اچھا گزرے گا لہذا دوسری شادی کرنا چاہتا ہے _ چونکہ میری دوست نے بتا یا تھا کہ تمہارا شوہر فلان گھر گیا تھا یقینا وہاں کوئي عورت ہوگی ، چونکہ فال دیکھنے والے نے بتایا تھا کہ ایك سنہری بالوں سیاہ آنکھوں وہ لمبے قد کی عورت تمہارے سے ساتھ دشمنی کررہی ہے یقینا وہ میری سوت ہوگی "_

شکی عورتیں اس قسم کی بیکارباتوں پر یقین کرکے اپنے شوہروں کی تئیں بدگمانی میں مبتلا ہوجاتی ہیں اور رفتہ رفتہ ان کا یہ شك یقین میں بدل جاتا ہے _ وہ اس سلسہ میں اس قدر سوچتی ہیں کہ ہر ہربات میں انھیں شك ہونے لگتا ہے شب وروز اسی موضوع پر بات کرتی ہیں جہاں بیٹھتی ہیں اپنے شوہر کی خیانت اور بے وفائي کا تذکرہ لے بیٹھتی ہیں ہر دوست و دشمن کے سامنے کہہ ڈالتی ہیں _ وہ لوگ بھی سوچے سمجھے بغیر ہمدردی کے طور پر ان کی باتوں کی تائید کرتے ہیں اور مردوں کی خیانت و بے وفائي کے سینکڑوں قصّے بیان کرتے ہیں _

اعتراضان اور بدمزگی کا سلسلہ شروع ہوجاتاہے _ گھر کے کام اور بچوں کی نگہداشت صحیح طریقے سے نہیں ہوپاتی _ ہر روز لڑائي جھگڑے ہوتے ہیں _ بیوی ناراض ہو کر میکے چلی جاتی ہے _ شوہر کی طرف سے بے اعتنائي برتی ہے _ سایہ کی طرح شوہر کا پیچھا کرتی ہے _ اس کی جیبوں کی تلاشی لیتی ہے _ اس کے خطوط پڑھتی ہے _ اس کی تمام حرکات و سکنات کا جائز لیتی ہے _ اور ہر بے ربط حادثہ کو اپنے شوہر کی خیانت سے تعبیر کرتی ہے اور اس کا شك یقین میں بدل جاتا ہے _

78

اس قسم کی باتوں سے اپنی اور بیچارے شوہر و بچوں کی زندگی اجیر ن کردیتی ہیں گھر کو ، جس کہ مہر ومحبت اور آرام و سکون کا گہوارہ ہونا چاہئے ، قید خانہ بلکہ جہنم بنادیتی ہیں _ اور جو آگ لگائي ہے اس میں خود بھی جلتی ہیں اور بے گناہ بچوں اور شوہر کو بھی جلاتی ہیں _ مرد جو بھی ثبوت پیش کرے ، قسمیں کھائے خوشامد کرے اور جتنی بھی صفائي پیش کرے لیکن ایسیشکی اور حاسد عورتیں مجال ہے جو ٹس سے مس ہوجائیں _

قارئین محترم اس قسم کے سینکڑون افراد ہمارے سماج میں موجود ہیں جن سے آپ بھی واقف ہوں گے _ یہاں پر چند واقعات کا ذکر بیجا نہ ہوگا _ خاندانوں کی حمایت کرنے والی عدالت میں ایك خاتون کہتی ہے _ تعجب نہ کیجئے کہ بارہ سال ساتھ زندگی گزارنے اور چھوٹے بڑے تین بچوں کے ہوتے ہوئے میں نے اپنے شوہر سے کیوں علیحدگی اختیار کرلی _ کیونکہ اب مجھے یقین ہوگیا ہے کہ میرا شوہر میرے ساتھ بے وفائي کررہا ہے _ چند روز قبل فلاں سڑك پر میں نے ایك بنی سنوری عورت کے ساتھ اس کو جاتے دیکھاتھا یقینا وہ اس کی معشوقہ ہوگی جو جون کے مہینے میں پیدا ہوئي ہوگي_ میں ہر ہفتہ قسمت کا حال بتانے والا رسالہ پڑھتی ہوں _ زیادہ تر میرے شوہر کی قسمت کے حال میں لکھا ہوتا ہے کہ آپ کا وقت جون کے مہینے میں پیدا ہونے والے کے ساتھ اچھا گزرے گا _ میں فروری میں پیدا ہوئي ہوں لہذا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کوئي دوسری عورت ہے جس کے ساتھ اس کا وقت اچھا گزرے گا _ اس کے علاوہ میں نے محسوس کیا ہے کہ میرے شوہر کو اب مجھ سے پہلی سی محبت نہیں رہي" _ یہ کہکر وہ خاتون اپنے آنسو پونچھنے لگی _

اس کے شوہر نے کہا:" آپ ہی بتایئےیں کیا کروں _ کاش یہ رسالے اس قسم کے وہمی قارئین کی فکر کریں اور اس طرح کی فضول باتوں سے پرہیز کریں _ یقین کیجئے ان باتوں کے سبب میری اور میرے بچوں کی زندگی تلخ ہوگئي ہے _ اگر کسی ہفتہ میری قسمت کے حال میں لکھا ہوتا ہے کہ اس ہفتہ پیسہ ملے گا تو میرے سر ہوجاتی ہے کہ اس پیسہ کا کیا کیا _ یا اگر لھا ہوتا ہے کہ آپ کا خط آئے گا تو بس کچھ نہ پوچھئے _ اب میں سوچتا ہوں یہ عورت کبھی نہیں بدلے گی لہذا یہی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بہتر ہے کہ ہم علیحدہ ہوجائیں _(62)

79

ایك مرد عدالت میں بیان دیتا ہے : ایك ماہ قبل ایك دعوت سے گھر واپس آرہا تھا _ اپنے ایك ساتھی کو بھی میں نے اپنے ساتھ کارمیں بیٹھا لیا جو اپنی بیوی کے ہمراہ اس دعوت میں شریك تھا _ دوسرے دن صبح میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ راستہ میں اس کی ماں گے گھر چھوڑتا ہوا جاؤں _ چنانچہ ہم دونوں کارمیں سوار ہوئے _ ارستے میں میری بیوی نے پیچھے کی سیٹ پر نظر کی اور سر کاایك کلپ اٹھا کر مجھے دکھاتے ہوئے پوچھا کہ یك کلپ کس عورت کاہے؟ ڈرکے مارے مجھے اس وقت کچھ یادہی نہیں رہا کہ میری گاری میں کون بیٹھا تھا اور میں وضاحت نہ کرسکا _ شام کو جب میں اس کو لینے گیا تو اس نے کہلوادیا کہ میں گھر واپس نہیں جاؤں گی _ جب میں نے سبب پوچھا تو دروازے کے پیچھے سے کہا کہ بہتر ہے اسی عورت کے ساتھ رہو جس کے سرکاکلپ تمہاری کارمیں تھا _ (63)

ایك نوجوان خاتون شکایت کرتے ہوئے کہتی ہے کہ میرا شوہر اکثر راتوں کہ یہ کہکر کہ اس کے دفتر میں کام زیادہ ہے دیر سے گھر آتا ہے یہی چیز میری پریشانی کا سبب ہے ، خصوصاً جب سے چند پڑوسی عورتوں نے کہا ہے کہ تمہارا شوہر جھوٹ بولتا ہے ، راتوں کو آفس میں اودر ٹائم کرنے کے بجائے دوسری جگہ جاتا ہے اوروہاں وقت گزارتا ہے ، مجھے اس وقت سے زیادہ بدگمانی پیدا ہوگئي ہے میں ایسے مرد کے ساتھ زندگی نہیں گزارسکتی جو مجھ سے جھوٹ بولتا ہو_

اس وقت اس خاتون کے شوہر نے اپنی جیب سے کچھ خطوط نکال کر جج کی میز پر رکھ دیئےور اس سے درخواست کی کہ ان خطوط کو زروسے پڑھے تا کہ اس کی بیوی بھی سن لے کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا ہے اور بلا سبب ہی بیجا اعتراضات اور جھگڑا کر کے ہر شب مجھے پریشان کرتی ہے _ جج نے ان خطوں کو پڑھنا شروع کیا _ ایك خط میں اوورٹائم کے متعلق تھا جس کے مطابق اس کو 4 سے 8بجے رات تك چار گھنٹے اوور ٹائم کام کرنا تھا _ آفس کے دوسرے خطوں سے بھی ثابت ہوتا تھا کہ مقررہ اوقات میں مختلف کمیشنوں اور جلسوں میں شریك تھا _ وہ نوجوان خاتون جج کی میز کے پاس آئي اور ان خطوں کو دیکھنے کے بعد بولی کہ ہر شب جب میرا شوہر سوجاتا تھا تو میں اس کی جیبوں کی تلاشی لیتی تھی لیکن اس میں

80

سے کوئي خط مجھے نہیں ملا _

جج نے کہا ممکن ہے ان خطوں کو اپنی میز کی دراز میں رکھتا ہو اور گھر نہ لاتا ہو _ مرد نے کہا کہ اپنی بیوی کی بدگمانیوں سے میں اس قدر پریشان ہوگیا تھا کہ میں بھی شك و شبہ میں مبتلا ہوگیا اور اکثر راتوں کو سو نہیں پاتا تھا _ میں سمجھتا تھا کہ میری بیوی میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی _ اس وقت وہ جوان خاتوں اپنے شوہر کے پاس پہونچی اور نہایت بیتابی سے روتے ہوئے اس سے معافی مانگی اور دونوں عدالت سے باہر چلے گئے _ (64)

دانتوں کا ایك ڈاکٹر عدالت میں شکایت کرتا ہے کہ میری بیوی بہت حاسد ہے ، میں دانتوں کا ڈاکٹر ہوں میرے پاس علاج کے لئے عورتیں بھی آتی ہیں اور یہی چیز میری بیوی کے حسد اور جلن کا سبب بنتی ہے اور ہر روز اسی موضوع پر ہمارے درمیان جنگ ہوتی ہے _ اس کا کہنا ہے کہ مجھے عورتوں کا علاج نہیں کرنا چاہئے _ میں اس کے بیجا حسد کے سبب اپنے پرانے مریضوں کو نہیں چھوڑسکتا _ میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے لیکن اس کی اس بیجا بدگمانی نے زندگی اجیرن کردی ہے چندروز قبل اچانك میرے مطب میں آئي اور میرا ہاتھ پکڑکے زبردستی گھیٹ کرباہر لے گئي _ گھر پہونچ کر ہم میں خوب جھگڑا ہوا _ اس قضیہ کا اصل سبب یہ تھا کہ وہ میرے مطب آئي اور مریضوں والے کمرے میں ایك لڑکی کے پاس بیٹھ گئي _ میرے طریقہ کارکے متعلق باتیں ہورہی تھیں _ اس لڑکی نے جو میری بیوی کو پہچانتی نہیں تھی کہا کہ یہ ڈاکٹر بہت اچھا اور بڑا اسماڑٹ ہے _ ایك لڑکی کا یہ کہنا اس بات کا سبب ہوا کہ وہ مجھ کو ذلت و خواری کے ساتھ کھینچ کر گھر لے آئي _ (65)

ایك عورت نے عدالت میں شکایت کی کہ میری ایك دوست نے بتایا ہے کہ تمہارا شوہر فلان عورت کے گھر آتا جاتا رہتا ہے میں نے اس کا پیچھا کیا اور دیکھا کہ یہ سچ ہے _ میں اس قدر پریشانی ہوئي کہ اپنے باپ گھر چلی آئي _اب آپ سے درخواست کرتی ہوں کے میرے خطا کار شوہر کو سزا دیجئے _ شوہر نے اپنی بیوی کی باتوں کی تائید کرتے ہوئے کہا ، ایك دن میں دوا خریدنے کے لئے دواخانے گیا تھا وہاں میں نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیکھا کہ ایك عورت دودھ کا ڈبہ خریدنے آئي ہے اس کے پاس پیسے کم تھے اس لئے میں نے اس کی مدد کردی _ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ عورت بیوہ اور غریب ہے _ لہذا میں اس کی مدد کرتا رہتا ہوں _ ججوں نے شوہر کی حسن نیت کے متعلق تحقیق کرنے کے بعد ان کے درمیان صلح کرادي_ (66)
اس قسم کے واقعات اکثر خاندانوں میں پیش آتے رہتے ہیں وہ بد قسمت خاندان جو غلط فہمیوں کا شکار ہوجاتے ہیں ان کی زندگیاں تلخ ہوجاتی ہیں _ وہ بیچارے معصوم بچے جو اس قسم کے لڑائي جھگڑے اور تناؤ سے بھرے ماحول میں زندگی گزارتے ہیں اس برے ماحول کا ان کی روح اور ذہن پر نہیات خراب اثر پڑنا ایك مسلمہ امر ہے _ اس قسم کا ماحول ان میں اس قدر الجھنیں پیدا کردیتا ہے کہ مستقبل میں ان کا کیا انجام ہوگا معلو م نہیں _ اگر میاں بیوی ان حالات پر صبر کرکے زندگی کی گاڑی کو اسی طرح کھینچتے رہتے ہیں تو آخر عمر تك عذاب میں گرفتار رہتے ہیں _ اور اگر ایك دوسرے کی نسبت سختی اور ضد سے کام لیتے ہیں تو اس کا نتیجہ جدائي اور طلاق ہوتا ہے اس صورت میں عورت اور مرد دونوں کو ہی بدبختی کا سامنا کرنا پڑتا ہے _ ایك طرف مرد کو بہت نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے معلوم نہیں آسانی سے دوسری شادی میسر ہوگی یا نہیں _ فرض کیجئے کسی عورت کا انتخاب کیا تو ضروری نہیں کہ پہلی سے بہتر ہوگی ممکن ہے اس میں کچھ دوسرے عیب ہوں جو شاید بدگمانی کے عیب سے بھی بدتر ہوں _ سب سے بڑھ کر بچوں کی خرابی ہے وہ دربدر ہوجاتے ہیں _ سب سے بڑی مشکل جو پیش آتی ہے وہ سو تیلی ماں کا بچوں کے ساتھ سلوك ہے مرد اگر یہ خیال کرتا ہے کہ اس شکی عورت کو طلاق دے کر اس کے شر سے نجات حاصل کر لے گا اور بے عیب عورت سے شادی کرکے سکون و آرام کی زندگی شروع کرے گا تو اس کو جان لینا چاہئے کہ یہ محض اس کا خیال خام ہے او رایسے حالات پیدا ہوجانا بہت بعید ہے _
عورت کے لئے بھی طلاق لے لینا سکون وخوش بختی کا باعث نہ ہوگا _ شاید وہ سوچے کہ اس طریقے سے اپنے شوہر سے انتقام لے لے گی _ جی نہیں اس طرح وہ خود اپنے لئے نئي نئي پریشانیاں اور مصیبتیں کھڑی کرلے گی یوں آسانی سے دوسرا شوہر حاصل نہیں ہوجائے گا _ شاید ساری عمر بیواؤں

جیسی زندگی گزارنی پڑے اور انس و محبت اور بچوں کی نعمت سے محروم رہ جائے _ بالفرض اگر کوئي خواستگار پیدا بھی ہوجائے تو معلوم نہیں کہ پہلے شوہر سے بہتر ہوگا _ ممکن ہے ایسے مرد سے شادی کرنی پڑے جسکی بیوی مرگئي ہو یا اسے طلاق دے دی ہو _ ایسی حالت میں مجبور ہوگی کہ خود اپنے بچوں کے فراق میں تڑپے اور دوسرے کے بچوں کوپالے _ اس کے علاوہ گوناگوں دوسری مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا لہذا نہ تو آپس میں لڑائي جھگڑے ہی میان بیوی کو اس مخمصے سے نکال سکتے ہیں اور نہ ہی طلاق و علیحدگی _ البتہ ایك تیسری راہ بھی موجود ہے اور یہی راہ سب سے بہتر اور مناسب ہے _
وہ تیسری راہ یہ ہے کہ میاں بیوی سختی اور ضد سے کام نہ لے کر عقل و تدبر کا راستہ اختیار کریں _ اس سلسلے میں مردکی ذمہ داری زیادہ ہے بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس مشکل کی کنجی اسی کے ہاتھ میں ہے وہ اگر ذرا تحمل و بردباری اور دانمشندی سے کام لے تو خود بھی مصیبت و پریشانی سے محفوظ رہ سکتا ہے اور اپنی بیمار بیوی کو بھی اس مصیبت سے نجات دلا سکتا ہے _
اب یہاں میرا روئے سخن مرد ہیں _
مردوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اول تو اس نکتہ کو مد نظر رکھئے کہ آپ کی بیوی اپنے شکی پن کے باوجود آپ چاہتی ہے زندگی اور بچوں کو عزیز رکھتی ہے جدائي کے خیال سے اسے وحشت ہوتی ہے آپ کی زندگی کے افسوس ناك حالات کے سبب دلی طور پررنجیدہ ہے اگر آپ کو عزیز نہ رکھتی ہوتی تو حسد نہ کرتی وہ نہیں چاہتی کہ اس طرح کے حالات پیدا ہوں مگرکیا کرے کہ بیمارہے _ فقط ہارٹ اٹیك، اپنڈیکس ، کینسر اورپیٹ کے امراض ہب بیماریاں نہیں ہیں بلکہ اعصابی بیماریوں کا شمار بھی مہلك بیماریوں میں ہوتا ہے _ آپ کی بیوی اگر چہ نفسیاتی امراض کے اسپتال میں زیر علاج نہیں ہے لیکن در حقیقت وہ ایك نفساتی مریض ہے _ اگر یقین نہ ہو تو کسی ماہر نفسیات سے رجوع کر کے تصدیق کرلیجئے _ ایك ایسی خاتون پر ترحم اور ہمدردی کی نگاہ ڈالنی چاہئے _ نہ کہ اس سے انتقام لینا چاہئے _ اس کے حال زار و پریشان افکار پر رحم کھایئے بیمار سے لڑائي جگھڑا نہیں کیا جاتا _ اس کی گستاخیوں اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ناروابا تو ں پر اپنے شدید رد عمل کا اظہار نہ کیجئے _ لڑائي جھگرا اور شور و غل نہ کیجئے _ مارپیٹ اور گالم گلوج سے کام نہ لیجئے _ خاندانوں کی حمایت کرنے والی عدالت سے رجوع نہ کیجئے _ بات چیت بند نہ کردیجئے _ طلاق اور علیحدگی کی بات نہ کیجئے _ اس طرح کے کسی بھی طرز عمل سے ان خاتون کی بیماری کا علاج نہیں ہوسکتا _ بلکہ اس میں اور شدت پیدا ہوجائے گی _ آپ کی بد مزاجی اور برا سلوك اس کے شك کی سچ ثابت کر نیکی دلیل ہوگا صحیح طریقہ کاریہ ہے کہ جہاں تك ہوسکے محبت کا اظہار کیجئے _ممکن ہے اس کے شکی پن اور وہم سے آپ تنگ آگئے ہوں اور اس صورت حال سے آپ پوری طرح اکتا چکے ہوں لیکن اور کوئي چارہ ہی نہیں ہے آپ کو اس طرح محبت کا اظہار کرنا چاہئے کہ اسے یقین آجائے کہ آپ کا دل مکمل طور پر اس کی محبت سے سرشار ہے اور کسی کے اس میں جگہ پانے کي گنجائشے ہی نہیں _ دوسرے یہ کہ آپس میں مفاہمت اور صلح و صفائي پیدا کرنے کی کوشش کیجئے _ اس سے کوئي بات چھپائیےہیں _ اپنے خطوط اطمینان سے پڑھ لینے دیجئے _ کسی مخصوص الماری یا ضروری کاغذات اور اسناد کے بکس کی چابی اپنے نہ رکھئے بلکہ اس کے سپرد کردیجئے تا کہ اگر اس کا دل چاہے تو کھول کر دیکھ لے _ اگر آپ کی جیبوں کی تلاشی لیتی ہے تو ناراض نہ ہوئیے آپ کے تمام اعمال اور حرکات و سکنات کی نگرانی کرتی ہے تو کرنے دیجئے اس قسم کی باتوں پر نہ صرف یہ کا ناراضگی کا اظہار نہ کیجئے بلکہ اس کو ایك عام بات اور آپس میں صدق و صفائي کا لازمہ سمجھئے روزانہ کے مشاغل کے بعد اگر کوئي کام نہ ہو تو ذرا جلدی گھر آجایا کیجئے _ اور اگری کوئي کام آپڑے تو پہلے سے اپنی بیوی کو بتادیجئے کہ میں فلان جگہ جاؤں گا اور فلاں وقت لوٹوں گا _ کوشش کیجئے کہ اس کی خلاف ورزی نہ ہو اور اگر اتفاق سے وہدہ کے مطابق مقررہ وقت پر نو لوٹ سکیں تو صراحت کے ساتھ فوراً دیرسے لوٹنے کی وجہ بیان کردیجئے _ دھیان رکھئے کہ ان تمام مراحل میں ذرا سا بھی جھوٹ نہ بولئے ورنہ اس کی بدگمانی میں اضافہ ہوجائے گا _ کاموں میں اس سے صلاح و مشورہ لیجئے _ اس سے کوئي بات پوشیدہ نہ رکھئے بلکہ اپنے روزمرہ کے کاموں کے متعلق اس سے بات چیت کیا کیجئے _ کبھی بھی صداقت و سچائي کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیئے اس سے کہئے کہ جہاں بھی شك و شبہ ہو وہاں بغیر کسی جھجك کے وضاحت کرلے تا کہ اس کے

دل میں کوئي گرہ نہ رہ جائے _

دوسرے یہ کہ ممکن ہے جناب عالی ایك پاك و پاکیزہ انسان ہوں حتی کی خیانت کرنے کا ارادہ تك نہ رکھتے ہوں لیکن عورتوں کی بدگمانیاں اکثر بلا سبب نہیں ہوتی ہیں _ یقینا غفلت میں آپ سے کوئي ایسا فعل سرزدہوگیا ہوگا کہ جس کا اس کے ذہن پر خراب اثر پڑا ہوا ور رفتہ رفتہ پڑھ کر شك و بدگمانی کی شکل اختیار کرگیا ہو _ لازم ہے کہ اپنے موجودہ اگر گزشتہ اعمال اور سلوك پر غور کیجئے اور اپنی بیوی کی بدگمانی کا اصل سبباور اس کی جڑ تلاش کرکے اس کو رفع کرنے کی کوشش کیجئے اگر آپ غیر عورتوں سے ہنسی مذاق کرتے ہں تو اس عمل کو ترك کیجئے کیا ضرورت ہے کہ دوسری عورتیں تو آپ کو بہت خوش اخلاق اور خوش گفتار سمجھیں لیکن آپ کی بیوی کی رنجش کا سبب بنے اور آپ کی گھریلو زندگی ناخوشگوار ہوجائے کیا ضرورت ہے کہ اپنی سیکریٹری سے آپ گھل مل کے باتیں کریں شو خیال کریں اور آپ کی بیوی کو شك ہوجائے کہ اس سے آپ کے تعلقات ہیں بلکہ ایسی صورت میں کیا ضروری ہے کہ عورت کو ہی سیکریٹری رکھیں _ محفلوں میں غیر عورتوں سے گر مجوشی کا اظہار نہ کریں ان کی طرف زیادہ توجہ نہ دیں _ اپنی بیوی سے ان کی تعریف نہ کریں _ اگر کسی بیوہ عورت کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو بہتر ہے کہ پہلے اپنی بیوی کو بتادیجئے بلکہ اس کا رخیر کو اسی کے ہاتھوں انجام دلوایئےو زیادہ بہتر ہے _ یہ نہ کہئے کہ کیا میں قیدی اور غلام ہوں کہ اس قدر مقید ہوکر زندگی گزاروں _ جی نہیں نہ آپ اسیر ہیں اور نہ غلام _ بلکہ عاقل اور مدبر مرد ہیں اور اپنی بیوی سے تعاون کرتے ہیں اور اس سے وفاداری کے عہد کو نبھاتے ہیں _ محبت و وفاداری کا تقاضہ ہے کہ بیوی کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جائے اور اپنے فہم و تدبر سے اس کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کی جائے _ دانشمندانہ طرز سلوك اور ایثار کے ذریعہ اس بڑے خطرہ کو جو آپ کے خاندان کے مقدس مرکز کو درہم برہم کرنے کا سبب بن سکتا ہے ، رفع کیجئے _ اور اس طریقے سے آپ نہ صرف اپنی بیمار بیوی کی بہت بڑی خدمت انجام دیں گے بلکہ اپنے معصوم بچوں کو بھی دربدری اور رنج و غم سے نجات دلا سکیں گے اورخو د بھی ذہنی پریشانیوں سے محفوظ رہیں گے _ البتہ جو مرد ایسے حساس موقعوں پر ایثار سے کالم لیتا ہے خدا بھی اس کو عظیم اجر عطا فرماتا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:" ہر حال میں عورتوں کے ساتة نبھائےن سے اچھی طرح پیش آئےا کہ ان کے افعال اچھے ہوں _ (67)
حضرت امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:" بیوی کے حقوق میں سے ایك حق شوہر پر یہ ہے کہ اس کی جہالت او رنادانیوں کو معاف کردے _ (68)
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں:جو مرد اپنی بداخلاق بیوی کا ساتھ نبھاتا ہے خداوند عالم اس کے ہر صبر کے عوض، حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کے ثواب کے برابر کا ثواب علا کرتاہے _ (69)
اب چند باتیں خواتین کی خدمت میں عرض ہیں :
خاتون محترم آپ کے شوہر کی خیانت کا مسئلہ دوسرے تمام موضوعات کی مانند ثبوت و دلائل کا محتاج ہے اس کی خیانت جب تك قطعی طور پرثابت نہ ہوجائے شرعی اور اصولی طور پر آپ کو اسے مورد الزام ٹھرانے کا حق نہیں ہے _ کیا یہ مناسب ہوگا کہ صرف ایك شبہ میں کسی بے گناہ انسان پر تہمت لگادی جائے _ اگر دلیل و ثبوت کے بغیر کوئي آپ پر الزام لگائے تو کیا آپ ناراض نہ ہوں گی ؟ کیا ایك یا چند کم عقل اور بدطینت لوگ خیانت جیسے اہم موضوع کو ثابت کرسکتے ہیں؟
خداوند بزرك و برتر قرآن مجید میں فرماتا ہے :" اے ایماندارو بہت سی بدگمانیوں سے پرہیز کرو کیونکہ بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں" _ (70) امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں : بے گناہ انسان پر بہتان باندھنا بڑے بڑے پہاڑوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے _ (71) حضرت رسول خدا (ص) کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص کسی مومن مرد یا مومن عورت پر تہمت لگائے گا خداوند عالم قیامت کے دن اس کو آگ میں ڈال دے گا تا کہ اپنے اعمال کی سزا پائے
خاتون گرامی نادانی ، جلد بازی اور فضول خیالات سے اپنا دامن بچائیے متین اور عاقل بنئے جس وقت آپ رنجیدہ اور غصہ میں نہ ہوں تنہائي میں ٹھنڈے دل سے اپنے شوہر کی خیانت کے قرائن و شواہد پرغور کیجئے _ بلکہ ایك کاغذ پر نوٹ کرلیجئے _ اس کے بعد اس جھگڑے کے اسباب

اور احتمالات کو اس کے برابر میں لکھ لیجئے پھر ایك انصاف پرور اور عادل قاضی کی مانند غور کیجئے کہ یہ دلائل کس حد تك صحیح ہیں _ اگر قابل یقین نہیں ہیں تو بھی کوئي بات نہیں _ تحقیق کیجئے لیکن اس بات کو مسلّم اور قطعی نہ سمجھ لیجئے اور بے دلیل بدگمانیوں کے سبب خود اپنی اور اپنے شوہر کی زندگی تلخ بنادیجئے مثلاً کارمیں سرکے ایك کلپ یاپن کے پائے جانے کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں:_

1_ آپ کے شوہر کے رشتہ داروں مثلاً بہن، بھانجی ، بھتیجی ، پھوپھی ، خالہ و غیرہ میں سے ممکن ہے کوئي کارمیں بیٹھا ہو اور یہ کلپ اس کا ہو _

2_ شاید آپ کا ہی ہو اور پہلے جب آپ کارمیں بیٹھی ہوں اس وقت آپ کے سرسے گرگیا ہو _
3_ اپنے کسی دوست یا ملنے والے کو جو اپنی بیوی کے ساتھ ہو کارمیں بیٹھایا ہو اور یہ کلپ اس کے دوست کی بیوی کا ہوسکتا ہے _

4_ کسی مصیبت زدہ عورت کو اس کے گھر پہونچا دیا ہو _

5_ شاید کسی دشمن نے عمداً کلپ کوکارمیں ڈال دیا ہوتا کہ آپ کو شك میں مبتلا کرکے آپ کی بدبختی کے اسباب فراہم کرے _

6_ شاید اپنی سیکریٹری یا پانے ساتھ کام کرنے والی کسی خاتون کو ہٹھایا ہواور یہ کلپ اس کا ہو _

7_ اور یہ احتمال بھی ہے کہ اپنی محبوبہ کا کارمیں بٹھاکر عیاشی کرنے گیا ہو _ لیکن یہ احتمال دوسرے احتمالات کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مقابلہ میں بعید ہوتا ہے بہرحال اس بات کے متعلق صرف قیاس آرائي کی جا سکتی ہے لیکن اور تمام امکانات کو نظر انداز کرکے اس چیز کو مسلّمہ حقیقت نہیں سمجھ لینا چاہئے اور ہنگامہ بر پا نہیں کردینا چاہئے _ اگر آپ کا شوہر دیرے سے گھر آتا ہے تو یہ اس کی خیانت کی دلیل نہیں ہوسکتی شاید اوورٹائم کرتا ہو _ کوئي ضروری کام آگیا ہو یا اپنے کسی دوست رشتہ داریا دفتر کے ساتھی کے گھر چلا گیا ہو _ علمی یا مذہبی جلسے میں شرکت کرنے گیا ہویا یوں ہی گھومنے گیا ہو جس کے سبب دیرسے گھر آیا ہو _

87

اگر کوئي عورت آپ کے شوہر کی تعریف کرتی ہے اور اس کو خوبرو و جوان کہتی ہے تو اس میں اس کا کیا قصور ہے _ خوش اخلاقی کو خیانت کی دلیل نہیں کہا جا سکتا _ اگر وہ بداخلاق ہوتا تو کوئي اس کے پاس نہ آتا _ کیا آپ اس سے یہ توقع رکھتی ہیں کہ بداخلاقی کا مظاہرہ کرے اور سب اس کو بدمزاج سمجھیں اور اس سے کوسوں دوربھاگیں؟ اگر کسی بیوہ اور اس کے یتیم بچوں کے ساتھ رحم دلی کا برتاؤ گرتاہے تو اس کو اس کی خیانت کی دلیل نہیں کہا جا سکتا _ شاید از راہ ہمدردی اور خدا کی خوشنودی کی خاطر غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرتا ہو _

اگر آپ کے شوہر کی کوئي مخصوص الماری یا دراز ہو یا اپنے خطوط پڑھنے کی اجازت نہ دیتا ہو تو اسے بھی اس کی خیانت سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا _ بہت سے مرد اپنے رازوں کو ذاتی طور پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں اور پسند نہیں کرتے کہ ان کے امور سے کوئي باخبر ہو _ ممکن ہے ان کے کام کی نوعیت اس قسم کی ہو جس میں کچھ چیزوں کو نہایت خفیہ طریقہ سے رکھنا ضروری ہو یا وہ سمجھتا ہو کہ آپ رازوں کو مخفی نہ رکھ سکیں گی _

بہر حال کوئي بھی سبب ہوسکتا ہے اور یوں ہی اس پرشك و شبہ کی بنیاد قائم نہیں کی جا سکتی _ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں بھی آپ کو کسی قسم کا شك و شبہ ہو بہتر ہے کہ فوراً اس کے متعلق اپنے شوہر سے بات کریں _ لیکن اعتراض کے طور پر نہیں بلکہ حقیقت جاننے کے خیال سے ، اس سے یونہی پوچھئے کہ فلاں امور کے متعلق مجھے بدگمانی ہوگئي ہے ، براہ مہربانی حقیقت حال سے مجھے مطلع کیجئے تا کہ مجھے اطمینان ہوجائے _ ا س وقت اس کی بات خوب غور سے سنئے _ اور اگر آپ کا شك دور ہوگیا ہے تو بہت اچھا ہے لیکن اگر آپ اس کے جواب سے مطمئن نہیں ہوئي ہیں تو بعد میں اس کے متعلق تحقیق و چھان بین کیجئے تا کہ حقیقت آپ پر روشن ہوجائے _ اگر تحقیق کے ضمن میں کسی بات کے متعلق آپ کو علم ہوجائے کہ آپ کے شوہر نے جھوٹ کہا تھا اور حقیقت کے خلاف بات بیان کی تھی تو صرف اس جھوٹ کو اس خیانت کی دلیل نہ مان لین کیونکہ ممکن ہے وہ بے گناہ ہو لیکن اسے آپکی بد گمانی کا علم ہو اس لئے جان بوجھ کر حقیقت کے برخلاف بات بیان کی ہو کہ کہیں آپ کے شك و شبہ میں

88

اضافہ ہوجائے _ بہتر ہے کہ اس سلسلے میں پھر اس سے پوچھئے اور اس کی غلط بیانی کی وجہ دریافت کیجئے _ البتہ اس نے یہ اچھا کام نہیں کیا کہ جھوٹ کا مرتکب ہوا _ بہتر ہوتا کہ صحیح بات بیان کردی ہوتی کیونکہ صداقت سے بڑھ کر کوئي چیز نہیں لیکن اگر اس نے غلطی کی ہے تو آپ اپنی نادانی اور جہالت کا ثبوت نہ دیں بلکہ اسی سے صراحت سے کہہدیجئے کہ آئندہ جھوٹ نہ بولے _ اگر آپ وضاحت چاہیں اور آپ کا شوہر اطمینان بخش طریقے سے توضیح نہ کرسکے تو اس بات کو اس کی خیانت کی مستحکم اور قطعی دلیل نہ سمجھ لیجئے _ کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ شاید اصل بات بھول گیا ہو _ یا آپ کی بدگمانی کے سبب سراسیمہ ہوگیا ہو اور اطمینان بخش جواب نہ دے سکا ہو ایسے موقع پر بات کو ختم کردیجئے اور کسی مناسب موقع پر اس موضوع کے متعلق بات کیجئے اور اس قضیہ کا سبب دریافت کیجئے _ اگر کہہے کہ میں بھول گیا ہوں تو اس کی بات کو مان لیجئے اس کے بعد بھی اگر آپ کا شك باقی ہے تو دوسرے طریقے اس اس کی تحقیق کیجئے تیسری بات یہ کہ اپنے شك و شبہ کا اظہار ہر کسی کے سامنے نہ کیجئے کیونکہ ان میں آپ کے دشمن یا ایسے لوگ ہوسکتے ہیں جو آپ سے حسد کرتے ہوں لہذا وہ آپ کی بات کی تائید کرکے اس میں کچھ اور حاشیہ آرائي کردیں گے تا کہ آپ کی زندگی میں تلاطم پیدا ہوجائے یا ہوسکتا ہے کہ جس کے سامنے آپ بیان کریں وہ آپ کا دمشن نہ ہو لیکن نادان ، ناتجربہ کار اور ہربات پر فوراً یقین کرلینے والا ہو اور ہمدردی کے خیال سے آپ کی ہاں میں ہاں ملائے بلکہ اور کچے فضول باتوں کا اضافہ کرکے آپ کے ذہن کو پریشان کردے _ لہذا مناسب نہیں ہے کہ آپ نادان اور ناتجربہ کارلوگوں سے مشورہ لیں حتی کہ اپنی ماں، بہنوں اور عزیزوں سے بھی نہ کہیں _ البتہ اگر آپ ضروری سمجھتی ہیں تو اس کام کے لئے اپنے کسی عقلمند ، تجربہ کار، ہوشیار اور خیرخواہ دوست کا انتخاب کریں اور اسے ساری بات بتا کر اس سے مشورہ لیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چوتھی بات یہ ہے کہ اگر شواہد و دلائل کے ذریعہ آپ کے شوہر کی خیانت ثابت نہ ہوسکے اور آپ کے عزیز و اقارب اوردوستوں نے بھی تصدیق کردی ہو کہ ان دلائل کے ذریعہ آپ کے شوہر کي

خیانت ثابت نہیں ہوتی او روہ بے گناہ ہے نیز آپ کے شوہر بھی ثبوت و دلائل کے ذریعہ اور قسمیں کھاکر اپنی بے گناہی کا یقین دلائیں ، لیکن اس کے باوجود آپ کی بدگمانی اور شك و شبہ دور نہیں ہوتا تو یقین کیجئے کہ آپ بیمار ہیں اور آپ کا یہ وہم ، نفسیاتی اور اعصابی مرض کا نتیجہ ہے _ لہذا ضروری ہے کہ کسی اچھے اور تجربہ کارنفسیاتی ڈاکٹر (سائیکوجسٹ)کے پاس جاکر اپنا علاج کرائیےور اس کے کہنے پر عمل کیجئے _

پانچویں بات یہ ہے کہ آپ کی مشکل کا حل وہی ہے جس کا ذکراوپر کیا گیا ہے _ لڑائي جھگڑے چیخ پکار، اور ہنگاموں کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ آپ کی مشکل حل نہیں ہوسکتی بلکہ اور دوسری بہت سی مشکلات لاحق ہونے کا امکان ہے _ خاندانوں کی حمایت کرنے والی عدالت سے بھی رجوع نہ کریں _ علیحدگی اور طلاق کا مطالبہ نہ کریں _ اپنے شوہر کو بدنام نہ کرتی پھریں _ کیونکہ اس طرح کی باتوں سے کوئي اچھا نتیجہ بر آمد نہیں ہوگا بلکہ ایسی صورت میں ممکن ہے دشمنی اور ضد پیدا ہوجائے اور مجبور ہوکر آپ کا شوہر طلاق دیدے اور آپ کی زندگی کا شیرازہ بکھر جائے _ یہ صورت حال آپ کے لئے ذرا بھی نفع بخش نہ ہوگی اور ساری عمر آپ پچھتاتی رہیں گی _

ایسے وقت میں صبر و ضبط اور دانشمندی سے کام لینا چاہئے _ گھبراکے کوئي خطرناك فیصلہ نہ کیجئے _ خودکشی کا اقدام نہ کیجئے _ کیونکہ اس قبیح عمل کا ارتکاب کرکے اپنی دینا بھی کھوئیں گی اور آخرت میں بھی ہمیشہ کے لئے دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہیں گی _ کیا یہ نہایت افسوس ناك بات نہیں کہ انسان ایك فضول سے خیال کے پیچھے اتنا جذباتی ہوجائے کہ اپنی قیت زندگی کا خاتمہ کرلے _ کیا یہ بہتر نہیں کہ عقلمندی اور بردباری سے کام لے کر اپنے مسائل کو سلجھانے کی کوشش کی جائے ؟

اور چھٹی بات یہ ہے کہ اگر آپ کی بدگمانی دور نہیں ہوئي ہے اور آپ کو شك یا یقین ہے کہ آپ کے شوہر کی دوسری عورتوں پر بھی نظر ہے تو ایسی صورت میں بھی قصور خود آپ کا اپنا ہے اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ میں اتنی صلاحیت و لیاقت اور فہم وتدبر نہیں ہے کہ اپنے

شوہر کے دل کو اس طرح مسخر کرلیں کہ اس میں دوسری عورتوں کے سمانے کی جگہ ہی باقی نہ رہے _ لیکن اب بھی دیر نہیں ہوئي ہے _ ہٹ دھرمی اور نادانی چھوڑیئے خوش اخلاقی ، اچھے رویہ اور محبت کا مظاہرہ کرکے اپنے شوہر کے دل میں اس طرح اپنی جگہ بنالیجئے کہ اس کو صرف آپ ہی آپ نظر آئیں اور آپ کے علاوہ کوئي دوسری عورت اس میں جگہ نہ پا سکے _

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

دوسروں کی برائي کرنے والوں کی باتوں پر توجہ نہ دیجئے :

عام طور پر لوگوں میں ایك بہت بری عادت ، دوسروں کی برائي اور عیب جوئي کرنے کی ہوتی ہے _ یہ گندی عادت بذات خود بہت بری چیز ہونے کے علاوہ بیشمار خراب نتائج کی حامل ہوتی ہے _ اس کے سبب بدگمانیاں اور غلط فہمیاں پیدا ہوجاتی ہیں _ نفاق و دشمنی پیدا ہوجاتی ہے _ اس کے سبب آپ میں انس و محبت کے رشتے منقطع ہوجاتے ہیں _ دوستی و صمیمت کا خاتمہ ہوجاتاہے _ خاندانوں کے آپس کے تعلقات میں سر مہری آجاتی _ میاں بیوی میں ترفہ اندازی اور علیحدگی کا سبب بنتی ہے قتل و غارت گری کا باعث بنتی ہے _

افسوس ناك بات تو یہ ہے کہ یہ عظیم عیب کچھ اس طرح ہمارے معاشرہ میں سرایت کرگیا ہے کہ لوگ اس کو عیب اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

برائي ہی نہیں سمجھتی ہر مجلس میں اس کے ذریعہ منہ کا مزہ بدلا جاتا ہے اور ہر محفل کے لئے یہ عادت زینت بخش اور مشغلہ شمار کی جاتی ہے _ کم ہی ایسی محفلیں ہوں گے جہاں کسی کی بدگوئي نہ کی جائے_ خاص طور پر اگر زنانہ محفل ہو اور دو عورتیں آپس میں مل بیٹھیں تو ایك دوسرے کی غیبت اوربے پر کی باتیں شروع ہوجاتی ہیں _ یہ اس کی برائي کرتی ہے وہ اس کی مذمّت کرتی ہے ، غیبت کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے _ گویا عیب جوئي کرنے کا مقابلہ رکھا گیا ہے _ اور سب سے بدتر تو یہ کہ جب دوسروں کو چھوڑ کرایك دوسرے کے شوہر پر تنقید کرنے پر اتر آتی ہیں _ ایك دوسری کے شوہر میں کیڑے نکالنا شروع کرتی ہے _ ایك دوسری کے شوہر کی شکل و صورت کی برائي کرتی ہے یا اس کی تعلیمی سطح پر اعتراض کرتی ہے یا اس کے اخلاق و کردار کو اپنی تنقید کا نشانہ بناتی ہے یا اس کی مالی حالت پر اظہار افسوس کرتی ہے _اگر تیل فروش ہے تو کہتی ہے تمہارے شوہر کے پاس سے تیل کو بواتی ہے ،

91

کس طرح اس کے ساتھ نباہ کرتی ہو _ اگر موچی ہے تو کہے گی بھلا موچی سے کیوں شادی کی ؟ اگر ڈرائیور ہے تو کان بھرے گی کہ تمہارا شوہر ہمیشہ سفر میں رہتا ہے یہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہے _ اگر قصاب ہے تو کہتی ہے اس کے پاس سے گوشت کی بو آتی ہے اگر دفتر میں کام کرتاہے تو کہتی ہے ایسے آدمی کو زندگی اور دفتر میں ذرا بھی آزادی حاصل نہیں ہوتی _ اگر غریب اور کم آمدنی والا ہے تو کہتی ہے ایسے غریب کے ساتھ کیسے گذار کرتی ہو_ اے ہئے تم ایسی خوبصورت اور میاں ایسا بدصورت اور بے ہنگنم کیسا چھوٹے سے قد کا ، کالا او ردبلا پتلا لاغر ہے _ بھلا ایسے مرد سے کیوں شادی کی تھي؟ کیا ماں باپ کوبھاری تھیں کہ ایسے آدمی سے تمہیں بیاہ دیا ؟ _ ارے تمہارے تو سینکڑوں رشتے آئے ہوں گے _ افسوس تمہیں ایسے جاہل کے پلے باندھ کرساری خوشیوں سے محروم کردیا نہ سینما، نہ تھیڑ نہ تفریح ، یہ بھی کوئي زندگی ہے ؟ اے ہئے تمہارا میاں کیسا بدمزاج ہے جب بھی اسے دیکھتی ہوں تیوریاں چڑھی ہوئي ایسے نك چڑھے کے ساتھ کیسے گزاراکرتی ہو؟ اتنا پڑ ھ لکھ کر بھلا ایك دیہاتی سے کیوں شادی کرلي؟ یہ اور اس قسم کی دوسری سینکڑوں باتوں کا عورت کے درمیان تبادلہ ہوتا رہتا ہے در اصل اس قسم کی بے لگا م باتوں کی عادت کچھ اس طرح پڑجاتی ہے کہ ذرا بھی نہیں سوچتیں کہ ان باتوں کے کیا نتائج ہوسکتے ہیں _ انھیں ذرا بھی فکر نہیں کہ ممکن ہے ان کا ایك جملہ کسی عورت کو اپنے شوہر سے بد ظن کردے اور انجام کا ر اس کا نتیجہ طلاق و علیحدگی بلکہ قتل و غارت گری ہو اور بسا بسا یا گھر تباہ و برباد ہوجائے _ اسی قسم کی عورتیں درحقیقت انسان کی صورت میں شیطان ہوتی ہیں خاندانوں کی خوشحالی اور سکون و اطمینان کی دشمن ہوتی ہیں جس طرح شیطان کا کام دشمنی ، اختلاف اور نفاق پیدا کرنا ہے اسی طرح یہ عورتیں بھی خوش و خرم گھرانوں کو دردناك اور تاریك قید خانوں میں تبدیل کردیتی ہیں_ اب یہ غور کرنا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے ؟ ہمارے معاشرے کی جملہ خرابیوں میں سے ایك یہ ایك انتہائي بری اور تباہ کن خرابی ہے _ حالانکہ اسلام نے اس چیز کی سختی سے ممانعت کی ہے لیکن ہم اس ذلیل عادت سے دستبردار ہونے پر تیار نہیں _

92

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں ، اے وہ لوگو جو زبانی طور پر تواسلام کا دم بھرتے ہو لیکن تمہارے دلوں میں ایمان نے راہ پیدا نہیں کی ہے ، مسلمانوں کی برائي نہ کیا کرو اور دوسروں کی عیب جوی کی فکر میں نہ رہو کیونکہ جو شخص دوسروں کے عیبوں کو ظاہر کرے گا خدا بھی اس کے عیوب برملاکرے گا اور اس صورت میں وہ رسوا ہوگا خواہ اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو_ (73)

کٹنی قسم کی یہ عورتیں ، اس قسم کی باتیں کرکے اپنے چند مقاصد پورے کر سکتی ہیں _ یا تو دشمنی اور کینہ کے سبب اس قسم کی باتیں کرتی ہیں تا کہ کسی خاندان کو تباہ کردیں یا جذبہ رشك و حسد ان کو عیب جوئي پر مجبور کرتا ہے ، یا اس قسم کی باتوں سے ان کا مقصد فخر اور خود ستائي ہوتا ہے اور دوسروں کی برائي کرکے چاہتی ہیں کہ اپنی خوبیاں دوسروں کے سامنے بیان کریں _ یا یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ انھیں خود اپنے عیب او رنقص کا علم ہو اور ان کا احساس کمتری انھیں دوسروں پر تنقید کرنے پر ابھارتا ہے _ یا سادہ لوح عورتوں کو فریب اور دھوکہ دینا ان کامقصد ہوسکتا ہے یا اس طریقے سے اپنی ہمدردی اور خیرخواہیہ جتانا چاہتی ہوں _ بعض عورتیں بلا مقصد صرف تفریح اور مشغلہ کے طور پر اپنی گندی عادت سے مجبور ہوکر ایسا کرتی ہیں _ بہر حال یہ بات تو مسلّم ہے کہ ان کا مقصد خیرخواہی یا ہمدردی نہیں _ یہ بری عادت جو ہمارے سماج میں مردوں اور عورتوں دونوں میں پائي جاتی ہے _ اس کے نتائج بے حد خطرناك ہوتے ہیں _ یہ خراب عادت دوستوں کے درمیان رخنہ ڈال دیتی ہے ، جنگ و جدال کا سبب بنتی ہے _ خوش و خرم زندگیوں کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شیرازہ بکھیردیتی ہے _ اس کے باعث کس قدر قتل و خون ہوجاتے ہیں _
قارئین محترم یقینا اس قسم کے بہت سے حادثات وواقعات آپ کی نظر سے بھی گزرے ہوں گے _ لیجئے ایك داستان پر توجہ فرمایئے_
ایك عورت نے عدالت میں شکایت کی کہ فلاں شخص ، میرے اور میرے شوہر کے درمیان ناچاقی پیدا کرنے کی غرض سے اس کی بے حد برائیاں کیا کرتا تھا _ کہتا تھا یہ

93

شخص ہرگز تمہارے قابل نہیں ہے _ تمہارے حال پر افسوس ہوتاہے کہ ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزاررہی ہو _ وہ تم سے بالکل محبت نہیں کرنا_ اس سے طلاق لے لوتا کہ میں تم سے شادی کرلوں _ اس کے بہکانے میں آکر میں گمراہ ہوگئي اور اس کی مدد سے میں نے اپنے شوہر کو قتل کرڈالا _ (74)

خاتون محترم
اب جبکہ آپ اس قسم کے افراد کے ناپاك مقاصد سے واقف ہوگئیں تو اس کا علاج اور حل بھی آپ کے پاس موجود ہے _ اگر اپنی اور اپنے شوہر و بچوں کی بھلائي چاہتی ہیں تو ایسے لوگوں سے ہوشیار رہئے اور اس قسم کی شیطان صفت انسانوں کے بہکانے میں نہ آجایئے ان کی ظاہری ہمدردی سے دھوکہ نہ کھاجایئےقین کیجئے یہ آپ کے دوست نہیں بلکہ آپ کی خوشبختی اور پر مسرت زندگی کے دشمن ہیں ان کا مقصد ، آپ کو تباہی و بردباری کے دہانے پر پہونچا دینا ہے _ سادہ لوحی اور ہر بات پر جلدی یقین کرلینے کی عادت سے پرہیز کیجئے _ اپنی ہوشیاری کے ذریعہ ان کے فاسد مقاصد کو بھانب لیجئے اور اگر یہ آپ کے شوہر کی برائي کرنا چاہیں تو ان کو فوراً ٹوك دیجئے اور بغیر کسی تکلف صاف صاف کہدیجئے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان دوستی اور آمد و رفت کا سلسلہ اسی صورت میں برقرار رہ سکتا ہے کہ آئندہ میرے شوہر کے خلاف آپ ایك کلمہ بھی نہ کہیں _ میں اپنے شوہر کو پسند کرتی اس میں کوئي عیب نہیں ہے _ آپ کو میری اور میرے شوہر اور بچوں کی نجی زندگی سے کوئي سروکار نہیں رکھنا چاہئے _
آپ کے ا س دوٹوك لب ولہجہ سے وہ لوگ اندازہ لگالیں کہ آپ کو اپنے شوہر اور بچوں سے شدید لگاؤ ہے لہذا آپ کو گمراہ کرنے سے مایوس ہوجائیں گے اور اس طریقے سے آپ ہمیشہ کے لئے ان کے شروفساد سے محفوظ ہوجائیں گی _ اس بات کی فکر نہ کیجئے کہ یہ بات ان کی رنجیدگی کا باعث ہوگی اور آپ کی دوستی میں فرق آجائے گا _ کیونکہ اگر وہ لوگ واقعی آپ کے دوست ہیں

94

تو نہ صرف یہ کہ ناراض نہیں ہوں گے بلکہ آپ کی اس عاقلانہ یادآوری سے متنبہ ہوجائیں گے اور آپ کا شکریہ اداکریں گے _ اور اگر دوست کی صورت میں آپ کے دشمن ہوں گے تو یہی بہتر ہے کہ میل جول ترك کردیں اور اگر آپ دیکھیں کہ وہ اس گندی عادت سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں تو بہتری اسی میں ہے کہ ان سے مکمل طور پر تعلقات منقطع کرلیں کیونکہ ایسے لوگوں سے دوستی اور میل جول ممکن ہے آپ کے لئے بدبختی کے اسباب فراہم کردے _

شوہر کی رضامندی ضروری ہے ، ماں کی نہیں
لڑکی جب تك ماں باپ کے گھر میں رہتی ہے اسے ان کی مرضی کے مطابق کام کرنا ہوتا ہے لیکن جب اس کی شادی ہوجاتی ہے اور وہ شوہر کے گھر چلی جاتی ہے تو اس کے فرائض بھی بدل جاتے ہیں _
شادی کے بعد اسے چاہئے کہ شوہر کی دیکھ بھال کرے اور اس کی رضامندی اور خوشنودی کو ہر چیز پر مقدم سمجھے _ حتی کہ جہاں پر ماں باپ اورشوہر کی خواہش میں تصادم ہورہا ہو وہاں صلاح اسی میں ہے ، کہ شوہر کی اطاعت کرے اور اس کی مرضی کے مطابق عمل کرے _ خواہ اس کے ماں باپ کی رنجیدگی اور ناراضگی کا سبب ہی کیوں نہ بنے _ کیونکہ شوہر کی خوشنودی حاصل کرنے سے ، انس و محبت کا رشتہ جو کہ شادی شدہ زندگی کی بقا کا ضامن ہوتا ہے ، مستحکم تر ہوجائے گا _ لیکن اگر ماں کی خواہش و مرضی کو اولیت دی تو ممکن ہے اس مقدس عہد و پیمان میں تزلزل پیدا ہوجائے یا ٹوٹ جائے _ کیونکہ بہت سی مائیں صحیح تربیت اور اعلی فکر کی حامل نہیں ہوتیں _ انھوں نے اب تك اس بات کو نہیں سمجھاہے کہ لڑکی اور داماد کوان کے حال پر آزاد چھوڑدینے ہی میں ان کی بہتری ہے تاکہ آپس میں ایك دوسرے سے مانوس ہوں اور مفاہمت پیدا کریں _اپنے حالات کے مطابق اپنی زندگی کے پروگرام کو تیارکرکے اس پر عمل کریں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور اگر کوئي مشکل پیش آجائے تو مشورہ اور مفاہمت سے اسے حل کریں _
صحیح تعلیم و تربیت سے عاری خواتین ، چونکہ اس حقیقت کو جو عین مصلحت کے مطابق ہے سمجھ نہیں باتیں اس لئے اس فکر میں رہتی ہیں کہ داماند کو اپنی مرضی کے مطابق چلائیں _ اسی لئے براہ راست

95

اور بالواسطہ طور پر ان کے امور میں مداخلت کرتی ہیں اور اس مقصد کے تخت اپنی بیٹی سے ، جو کہ ابھی جوان اور ناتجربہ کارہے اور اپنی بھلائي برائي سے پوری طرح آگاہ نہیں ہے ، استفادہ کرتی ہیں اس کو داماد پر اثر انداز ہونے کے لئے آلہ کار کے طور پر استعمال کرتی ہیں _ برابر حکم دیتی رہتی ہیں کہ اپنے شوہر سے کس طرح برتاؤ کرو ، کیا کہو ، کیا نہ کہو _ سادہ لوح لڑکی چونکہ اپنی ماں کو اپنا خیرخواہ اور مصلحت اندیش ، سمجھتی ہے اس لئے اس کی اطاعت کرتی ہے اور اس کے کہنے پر عمل کرتی ہے _ اگر داماد ان کی مرضی کے مطابق چلتا رہا تو کیا کہنے _ لیکن اگر اس نے سرتابی کو تو لڑائي جھگڑا ، رسہ کشی اور ضد کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے _ یہ نادان عورتیں ممکن ہے اس سلسلے میں اس قدر سختی اور ہٹ دھرمی سے کام لیں کہ اپنے بیٹی داماد کو اپنی ضد اور خود سری پر قربان کرکے ان کی زندگیاں تباہ کردیں _ بجائے اس کے کہ لڑکی کو نصیحت کریں ، ساتھ نبھانے گی ترغیب دلائیں ، تسلی دیں ، برابر اس کے شوہر کی برائیاں کرتی رہتی ہیں _ مثلاً ہائے میری بچی کی قسمت پھوٹ گئي _ کیسا خراب شوہر اس کے پلے پڑاہے کیسے اچھے اچھے رشتے آئے تھے _ فلان کی زندی کیسی اچھی گزرہی ہے _ میری بھانجی کو دیکھو اس کے کیا ٹھاٹ باٹ ہیں _ فلاں اپنی بیوی کے لئے کیسے اچھے اچھے لباس لاتا ہے _میری لڑکی بھلا کسی سے کم ہے جو ایسی زندگی گزارہے ؟ ہائے میری بیٹی کے کیسے نصیب ہیں _ اس قسم کی باتیں جو ہمدردی اور خیرخواہی کے طور پرادا کی جاتی ہیں سادہ لوح لڑکی کو شوہر اور زندگی کی جانب سے بدظن اور سرومہر بنادیتی ہیں اور بہانہ بازیوں اور باہمی رنجش کے اسباب فراہم کردیتی ہیں _ لڑکی کے دل میں زہر آگین خیالات سرایت کرجاتے ہیں اور وہ بہانے تلاش کرکے اپنے شوہر سے لڑتے جھگڑتی اور اسے اذیت میں مبتلا کرتی ہے _ خود بھی اس کی حمایت میں کھڑی ہوجاتی ہیں اور زبانی و عملی طور پر اس کی تائید کرتی ہیں اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے کسی بھی چیز حتی کہ طلاق دلانے اور اپنی بیٹی کا گھر اجاڑنے سے بھی دریغ نہیں کرتیں _ ذیل کی داستانوں پر توجہ فرمائیے_

96

ایك تیس سالہ عورت نے اپنی پچاس سالہ ماں کو ، جو کہ اس کو اپنے شوہر سے جدا کردینے کا
باعث بنی تھی ، تھپڑماردیا _ عورت نے کہا کہ میری ماں مجھ سے میرے شوہر کی بے حد برائي کیا کرتی تھی اور اسے گھر اور خاندان سے بے تعلق رہنے کا الزام دیا کرتی تھی _ آخر کار مجھے اپنے شوہر سے اختلاف پیدا ہوگیا اور میں اس سے طلاق لینے پر تیار ہوگئي لیکن فوراً ہی مجھے اپنے فعل پر پشیمانی کا احساس ہو ا لیکن اس پشیمانی کا کوئي فائدہ نہ ہوا کیونکہ میرے شوہر نے علیحدہ ہونے کے چھ گھنٹے بعد ہی اپنی خالہ کی لڑکی سے منگنی کرلی اور میں نے فرط غم سے اپنی ماں کو ماردیا_ (75)
ای 39 سالہ مرد اپنی بیوی اور ساس کے ہاتھوں اتنا پریشان ہوا کہ اس نے خودکشی کرلی _ اس نے جو خط چھوڑ اس میں لکھا تھا چونکہ میری بیوی ، جس شہر میں ، میں کام کرتا ہوں ، آنے پر راضی نہیں ہوتی اور اپنے ناروا سلوك سے مجھے اس قدر اذیت پہونچاتی ہے کہ میں اس سے نجات حاصل کرنے کی غرض سے اپنی زندگی کا خاتمہ کررہا ہوں میری موت کی ذمہ دار میری بیوی اور اس کی ماں ہے _ (76)
ایك مرد نے اپنی ساس کی دخل اندازیوں سے پریشان ہوکر خودکشی کرلی _ (77)
ایك مرد نے جو اپنی سا س کی بیجا مداخلتوں کے سبب بے حد تنگ آگیا تھا ، اس کو ٹیکسی سے باہر پھینك دیا _ (78)
ظاہر ہے اگر لڑکیاں اس قسم کی نادان اور خود غرض ماؤں کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گی اور ان کے غلط خیالات کا اثر قبول کریں گی تو یقینا اپنے بسے بسائے گھر کو خود اپنے ہاتھوں تباہ کردیں گی _
لہذا جو عورت خوش و خرم زندگی گزارنے اور اپنی شادہ شدہ زندگی کو برقرار رکھنے کی خواہشمند ہے اسے چاہئے کے بغیر سوچے سمجھے اپنی ماں کے افکار و خیالات کو قبول نہ کرے اور اسے سو فیصدی درست اور مصلحت کے مطابق تصور نہ کرلے _ ایك عقلمند اور ہوشیار عوت ہمیشہ احتیاط اور عاقبت اندیشی سے کا لیتی ہے اپنے ماں باپ کی گفتار اور تجاویز پر خوب غور کرتی ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور اس کے انجام و نتائج کے بارے میں سوچتی ہے اور اس کے وسیلے سے اپنی ماں کو پرکھتی ہے _ اگر دیکھتی ہے کہ اس کی ماں تعاون کرنے اور ایك عاقلانہ روش اپنانے کی ترغیب دلاتی ہے تو جان لیتی ہے کہ وہ خیرخواہ ، عقلمند اور مدبر خاتون ہے _ اس صورت میں اس کے کہنے پر عمل کرنا چاہئے اور اس کی عاقلانہ ہدایوں کو قبول کرنا چاہئے لیکن اگر دیکھے کہ اپنی جاہلانہ باتوں اور غیر عاقلانہ تجاویز کے ذریعہ اس کو اپنے شوہر سے بد ظن کردیتی ہے اور اس کی بدبختی کے اسباب فراہم کرتی ہے تو یقین کرلینا چاہئے کہ وہ نادان ، بد سلیقہ اور بداخلاق ہے _ ایسے موقع پر دور استوں میں سے ایك کا انتخاب کیا جا سکتا ہے یا تو اپنی ماں کی رہنمائیوں اور احکام کے مطابق شوہر سے عدم تعاون کرے _ بہانہ بازیاں کرے شوہر کے خلاف اعلان جنگ کردے _ یا ماں کا باتوں پردھیاں نہ دے اور اپنے شوہر کی رضامندی اور خوشی کا خیال رکھے _ ایك سمجھدار عورت پہلی راہ کا انتخاب ہرگز نہیں کرے گی کیونکہ وہ سوچتی ہے ہ میں نے اگر ماں باپ کی باتوں پر عمل کیا تو اس کا یاك نتیجہ یہ ہوگا کہ میں راہ راست سے منحرف ہوجاؤں گی یا رساری زندگی شوہر کے ساتھ لڑائي جھگڑے اور کشمکش میں گزرنے گی اور میري، شوہر اور بچوں کی زندگی اجیرن ہوجائے گی _ یا طلاق لے لوں اور ماں باپ کے گھر لوٹ آوں _ ایسی صورت میں مجبور ہوجاؤنگی کہ ساری زندگی ماں باپ کے سرپڑی رہوں _ حالانکہ میں جانتی ہوں کہ وہ مجھ کو خاندان کے ایك اصلی ممبر کی حیثیت سے قبول کرنے کو تیار نہیں ہوں گے اور مجھ کو ایك بوجھ سمجھیں گے _اور مجھ سے جان چھڑانے کی کوشش کریں گے _ پس اس کے سوا کوئي چارہ نہیں کہ ذلت و خواری کے ساتھ زندگی گزاروں _ بھائي بہنوں کے لعن طعن سنوں اور اگر ماں باپ سے علیحدہ زندگی گزارنا چاہوں تو کہاں جاؤں _ تنہا کس طرح زندگی گزاروں _ اگر دوسری شادی کرلوں تو معلم نہیں پہلے شوہر سے بہتر ہوگا یا نہیں کیونکہ میری جیسی عورتوں کے لئے جن مردوں کے رشتہ آتے ہیں وہ عموماً طلاق یافتہ ہوتے ہیں یا ان کی بیویاں فوت ہوگئي ہوتی اورزیادہ تر بچوں والے ہوتے ہیں ایسی صورت میں ان کے بچوں کی دیکھ بھال کرنے پر بھی مجبور ہوجاؤں گی _

اس کے علاوہ اور دوسری سینکڑوں مشکلات اور درد سر کاسامنا ہوگا اور معلوم نہیں کہ دوسرا شوہر کیسا ہوگا _ شاید اس میں اس سے بھی زیادہ اور بدتر عیوب ہوں _ لیکن اس کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور ہوجاؤگی _ ممکن ہے میرے عدم تعاون کے سبب میرا شوہر پریشان ہوکر کوئي خطرناك فیصلہ کرلے _ فرار ہوجائے یا خودکشی کرلے _ ممکن ہے اس کشمکش اور ہٹ دھرمی کی نتیجہ میں خود میری جان پر بن آئے اور سوائے خودکشی کے اور کوئي چارہ نظر نہ آئے اور اس ناجائز اقدام کے ذریعہ اپنی دنیا و آخرت دونوں تباہ کرلوں _

ایسے حالات میں قضیہ کے ہر پہلو پرخوب غورو فکر کرنی چاہئے اور اس کے نتائج کا تجزیہ کرنا چاہئے اور اس کے انجام کو ذہن میں رکھ کر ایك تھوس فیصلہ کرنا چاہئے کہ ماں یا دوسرے رشتہ داروں کی غیر منطقی تجاویز اور فضول باتوں سے قطع نظر کرکے اپنے شوہر کی دیکھ بھال میں لگ جائے _ اور اپنی ماں سے مناسب لہجہ میں کہدے کہ میرے مقدر میں اسی مرد سے شادی ہونا لکھا تھا _ لہذا اب میری بہتری اسی میں ہے کہ پوری تندہی اور سنجیدگی کے ساتھ اس مشترکہ زندگی کو خوشحال اور پرمسرت بنانے کی کوشش کروں اور اپنے اچھے اخلاق و کردار کے ذریعہ اپنے شوہر کو راضی و خوش رکھوں _

وہی مجھکو خوش نصیب بنا سکتاہے _ وہی میرا شریك زندگی اور مونس و غمخوار ہے _ میری نظر میں اس سے بہتر کوئي دوسرا نہیں _ ہم لوگ مسائل کو خود حل کرلیں گے اور اگر کوئي مشکل آپڑی تو وہ حل ہوجائے گی _ آپ کی مداخلتوں کے سبب ممکن ہے ہماری ازدواجی زندگی تباہ و برباد ہوجائے _ اگر آپ چاہتی ہیں کہ ہماری آمدو رفت اور تعلقات قائم رہیں تو ہماری نجی زندگی میں بالکل دخل اندازی نہ کیجئے اور میرے شوہر کی برائي نہ کیجئے _ ورنہ میں آپ سے قطع تعلق کرنے پر مجبور ہوجاؤں گی اگر آپ کی ان باتوں اور نصیحتوں کا ان پر اثر ہوتا ہے اور وہ اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا کرلیتی ہیں تو آپ ان سے تعلقات قائم رکھیں لیکن اگراپنی اصلاح کرنے پر تیار نہیں تو آپ کی بہتری اسی میں ہے کہ ماں کے یہاں آنا جانا بہت کم کردیں _ اور اس طرح ایك بہت بڑے خطرے یعنی خاندان کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شیرازہ درہم برہم ہونے کے خطرے سے نجات حاصل کرلیں اور اطمینان کے ساتھ زندگی گزاریں _ اسی صورت میں ممکن ہے رشتہ داروں کی نظر میں آپ کی عزت ووقار کم ہوجائے لیکن اس کے بدلے میں آپ کے شوہر کی محبت و خوشنودی میں کئي گنا اضافہ ہوجائے گا اور اس کی نظروں میں آپ کی عزت ووقار بڑھ جائے گا _
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جس کا زیادہ بچے ہوں _ شوہر سے محبت کرنے والی ، پاك دامن اور باحیاہو اپنے ، رشتہ داروں کے مقابلے میں تسلیم نہ ہو لیکن اپنے شوہر کی مطیع و فرمانبردار ہو _ اپنے شوہر کے لئے آرائشے کرے _ خود کو غیروں سے محفوظ رکھے _ اپنے شوہر کی بات سنے اور اس کی اطاعت کرے _ جب دونوں تنہا ہوں تو اس کے ارادے پر عمل کرے لیکن ہر حال میں شرم و حیا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے"_
پھر فرمایا: تم میں سے بدترین عورت وہ ہے جو اپنے رشتہ داروں کی اطاعت کرے لیکن اپنے شوہر کی بات پر توجہ نہ دے _ کینہ ور اور بانجھ ہو _ برے کاموں سے پرہیز نہ کرے _ شوہر کی غیر موجودگی میں زینت و آرائشے کرے اور خلوت میں شوہر کی خواہشات کو رد کرے _ اس کے عذر کو قبول نہ کرے اور اس کے گناہوں کو معاف نہ کرے _ (79)

گھر میں بھی صاف ستھری اور سجی بنی رہئے :
اکثر خواتین کی عادت ہوتی ہے کہ جب باہر جاتی ہیں یا کسی جشن میں شرکت کرتی ہیں یا کہیں دعوت میں جاتی ہیں تو آرائشے کرتی ہیں بہترین لباس پہنتی ہیں اور حتی المقدور بہترین شکل میں گھر سے باہر جاتی ہی لیکن جب گھرواپس آتی ہیں گھر میں صاف ستھری نہیں رہتیں ، بنا ؤ سنگھا رنہیں کرتیں الجھے بالوں اور گھر داری کے لباس مس گھومتی رہتی ہیَ داغ لگے میلے کچیلے کیٹر ے پہنے رہتی ہیں _ حالا نکہ چا ہئے اس کے بر عکس عورت کو چا ئہے گھر میں اپنے شوہر کے لئے آرائشے

کرے _ اپنے شوہر کے لئے جو کہ اس کا دائمی شریك زندگی ، دوست ، مونس و غمخوار اور اس کے بچوں کا باپ ہے ،سجے بنے ،نازوانداز دکھائے اور اس کے دل کو اپنے بس میں کرلے تا کہ گلی کوچے کے دلبر اس کے دل میں جگہ نہ پا سکیں _ دوسروں کی کیا اہمیت ہے ان کے لئے زیب و زینت کی جائے _ کیا یہ بات قابل تاسف نہیں کہ عورت غیروں کی توجہ کا مرکز بننے کے لئے آرائشے و زیبائشے کرے اور جوانوں اور دوسری عورتوں کے لئے مشکلات پیدا کردے _
پیغمبر اسلام (ص) فرماتے ہیں : جو عورت خوشبولگا کرباہر جائے جب تگ گھر واپس نہ آجائے خدا کی رحمت سے دور رہتی ہے _ (80)
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے کہ تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہو اس کے لئے آرائشے کرے لیکن اپنا بناؤ سنگھار غیروں پر ظاہر نہ کرے اور تم میں سے بدترین عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں زینت کرے _ (81)
خاتون عزیز ایك مرد کے دل کو قابومیں کرنا ، وہ بھی ہمیشہ کے لئے، کوئي آسان کام نہیں ہے _ یہ نہ کہئے کہ وہ مجھے چاہتا ہے لہذا کیا ضرورت ہے کہ اس کے سامنے یجوں بنوں اور ناز و غمزے دکھاؤں جی نہیں اس کے عشق کی ہمیشہ حفاظت کیجئے _
یقین جانئے آپ کا شوہر چاہتا ہے کہ آپ اس کے سامنے ہمیشہ بنی سنوری اور صاف ستھری رہیں _ خواہ زبان سے نہ کہتا ہو _ اگر آپ اس کی دلی خواہش کو پورا نہ کریں تو ممکن ہے گھر سے باہر صاف ستھری اور سجی بنی عورتوں پر نظریں ڈالے اور آپ سے اس کا دل بھر جائے اور وہ گمراہ ہوجائے _ جب دوسری صاف ستھری سلیقہ مند عورتوں کو دیکھتا ہے تو ان کا مقابلہ آپ کی بری وضع قطع سے کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ یہ فرشتے ہیں جو آسمان سے نازل ہوئے ہیں آپ بھی گھر میں اس کے لئے صاف ستھری رہئے _ بناؤ سنگھارکیجئے _ اچھے اچھے لباس پہنئے نازو انداز دکھایئےا کہ وہ سمجھے کہ آپ بھی کم نہیں بلکہ ان عورتوں نے زیادہ اچھی اور خوبصورت ہیں _ ایسي

صورت میں آپ اس کے پائیدار عشق کی امید کرسکتی ہیں اور ہمیشہ کے لئے اس کے دل پرحکومت کرسکتی ہیں ایك شوہر کے خط پر توجہ فرمایئے لکھتا ہے _
"گھر میں میری بیوی کی حالت میں اور خدمت گارمیں کوئي فرق نہیں _ خدا کی قسم بعض وقت سوچتا ہوں ان خوبصورت اور نفیس لباسوں میں سے کوئي لباس گھر میں پہن لے جو اس نے دعوتوں اور اپنے کام پر جانے کے لئے تیار کیئے ہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور ان پرانے اور ڈھیلے ڈھالے بد وضع کپڑوں سے دستبردار ہوجائے _ کئي بارمیں نے اس سے کہا ، ڈیرکم از کم چھٹی کی دنوں میں توان نفیس لباسوں کو استعمال کرلیا کرو_ ترش روئي سے کہتی ہے: میں تمہارے اور بچوں کے سامنے پابند نہیں ہوں _ لیکن اگر ایك دن بھی اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے سامنے ٹھیك سے تیار ہوکر نہ جاؤں تو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے " (82)
شاید آپ کہیں کہ گھر اور باورچی خانہ کے کاموں کے ساتھ بن سنور کررہنا ممکن نہیں ہے لیکن اگر آپ اس عمل کی قدر و قیمت سے واقف ہوجائیں تو یقینا آپ اس مشکل کو حل کرسکتی ہیں _ گھر کے کاموں کو انجام دینے کے لئے ایك لباس مخصوص کر لیجئے اور کام کے وقت اسے استعمال کیجئے جب کام سے فارغ ہوجائیں اور آپ کے شوہر کے آنے کا وقت ہو اس وقت صاف ستھری ہوکر عمدہ لباس پہنئے بالوں کو سنواریئےور آراستہ ہوکر اپنے شوہر کی آمد کا انتظار کیجئے _
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: عورت پر لازم ہے کہ اپنے جسم میں خوشبو لگائے اپنا بہترین لباس پہنے _ بہترین طریقے سے زیب و زینت کرے _ اور ایسی حالت میں صبح اور رات کو اپنے شوہر سے ملے _ (83)
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : عورت کو آرائشے و زیبائشے ترك نہیں کرنا چاہئے خواہ ایك گلوبندی کیوں نہ ہوں ہاتھوں کو بھی سادہ نہیں رکھنا چاہئے چاہے تھوڑی سی مہندی ہی لگالے _ حتی کہ بوڑھی عورتوں کو بھی زینت و آرائشے ترك نہیں کرنا چاہئے _ (84)

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

102

اس پر اپنی مامتا نچھاور کیجئے

مصیبت اور بیماری کے وقت انسان کو تیمار داراور غمخوار کی ضرورت ہوتی ہے اس کا دل چاہتا ہے کہ کوئي اس سے ہمدردی کرے نوازش و دلجوئي کرکے اس کو تسکین دے _ تسلی و تشفی کے ذریعہ کے اعصاب کو سکون پہونچائے _ در اصل مرد وہی سابق بچہ ہوتا ہے جو بڑا ہوگیا ہے اور اب بھی ماں کی نوازش و محبت کا بھوکا ہوتا ہے _ مرد جب کسی عورت سے رشتہ ازدواج میں منسلك ہوتا ہے تو اس توقع رکھتا ہے کہ پریشانی اور بیماری کے موقعوں پر ٹھیك ایك مہربان ماں کی طرح کی تیمار داری اور دلجوئي کرے _
خواہر عزیز اگر آپ کے شوہر بیمار پڑگئے ہیں تو ان کے ساتھ پہلے سے زیادہ مہربانی کا برتاؤ کیجئے _ ان سے اظہار ہمدردی کیجئے اور افسوس کا اظہار کیجئے _ ان کی علالت پر اپنے شدید رنج و غم کو ظاہر کیجئے _ان کو تسلی دیجئے _ ان کے آرام کا خیال رکھئے _ اگر ڈاکٹر یا دوا کی ضرورت ہو تو مہیا کیجئے _ جس غذا سے انھیں رغبت ہو اور ان کے لئے مناسب ہو فوراً تیار کیجئے _ باربار ان کی احوال پرسی کیجئے اور تسلی دیجئے _ ان کے پاس زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے کی کوشش کیجئے _ اگر دردوتکلیف کی شدت سے انھیں نیند نہ آرہی ہو تو آپ بھی کوشش کریں کہ ان کے ساتھ جاگتی رہیں _ اگر آپ کو نیند آگئي تو جب آنکھ کھلے تو ہلکے سے ان کا سر سہلا کے دیکھئے اگر بیدار ہیں تو ان کا حال پوچھئے اگر رات جاگ کر گزری ہے تو صبح کو ناراضگی کا اظہار نہ کیجئے _ دن میں ان کے کمرے میں تنہائي اور خاموشی کا اہتمام رکھئے شاید کو نیند آجائے _ آپ کی ہمدردیاں اور نوازشیں ان کی تکلیف میں تسکین کا سبب بنیں گی اور ان کے صحت یاب ہونے میں معاون ثابت ہوں گی _ اس کے علاوہ اس قسم کے کام وفاداری ، صمیمیت اور سچی محبت کی نشانیاں سمجھی جاتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں زندگی میں لگن وحوصلہ پیدا ہوتاہے آپس میں محبت میں اضافہ ہوتا ہے _ اگر آپ بیمار ہوں گی تو یہی سلوك وہ آپ کے ساتھ کریں گے _

103
جی ہاں آپ کا یہ عمل ایك قسم کی شوہرداری ہے _ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : عورت کا جہاد یہ ہے کہ شوہر کی نگہداشت اچھی طرح کرے _ (85)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

راز کی حفاظت کیجئے _ عام طور پر خواتین کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنے شوہر کے اسرار و رموز سے باخبر رہیں وہ چاہتی ہیں کہ کسب معاش کی کیفیت ، تنخواہ ، بینك ، بیلنس ، دفتر رموز اور اس کے مستقبل کے فیصلوں اور ارادوں سے مطلع رہیں مختصر کہ اپنے شوہر سے توقع رکھتی ہیں کہ اپنے تمام رازوں کو ان پر برملا کردے اور ان سے کچھ پوشیدہ نہ رکھے اس کے برعکس بہت سے مرد اس بات پر تیار نہیں کہ اپنے تمام رازوں کو اپنی بیویوں پر ظاہر کردیں _ اور کبھی کبھی یہی موضوع گرما گرمی اور بدگمانی کا سبب بن جاتا ہے بیوی شکالیت کرتی ہے کہ میرے شوہر کو مجھ پر اعتبار نہیں اپنے رازوں کو مجھ سے مخفی رکھتا ہے اپنے خطوط مجھے پڑھنے نہیں دیتا _ اپنی آمدنی اور پس انداز کے بارے میں نہیں بتاتا _ مجھ سے اپنے دل کا حال نہیں کہتا _ میرے سوالوں کے جواب دینے میں تامل کرتا ہے بلکہ کبھی کبھی جھوٹ بولتا ہے _ اتفاق سے بعض مرد بھی اپنی زندگی کے اسرار و رموز بیوی سے پوشیدہ رکھنا پسند نہیں کرتے لیکن ان کا عذر یہ ہوتا ہے کہ عورتوں کے پیٹ میں کوئي بات نہیں سکتی _ وہ کسی بات کو پوری طرح پوشیدہ نہیں رکھ پاتیں _ ادھر کچھ سنا اور فوراً دوسروں سے کہدیا _ کوئي بھی بہانے بہانے سے اسرار ورموز کو ان کے منھ سے اگلواسکتا ہے _ اور اس طرح خواہ مخواہ ان کے لئے مصیبت کھڑی ہوسکتی ہے _

اگر کوئي انسان کسی کے رازوں کو جاننا چاہے تو آسانی کے ساتھ اس کی بیوی کو فراب دے کر اس کے ذریعہ سے اپنا مقصد پورا کرسکتا ہے یہ بھی ممکن ہے بعض عورتیں رازوں سے واقف ہونے کے سبب اس سے سوء استفادہ کریں _ حتی کہ اس کو شوہر پر غلبہ حاصلہ کرنے کا وسیلہ قرار دیں اور تسکین نہ ہونے کی صورت میں اس کی پریشانی کے اسباب فراہم کردیں _

البتہ مردوں کا یہ عذر کسی حد تك مدلل ہے _ عورتیں جلدی جذبات اور احساسات سے مغلوب ہوجاتی ہیں اور عام طور پر ان کے احساسات و جذبات ان کی عقل پر غالب آجاتے ہیں _ جب غصہ میں ہوتی ہیں تو مروت برتنا ان کے لئے دشوار ہوجاتا ہے _ ایسے وقت میں ممکن ہے رازوں کو جاننے کے سبب اس سے ناجائز فائدہ اٹھائیں اور مرد کے لئے مصیبت کھڑی کردیں _

قارئین گرامي اس قسم کے واقعات سے آپ خود بھی واقف ہوں گے _ لہذا عورت اگر چاہتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے کوئي چیز پوشیدہ نہ رکھے تو اسے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ رازوں کی اس طرح حفاظت کریں اور محتاط رہیں کہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی سے بھی اور کسی صورت میں بھی کوئي بات نہ کریں _ حتی اپنے قریبی عزیزوں اور گہرے دوستوں سے بھی اپنے شوہر کے رازوں کو نہ کہیں _ راز کی حفاظت کے لئے یہ کافی نہیں کہ خود تو دوسروں یہ کہہ دیں اور اس سے کہیں کہ کسی سے نہ کہنا _ یقینا جس کو راز دار بنایا گیا ہے اس کے بھی کچھ دوست ہوں گے اور ممکن ہے وہ آپ کے راز اپنے دوستوں سے کہہ دے اور کہے کہ کسی اور سے نہ کہنا _ ایك وقت انسان متوجہ ہوتا ہے کہ اس کا راز فاش ہوگئے ہیں لہذا عقلمن انسان اپنے رازوں میں کسی کو شریك کرنا ناپسند نہیں کرتا حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں : عاقل انسان کا سینہ اس کے رازوں کا صندوق ہوتا ہے _ (86)

حضرت علی علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے کہ دنیا و آخرت کی خوبیاں دوچیزوں میں مضمر ہیں رازکی حفاظت کرنے اور اچھے لوگوں سے دوستی کرنے میں _ اور تمام برائیاں دو چیزوں میں جمع ہوتی ہیں رازوں کو فاش کرنے اور بدکار لوگوں سے دوستی کرنے میں _ (87)

شوہر کوخاندان کا سرپرست مانئے

ہر ادارے ، تنظیم ، کارخانے ، دفتر ، بلکہ ہر سماجی تنظیم کو ایك ذمہ دار سرپرست کی ضرورت ہوتی ہے _ خواہ اس ادارے کے افراد کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی پائي بھی جاتی ہولیکن سرپرست کے بغیر ادارے کا انتظام بخوبی انجام نہیں پاسکتا _ ایك گھر کے نظام کو چلانا یقینا کسی بھی ادارے سے زیادہ دشوار اور قابل قدر ہے _ اور اس کے لئے ایك سرپرست کی زیادہ ضرورت ہے _

اس میں کوئي شك نہیں کہ ایك خاندان کے افراد کے درمیان آپس میں مکمل مفاہمت ، تعاون اور ہم آہنگی پائي جانے چاہئے _ لیکن ایك مدبر اور عاقل سرپرست کا وجود بھی اس کے لئے ضروری ہے جس گھر میں ایك مدبر اور بااثر سرپرست نہیں ہوتا یقینی طور پر اس گھر میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نظم وضبط کا فقدان ہوتا ہے _ گھر کی سرپرستی یا تو مرد کے سپرد ہو اور عورت اس کی اطاعت کرے یا پھر عورت سرپرست ہو اور مرد اس کی فرمانبرداری کرے لیکن چونکہ یہ کام مرد زیادہ بہتر طریقے سے انجام دے سکتے ہیں کیونکہ ان کے جذبات پر ان کی عقل غالب نہیں آتی _ اسے لئے خداوند حکیم و دانا نے یہ بڑی ذمہ داری مرد کے کندھے پر ڈالی ہے _ قرآن مجید میں خداوند عالم کا ارشاد ہے :_

"مرد عورتوں کے سرپرست ہیں ، کیونکہ خدا نے بعض افراد(مرد) کو بعض افراد (عورت)پربرتری عطا کی ہے _ اور چونکہ (مردوں نے عورتوں پر اپنا مال خرچ کیا ہے ، پس نیك عورتیں اپنے شوہروں کی فرماں بردار ہوتی ہیں" (88)

اس بناء پر خاندان کی فلاح و بہبودی اسی میں ہے کہ مرد کو خاندان کا سرپرست اوربزرگ کا درجہ دیا جائے اور سب اس کی رائے و مشورہ کے مطابق کام کریں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عورت کے مقام و عزت میں کمی آجائے گی _ بلکہ گھر کے نظم و ضبط اور ترتیب و انتظام کے لئے یہ چیز لازم و ملزوم ہے _ اگر خواتین اپنے بیجا تعصب اور خام خیالات سے قطع تعلق کرکے غور کریں تو ان کا ضمیر بھی اس بات کو قبول کرے گا _

ایك خاتون کہتی ہے کہ ہمارے ایران میں ایك بڑی اچھی رسم تھی جو افسوس کہ رفتہ رفتہ ختم ہوتی جارہی ہے _ رسم یہ تھی کہ ایرانی خاندان میں مرد ہمیشہ خاندان کا بزرگ و سرپرست مانا جاتا تھا _ لیکن اب گھر کی حالت متزلزل ہوتی جارہی ہے اور خاندان گھر کے سرپرست کے انتخاب میں حیران و پریشان رہ گیا ہے _ لیکن بہتر ہے کہ آج کی عورت جس نے بہت سے سماجی مسائل میں مرد کے برابر حق حاصل کرلیا ہے ، گھر میں مرد کو سرپرست کی حیثیت سے تسلیم کرے _ جب لڑکی کی شادی ہو تو اسے اس قدیمی نصیحت کو یاددلانا چاہئے کہ "عروسی کو جوڑا پہن کر شوہر کے گھر میں داخل ہوئي ہو اب کفن پہن کرہی اس گھر سے نکلنا" (89)

البتہ مرد کے روزمرہ کے مشاغل اورزندگی کی فکریں عموماً اسے اجازت نہیں دیتیں کہ گھر کے

106

تمام امور میں دخل دے _ در حقیقت کہا جا سکتا ہے کہ کاموں کاایك حصہ عملی طور پر خاتون خانہ کے سپرد ہوتاہے اور زیادہ تر کام اسی کے ارادے اور مرضی کے مطابق انجام پاتے ہیں لیکن ہر حال میں مرد کے حق حاکمیت اور سرپرستی کا احترام کرنا چاہئے _ اگر کسی بات میں وہ اپنی رائے ظاہر کرے اور دخل اندازی کرے خواہ خانہ داری کے جزوں مسائل ہی کیوں نہ ہوں تو اس کی رائے اور تجویز کو رد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ چیز اس کے حق حاکمیت سے انکار کے مترادف ہوگی اور چونکہ اس بات سے اس کی شخصیت مجروح ہوگی اس لئے اپنے آپ کو شکست خوردہ اور اپنی بیوی کو بے ادب ، حق ناشناس ، اور ضدی خیال کرے گا _ زندگی سے اس کی دلچسپی کم ہوجائے گی اور اپنی بیوی کی جانب سے اس کے دل میں لا تعلقی پیدا ہوجائے گی _ چونکہ اس کی شخصیت مجروح ہوئي ہے ممکن ہے اس کی تلافی اور انتقام کی فکرمیں رہے _ حتی کہ اپنی بیوی کے معقول اور مناسب مطالبات کے مقابلے میں بھی سختی سے کام لے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے :" اچھی عورت اپنے شوہر کی بات پر توجہ دیتی ہے _ اور اس کے کہنے کے مطابق عمل کرتی ہے " _ (90) ایك عورت نے رسول خدا (ص) سے پوچھا کہ بیوی پر شوہر کے کیا فرائض عائد ہوتی ہیں _ فرمایا: اس کی اطاعت کرے اور اس کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرے" _ (91)

پیغمبر اسلام (ص) کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے کہ "بدترین عورتیں ، ضدی اور ہٹیلی عورتیں ہیں" (92)

رسول خدا (ص) فرماتے ہیں :" بدترین عورتیں وہ ہیں جو بانجھ ، گندی ، ضدی اور نافرمان ہوں" (93)

خواہر گرامی اپنے شوہر کو خاندان کے بزرگ اور سرپرست کی حیثیت دیجئے _ ان کی رائے و مشورہ کے مطابق کا انجام دیجئے _ ان کے احکام کی خلاف ورزی نہ کیجئے اگر کسی کام میں مداخلت کریں تو اس کے مقابلے میں سختی نہ دکھایئے خواہ امور خانہ داری ہی میں کیوں نہ دخل دے _ حالانکہ اس معاملہ میں آپ زیادہ بہتر جانتی ہیں _عملی طور پر اپنے شوہر کے اختیارات کو سلب نہ کیجئے اگر کبھی کاموں میں دخل اندازی کرتا ہے اور اپنی بزرگی جتا کر خوش ہوتا ہے تو اسے

107

خوش ہولینے دیجئے _ اپنے بچوں پر اپنے عمل کے ذریعہ واضح کیجئے کہ وہ خاندان کا سرپرست ہے _ اور انھیں بتاتی رہئے کہ کاموں میں اپنے باپ سے اجازت لیں اور اس کے حکم کی خلاف ورزی نہ کریں _ بچپن سے ہی انھیں اس بات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی عادت ڈالوایئےا کہ فرمانبردار ، مہذب و باادب بنیں اور بات سننا سیکھیں اور آپکی اور آپ کے شوہر کی عزّت کریں _

سختیوں کو جھیلنا سیکھئے
دنیا میں ہر ایك کے حالات ہمیشہ ایك سے نہیں رہتے _ انسان کی زندگی میں ہزاروں نشی و فراز آتے ہیں _ کبھی انسان کسی شدید مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے _ کبھی بے روزگار ہوکر گھر بیٹھ رہتا ہے _ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سارامال و متاع لٹ جاتاہے اور تہی دست ہوجاتا ہے_ غرض کہ انواع و اقسام کے حادثات اورپریشانیاں ہر انسان کی زندگی میں وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں _
میاں بیوی ، جو رشتہ ازدواج میں منسلك ہوکر ایك دوسرے کاساستھ نبھانے کا عہد کرتے ہیں ، اس رشتہ کا تقاضہ ہے کہ ہر حال میں ایك دوسرے کے یارومددگار اور مونس و غمخوار رہیں ...
رشتہ ازدواج اس قدر استوار اور محبت کا رشتہ اس قدر مستحکم ہونا چاہئے کہ ہر حال میں اپنے عہد و پیمان پر باقی رہیں ، خوشی و غم ہر حال میں ساتھ رہیں س_ سلامتی اور بیماری ، خوشحالی اور تنگ دستی ہر حال میں ایك دوسرے کا ساتھ دیں _
خواہر عزیز اگر گردش روزگار سے آپ کے شوہر تہی دست ہوجائیں تو ایسا ہرگز نہ کریں کہ خود رنجیدہ ہوکر اس کے غموں میں اضافہ کریں اور اعتراض و شکایتیں کرنے لگیں اگر شدید بیماری میں مبتلا ہوکر ایك مدت تك گھر بیٹھ رہا یا اسپتال میں بھرتی ہوگیا تو وفاداری اور انسانیت کا تقاضہ یہ ہے کہ پہلے ہی کی طرح بلکہ پہلے سے بھی زیادہ اس سے محبت کا اظہار کریں اور نہایت صدق دلی سے اس کی تیمارداری کریں _ایسے موقع پر تیمارداری اور خرچ کرنے سے دریغ نہ کریں _اگر آپ کے شوہر کے پاس نہیں ہے لیکن آپ کے پاس ہے تواپنے مال میں سے اس کے علاج کے لئے خرچ کیجئے _

108
اگر آپ بیمار پڑجاتی ہیں تو وہ اپنے امکان بھر اپنے مال کو آپ کے علاج و معالجہ پر صرف کرتا ہے _اب اگر اس کے پاس نہیں ہے لیکن آپ پاس ہے تو وفاداری اور خلوص کا تقاضہ ہے کہ اپنے مال و متاع کو اس کے لئے خرچ کیجئے _
اگر اس حسّاس موقع پر آپ نے ذرا بھی کوتاہی کی تو وہ آپ کو ایك بے وفا اور خود غرض عورت سمجھے گا جو مال دنیا کو اپنے شوہر کے وجود پر ترجیح دیتی ہے ایسی صورت میں اس کے دل میں آپ کی محبت و الفت کم ہوجائے گی _ حتی کہ ممکن ہے اس قدر بیزار ہوجائے کہ آپ شریك حیات اور بیوی بنانے کے لائق نہ سمجھے اور طلاق کو ترجیح دے _
ذیل کے واقعہ پر غور کیجئے :_
ایك شخص نے عدالت میں بیوی کو طلاق دینے کی درخواست دی _ اس نے اپنے بیان میں کہا کہ میں بیمار تھا اورڈاکٹر نے آپریش کرانے کے لئے کہا تھا میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تمہارے پاس جو رقم جمع ہے وہ مجھے قرض کے طور پر دیدو لیکن وہ تیار نہیں ہوئي اور جھگڑکر میرے گھر سے چلی گئي _ مجبوراً مجھے ایك سرکار اسپتال میں اپنا آپریشن کرانا پڑا اوراب میں صحت یاب ہوگیا ہوں _ لیکن ایسی عورت کے ساتھ زندگی گزارنا میرے لئے محال ہے جو روپیہ کو مجھ پر فوقیت دیتی ہو _ ایسی عورت کو میں شریك زندگی کانام نہیں دے سکتا _ "(94)" _
ہر انسان کا ضمیر اس بات کی تصدیق کرے گا کہ یہ شخص حق بجانب تھا _ ایسی خود غرض عورت جو ایك ایسے حساس اور نازك موقع پر جبکہ اس کے شوہر کی جان خطرہ میں پڑی ہو اور اپنے شوہر کو بچانے کے لئے اپنی جمع رقم خرچ کرنے سے دریغ کرے اور ایسی حالت میں اسے چھوڑ کر اپنے میکے چلی جائے واقعی "شریك حیات" جیسے قابل احترام مرتبہ کی مستحق نہیں ہے _
پیاری بہنو آپ اس بات کا دھیان رکھیں کہ ایسے حساس موقعوں پر انسانیت اور خلوص و ہمدردی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں _ اگر آپ کے شوہر (خدانخواستہ) دائمی طور پر بیماررہنے لگے

109
ہیں تو ایسا ہرگز نہ کیجئے گا کہ اس کو اور بچوں کو تنہا و بے سرپرست چھوڑکر چلی جائیں _ کیا آپ کا ضمیر اس بات کو گوارا کرے گا کہ شوہر بیچارہ جس کے ساتھ خوشی کے دنوں میں تو آپ ساتھ تھیں ، اب مجبور و لاچار پڑاہے تو اس کا ساتھ چھوڑ کر چلی جائیں _ کہیں ایسا نہ ہو کہ خو د آپ بھی اسی لا میں گرفتار ہوجائیں فرض کیجئے آپ نے طلاق لے لی اور دوسری شادی بھی کرلی تو کیا خبر کہ وہ آپ کے حق میں اچھا ہوگا خود غرضی اور ہوش بازی چھوڑیئے ایثار و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قربانی سے کام لیجئے _ جذبات و احساسات سے مملو رہئے _ رضائے خدا اور اپنی عزت و ناموس کا پاس کیجئے _ اور اپنے شوہر اور بچوں کا ہر حال میں ساتھ دیجئے _صبر و بردباری سے کام لیجئے _ اپنے بچوں کی اچھی طرح تربیت کیجئے اور عملی طور پر انھیں ہر حال میں خوش رہنے اور ایثار و قربانی کرنے کاسبق سکھایئے یقینا اس کے عوض آپ کو دنیا و آخرت میں بہترین اجر ملے گا کیونکہ آپ کا یہ عمل عین شوہرداری ،کے مصداق ہے کہ جسے جہاد سے تعبیر کیا گیا ہے _
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے _
عورت کا جہاد یہی ہے کہ اپنے شوہر کی اچھی طرح دیکھ بھال کرے " _ (95)

لڑائي جھگڑانہ کیجئے
بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جب اپنے شوہر سے ناراض ہوجاتی ہیں تو بات چیت کرنا بند کردیتی ہیں _ منھ پھلائے ہوئے ، تیوریاں چڑھی ہوئي _ ایك کونے میں بیٹھی ، کسی کام میں ہاتھ نہیں لگا رہی ہیں ، کھانا نہیں کھارہی ہیں بچوں پر غصہ اتارہی ہیں _ شوروہنگامہ کررہی ہیں _ ان کے خیال میں لڑائي جھگڑا بہترین وسیلہ ہے جس کے ذریعہ شوہر سے انتقام لیا جا سکتا ہے _ لیکن ان طریقوں سے نہ صر یہ کہ شوہر کی تنبیہ نہیں کی جا سکتی بلکہ اس کے برے نتائج بر آمد ہونے کا بھی امکان ہے _ ممکن ہے شوہر بھی اور زیادہ غصّہ دکھائے اور ایسی صورت میں کئي دن تك آپ کا گھر لڑائي جھگڑے کا میدان بنارہے گا _ آپ چیخیں جلائیں گی و ہ بھی چیخے چلائے گا _ آپ بر ا بھلاکہیں گی وہ بھی برا بھلا کہے گا _ آپ بات چیت نہیں کریں گی وہ بھی بات کرنا بند کردے گا _ یہاں تك تھك ہا رکر

110
اپنے کسی دوست یا رشتہ داری کی وساطت سے کسی بہانے سے صلح کریں گی لیکن یہ آپ کی آخری لڑائي نہیں ہوگی بلکہ زیادہ وقت نہیں گزرنے گا کہ پھتر یہی سلسلہ شروع ہوجائے گا _ یعنی ساری زندگی اسی طرح لڑائي جھگڑے اور کشمکش میں گزرے گی اور اس طرح خود آپ اپنی بدبختی کے اسباب فراہم کریں گی اور اپنے معصوم بچوں کی زندگیوں کو بھی عذاب میں مبتلا کریں گی _ اکثر بچے جو اپنے گھر وں سے بھاگ جاتے ہیں اور طرح طرح کی برائیوں میں گرفتار ہوجاتے ہیں ایسے ہی خاندانوں کے بچے ہوتے ہیں _

مثال کے لئے ذیل کے سچے واقعات پر توجہ کیجئے _
ایك لڑکے نے بتایا کہ میرے ماں باپ ہر روز لڑتے ہیں اور ان میں سے کوئي ایك اپنے کسی رشتہ دار کے یہاں ناراض ہوکر چلا جاتا ہے _ میں ناچار گلی کوچوں میں حیران و پریشان پھرتا ہوں _ دھیرے دھیرے دوسروں کے دھوکے میں آگیا اور میں نے چوری کرلی _ (96)
ایك دس سالہ لڑکی نے سوشل ورکروں کو بتایا کہ "مجھے" ٹھیك سے تو یاد نہیں البتہ اتنا یا ہے کہ ایك رات میرے ماں باپ میں خوب جنگ ہوئي _ دوسرے دن میری ماں کہیں چلی گئي _ اورچنددن میرے باپ نے مجھے میری پھوپھی کے سپرد کردیا _ کچھ مدت میں اپنی پھوپھی کے پاس رہی پھر اس نے مجھے ایك بڑھیا کے حوالے کردیا جو مجھے تہران لے آئي _ چند سال سے میں اس کے پاس ہوں یہاں میں نے اس قدر اہمیتی یہی ہیں کہ اب میں اس کے گھر جانا نہیں چاہتی اس کے اسکول کی ٹیچرنے بتایا کہ ہمیشہ کی مانند اس سال جب اسکول کھلے اور نئے بچوں کے داخل ہوئے تو ان میں یہ لڑکی بھی تھی _ پڑھائي شروع ہو چکی تھی اور بچے اپنی اپنی کلاسوں میں تعلیم میں مشغول تھے لیکن یہ بچی کلاس میں بچپن رہتی _ نہ ٹھیك سے سبق بڑھ پاقی ہمیشہ بیماروں کی طرح اپنے سرکوہاتھوں میں لئے کچھ سوچا کرتی _ چند روز قبل میں میں نے چھٹی کے بعد اسے صحن کے کونے میں بیٹھے دیکھا _ میں نے اس سے ّبت کہا کہ گھر جاؤ مگر راضی نہ ہوتی تھی _ پرسوں پھر ایسا ہی ہوا _میں نے پیارسے بہلا کے گھر نہ جانے کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ ایك بڑھیا میری نگہداشت کرتی ہے اور مجھ کو بہت ستاتی ہے _ گھر واپس جانا نہیں چاہتی میں نے پوچھا کہ تمہارے

111
ماں باپ کہاں ہیں ، یہ سن کر رونے لگی پھر بولی کہ وہ دونوں الگ ہوگئے ہیں اور میں اس بڑھیا کے رحم کرم پر ہوں _ (97)
ممك ہے آپ کا شوہر آپ کے غصہ کے مقابلے میں زیادہ شدید رد عمل دکھائے _ برا بھلا کہے ماردے پیٹے اس وقت آپ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مجبور ہوں گی کہ غصہ ہوکر میکے چل جائیں اور ماں باپ شکایت کریں _ اور ان کے دخل دینے سے معاملات اور زیادہ بگڑ جائیں _ ممکن ہے ان لڑائي جھگڑوں سے آپ کے شوہر اتنا اکتا جائیں کہ اس بہیودہ زندگی پر علیحدگی کو ترجیح دیں _ ایسی صورت میں آپ اپنے شوہر کی زندگی بھی بربادکریں گی اور خود اپنی بھی لیکن زیادہ گھاٹے میں رہیں گی _ یا تو ساری عمر تنہا زندگی گزارنے پڑے گی اور ماں باپ کے سرپڑی رہیں گی _ یقینا بعد میں آپ پچھتائیں گی لیکن اب یہ پچھتا دابے سودہوگا _

ایك عورت نے بتایا کہ میں نے ایك نوجوان سے شادی کی لیکن ہماری ازدواجی زندگی پائیدار ثابت نہ ہوئي ، نہ میں ہی شوہر داری کے ڈھنگ سے واقف تھی اور نہ ہی وہ شادی شدہ زندگی کے طور طریقوں سے آشنا تھا _ ہمارے درمیان دائمی طور پر جنگ رہتی _ ایك ہفتہ میں روٹھی رہتی دوسرے ہفتے وہ روٹھ جاتا _ صرف چھٹی کے دنوں میں ہمارے رشتہ دار ہمارے درمیان صلح کراتے _ ان روز روز کے لڑائي جھگڑوں سے میری شوہر کا دل اچاٹ ہوگیا اور رفتہ رفتہ وہ دوسری شادی کے بارے میں سوچنے لگا _ کم عمری کے سبب میں نے بھی اس بات کو کوئي اہمیت نہ دی اور اپنی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہ ہوئي _ ہم علیحدہ ہوگئے _ میں ایك کمرہ کرایہ پرلے کروہاں تنہا رہنے لگی _ لیکن جلدی ہی خطرات سے آگاہی ہوگئي _ جن لوگوں سے میں آشنا ہوئي ان میں سے اکثر میرے حالات سے فائدہ اٹھانے کے چکر میں تھے_ آخر کار میں نے ارادہ کیا کہ اپنے شوہر سے صلح کرتوں_ اس کے گھر پہونچی وہاں ایك خاتون سے ملاقات ہوئي اس نے بتایا کہ وہ اس کی بیوی ہے _ میں ناچارروتی ہوئي اپنے کمرے پر واپس آگئي"_ (98)

ایك بائیس سالہ خاتون جس کا ایك بچہ بھی تھا طلاق لے کر اپنے باب کے گھر آگئي _ اپنی بہن کي

شب عروسی کے موقع پر اس نے خودکشی کرلی " _ (99)

لہذا یہ لڑائي جھگڑے نہ صرف یہ کہ کسی درد کی دوا نہیں بن سکتے ہیں بلکہ مزید پریشانیوں اور مصیبتوں کا سبب بن سکتے ہیں _

پیاری بہنو لڑائي جھگڑے سے اجتناب کیجئے _ اگر شوہر کی کسی بات سے آپ لے ، حد غصہ ہوگئي ہیں تو ذرا صبر سے کام لیجئے _ اور جب آپ کے حواس ٹھکانے آجائیں _ اس کے بعد نرمی اور ملائمت سے اپنی ناراضگی کی وجہ اپنے شوہر سے بیان کیجئے لیکن اعتراض کی شکل میں نہیں بلکہ اچھے لب و لہجہ میں کہیئے مثلاً آپ نے فلاں محفل میں میری توہین کی تھی _ یا فلاں بات مجھ سے کہی تھی _ یا میری فلاں بات نہیں مانی ، کیا یہ مناسب ہے کہ آپ میری نسبت ایسی باتیں کریں؟ اس قسم کی گفتگو سے آپ کا مسئلہ حل ہوجائے گا اور آپ کے شوہر کی بھی تنبیہ ہوجائے گی یقینا وہ تلافی کرنے کی فکر کرے گا _ آپ کو ایك وفادار خوش اخلاق اورنیك و لائق خاتون کی حیثیت سے پہچانے گا اور یہی حساس اس کے اخلاق کردار اور طرز عمل پر اچھا اثر ڈالے گا _

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں: اگر دو مسلمان آپس میں بات چیت بندکردیں اور تین دن تك صلح نہ کرلیں تواسلام سے خارج ہوجائیں گے _ ان میں سے جو صلح کرنے میں پیش قدمی کرے گا قیامت میں وہ پہلے بہشت میں جائے گا _ (100)

اگر غصہ میں ہو تو خاموش رہئے

گھر سے باہر مرد کو گوناگوں مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے مختلف قسم کے افراد سے سابقہ رہتا ہے _ جب انسان تھکا ماندہ گھر آتا ہے تو اکثر اسے معمولی بات بھی ناگوار ہوتی ہے اور اسے غصہ آجاتا ہے ایسی حالت میں ممکن ہے اپنے آپے سے باہر ہوجائے اور بیوی بچوں کی توہین کردے _ ہوشیار اور سمجھدار عورتیں اپنے شوہر کی مشکلات اور پریشانیوں کومد نظر رکھتے ہوئے اس کے حال زار پر رحم کھاتی ہیں _ اس کو غصہ میں دیکھ کر صبر و سکون سے کام لیتی ہیں

اور اس کی چیخ پکار پر خاموش رہتی ہیں _ جب مرد بیوی کا ناخوشگوار رد عمل نہیں دیکھتا اس کا غصہ جلدی ٹھنڈا ہوجاتا ہے اور اپنے کئے پرپشیمان ہوتا ہے بلکہ عذر خواہی کرتاا ہے اور اس کی تلافی کی فکر میں رہتا ہے _ کچھ دیر بعد جب غصہ رفع ہوجاتا ہے تو میاں بیوی پہلی حالت پر لوٹ آتے ہیں اور اسی سابق مہر و محبت بلکہ اس سے بھی زیادہ اچھی طرح زندگی گزارنے لگتے ہیں _ لیکن اگر بیوی اپنے شوہر کی حساس حالت اور خطرناك صورت حال کو درك نہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرنی اور اس کے غصہ کے مقابلے میں اپنا رد عمل رکھاتے ہے اس کا جواب دیتی ہے چیختی چلاتی ہے ، برا بھلا کہتی ہے تو ایسی صورت میں مرد کے غصّہ کی آگ بھڑاك ٹھتی ہے اور وہ آپے سے باہر ہوجاتا ہے چیخنا چلانا اور گالم گلوج شروع کردیتا ہے اور رفتہ رفتہ میاں بیوی دو وحشی بھیڑیوں کی طرح ایك دوسرے کی جان کے درپے ہوجاتے ہیں _
کبھی کبھی ایك معمولی سی بات، علیحدگی اور طلاق کا باعث بن جاتی ہے اور خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے _ اکثر طلاقیں ایسی ہی معمولی باتوں کے نتیجہ میں وقوع میں آتی ہیں _ حتی کہ بعض اوقات غم و غصہ کی شدت سے ، جو کہ خود ایك قسم کا جنون ہے ، آتش فشان پہاڑ کی مانند پھٹ پڑتا ہے اور ظلم و ستم اور بہیمانہ قتل کا جرم سرزد ہوجاتا ہے _
اس سلسلے میں ذیل کے واقعہ پر توجہ فرمائیے_
ایك شخص نے اپنے آپ کو ، اپنی بیوی اور سوتیلی لڑکی کوگولی مارکر ہلاك کردیا _ شادی کے بعد شروع سے ہی ان میاں بیوی کے درمیان ناچاقی پیدا ہوگئي تھی ان کے درمیان عدم ہم آہنگی کے سبب ہر روز صبح و شام کو آپس میں لڑنا جھگڑنا ان کا معمول بن گیا تھا _ اس دن بھی شوہر جو کام سے تھکاہارا گھر آیا تھا غصہ میں تھا، کسی بات پر دونوں میں تکرار شروع ہوئي _ مرد نے اپنی بیوی کو مارا پیٹا ، بیوی چاہتی تھی کہ پولیس میں جاکر خبر کردے کہ مرد نے خود اپنے اور اپنے بیوی اور سوتیل لڑکی کو گولی مارکر کام تمام کردیا _ (101)
کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ایسے حالات میں بیوی موقع کی نزاکت اور حساسیت کو محسوس کرکے چند لمحہ صبر و سکون سے کام لے اور اپنا رد عمل ظاہر نہ کرے اور اپنے اس عمل کے ذریعہ رشتہ ازدواج کو ٹوٹنے اور قتل و غارت گری کے احتمال خطرے کی روك تھام کرلے _ آیا چند لمحے خاموشی اختیار کرلینا زیادہ

مشکل کام ہے یا ان تمام تلخ واقعات و حادثات کا سامنا کرنا؟ یہ خیال نہ کریں کہ اس سے ہمارا مقصد مرد کا دفاع کرنا اور اس کے بے قصور ٹھرانا ہے _ جی نہیں ہمارا بالکل یہ مقصد نہیں ہے _ اس میں مرد بھی قصور وار ہے _ دوسروں کا غصہ اپنے گھر والوں پر نہیں اتارنا چاہئے _ کتاب کے دوسرے حصے میں اس موضوع پر تفصیلی بحث کی جائے گی _ بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ اب جبکہ ایسی صورت حال پیدا ہوگئي ہے کہ مرد کو اپنے آپ پر کنٹرول نہیں رہا اور بلا وجہ یا کسی سبب سے طیش میں آگیا ہے تو اس کی بیوی کو چاہئے کہ عقل و فراست سے کام لے کر حالات کی نزاکت کا اندازہ کرے اور ازدواجی زندگی کے مقدس بندھن کو ٹوٹنے اور احتمالی خطرات سے بچنے کے لئے ایثار اور صبر سے کام لے کر سکوت اختیار کرے _
عام طور پر خواتین یہ خیال کرتی ہیں کہ اگر میں نے اپنے شوہر کے غصہ کے مقابلہ میں خاموشی اختیار کی تو میری حیثیت ووقار میں کمی آجائے گی اور ذلیل و خوار ہوجاؤں گی _ حالانکہ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے اگر مرد غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کی توہین کرتا ہے اور برا بھلا کہتا ہے اور بیوی اس کی باتوں کا جواب نہیں دیتی تو بعدمیں (اگر اس میں انسانیت ہے تو) یقینا وہ شرمندہ و پشیمان ہوگا _ اس کے سکوت کو ایك قسم کا ایثار اور ادب تصور کرے گا اور اس کی محبت مینگئي گنا اضافہ ہوجائے گا اور جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہوجائے گا اور اپنی اصلی حالت میں آجائے گا تو سوچے گا کہ میں نے اپنی بیوی کی توہین کی حالانکہ وہ بھی اس کا جواب دے سکتی تھی لیکن اس نے بردباری سے کام لیا اور خاموش رہی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عقلمنداور موقع شناس خاتون ہے اور مجھ سے محبت کرتی ہے ایسی صورت میں یقینا اپنے فعل پر نادم ہوگا اور اگر بیوی کو قصور وار سمجھتا ہے تو اس کو معاف کردے گا اور اگر بلاوجہ ہی غصہ ہوگیا تھاتو اس کا ضمیراس کو ملامت کرے گا _ اور بیوی سے معذرت خواہی کرے گا پس ایسی فداکار خاتون اپنے اس دانشمندانہ عمل کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ چھوٹی نہیں ہوجائے گی بلکہ اس کے شوہر اور دوسروں کی نظر وں میں اس کی عزت ووقار بڑھ جائے گا _
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : جو عورت اپنے شوہر کی بداخلاقیوں کے مقابلے

میں صبر و بردباری سے کام لیتی ہے ، خداوند عالم اس کو حضرت آسیہ جیسا ثواب عطا کرے گا "_ (102)
آنحضرت کا یہ بھی ارشادگرامی ہے کہ " تم میں سے بہترین عورت وہ ہے کہ جب اپنے شوہر کو خشمگین دیکھے تو کہے میں تمہاری خواہشات کے سامنے سر جھکاتی ہوں جب تك تم راضی نہ ہوجاؤ گے میری آنکھوں سے نیند کو سوں دوررہے گی "_ (103)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ايك اور موقعہ پر آپ فرماتے ہیں " عفو و درگذر ، انسان کی عزت و بزرگی میں اضافہ کرتاہے ، معاف کرنے کی عادت ڈالوتا کہ خدا تم کو عزیز رکھے "_ (104)

مردوں کے پسندیدہ مشغلے
بعض مردوں کے گھر میں کچھ خاص مشغلے اور ہابی ہوتی ہیں _ مثلاً طرح طرح کے ٹکٹ جمع کرنا ، مختلف قسم کی تصویریں جمع کرنا ، آٹوگراف لینا _ مطبوعہ یا قلمی کتابیں جمع کرنا _ کسی کو چڑیاں ، بلبل، طوطے و غیرہ پالنے کا شوق ہوتا _ کسی کو فنکاری اور پینٹنگ و غیرہ سے دلچسپی ہوتی ہے _ کسی کو کتابیں اور رسالے پڑھنے کا شوق ہوتا ہے _ غرضکہ اس قسم کی سرگرمیوں کو بہترین او رمفید تفریحات میں شمارکرنا چاہئے _ نہ صرف یہ کہ ان میں کوئي نقصان نہیں ہے بلکہ اس کے فوائد بھی میں _ اس قسم کے مشاغل کے سبب چونکہ مرد کا زیادہ وقت گھر میں گزرتا ہے اس لئے کے دل میں گھر سے انسیت پیدا ہوتیہے جسمانی تھکن اور ذہنی تفکرات برطرف ہوجاتی ہیں بیکاری اور فرصت غم و غصہ پیدا کرتے ہیں اور کام میں مشغولیت ، ذہنی مریضوں کے علاج کا ايك طریقہ سمجھا گیا ہے جو لوگ ہمیشہ کسی کام میں مشغول رہتے ہیں وہ جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں میں بہت کم مبتلا ہوتے ہیں چونکہ انھیں گھر سے دلچسپی ہوتی ہے اور کسی نہ کسی کام مشغول رہتے ہیں اس لئے سڑکوں پر آوارہ گھومنے ، بری حرکتوں میں ملوث ہونے اور فتنہ و فساد کے اڈوں میں قدم رکھتے سے کسی حد تك محفوظ رہتے ہیں _
اس بناء پر خواتین کو چاہئے کہ اس قسم کے مشاغل کو اچھی نظر سے دیکھیں اور مرد کي
116
بے عزتی نہ کریں اور اس کا مذاق نہ اڑائیں _ اس کے کاموں کو احمقانہ اور بے فائدہ نہ سمجھیں بلکہ اس کی ہمت افزائي کریں اور وقت پڑنے پر اس کی مدد کریں _

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

116

خانہ داري

"گھر" یوں تو ايك چھوٹی سی چہار دیواری کا نام ہے لیکن یہ ايك بہت بڑی نعمت ہے اور اس کے فوائد نہایت گرانقدر اور بے شمار ہیں _ جس وقت انسان روزمرہ کے کامویں اور باہر کے شور وغل سے تھك جاتا ہے تو پناہ لینے کی غرض سے گھر آتاہے جس وقت زندگی کے نشیب و فراز اور کشمکش حیات سے گھبرا جاتا ہے تو آرام کرنے کے لئے گھر آتاہے ، حتی کہ جب سیر و تفریح سے بھی تھك جاتا ہے تو یہیں پر آکر پناہ لیتا ہے _ جی ہاں گھر، بہترین پناہ گاہ ہے کہ جہاں انسان بغیر کسی قید و بند کے اطمینان کے ساتھ آرام کرتاہے _ یہ انس و محبت ، صدق و صفا اور سکون و آرام کا مرکز ہوتا ہے، نیك اور بافضیلت مردوں اور عورتوں کی پرورش گا ہ ہے _ بچوں کی تعلیم و تربیت کا مرکز اور ان کی شخصیت و کردار کی تعمیر گاہ ہے _ ايك ایسا چھوٹا سا معاشرہ ہے جس کے ذریعہ انسانوں کا بہت بڑا معاشرہ تشکیل پاتا ہے _
بڑے معاشرے کی ترقی و تنزلی ، اچھائي و برائي سب کچھ اسی چھوٹے سے معاشرہ سے مربوط ہے یہ چھوٹا سا خاندانی معاشرہ ، اگر چہ بڑے معاشرے کا ہی ايك جزو شمار ہوتا ہے تا ہم کسی حد تك ذاتی آزادی اور استقلال سے بہرہ مند ہے اسی لئے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ سماج کی اصلاح کرنی ہو تو اس کی شروعات خاندانوں کی اصلاح سے کرنی چاہئے
_
زندگی اس اہم بنیاد اور سماج کی اس عظیم تعلیم و تربیت گاہ کے نظم و نسق کی ذمہ داری عورتوں پرہے _ یعنی سماج کی ترقی و تنزلی اور اچھائي و برائي کا دارو مدار عورتوں کے ارادہ و اختیار میں ہے _ اسی بناء پر خانہ داری کو نہایت قابل فخر اور باعزت شغل یا پیشہ کہا جاتا ہے _ "جو لوگ گھر کے ماحول بے وقعت سمجھتے ہیں اور خانہ داری کے شریفانہ کام کو اپنے لئے
117

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عار سمجھتے ہیں در اصل ان لوگوں نے خانہ داری کے حقیقی معنوں اور اس کی اعلی قدر و قیمت اور اہمیت کا اندازہ نہیں لگایا ہے _
ایك خانہ دار خاتوں کو فخر کرنا چاہئے کہ اس کو ایك انتہائي اہم اور حساس عہدہ سونپا گیا ہے اور وہ اپنی قوم و ملت کی ترقی و خوشحالی کے لئے ایثار و قربانی کرتی ہے _ تعلیم یافتہ خواتین کی اس سلسلے میں اور زیادہ ذمہ داری ہے ان کو چاہئے کہ دوسروں کے لئے نمونہ ثابت ہوں اور دوسرے عملی طور پر ان سے خانہ داری اور شوہر داری کا سبق سیکھیں _ انھیں چاہئے کہ عملی طور پر ثابت کریں کہ تعلیم یافتہ ہونے سے نہ صرف یہ کہ خانہ داری اور شوہر داری کے کاموں پر کوئي اثر نہیں پڑتا بلکہ تعلیم تو زندگی کے آداب اور طور طریقے سکھاتے ہے _
ایك پڑھی لکھی خاتون کو چاہئے کہ امور زندگی کو بہترین طریقے سے انجام دے اور خانہ داری کے باعزت شغل کو اپنے لئے باعث افتخار سمجھے اور اپنے طرز علم سے پڑھی لکھی خواتین کی لیاقت و برتری کو ثابت کرے _ نہ کہ پڑھے لکھے ہونے کا عذر کرکے کسی کام میں ہاتھ نہ لگائے اور اس طرح پڑھی لکھی خواتین کو بدنام کرے _ تعلیم حاصل کرنے کا مطلب ، بے کار گھومنا اور ذمہ داریوں سے پہلو تہی کرنا نہیں بلکہ اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے انجام دینا اور ایك مدبر اور سلیقہ مند خاتون خانہ کی مثال قائم کرنا ہے _ اس سلسلے میں ذیل کے واقعہ پر توجہ فرمایئے_
ایك شخص جس نے ایك انٹر پاس لڑکی سے شادی کی تھی ، عدالت میں کہا کہ میری بیوی گھر کے کسی کام میں ہاتھ نہیں لگاتی اور جب میں اعتراض کرتا ہوں توکہتی ہے ،" برتن دھونا، کھانا پکانا پکڑے دھونا اور بچے پالنا ایك انٹر پاس عورت کا کام نہیں ہے اگر تمہیں میرے طور طریقے پسند نہیں ہیں تومجھ کو طلاق دے دو اور ایك نوکرانی سے شادی کرلو"_
پرسوں رات کو میں نے اپنی انٹر پاس بیوی کے رشتہ داروں اور ملنے جلنے والوں کو کھانے کی دعوت دی _ کھانے کے وقت میں نے دستر خوان بچھایا اور اپنی بیوی کے فریم کئے ہوئے سرٹیفیکٹ کو دستر خوان پر

118

سجادیا اور کہا: معاف کیجئے ، وہی کھانا حاضر ہے جو ہرروز حقیر کی بیگم بندہ کو کھانے کے لئے دیتی ہے میں نے مصلحت اسی میں سمجھی کہ آپ بھی اس کے ذریعہ پذیرائي کروں" _ (105)
بہر حال امور خانہ انجام دینا اور خاتون خانہ دار ہونا ایك ایسا باعزت اور شریفانہ کام ہے جس کے ذریعہ عورتوں کی ہنرمندی اور لیاقت ظاہر ہوتی ہے _ مناسب ہوگا کہ اس سلسلے میں خود تعلیم یافتہ خواتین کے نظریات وخیالات سے روشناس ہوں _
خانم فریدہ نوروز شمیرانی (بی اے) کہتی ہیں: خاتون خانہ کو چاہئے کہ امور خانہ داری میں ماہر ہونے کے علاوہ اپنے شوہر کی اچھی ساتھی ، اپنے بچوں کی اچھی ماں ہو اور ایك اچھی میزبان ہو _ بچوں کی ڈاکٹر مسنر فصیحی کہتی ہیں : میری نظر میں حقیقی گھر کی مالکہ وہی عورت ہوتی ہے جو دفتر میں کام نہ کرتی ہو _ کیونکہ ہمارے ملك میں دفتروں میں غذا کا مناسب انتظام نہ ہونے اور بچوں کے لئے نرسری اسکول و غیرہ کی کمی کے سبب کام کرنے والوں کو پوری طرح سہولتیں حاصل نہیں ہیں لہذا ایك کام کرنے والی ماں اپنے شوہر اور بچے کی طرف سے فکر مند رہتی ہے _
میڈیکل کالج کی مسنر صغری یکتاکہتی ہیں : خاتون خانہ کم بجٹ میں ایك گھر کو صاف و ستھرا اور آراستہ رکھ سکتی ہے ، اپنے شوہر کے غم اور خوشی میں شریك ہوسکتی ہے اور اپنے شوہر کی سماجی اور ذہنی حالت سے غافل نہیں ہوتی _
مسنر ایران نعیمی کہتی ہیں :گھر کی مالکہ ایسی خاتون ہوتی ہے جو غیر ضروری تفریحات میں کمی کرے اور اس کامقصد گھر کی حالت بہتر بنانا ہو اور آمدنی کے لحاظ سے اپنے خاندان کے اخراجات چلانا جانتی ہو " _(106)

صفائي

خانہ داری کے اہم فرائض میں سے ایك کام مکان اور گرہستی کے سامان کوصاف و ستھرارکھنا ہے_ صفائي ، اہل خاندان کی صحت و سلامتی میں معاون ثابت ہوتی ہے اور بہت سی بیماریوں سے محفوظ

119

رکھتی ہے_ صاف ستھری گھر میں رہنے سے دل ہشاش بشاش رہتاہے _ مرد کو گھر میں کشش محسوس ہوتی ہے _
صفائي ، خاندان کی سربلندی اور عزت کا سبب بنتی ہے _ یہی سبب ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے کہ "دین کی بنیاد صفائي پر رکھی گئي ہے " _ (107)
ایك اور مقام پر آنحضرت (ص) فرماتے ہیں : اسلام پاك و پاکیزہ ہے _ تم بھی پاکیزہ رہنے کی کوشش کرو _ کیونکہ صرف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پاك و پاكيزه لوگ ہی بہشت میں جائیں گے " _ (108)
گھر کو ہمیشہ صاف ستھرارکھئے _ ہرروز جھاڑودیجئے اور گردو غبار صاف کیجئے _ دن بھر میں اگر کوئي جگہ گندی ہوجائے تو اس کو فوراً صاف کردیجئے _ یونہی نہ چھوڑدیجئے کہ جب جھاڑودی جائے گی تو اسے بھی صاف کردیا جائے گا _ کمروں کی چھتوں اور درو دیوار وں کو صاف کیجئے_ جالے صاف کیجئے _ فرنیچر ، میز کرسی اور گھر کے تمام سامان کو صاف کیجئے _ دروازوں اور کھڑکیوں کے شیشوں کو صاف کیجئے _ کوڑے کرکٹ کو بندمنہ کے برتن میں دالیئےور کمروں و باورچی خانہ سے دور رکھیئےاکہ کھانے پینے کی چیزیں آلودہ ہونے سے محفوظ رہیں _
کوڑے دان کو جلدی جلدی خالی کر لیا کیجئے _ ورنہ دیر تك کوڑا پڑا رہنے سے سرانڈپیدا ہوجائے گی اور کیڑے پڑجائیں گے _ گندگی اور کوڑے کرکٹ کو گلی مینگھروں کے سامنے نہ پھینکئے _ کیونکہ یہ چیز حفظان صحت کے اصولوں کے خلاف ہے اس میں جراثیم پیدا ہوکر ہوا اور مکھیوں کے ذریعہ نہ صرف دوسروں کے لئے بلکہ خود آپ کی صحت و سلامتی کے لئے ضرر رساں ثابت ہوسکتے ہیں _ کوشش کیجئے بچے صحن یا باغچہ میں پیشاب نہ کریں البتہ اگر کوئي چارہ ہی نہ ہو تو صحن کے کنارے انھیں بٹھایئےور فوراً اس جگہ کو پانی سے دھوڈالئے تا کہ بدبونہ آئے اور جراثیم پیدا نہ ہوں بطور مجموعی کوشش کیجئے کہ آپ کے گھر کا کونہ کونہ صاف ستھرارہے اور کہیں بھی گندگی نہ ہو او رکیڑے پیدا ہونے کا امکان نہ رہے _
جھوٹے اور چکنے برتنوں کو جہاں تك ہوسکے فوراً دھوڈالئے _ اگر یونہی چھوڑدیا تو ممکن ہے جراثیم پیدا ہوکر آپ کی صحت و سلامتی کے لئے خطرہ بن جائیں برتنوں کو صاف پانی سے دھویئے

120

اور اگر حوض یا کسی جگہ جمع کئے ہوئے پانی سے دھوئے ہوں تو بعد میں ایك بار اس پر پاك و صاف پانی ڈال دیجئے _ کیونکہ ممکن ہے رکے ہونے کے سبب حوض کا پانی آلودہ ہو اور آپ کی صحت کے لئے ضرر رساں ہو _ برتنوں کو دھونے کے بعد ایك مناسب و محفوظ جگہ پر رکھدیجئے _ بہتر ہے اس پر ایك صاف کپڑا ڈالدیں _ میلے کپڑوں خصوصاً بچے کے پیشاب پاخانہ کے کپڑوں کو کمروں اور باورچی خانہ سے دور رکھئے اور اس طرح رکھئے کہ مکھیاں ، جن کے پاس طرح طرح کے جراثیم ہوتے ہیں ، اس پر نہ بیٹھیں اور ان کپڑوں کو جہاں تك ہوسکے جلدی دھولیا کیجئے _
ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے پہنئے اور بچوں کو بھی صاف ستھرا رکھئے _ خاص طور پر نیچے پہننے والے کپڑے ہمیشہ صاف ہونے چاہئیں کیونکہ وہ براہ راست بدن سے مس ہوتے ہیں _
گوشت ، دالوں اور دوسری کھانے والی چیزوں کو پکانے سے پہلے خوب اچھی طرح دھولیا کیجئے _ خاص طور پر سبزیوں کو کئي بار بہت احتیاط سے دھونا چاہئے کیونکہ اکثر اس میں کیڑے اور جراثیم ہوتے ہیں جو بہت نقصان وہ ہوتے ہیں _ پھلوں کو کھانے سے پہلے خوب اچھی طرح مل کر دھولینا چاہئے کیونکہ درختوں پر اکثر کیڑے مارنے والی دوائیں چھڑکی جاتی ہیں ا س لئے اس بات کا امکان رہتا ہے کہ اس میں زہر سرایت کرگیا ہو _ ہوسکتاہے اس کا فوری اثر نہ ہو لیکن بعد میں اس کا یقینا اثر ہوگا _ کھانے سے قبل اپنے اور بچوں کے ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیا کیجئے اگر چھری کانٹے سے کھانا کھائیں تب بھی ہاتھوں کادھولینا بہتر ہے ممکن ہے آلودہ ہو جو آپ کی تندرسی کے لئے نقصان وہ بن جائیں _ کھانا کھانے کے بعد اپنے ہاتھوں اور دانتوں کو دھونئے دانتوں میں خلال کرنا چاہئے _ دانتوں اور مسوڑہوں میں کھانے کے اجزاء رہ جاتے ہیں جو سڑتے ہیں اور ان میں بدلو پیدا ہوجاتی ہے _
بہتر تو یہ ہے کہ ہر دفعہ کھانے کے بعد دانتوں میں برش کریں _ لیکن اگر یہ آپ کے لئے مشکل ہو تو کم سے کم رات کو سونے سے پہلے ضرور برش کرلیا کریں _اس طرح آپ اپنے دانتوں کی حفاظت

121

کرسکیں گی اور آپ تندرسی بھی قائم رہے گی _
اپنے ناخنوں کو ہفتہ میں کم از کم ایك بار ضرور کا ٹا کریں _ ناخن بڑے ہونے سے جراثیم پیدا ہونے کا خدشہ رہتا ہے جو آپ کی صحت کے لئے نقصان وہ ہے _ صحت کی لئے نہانا بے حد ضروری ہے _
بہتر ہے کم از کم ایك دن چھوڑ کر ضرور نہالیا کریں _ بغلوں کے نیچے اور دوسرے غیر ضروری بالوں کو صاف کرنا صحت و سلامتی کیلئے بے حد ضروری ہے ورنہ ان غیر ضروری بالوں کے بڑھنے سے اس میں گندگی اور جراثیم پیدا ہوجانے کا امکان رہتا ہے _ کھانے پینے کی چیزوں کو مکھیوں سے محفوظ رکھئے _ اسلام کی مقدس شرع میں صفائي پر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بہت زیادہ زور دیا گیا ہے جن میں سے چند کا ذکر کیا جاتاہے _
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : خدا خوبصورتی اور زینت کرنے کو پسند فرماتے ہے او رفقر و غربت کا مظاہرہ کرنے کو مکروہ کہا گیا ہے_ خداوند عالم پسند فرماتے ہے کہ اپنی نعمتوں کے آثار اپنے بندے میں دیکھے _ اس کا لباس پاك اور صاف ستھرا ہو _ خوشبو استعمال کرے _ اپنے گھر کو صاف ستھرااور سجاکے رکھے _ گھر اور اس کے اطراف میں جھاڑولگاؤ_ غروب سے پہلے چراغ روشن کرے _ کیونکہ یہ عمل فقر کو گھر سے دور رکھتا ہے اورروزی میں اضافہ کرتاہے "_ (109)
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : میلا کچیلا آدمی ، ایك خراب بندہ ہوتا ہے " _ (110)
حضر ت علی علیہ السلام فرماتے ہیں : مکڑی کے جالوں کو اپنے گھروں سے صاف کرو_ کیونکہ یہ چیز ناداری کا باعث ہوتی ہے _ (111)
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے : کوڑے کرکٹ کورات میں گھر میں نہ پڑا رہنے دو کیونکہ وہ شیطانی کی جگہ ہوتی ہے _ (112)

پیغمبر اسلام (ص) کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے کہ : کوڑے کرکٹ کو گھر کے دروازے کے سامنے نہ پھینکو کیونکہ وہ شیطان کی جگہ بن جاتی ہے _ (113)
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : انسان کا لباس ہمیشہ پاکو صاف ہونا چاہئے (114)
ایك اور موقعہ پر آپ فرماتے ہیں : میلے کچیلے رومال کو گھر میں نہ پھینکو کیونکہ شیطان کی جگہ بن جاتی (115) ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : برتنوں کو دھونا اور گھر کو صاف کرنا ، روزی میں اضافہ کرتا ہے _ (116)
آپ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ : برتنوں کو ڈھانك کررکھنا چاہئے کیونکہ شیطان ان میں تھوکتا ہے اور ان سے استفادہ کرتا ہے _ (117)
ایك اور جگہ آپ فرماتے ہیں : پھلوں کو خوب اچھی طرح دھوکرکھانا چاہئے _ اس میں زہر ہوتا ہے _ (118)
حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں : ایك دن چھوڑ کر نہانا ، انسان کو موٹا کرتا ہے (119) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ارشادگرامی ہے : اگر میری امت کے لئے دشوار نہ ہوتا تومیں واجب کردیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواك کریں _
حضرت امام صادق (ع) فرماتے ہیں : جمعہ کے دن ناخن کاٹنا ، جذام ، جنون ، برص اور اندھے پن جیسے امراض سے دور رکھتا ہے _ (121)
روایت کی جاتی ہے کہ ناخنوں کے نیچے شیطان کی خوابگاہ ہوتی ہے _ (122)
حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں : کھانا کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھوں کو دھونا ، عمر کو بڑھاتاہے ، لباس کومیلے ہونے سے محفوظ رکھتا ہے اور آنکھوں کو نورانی بناتا ہے _(123)

گھر کی سجاوٹ
ایك صاف ستھرا سجا ہوا مکان جس مینگھر کی تمام چیزیں سلیقے سے مناسب اور مخصوص جگہ پر رکھي

ہوں ہر لحاظ سے ایك بے ترتیب اور گندے مکان پر فوقیت رکھتا ہے _ اول تو یہ کہ ترتیب اور سلیقہ گھر کو رونق و خوبصورتی عطا کرتا ہے او رایسے کو باربار دیکھنے سے نہ صرف یہ کہ آنکھوں کو برا نہیں لگتا بلکہ مسرت اور خوشی حاصل ہوتی ہے_ دوسرے یہ کہ اس طرح گھر داری کے کاموں میں آسانی ہوتی ہے _ گھر کی مالکہ کا وقت ضرورت کی چیزوں کو ڈھونڈھنے میں برباد نہیں ہوتا_ کیونکہ ہرچیز کی جگہ مخصوص ہے جس چیز کی ضرورت ہوئي اس وہیں سے اٹھالیا اور کام ختم ہونے کے بعد اسی جگہ رکھ دیا _ اس طرح کام آسانی سے انجام پاتے ہیں _
تیسرے یہ کہ ایك صاف ستھرااور مرتب و منظم گھر ، گھر کی مالکہ کے ذوق و سلیقہ کو ظاہر کرتا ہے ، مرد کو بھی صاف ستھرے گھر میں جاذبیت اور کشش محسوس ہوتی ہے اور گھر اور گھروالوں سے اس کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہے اور گھر سے باہر اپنا زیادہ وقت نہیں گزارتا_
چوتھے یہ کہ ایك سلیقے سے آراستہ کیا ہوگھر ، گھروالوں کی عزت و سربلندی کا باعث بنتا ہے جو کوئي اسے دیکھتا ہے اس کی دلکشی اور خوبصورتی سے فرحت محسوس کرتا ہے اور گھر کی مالکہ کے ذوق و سلیقہ کی تعریف کرتا ہے _ سجاوٹ اور آرائشے کا سامان خرید خرید کر جمع کرنے سے زندگی خوبصورت نہیں ہوجاتی بلکہ ایك خاص ترتیب و سلیقے سے خوبصورتی پید ا ہوتی ہے _ خود آپ نے بھی یقینا ایسے دولتمنداور خوشحال گھرانے دیکھے ہوں گے جن کے پاس انواع و اقسام کے قیمتی سازو سامان کی بھر مار ہوتی ہے لیکن نظم و سلیقہ نہ ہونے کے سبب اس میں کوئي رونق نہیں ہوتی اور اس کو دیکھ کر ملال ہوتا ہے _ اس کے برعکس آپ نے ایسے غریب گھرانے بھی دیکھے ہوں گے کہ غربت و ناداری کے باوجود ان کی زندگیاں مسرت سے بھرپور اورخوبصورت میں _ مختصر اور معمولی سامان ہونے کے باوجود ان کے گھر مرتب و منظم اور صاف ستھرے ہیں _ ہر چیز اپنی جگہ قرینے سے رکھی ہوئي ہے _ در اصل ایك خاص نظم و ترتیب اور سلیقہ ہی خوبصورتی ہے _
اسی بناء پر خانہ داری کے اہم فرائض میں سے ایك اہم کام ، نظم و ترتیب کاخیال رکھنا ہے _

124

سلیقہ مند خواتین خود بہتر جانتی ہیں کہ گھر کے سامان کو کس ترتیب سے رکھنا چاہئے _ البتہ بیجا نہ ہوگا کہ یاددہانی کے طور پر چند نکات بیان کردیئےائیں _
گھر کے سازو سامان کی اس کی نوعیت کے اعتبار سے ایك جگہ معین کردینی چاہئے _ تمام برتنوں کو ایك جگہ نہیں رکھنا چاہئے _ جن برتنوں کی ہر وفت ضرورت پڑتی ہے ان کو اس طرح رکھئے کہ آسانی سے نکالاجا سکے _ مٹھائي ، میوے اور ناشتہ کا سامان رکھنے والے برتنوں کوایك جگہ رکھئے ، شربت والے برتنوں کی ایك جگہ مقرر کیجئے _ چائے کے برتنوں کی علیحدہ اور کھآنے :ے برتنوں کی ایك جگہ معین کیجئے _ پھلوں کے لئے استعمال ہونے والے برتنوں کو ایك جگہ رکھئے _ دہی اور فیرینی و غیرہ کے پیالوں ، اور اچار مربّے کی کٹوریوں کی ایك مخصوص جگہ بنایئے غرضکہ سارے سامان کو اس ترتیب سے رکھئے کہ خود آپ کو آپ کے شوہر اور بچوں کو ان سب چیزوں کی مخصوص جگہ معلوم ہو اور اگر اندھیرے میں بھی کسی چیز کی ضرورت پڑجائے تو آسانی سے فوراً وہیں سے نکال لیں _
شاید بعض خواتین سوچیں کہ مذکورہ باتیں امیروں اور دولتمندوں کے لئے تو بہت اچھی ہیں کہ ان کے پاس سہولت کے سارے سامان موجود ہیں _ لیکن ہماری سادہ اور معمولی زندگی کے لئے ان سب لوازمات کی کیا ضرورت ہے _ جی نہیں _ یہ خیال درست نہیں جو کچھ بھی گر ہستی کا سامان ہو اسے سلیقے اور ترتیب سے رکھنا چاہئے _ خواہ امیر ہو یا غریب_ معمولی اور مختصر سامان بھی قرینے سے رکھا ہو تو اچھا معلوم ہوتاہے _ مثلاً گھر کے تمام برتنوں کی ایك جگہ معین کردیجئے اور ہر قسم کے برتن کے لئے ایك گوشہ مخصوص کردیجئے _ گرمیوں کے کپڑوں کے لئے ایك جگہ اور جاڑوں کے کپڑوں کی دوسری جگہ بنادیجئے _ اپنے شوہر اور بچوں کے کپڑوں کی جگہ مقرر کردیجئے _ روزمرہ استعمال کے کپڑوں کو اس طرح رکھئے کہ نکالنے میں آسانی ہو اور دوسرے کپڑوں کو محفوظ ترجگہ پر رکھ سکتی ہیں _ میلے کپڑے رکھنے کی مخصوص جگہ بنادیجئے ، روز استعمال میں آنے والے بستروں کو سامنے رکھئے اور مہمانوں کے استعمال کے لئے لحاف گدوں کمبل و غیرہ کو اندر رکھئے _ کھانے کے

125

بعد جھوٹے چکنے برتنوں کو فوراً جمع کرکے دھونے کی معینہ جگہ پررکھ دیجئے _ گھرکی سجاوٹ کے سامان کے لئے مناسب جگہ مقرر کیجئے _ اور ہر چیز اپنی معینہ جگہ پر رکھی رہے _ آپ کے اور بچوں کے کپڑے کمروں میں بکھرے نہ پڑے رہیں بلکہ انھیں عادت ڈلوایئےہ کپڑے اتار کر الماری میں رکھیں _ کھونٹی یا اسٹینڈپرٹانگیں _ بچوں کو نصیحت کیجئے کہ اپنے سامان مثلاً بستہ ، قلم ،کتابیں معینہ جگہ پر رکھا کریں _ اطمینان رکھئے اگر آپ ترتیب اور سلیقے سے کام لیں تو آپ کے بچوں کی بھی یہی عادت پڑجائے گی _
پھوہڑ عورتیں اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے گھر کی بدنظمی کا الزام بچوں کے سر تھوپتی ہیں _ مگر یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ بچے ماں باپ کی تقلید کرتے ہیں _ اگر ماں باپ سلیقہ مند ہوں گے تو وہ بھی سلیقہ سیکھیں گے _ شروع میں بچے نظم و ترتیب کے مخالف نہیں ہوتے بلکہ سلیقہ مند ہوتے ہیں _ لیکن جب گھر کی بدسلیقگی اور بد انتظامی دیکھتے ہیں تو وہ بھی یہی سیکھتے ہیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

روپیہ پیسہ _ قیمتی کا غذوں مثلاً چیك _ بانڈ _ سرٹیفکیٹ اور سندوں و غیرہ کو ایسی محفوظ جگہ پر رکھئے جو چھوٹے بچوں کی دسترس سے دور ہو _ کیونکہ اگر آپ کی غفلت سے ضائع ہوجائے تو بعد میں بچوں کو مارنے پیٹنے سے کوئي فائدہ نہ ہوگا _ لہذا حادث وقوع میں آنے سے پہلے ہی اس کا علاج کرلیناچاہئے _ معصوم بچے کا کوئي گناہ نہیں ہوتا _قصور بد سلیقہ ماں کاہوتا ہے جس نے قیمتی شيء کو حفاظت سے نہیں رکھا _

اس سلسلہ میں ذیل کے واقعہ سے عبرت حاصل کیجئے _
ایك شخص نے اپنی بیوی کو تین ہزار روپئے دیئےور حفاظت س رکھنے کی تاکید کی اس نے روپیہ لے کر طلاق میں رکھ دیا اور کسی معمولی کام سے باہر چلی گئي _ جب کمرے میں واپس آئي تو وہاں روپئے موجود نہیں تھے _ گھبرا کے ادھر ادھر نظر دوڑ ائي تودیکھاکہ اس کا پانچ سالہ بچہ صحن میں کوئي چیز جلا رہا ہے اور خوش ہورہا ہے _ ماں یہ دیکھ کر اس قد رغضبناك ہوئي

126

کہ اپنے پانچ سالہ بچے کو اٹھاکر زمین پر پخ دیا _ اتفاق سے بچہ فوراً مرگیا وحشت زدہ ماں ، بچے کہ بیجان جسم کو دیکھ رہی تھی کہ اسی وقت اس کا شوہر آگیا اور ماجرا دریافت کیا _ بیوی نے واقعہ بیان کیا _ مرد نے طیش میں آکر بیوی کو خوب مارپیٹا اور موٹر سائیکل پر سوار ہوکر پولیس کو اس واقعہ کی رپورٹ دینے چلا گیا _ لیکن پریشانی اورگبھراہٹ کے عالم میں اس کی کسی گاڑی سے ٹکر ہوگئي _ اب اس مرد کی حالت بیحد نازك ہے " _ (124)
آپ کا خیا ل میں اس واقعہ میں اصلی قصور وار کون ہے؟ اس کا فیصہ ہم قارئین کرام پر چھوڑتے ہیں _ اس قسم کے واقعات و حادثات اکثر رونما ہوتے رہتے ہیں _ ممکن ہے خود آپ کی زندگی میں بھی واقع ہوئے ہوں _
دواؤں ، خطرناك اورزہر یلی چیزوں حتی کی مٹی کے تیل اور پٹروں کو ایسی جگہ رکھیں جو چھوٹے اورناسمجھ بچوں کی دسترس سے باہر ہو _ کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ ناسمجھی کے سبب اسے پی لیں اور ختم ہوجائیں _ اور پھر آپ ساری عمر روتی رہیں احتیاط کرنے میں کوئي نقصان نہیں ہے لیکن غفلت اور بے احتیاطی سے سینکڑوں خطرے لاحق ہوجاتے ہیں _ ایسے معصوم بچے جو بد سلیقہ ماں باپ کی غفلت سے تلف ہوئے اور ہورہے ہیں ان کی فہرست طویل ہے _ ان میں سے بعض کی خبریں اخباروسائل میں شائع ہوتی رہتی ہی _ یاددہانی کے طور پر چند سچے واقعات نقل کئے جاتے ہیں _
دو چھوٹے چھوٹے بہن بھائي ، جن کی عمریں چھ سال اور چار سال تھیں ، ایك برتن میں بھرے ڈی ڈی ٹی دواکے محلول کونسی سمجھ کے پی گئے _ چھوٹی بچی تو فوراً مرگئي _دونوں بچے گھر میں تنہا تھے _ جب انھیں پیاس لگی تو پانی کے بجائے ڈی ڈی ٹی دوا کے محلول کولسی سمجھ کر پی گئے _ اسپتال میں بچوں کی ماں نے بتایا کہ کل رات میں نے تھوڑا سا ڈی ڈی ٹی پاؤ ڈرپانی میں بھگوکر رکھا تھا کہ چوہوں کے بلوں میں ڈالوں گی کہ یہ حادث رونما ہوگیا "_ (125)
زبانی کی جگہ مٹی کا تیل پی لیا _ ایك پنچ سالہ بچّے نہ ماں کے پیر درد کي

127

کھالیں _ انھیں اسپتال میں بھرتی کیا گیا ہے " _ (126)
آخر میں بھی عرض کردیں کہ نظم و ضبط بہت اچھی چیز ہے لیکن نہ اس حد تك کہ آپ کا اور آپ کے شوہر کا سکون و چین سلب ہوجائے صفائي اور طہارت اگر حد سے تجاوز کرجائے اور وہم آزادی سلب ہوجانے کی حد تك بڑھ جائے تو خود ان خاندان کے لئے مشکلات پیدا ہوجاتی ہیں _ لڑائي جھگڑے اور علیحدگی تك کی نوبت آجاتی ہے _ ذیل کا واقعہ سنیں:_
ایك شخص کہتا ہے : اپنی بیوی کی عجیب و غریب پاکیزگی نے تو مجھے دیوانہ بنادیا ہے _ شام کو جب آفس سے تھکاہارا گھر آتا ہوں تو میرے لئے لازم ہے کہ حوض کے یخ بستہ پانی سے سات دفعہ ہاتھ پاؤں دھؤون _ جوتوں کو مخصوص جگہ پر رکھوں _ گھر کی مخصوص چپل پہنوں _ ہاتھ روم کی مخصوص چپل پہنوں باورچی خانہ ، ڈرائنگ روم ، غرضکہ گھر میں ہر جگہ احتیاط برتوں ، لباس کو اس کی مخصوص جگہ پرٹانگوں _ اگر سگریٹ پینے کی اجازت دے تو مخصوص کمرے میں جاکر پیئوں تا کہ پورے گھر میں اس کی بونہ پھیلے _ مختصر یہ کہ میں نے ایك عمر نہایت اطمینان و آزادی کے ساتھ گزاری ہے _ لیکن اس چار سالہ شادی شادہ زندگی میں میری حالت قیدیوں سے بدتر ہوگئي _ کیا ضرورت ہے کہ انسان اس قدر حد سے زیادہ صفائي پسند ہو یہ وہم ہے اور میں وہم سے بیزار ہوں " _ (127)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کسی بھی کام میں افراط و تفریط اچھی نہیں ہوتی بلکہ ہر حال میں میانہ روی سے کام لینا چاہئے _ نہ اس قدر بد سلیقگی کارفرما ہو کہ زندگی کی حالت ابتر رہے اور نہ اتنا زیادہ نظم و ضبط کالحاظ رکھا جائے کہ وہم کی حد تك بڑھ جائے اور آپ کا سکون وچین درہم برہم ہوجائے _

کھانا پکانا

امورخانہ داری میں ایك اہم کھانا پکانا بھی ہے جس کے ذریعہ خواتین کے ذوق اور سلیقہ کا پتہ چلتا ہے _ ایك سلیقہ مند اور باذوق گھر کی مالکہ خرچ میں بہترین اور لذیذغذائیں تیار کرتی ہے لیکن ایك بدسلیقہ خاتون زیادہ خرچ کرکے بھی مزیدار کھانے تیار نہیں کرپاتی _ خواتین لذیذ اور مزیدار

128

کھانوں کے ذریعہ اپنے شوہر کو گھر کی طرف راغب کرسکتی ہیں جو خوا تین اس گر سغ واقف ہیں ان کے شوہر خوش ذائقہ کھانوں کے شوق میں ہو ٹلوں میں نہیں گنواتے _حضرت رسول خدا (ع) فرماتے ہیں : تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جواپنے بدن میں خوشبو لگائے _ کھا نا پکانے کے فن میں ماہر ہوا ور زیادہ خرچ نہ کرے ایسی عورت کا شمار خدا کے عمال میں ہو گا اور خدا کے عامل کو بھی شکست اور پشیمانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا _ (128)

اس موقعہ پر کھا نا پکا نے فن پز بحث کرنا اور کھانے تیارکرنے کی ترکیب بیان کرنا مضف کے موضوع سخن سے خارج ہے _

البتہ اس سلسلے میں صحت بخش غذاؤں اور کھانا پکانے کے ماہرین کی لکھی ہولی رکتا بیں آسانی سے دستیاب ہیں ان کتابوں کے مطالعہ اور اپنے ذاتی تجربہ و سلیقہ سے کام لے کر خوش ذائقہ اور ، قوت بخش کھانے تیار کئے جا سکتے ہیں _ البتہ یہاں پر چند باتوں کا ذکر کر ناضروری معلوم ہوتا ہے :

1 _ کھانا صرف لذت حاصل کرنے اور پیٹ بھرنے کی خاطر نہیں کھا یا جا تا بلکہ کھا نا کھانے کا مقصد صحت و سلامتی کا تحفظ اور بدن کے خلیوں کو زندہ رکھنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کو بہم پہو نچا نا ہے _ لازمی اجزاء مختلف قسم کی غذاؤں ، پھلوں ، سبزیوں ، دالوں اور گوشت و غیرہ میں پائے جاتے ہیں _ مجموعی طور پر انھیں چھ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے _

1_ پاني

2_ معدنی مواد مثلا کیسلیشم _ فاسفورس ، لوہا ، تانبا

3_ نشاستہ (STARCH) والی چیزیں

4_ چربي

5_ پروٹین

6_ مختلف و ٹامن مثلاوٹا من بی ، وٹامن سی ، وٹامن ڈی و غیرہ

129

انسان کے بدن کازیادہ تروزن پانی کے ذریعہ تشکیل پاتا ہے _ پانی منجمد غذاؤں کو حل کرتا ہے تا کہ آنتوں کے ذریعہ جذب ہو جائیں _ بدن کے درجہ حرارت کو کنٹروں کرتا ہے _ معدنی مواد دانتوں اور ہڈیوں کی نشو و نما اور عضلات کے کام کی تنظیم کے لئے بھی لازمی ہے _

نشاستہ اور شکروالی چیزیں انرجی پیدا کرتی ہیں چربی انرجی اور حرارت پیدا کرتی ہے پروٹین بدن کی نشو و نما اور پرانے کی تجدید کیلئے ضروری ہے ، وٹامن بدن کی نشو و نماہڈیوں کی اور اعصاب کی تقویت اور بدن کی مشینری کو چلانے اور آنتوں میں غذاؤں کے جذب ہونے میں مدد دیتے ہیں _ مذکورہ مواد انسان کی صحت و سلامتی کے تحفظ اور زندہ رہنے کے لئے بیحد ضروری ہیں _ ان میں سے ہر ایك کا اہم رول ہے اور وہ بدن کی کسی نہ کسی ضرورت کو پورا کرتے ہیں _ ان میں سے کسی کا بھی فقدا ن یا کمی یا زیادتی انسان کی زندگی و سلامتی کے لئے مضر ہے _ اور علاج اور خطرناك امراض پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے _ سلامتی و بیماری ، عمر کی درازی اور کوتاہی ، اعصاب کی سلامتی و نفسیاتی بیماریاں ،خوشی و افسردگی ، خوبصورتی و بدصورتی ، غرضکہ وہ تما م حادثات و اثرات جن سے انسان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کا بدن دوچار ہوتا ہے ، انسب کا غذا کی کیفیت سے گہرا تعلق ہے _
ہم جو کچھ کھاتے ہیں اسی سے ہماری نشو ونما ہوتی ہے اگر انسان جان لے کہ کیا چیز اور کتنی مقدار میں کھانا چاہئے تو کم بیمار پڑے گا _ بد قسمتی تو یہی ہے کہ بدن کی غذائي ضروریات اور کھانے پینے کی چیزوں کی خاصیت پر توجہ دیئےغیر ، انسان اپنے پیٹ کو مزیدار غذاؤں سے بھر لیتا ہے اور اپنی صحت و سلامتی کو خطرے میں ڈال دیتا ہے _ اور جب ہوش آتا ہے اس وقت پانی سرسے اونچا ہوچکا ہوتا ہے اور بدن کی نازك مشینری فرسودہ اور تباہ ہوچکی ہوتی ہے _
اس وقت اس طبیت اوراس طبیب یہ دوا اور وہ دوا کی تلاش شروع ہوتی ہے لیکن افسوس کہ رنگ و روغن سے فرسودہ مشینری کی تعمیر و مرمت نہیں ہوسکتی _ یہی سبب ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا فرمان ہے :" پیٹ تمام بیماریوں کا مرکز ہے " _ (129)
عموماً غذا کا انتخاب کرنا عورتوں کی ذمہ داری ہوتی ہے _ لہذا کہ جا سکتا ہے کہ خاندان کي

130

صحت و سلامتی ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے _ اس بناء پر ایك خاتون خانہ کے کندھوں پر ایك بہت بڑی ذمہ داری ہے اوراگراس سلسلے میں ذرا اسی بھی کوتاہی کی تو آپ کی ، شوہر اور بچوں کی تندرستی سخت خطرے سے دوچار ہوسکتی ہے _ اس کے علاوہ کھانا پکانے کے فن میں مہارت رکھنے والے کو ایك مکمل غذا شناس بلکہ ایك ماہر طبیب بھی ہونا چاہئے _ اس کا مقصد صرف گھر والوں کا پیٹ بھرناہی نہ ہو بلکہ اسے چاہئے کہ پہلے مرحلے میں ،صحت و سلامتی کی حفاظت اور بدن کی غذائي ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جن مواد کی ضرورت ہوتی ہے اس کا دھیان رکھے _ اور اس بات سے واقف ہو کہ کھانے پینے کی چیزوں میں کون کون سے اجزاء شامل کرنا لازم ہے _ اور کتنی مقدار میں ہونا چاہئے _ اس کے بعد بدن کی گوناگوں ضروریات کے مطابق ، کھانے پینے کی چیزوں کا انتخاب کرے _ اور اسے خوراك کے پروگرام کا جزو قراردے _ اسی کے ساتھ کوشش کرے کہ ضروری اور مفید غذاؤں کواس طرح تیار کرے کہ وہ خوش ذائقہ اور مزیدار بھی ہوں _
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : اپنے شوہر کی نسبت عورت کا فرض ہے کہ گھر کے چراغ کو روشن کرے اور اچھی و عمدہ غذائیں تیار کرے _ (130)
ایك عورت نے رسول خدا (ص) کی خدمت میں عرض کیا : شوہر کے گھر میں عورت کے خدمت کرنے کی کیا فضیلت ہے ؟ فرمایا: گھر کو چلانے کے لئے جو بھی کام انجام دے ، خدا اس پر لطف کی نظر فرمائے گا _ اور جو شخص خدا کا منظور نظر ، ہوگا وہ عذاب الہی سے محفوظ رہے گا " _ (131)
2_ انسان کی غذائي ضروریات ہمیشہ یکسان نہیں ہوتیں بلکہ مختلف سن و سال اور حالات کے مطابق اس میں فرق پیدا ہوتا رہتا ہے _ مثلاً چھوٹے بچے اور نوجواں چونکہ نشو و نما کی حالت میں ہوتے ہیں ان کو معدنی مواد خصوصاً کیلشیم کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے ان کی غذا میں ان چیزوں کو شامل کرنا چاہئے جن میں معدنی مواد پایا جاتا ہو _ اسی طرح بچے اور نوجوان چونکہ زیادہ فعال ہوتے ہیں بھاگ دوڑ اور کھیل میں ان کی انرجی زیادہ صرف ہوتی ہے اس لئے ان کو انرجی والے مواد مثلاً

131

چربی ، شکر اور نشاستہ والی غذاؤں کی ضرورت ہوتی ہے اوران کی غذا میں ان چیزوں کا لحاظ رکھنا چاہئے _ اسی طرح ہر انسان کی غذا ئي ضرورت کا تعلق اس کے شغل اور کاموں کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے مثلاً ایك مزدور پیشہ انسان کو چربی ، شکر اور نشاستہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس کے کام میں محنت و مشقت زیادہ ہے لیکن جن کے شغل آسان اور زیادہ محنت طلب نہیں ان کو ایك مزدور کی طرح مذکورہ مواد کی ضرورت نہیں ہے _
گرمی کے موسم اور جاڑے کے موسم کے غذائي پروگرام بھی یکسان نہیں ہوتے _ ایك بیمار کا غذائي پروگرام بھی سالم افراد کے غذائي پروگرام سے مختلف ہوتا ہے _ عموماً ایك بیمار کی لئے ہلکی اور مقوی غذائیں تیار کرنی چاہئیں _ اس کے کھانے کے متعلق ڈاکٹر سے مشورہ لینا چاہئے _ بہر حال ایك خانہ دار خاتون کو ان تمام باتوں کا دھیان رکھنا چاہئے اور ہر فرد کی احتیاج کے مطابق اس کے لئے غذا تیار کرنی چاہئے _
3_ ایك قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ جب انسان کا سن چالیس سے تجاوز کرجاتا ہے تو عموماً موٹا پے کی بیماری میں مبتلا ہوجاتا ہے _ بعض لوگ موٹا پے کو صحت کی علامت سمجھیں لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے _ موٹا پے کو ایك خطرناك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بیماری کہا جاتا ہے _ جس کے نتیجہ میں گوناگوں امراض پیدا ہوجاتے ہیں _ موٹے لوگ مختلف امراض مثلاً دل کے مرض ، بلڈ پریشر،رگوں کا سخت ہوجانا ، نیز گردے اور جگرکی بیماریوں ، دیا بیطس اور گال بلیڈر جیسی بیماریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں _ ڈاکٹر کے تجربے اور بیمہ کمپنیوں کے اعداد و شمار سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ دبلے آدمیوں کی عمر موٹے آدمیوں سے زیادہ لمبی ہوتی ہے _ چالیس سال کے بعد انسان کے بدن کی چستی میں کمی آجاتی ہے _ جس کے سبب اس کی فعالیت بھی گھٹ جاتی ہے _ اس لئے اسے چربی ، نشاستہ اور شکر والے اجزا کی کم ضرورت ہوتی ہے _ اس سن میں بدن میں طاقت کو پیدا کرنے والی مشینری ، جو کہ کالریوں کو انرجی میں تبدیل کرتی ہے ، اپنا کام کدرتی ہے جس کی وجہ سے کالریاں تبدیل نہیں ہوتیں اورکمراور شریانوں کے اطراف اور بدن کے اعضاء میں جمع ہوکر موٹا پا

132

پیدا کردیتی ہیں _ موٹا پے کا بہترین علاج کم خوری ہے خصوصاً چربی اور شکر و نشاستہ والی غذاؤں میں کم کردنی چاہئے _

جن خواتین کو اپنے شوہر سے محبت ہے انھیں چاہئے کہ جو نہی اپنے شوہر میں موٹا پے کے آثار و علائم دیکھیں فوراً اس کے غذائي پروگرام پر توجہ کریں _ دھیان رکھیں کہ پر خوری نہ کرے _ چکنائي ، مٹھائي ، ملائي و غیرہ کے استعمال پر پابندی لگادیں _ شکر اور نشاستہ والی غذائیں مثلاً روٹي، چاول ، موٹا پا پیداکرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں _ ایسا کام کریں کہ مردان کا استعمال کم کریں اوراس کی جگہ پر پروٹین والی غذائیں مثلاً انڈا، کلیجی ، گائے و بکری اور چڑیوں کا گوشت ،مچھلی اور پنیر کا زیادہ استعمال کرائیں _ کیونکہ ان غذاؤں سے بھوك بھی مٹ جائے گی اور ان میں کالری بھی کم پائي جاتی ہے _ اس عمر میں دودھ سے بنی چیروں کا استعمال بھی مناسب ہے _ اگر ڈاکٹر نے پرہیز نہ بتایا تو پھل اورسبزیاں بھی مناسب ہیں _ اس سلسلے میں داکٹر سے بھی مشورہ لے لیجئے جو خواتین اپنے شوہر سے محبت کرتی ہیں ان کو ان تمام نکات کو پورا لحاظ رکھنا چاہئے _ در حقیقت شوہر کی زندگی اور سلامتی ان کے ہاتھ میں ہے _ وہ جو کچھ بھی پکاکے سامنے رکھ دیں گی وہ اسے کھانے پر مجبور ہے _ البتہ اگر شوہر سے دل بھر گیا ہے اور بیوہ ہونا چاہتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ اس کو اس طرح سے قتل کردیں کہ کسی کو بھی ان کے جرم کا پتہ نہ چلے اور پولیس کے ہاتھوں سے بچ جائیں نوان کے لئے یہ بہت آسان نسخہ ہے کہ گھی سے تر تراتی ہوئي مزیدار غذائیں اور مٹھائیان تیارکرکے شوہر کو کھلائیں اور اصرار کرکے اس کو خوب ڈٹ کرکھانے پر آمادہ کریں _ اس کے کھانے میں روٹی اور چاول کااستعمال کرانے کے لئے اس کے سامنے لذیذ اورمرغن کھانوں سے بھر ادستر خوان بچھائیں تا کہ وہ ان غذاؤں سے اپنا پیٹ خوب بھر لیا کرے اگر اس پروگرام پر عمل کیا توہ بیوہو ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی _ جلد ہی اس سے چھٹکار امل جائے گا _ مزید بر آن بیوی کی خدمات اور خاطر تواضع کے سبب اس سے خوش بھی رہے گا _

133

ممکن ہے قارئین گرامی کہیں کہ مذکورہ پروگرام دولتمند طبقے کے لئے تو اچھا ہے جو انواع و اقسام کی لذید اور مہنگی غذائیں تیار کرنے پر قادر ہیں لیکن تیسری درجے کے طبقے کے لئے ، کہ جو قوم کی اکثریت پر مشتمل ہے اور شب و روز کی محنت و مشقت کے بعد دو لقموں سے اپنا پیٹ بھر نے پر مجبور ہے ، قابل عمل نہیں _ اس طبقے کے لوگ بدن کی ضروریات کو پورا کرنے والے غذائي پروگرام پر کس طرح عمل کر سکتے ہیں ؟

لیکن قارئین محترم کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ اس بات کو مد نظر رکھیں کہ خوش قسمتی سے بدن کے لئے لازمی مواد ،انھیں سادہ اور فطری غذاؤں میں کافی مقدار میں پایا جاتاہے _ اگر خاتون خانہ ، مقوی اور صحت بخش غذاؤں سے آشنا ہو اور کھانا پکانے کے فن میں بھی مہارت رکھتی ہو تو معمولی پھلوں ، تر کاریوں والوں مثلاً چنے ، ماش اور مسور کی دالوں ، گیہوں ، جو ، آلو پیاز ، ٹماٹر گاجر اور مختلف سبزیوں سے اس طرح کھانا تیار کرسکتی ہیں کہ مزیدار بھی ہو اور صحت و سلامتی کے لئے بھی فائدہ مند ہو _ البتہ سلیقہ اور ہوشیاری شرط ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

133

مہمانداري

ايك چيز جس كا ہر خاندا كو كم يا زيادہ سامنا كرنا پرتا ہے وہ مہمانداری ہے بلكہ يوں كہنا چاہئے كہ مہمانداری زندگی كے لوازمات ميں سے ہے _ مہمان نوازی ايك اچھی رسم ہے اس كے ذريعہ دلوں ميں باہمی تعلق و ارتباط پيدا ہوتا ہے _ محبت و الفت ميں اضافہ ہوتا ہے _ نفرت و كدورت دور ہوتی ہے دوستوں اور عزيزوں كے يہاں آمد و رفت اور كچھ دير مل بيٹھنا ايك مفيد اورسالم تفريح شمار كی جاتی ہے _
پيغمبر اكرم (ص) فرماتے ہيں : مہمان كا رزق آسمان سے نازل ہوتا ہے اس كو كھلانے سے ميزبان كی گناہ بخش ديئےاتے ہيں" _ (132)
امام علی رضا (ع) فرماتے ہيں سخی لوگ دوسروں كے كھانے ميں سے كھاتے ہيں تا كہ ان كے كھانے ميں سے وہ كھائيں ليكن كنجوس دوسروں كے كھانے ميں سے نہيں كھاتے كہ كہيں ايسا نہ ہو كہ اس كے كھانے ميں سے وہ كھاليں _ (133)

134

حضرت رسول خدا (ص) كا رارشاد گرامی ہے : دوستوں كے ساتھ بيٹھنے سے ، محبت پيدا ہوتی ہے _ (134)
امام محمد تقی (ع) فرماتے ہيں : دوستوں كے پاس بيٹھنا ، دل كو تروتازہ اور عقل كو بار آور كرتا ہے ، خواہ تھوڑی دير ہی بيٹھا جائے _ (135)
زندگی كی اس متلاطم سمندر ميں انسان كے دل و دماغ كوآرام و سكون كی ضرورت ہوتی ہے _
اس سے بہتر سكون وآرام كس طرح مہيا ہوسكتا ہے كہ كچھ وفادار دوستوں اور رشتہ داروں كی محفل ميں بيٹھيں _ كچھ اپنا حال دل كہيں كچھ ان كی سنيں _ پر لطف گفتگو سے محبت و الفت كی محفل كو سجائيں _ اور وقتی طور پر زندگی كی مشكلات اور پريشانيوں كو بھلاديں_ تفريح بھی كرليں اور كھولی ہوئي طاقت بھی بحال كرليں ، دل بہلائيں اور دوستی كے رشتوں كو بھی مستحكم كرليں _
جی ہاں _ مہمانداری بہت عمدرہ رسم ہے اور شايد ہی كوئي اس كی خوبی سے انكار كرے _ البتہ اس سلسلے ميں دوبڑی مشكلات سامنے آتی ہيں كہ جس كے سبب اكثر لوگ جہاں تك ہوسكتا ہے اس سے بچنے كو كوشش كرتے ہيں اور انتہائي ضروری حالات ميں ہی اس كو قبول كرتے ہيں _
پہلی مشكل : زندگی كی چمك دمك اور ايك دوسرے سے آگے بڑھ جانے كی بيجا ہوس نے زندگی كو دشوار بنادیا ہے _ گھر كے ضروری ساز وسامان جو ضرورتوں كو پورا كرنے كے لئے اور آرام كی خاطر ہوتے تھے ، اپنی حقيقی صورت سے خارج ہوكر خودنمائي اوراشياء ے تجمل كی شكل اختيار كرگئے ہيں _ اسی چيز نے مہمانداری اور دوستوں كی آمد و رفت ميں كمی پيدا كردی ہے _ شايد كم ہی لوگ ہوں گے جو دوستوں اور رشتہ داروں كے آنے جانے كو پسند نہ كرتے ہوں _ ليكن چونكہ حسب دلخواہ شان و شوكت كے اسباب فراہم كرنے اور معيار زندگی اونچا كرنے پر قادر نہيں ہيں اور اپنے معيار زندگی كو سطحی سمجھتے ہيں اس لئے دوستوں سے ميل جول ركھنے سے بھاگتے ہيں _ ايك غلط خيال انسان كے ہاتھ پاؤں باندھ كر اس كی دنيا و آخرت كو تباہ كرديتا ہے _
خاتون عزيز كيا دوست احباب آپ كے گھر كی شان و شوكت اور سجاوٹ كو ديكھنے كے لئے آپ كے

135

گھر آتے ہيں _ اگر يہی مقصد ہے تو بہتر ہے كہ دو كانوں ، شوروم اور ميوزيم جائيں _ كيا آپ نے اشيائے تجمل كی نمائشے لگاركھی ہے اور اپنے خودنمائي كے لئے ان كو اپنے گھرآنے كی دعوت ديتی ہيں؟ ايك دوسرے كے يہاں آمدو روفت ، آپسی تعلقات اور محبت كی خاطر اور تفريح كی غرض سے كی جاتی ہے نہ كہ فخر و مباہات اور خودنمائي كے لئے _ مہمان اپنا شكم پركرنے اور خوبصورت مناظرہ كا نظارہ كرنے كے لئے آپ كے گھر نہيں آتے ہيں بلكہ دعوت كو ايك قسم كی عزت افزائي سمجھتے ہيں _ وہ خود بھی اس قسم كی رقابتوں اور تجمل پرستی سے تنگ آگئے ہيں اور سادگی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کو پسند کرتے ہیں لیکن ان میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ اس غلط رسم کا خاتمہ کرسکیں اور خود کو اس اختیاری قید و بند سے آزاد کرلیں _ اگر آپ ان کی سادگی کے ساتھ خاطر تواضع کریں تو نہ صرف یہ کہ ان کو برا نہیں لگے گا بلکہ خوش ہوں گے اور بعد میں اس سادہ روش کی پیروی کرکے بغیر کسی تکلف اور پریشانی کے آپ کی بھی پذیرائي کریں گے _ ایسی صورت میں آپ نہایت سادگی کے ساتھ دوستوں کے یہاں آمد ورفت کا سلسلہ جاری رکھ سکتی ہیں اور انس و محبت کی نعمت سے بہرہ مند ہوسکتی ہیں _ لہذا اس مشکل کو آسانی کے ساتھ حل کیا جا سکتا ہے البتہ کسی قدرہمت و جرات کی ضرورت ہے

دوسری مشکل

مہمانداری کوئي آسان کام نہیں ہے _ بلکہ خواتین کے مشکل کاموں میں سے ہے _ کبھی ایسا ہواہے کہ بیوی چند گھنٹوں کے اندر اندر کچھ مہمانوں کی خاطر تواضع کا انتظام کرنے پر مجبور ہے اسی سبب سے کھانے مرضی کے مطابق تیار نہیں ہوسکے ایسی حالت میں ایك طرف میاں ناراض ہوتا ہے کہ میں نے پیسہ خرچ کیا اور اس کے باوجود میری عزت مٹی میں مل گئي _ دوسروں طرف بیوی ناراض ہے کہ میں نے اتنی زحمت اٹھائي اس کے باوجود مہمانوں کے سامنے میری بے عزتی ہوگئي وہ لوگ مجھے بد سلیقہ اور پھر ہٹڑ سمجھیں گے _ ان سب سے بدتر یہ کہ شوہر کی جھك جھك کے جواب میں کیا کہوں ان ہی ، اسباب کی بناء پر کم ہی ایسی محفلیں ہوتی ہیں جو بغیر کسی ہنگامے اور الجھن و پریشانی کے اختتام پذیرہوں _ اور یہ امر باعث بنتا ہے کہ بہت سے لوگ مہمانداری سے گریز کرتے ہیں اور اس کے تصور سے ہی لرزتے ہیں _

136

ہم مانتے ہیں کہ مہماندری آسان کام نہیں ہے لیکن اصل مشکل اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ میزبان خاتون ، مہمانداری کے طور طریقوں سے اچھی طرح واقف نہیں اور چاہتی ہے کہ صرف دوتین گھنٹے کے اندر بہت سے مشکل اور دشوار کاموں کوانجام دے لے _ اگر مدبر اورتجربہ کارہے تو بہت خوبی اور آسانی کے ساتھ بہترین طریقے سے دعوت کا انتظام کرسکتی ہے _ اب ہم آپ کے سامنے مہمانداری کے دو نمونے پیش کررہے ہیں ، ان میں سے جو آپ کہ بہتر معلوم ہوا سے منتخب کرسکتی ہیں :_

پہلا نمونہ : میاں گھر میں داخل ہوتا ہے اور بیوی سے کہتا ہے شب جمعہ دس آدمی رات کے کھانے پر آئیں گے _ بیوی جسے گہ گزشتہ دعوتوں کی تلخیاں یاد ہیں مہمانوں کا نام سن کرہی اس کا دل دھڑکنے لکتاہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں _ مرد دلائل کے ذریعہ اور خوشامد کرکے اس کوراضی کرتا ہے کہ یہ دعوت کرنا ضروری تھا_ جس طرح بھی ہو اس دعوت کا انتظام کرو _ اس وقت سے جمعرات تك پریشانی اور اضطراب میں گزرتے ہیں _ یہاں تك کہ جمعرات کادن آپہونچا _ اس روز دعوت کاانتظام کرنا ہے میاں یا بیوی سامان خرید نے کے لئے گھر سے باہر جاتے ہیں _ راستے میں سوچتے ہیں کہ کیا کیا چیزیں خرید نا چاہئے _ آخر کارکئي طرح کی چیزیں خرید کردو پہر تك گھر آتے ہیں _ بیوی کا کام دوپہر کے بعد شروع ہوتاہے _ دوپہر کا کھانا بھی کھایا یا نہیں کھایا ، اٹھ کر کام میں مشغول ہوجاتی ہے _ لیکن کام کوئي ایك دوتوہیں نہیں _ اپنے آپ کوگوناگوں کاموں کے انبار میں گھر اپاتی ہے _ کیا کیا کرے اور کیانہ کرے _ مثلاً سبزیاں صاف کرنا اور کاٹنا ہے_ آلو اور پیاز سرخ کرنا ہے _ دال چننا ہے _ چاول چن کے بھیگنے کو رکھنا ہے _ گوشت کو صاف کرکے قیمہ بنانا ہے _ دو تین قسم کے کھانے پکانا چاہتی ہے _ مرغ بھوننا ہے _ کباب بنانا ہے _ سالن پکانا ہے _ پلاؤ پکانا _ چائے کا سامان ٹھیك کرنا ہے _ برتن دھونا ہے _ ڈرائنگ روم کو ٹھیك ٹھاك کرنا ہے _ یہ سارے کام یا تو خود تنہا انجام دے یا کسی کی مدد لے بہر حال عجلت اور پریشانی کی حالت میں کاموں میں مشغول ہے _ مگر چھری نہیں مل رہی ہے ادھر تلاش کرتی ہے _ سالن

137

ہے تو دیکھتی ہے پیاز نہیں _ چاول چڑھا دیا تو معلوم ہوانمك ختم ہوگیا ہے کسی کو نمك اور پیاز خریدنے بھیجتی ہے _ کھانا پکانے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اس کو ڈھونڈنے میں کچھ وقت صرف ہوتا ہے _ کبھی نوکر پر چیختی چلاتی ہے _ کبھی بیٹی کو ڈانٹتی پھٹکارتی ہے _ کبھی بیٹے کو برا بھلا کہتی ہے _ کھانا پکانے کے دوران اسٹو کاتیل یا گیس ختم ہوجاتی ہے _ اے خدا اب کیا کرے ؟

اسی حالت میں دروازے کی گھنٹی بجتی ہے اور ایك ایك کرکے مہمان آنا شروع ہوجاتے ہیں بیچارہ شوہر جو اپنی بیوی کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پریشانی اور اضطراب سے آگاہ ہے ، دھڑکتے دل سے مہمانوں کا استقبال کرتا ہے _ دعا سلام کے بعد چائے لانے جاتا ہے تو دیکھتا ہے ابھی تو چائے کا پانی بھی پکنے کو نہیں رکھا گیا ہے _ بیٹے یا بیٹی کو ڈانٹتا ہے کہ ابھی تك چائے کا پانی ابلنے کو کیوں نہیں رکھا گیا _ چائے تیار ہوئي تو معلوم ہوا کہ ابھی دودھ نہیں پکایا گیا ہے یا چائے کہ برتن نہیں نکالے گئے ہیں _ خداخدا کرکے چند بار اندر باہر کے چکّر لگانے کے بعد چائے کی چند پیالیاں مہمانوں کے سامنے رکھی جاتی ہیں _ نظریں مہمانوں پر ہیں لیکن دل باورچی خانے میں لگا ہوا ہے کیونکہ معلوم ہے کہ باورچی خانہ میں کیا ہنگامہ برپا ہے _

دوستوں کی پر لطف باتوں کا جواب پھیکی مسکراہٹ سے دیا جاتا ہے لیکن دل اس دعوت کے انجام سے خوفزدہ ہے _ سب سے بدتر توجب ہوتا ہے کہ مہمانوں میں عورتیں بھی ہوں _ یا مدعو حضرات رشتہ داروں میں سے ہوں ایسی حالت میں ہر ایك مہمان پوچھتا ہے کہ آپ کی بیگم کہاں ہیں؟ شوہر جواب دیتا ہے کام میں مشغول ہیں ، ابھی آتی ہیں _ کبھی بیوی مجبوراً کاموں کے بیچ میں سے اٹھ کر ذرا دیر کے لئے مہمانوں کے پاس چلی آتی ہے _ لرزتے دل اور خشك ہونٹوں کے ساتھ سلام اور مزاج پر سی کرتی ہے لیکن کیا کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ سکتی ہے ؟ فوراً عذرکرکے واپس آجاتی ہے _ آخر کار کھانا تیا رہوتا ہے لیکن وہ کھانے جو اس صورت سے تیار کئے گئے ہوں ان کا حال تو ظاہرہی ہے _ کھانا پکانے سے فرصت ملی تو اب سلام بنانے کا کام باقی ہے _ دہی کی بورانی بنانی ہے _ چٹنی اچاربرتنوں میں نکالنا ہے _ کھانے کے برتنوں کو صاف کرنا ہے _ بدبختی تو یہ ہے کہ سامان اور برتنوں کی بھی کو ئي خاص جگہ نہیں ہے ہر چیز کو

138

ادھر ادھر سے تلاش کرنا ہے _ خیر صاحب کھانا لگایا جاتا ہے _ مہمان کھانا کھاکررخصت ہوتے ہیں _ لیکن نتیجہ کیا ہوتا _ کسی چیز میں نمك تیز ہے کسی میں نمك پڑاہی نہیں ہے _ کوئي چیز جل گئي _ کچھ کچارہ گیا _ گھبراہٹ کے مارے بعض ڈشنر کو لانا ہی بھول گئیں _ بیوی تقریباً بارہ بجے رات کو کاموں سے فراغت پاتے ہے لیکن تھکی پریشان _ دو پہر سے اب تك ایك لمحہ بھی سر اٹھانے کاموقعہ نہیں ملا _ اتنی بھی فرصت نہیں ملی کہ مہمانوں کے پاس بیٹھ کر ان سے ذرا دیر باتیں کرتی _ حتی کہ ٹھیك سے سلام اور احوال پرسی بھی کرسکی لیکن مرد کو سوائے پریشانی اور غم و غصہ کے کچھ ہاتھ نہ لگا _ اتنا پیسہ خرچ کرنے کے بعد بھی کھانا ٹھیك سے نہیں پکا _ دعوت کرکے پشیمانی اٹھانی پڑی ، ممکن ہے غم و غصہ کی شدت سے جھگڑا کرے اور تھکی ہاری بیوی کو سخت سست کہے _ اس طرح کی دعوت سے نہ صرف یہ کہ میاں بیوی کو کوئي فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اکثر اوقات شدید اختلاف اور کشمکش کا باعث بنتا ہے اگر خیریت گزرگئي توطے کرلیتے ہیں کہ آئندہ کبھی ایسا شوق نہیں کریں گے _

مہمان بھی چونکہ میزبانوں کی پریشانی اور اضطرابی کیفیت سے باخبر ہوجاتے ہیں ان کو بھی اچھا نہیں لگتا اور کھانے پینے میں ذرا بھی لطف نہیں آتا _ اپنے دل میں کہتے ہیں کاش ایسی محفل میں نہ آئے ہوتے بلاوجہ ہی میزبان کو ہماری وجہ سے پریشانی اٹھانی پڑی _

یقین سے قارئین کرام میں سے کسی کو بھی ایسی دعوت اچھی نہیں لگے گی جو درد سر بن جائے اور آپ بھی اس میں شرکت سے گریز کریں گے _

کیا آپ جانتی ہیں ان تمام پریشانیوں کی وجہ کیا ہے ؟

اس کی وجہ صرف زندگی بدنظمی اور مہمانداری کے فن سے عدم واقفیت ہے ورنہ مہمانداری اتنا بھی دشوار کام نہیں ہے _

اب ایك اور نمونہ پر توجہ فرمایئے

مرد گھر میں داخل ہوتا ہے بیوی سے کہتا ہے میں نے جمعہ کی رات کو دس افراد کو کھانے کي

139

دعوت دی ہے _ بیوی جواب دیتی ہے بہت اچھا کیا _ کیا کیا چیزیں تیارکروں ؟ اس کے بعد دونوں باہم مشورہ کرکے کھانے کی فہرست تیار کرتے ہیں اس کے بعد نہایت صبر و حوصلہ کے ساتھ دعوت کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے اس کو مع مقدار کے ایك کا غذ پرنوٹ کرلیتے ہیں _ ایك مرتبہ پھر اچھی طرح اس فہرست کو پڑھ لیتے ہیں کہ کہیں کوئي چیز رہ تو نہیں گئي _ دوبارہ اس کا جائزہ لینے کے بعد ان میں سے جو چیزیں گھر میں موجود ہیں ان کو کاٹ کر جن چیزوں کو خریدنا ہے اس کو ایك الگ کاغذ پر لکھ لیتے ہیں _ اولین فرصت میں ان چیزوں کو خرید کررکھ لیتے ہیں ، جمعرات کے دن کہ ابھی مقررہ دعوت میں ایك روز باقی ہے ، بعض کام انجام دے لئے ، مثلاً میاں بیوی اور بچوں نے فرصت کے وقت تعاون سے کام لیتے ہوئے گھر کی صفائي کر ڈالی _ سبزیاں صاف کرکے رکھ لیں _ چاول، دال کو چن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لیا نمك دان میں نمك بھر کے اس کی جگہ پر رکھ دیا _ ضرورت کے برتنوں کو نکال کے دھولیا _ مختصر یہ کہ جو کام پہلے سے انجام دیئےا سکتے ہیں ان کو تفریح کے طور پر سب نے مل کرکرلیا _ (بعض ڈشنر مثلاً فرینی یا دوسری کوئي میٹھی ڈش ایك دن پہلے تیار کرکے فریج میں رکھی جا سکتی ہے _ کبابونکا قیمہ پیس کر فریج میں محفوظ کیا جا سکتاہے) جمعہ کی صبح کوناشتے سے فراغت کے بعد بعض کام انجام دے لئے مثلاً گوشت کے ٹکڑے کاٹ لئے _ مرغ کوصاف کرکے بھوں لیا _ پیاز کاٹ کے سرخ کرلی _ کھانوں کے مصالحے پیس لئے چاول بھکودیئے مختصر یہ کہ کچھ کام دو پہر سے پہلے انجام دے لئے _ ظاہر ہے ، جب یہ سارے کام صبر و حوصلے کے ساتھ انجام دیئےائیں گے تو بیوی کیلئے چنداں مشکل نہ ہوگی کہ باقی کاموں کو بھی انجام دے اور امور خانہ داری کے دوسرے کاموں کو بھی آسانی سے کرسکے _ دو پہر کا کھانا کھانے کے بعد تھوڑا سا آرام کرکے بقیہ کاموں میں مشغول ہوگئیں _ کام زیادہ نہیں ہے کیونکہ اکثر کاموں کو توپہلے ہی کرکے رکھ لیا ہے _ ساراسامان بھی ترتیب و سلیقہ ہے رکھا ہے _ ایك دو گھنٹے کے اندر بغیر کسی چیخ پکار اور دوڑبھاگ کے باقی کام انجام دے لئے _ اس طرح سے کہ رات کے لئے کوئي کام باقی نہ بچا _ اس کے بعد خود صاف ستھرے کپڑے پہن کرتیار ہوگئیں _ مہمانوں کے آنے کا وقت ہواتو پہلے سے چائے کا پانی ابلنے کو رکھدیا _ اگر مہمان رشتہ دار اور محرم ہیں تو ان کے استقبال کیلئے خود آگے

بڑھیں اور بغیر کسی فکر و تردد کے ان کی خاطر مدارات میں لگ گئیں _ بیچ میں کبھی کبھی باورچی خانہ کا بھی ایك چکر لگالیا _ کھانے کے وقت نہایت اطمینان کے ساتھ سارا کھانا تیار ہے اگر ضروری ہواتو شوہر اور بچوں سے بھی اس وقت مدد لے لی _ جلدی سے آسانی کے ساتھ کھانا چن دیا گیا _ مہمان بھی انتہائي خوشی و سکون کے ساتھ کھانا کھانے میں لذت محسوس کریں گے اور اس طرح مسرت و انبساط کے ماحول میں دعوت ختم ہوگئي _
نتیجہ : مہمان لذیذ اور مزیدار کھانوں کی لذت کے ساتھ ساتھ ، انس و محبت کی نعمت سے بھی لطف اندوز ہوں گے اور پر مسرت ماحول میں فرحت حاصل کریں گے _ اس رات کی خوشگوار یادوں اور میزبان کے بشاش چہرہ کو فراموش نہیں کریں گے _ میزبانوں کی گرمجوشی اورخاتون خانہ کے سلیقے کی تعریف کریں گے _ میاں بھی نہایت اطمینان و سکون کے چند گھنٹے مہمانوں کے ساتھ گزارکرسالم اور بہترین تفریح کرلیتا ہے ،چونکہ اپنے دوستوں کی اچھی طرح سے خاطر مدارات کر سکاہے اس لئے خوش و خرّم ہے اور ایسی باسلیقہ بیوی کے وجود پر جس نے اپنے ذوق و سلیقہ سے ایسی عمدہ دعوت کا اہتمام کیا ہے فخرکرتا ہے اور ایسی لائق بیوی اور گھر سے اس کی دلچسپی اور زیادہ بڑھ جاتی ہے _
بیوی نے بھی چونکہ صبر و سکون کے ساتھ دعوت کا انتظام کیا تھا اس لئے وہ بھی تھکن سے چور، چور نہیں ہے غصہ اور پریشانی کے عالم میں نہیں ہے اپنے شوہر اور مہمانوں کے سامنے سربلند ہے اور خوش ہے کہ بغیر کسی پریشانی اور الجھن کے مہمانوں کی اچھی طرح سے خاطر تواضع کی گئي _ اپنی لیاقت اور سلیقے کا ثبوت دے کر اپنے شوہر کے دل کو اپنے بس میں کرلیتی ہے _ ان دونوں نموں کو ملاحظہ کرنے کے بعد آپ غور کریں کہ کون سا طریقہ کا رد رست تھا اور آپ کس کا انتخاب کریں گی _

امین خانہ
گھر کے اخراجات کا انتظام عموماً مرد کے ذمہ ہوتا ہے _ مرد شب و روز محنت کرکے اپنے خاندان کی ضروریات پوری کرتا ہے _ اس دائمی بیگاری کو ایك شرعی اور انسانی فریضہ سمجھ کروں و جان

سے انجام دیتا ہے _ اپنے خاندان کے آرام و آسائشے کی خاطر ہر قسم کی تکلیف و پریشانی کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہے اور ان کی خوشی میں لذت محسوس کرتا ہے _ لیکن گھر کی مالکہ سے توقع رکھتا ہے کہ پیسے کی قدروقیمت سمجھے اور بیکار خرچ نہ کرے _ اس سے توقع کرتا ہے کہ گھرکے اخراجات میں نہایت دل سوزی اور عاقبت اندیشی سے کام لے _ یعنی زندگی کی ضروریات اور اہم چیزوں کی درجہ بندی کرکے ، ضروری خرچوں مثلاً خوراك ، ضروری پوشاك ، مکان کا کرایہ ، سجلی ، پانی ڈاکٹر و دوا کے اخراجات کو تمام دوسرے امور پر ترجیح دے اور نیم ضروری چیزوں مثلاً گھر کے سامان و غیرہ کو دوسرے نمبر پر رکھے اور غیر ضروری چیزوں کو تیسرے نمبر پررکھے ، فضول خرچی ، اسراف اور بیجا بخششوں کو وہ ایك قسم کی ناقدری اور ناشکری سمجھتا ہے _
مرد کو اگر بیوی پر اعتماد ہوجائے اور سمجھ لے کہ اس کی محنت کی کمائي کو فضول خرچیوں میں نہیں اڑایا جائے گا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تووہ فکر معاش اور آمدنی بڑھانے میں زیادہ دلچسپی لے گا اور خود بھی تن پروری اور فضول خرچی سے گریز کرے گا لیکن اگر اپنی محنت کی کمائي کو برباد ہوتے دیکھتا ہے کہ گھر والی غیر ضروری لباس اور اپنی آرائشے اور زیب وزینت کے اسباب کو تمام ضروری چیزوں پر مقدم سمجھتی ہے اور مشاہدہ کرتا ہے کہ رات دن محنت کرکے جو کچھ کماکرلاتاہے وہ غیر ضروری اشیاء پر خرچ ہوجاتا ہے اور ضرور ی اخراجات کے لئے ہمیشہ پریشان رہنا پڑتا ہے اور قرض لینے کی نوبت آجاتی ہے اور اس کی خون پسینے کی کمائي مال غنیمت کی طرح بیوی بچوں کے ہاتھوں لٹا ی جارہی ہے ایسی صورت میں گھر پر سے اس کا اعتماد اٹھ جاتا ہے اور محنت مشقت کرنے سے بیزار ہوجاتا ہے _ اپنے دل میں سوچتا ہے کہ کوئي ضرورت ہی نہیں ہے کہ میں اس قدر زحمت اٹھاکرکماکے لاؤں اورناقدری کرنے والوں کے حوالے کردوں کہ فضول خرچیوں میں پیسے اڑادیں _ میں ضروریات زندگی مہیا کرنے اور عزت و آبرو قائم رکھنے کے لئے محنت کرتا ہوں لیکن میرے گھروالوں کو سوائے فضول خرچی اور ہوا وہوس کے اور کچھ فکر ہی نہیں ہے _

142

ممکن ہے رفتہ رفتہ افکار کے نتیجہ میں وہ بھی عیاشی اور فضول خرچی کرنے لگے اور آپ کی زندگی کا شیرازہ بکھر جائے

خواہر عزیز اگر آپ کا شوہر جو کچھ کماکرلاتاہے وہ سب آپ کے حوالے کردیتا ہے تو یہ نہ سمجھئے کہ اس کی حقیقی مالك آپ ہوگئیں _ بلکہ شرعاً اور قانوناً آپ کا شوہر مالك ہے _ آپ گھر کی امین ہیں اس لئے تمام اخراجات اس کی مرضی و اجازت سے انجام پانے چائیں _ اس کی مرضی کے بغیر آپ کو حق نہیں کہ کسی کو کوئي چیز دے دیں یا کسی کے یہاں تحفہ و سوغات لے جائیں _ حتی کہ اپنے یا اس کے رشتہ داروں کو بھی اس کی مرضی کے بغیر تحفے تحائف نہ دیں _ آپ اپنے خاندان کی امانت دار ہیں اور اس سلسلے میں آپ پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے اگر آپ خیانت کریں گی تو روز قیامت اس سلسلے میں آپ سے بازپرس ہوگی _

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : بیوی اپنے شوہر کے اموال کی نگہبان اور امانت دار ہوتی ہے اور اس سلسلے میں اس کی ذمہ داری ہوتی ہے _ (1316)

ایك امور موقع پر آپ ارشاد فرماتے ہیں : تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جو اپنے بدن میں خوشبو لگائے _ مزیدار کھانے تیار کرے _ گھر کے اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لے _ ایسی خاتون کا شمار خدا کے کارکنوں اور عمال میں ہوگا اور جو شخص خدا کے لئے کام کرے اسے ہرگز شکست اور پشیمانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا _ (137)

ایك عورت نے حضرت رسول خدا (ص) سے سوال کیا کہ شوہر کے تئیں بیوی کے کیا فرائض ہیں؟ آپ نے فرمایا: ا س کی مطیع ہو _ اس کے کہنے کی خلاف ورزی نہ کرے اور بغیر اس کی اجازت کے کوئي چیز کسی کو نہ دے _ (138)

آنحضرت (ص) کا ارشاد گرامی ہے : تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جو کم خرچ ہو _ (139)

خواتین کے مشاغل

یہ صحیح ہے کہ خاندان کے اخراچات پورے کر نا مردوں پرواجب ہے اور خواتین کی اس سلسلے میں شرعاً کوئي ذمہ داری نہیں ہے لیکن عورتوں کو بھی کوئي نہ کوئي کام یا مشغلہ اپنانا چاہئے _

143

اسلام میں بیکار اور خالی بیٹھے رہنے کی مذمت کی گئي ہے _

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : خداوند عالم زیادہ سونے اور زیادہ فراغت کو ناپسند فرماتا ہے _ (140)

امام جعفر صادق علیہ السلام ایك اور موقعہ پر فرماتے ہیں : زیادہ نیند ، انسان کے دین ودنیا کو تلف کردیتی ہے _ (141)

خواتین عالم کی سردار حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی گھر میں کام کرتی تھیں اور محنت مشقّت کرتی تھیں _ (142)

انسان خواہ ضرورت مند ہو یا آسودہ حال ، اس کو کسی نہ کسی کام اور مشغلے میں لگے رہنا چاہئے ، اور اپنے اوقات کو بیکار و بے مصرف برباد نہیں کرنا چاہئے ، بلکہ کام کرے اور دنیا کو آباد کرے اگر ضرورت مند ہے تو اپنی آمدنی کو اپنے گھریلو اخراجات پر خرچ کرے اور اگر ضرورتمند و نادار نہیں ہے تو حاجتمند وں کی امداد اور نیك کاموں میں خرچ کرے _ بیکاري، تھکن او ررنج و غم پید اکرتی ہے _ بہت سی جسمانی و نفسیاتی بیماریاں اور اخلاقی بدعنوانیاں اسی کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سبب ظہور میں آتی ہیں _
خواتین کے بہترین مشغلے ، گھر کر ہستی کے کام، شوہر کی دیکھ بھال ، اور بچوں کی پرورش و غیرہ جیسے امور ہیں جو کہ گھر کے اندر ہی انجام پاتے ہیں _ ہنرمند خواتین اپنے حسن تدبر اور سلیقے سے اپنے گھر کو بہشت برین ، نیك بچوں کی تعلیم و تربیت گاہ اور زندگی کی دوڑ میں مشغول اپنے محنتی شوہر کے لئے بہترین آسائشے گاہ بنا سکتی ہیں اور یہ کام نہیات عظیم اور قابل احترام ہے _
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : عورت کا جہا د یہی ہے کہ وہ شوہر کی دیکھ بھال اچھی طرح کرے _ (143)
حضرت ام سلمہ نے آنحضرت (ص) سے پوچھا کہ : عورت کے گھر میں کام کرنے کی کس قدر فضیلت ہے ؟

144

فرمایا : ہر وہ عورت جو امور خانہ داری کے سلسلے میں اصلاح کی خاطر اگر کوئي چیز ایك جگہ سے اٹھاکر دوسری جگہ رکھ دے ، خدا اس پر رحمت کی نظر فرمائے گا اور جو شخص خدا کا منظور ہوجائے ، عذاب الہی میں گرفتار نہیں ہوگا "_
حضرت ام سلمہ نے عرض کیا : یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ، عورتوں کے ثواب کے متعلق مزید تفصیل بتایئے
رسول خدا (ص) نے فرمایا: جب عورت حاملہ ہوتی ہے خدا اس کو اس شخص کا سا اجر عطا فرماتا ہے جو اپنے نفس اور ماں کے ساتھ خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے جس وقت بچے کو جہنم دیتی ہے ، اس سے خطاب ہوتا ہے کہ تمہارے گناہ معاف کردیئےئے اپنے اعمال پھر سے شروع کرو _ جب اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے ، ہر مرتبہ دودھ پلانے کے عوض اس کے نامہ اعمال میں ایك غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے _ (144)
گھر کے کام کاج پنٹانے کے بعد خواتین کو فرصت کے اوقات بھی میسر آتے ہیں _ ان خالی اوقات کو بھی بیکار صرف نہیں کرنا چاہئے _ ان اوقات کا بہترین طریقے سے مصرف کریں او راپنے لئے کچھ مشاغل منتخب کرلیں اور اپنے آپ کو مشغول رکھیں _ مثلاً مفید کتابیں پڑھ سکتی ہیں _ سودمند موضوعات پر تحقیق و جستجو کرکے اپنی معلومات میں اضافہ کرسکتی ہیں _ اپنی تحقیق و مطالعہ کے نتائج کو مقالہ یا کتاب کی صورت میں قلمبند کرسکتی ہیں تا کہ دوسرے اس سے استفادہ کریں _ مختلف ہنروں مثلاً مصوّری ، خطّاطی ، کشیدہ کاري، سلائي ، بنائي جیسے کاموں میں اپنے وقت کا مفید و کارآمد بناسکتی ہیں _ ان کاموں کے ذریعہ معاشی طور پر اپنے خاندان کی مدد بھی کرسکتی ہیں اور معاشرہ کی اقتصادیان میں بھی اہم کردار ادا کرسکتی ہیں کاموں میں مصروف رہ کر بہت سی نفسیاتی بیماریوں ، اور اعصابی کمزوریوں سے بھی کسی حد تك محفوظ رہ سکتی ہیں _
امیر المومنین حضرت علی (ع) فرماتے ہیں خدا اس مومن کو ، جو ایمانداری کے ساتھ کسی پیشے

145

یا کام میں مشغول رہتا ہے ، پسند فرماتا ہے " _ (145)
بہر حال یہ چیز خود خواتین کے حق میں ہے کہ کسی نہ کسی کام یا مشغلے میں مصروف رہیں اور ان کے لئے بہترین کام وہ ہیں جنھیں گھر کے اندر انجام دے سکیں تا کہ امور خانہ داری اور شوہرو بچوں کی دیکھ بھال بھی اچھی طرح اور آسانی کے ساتھ کرسکیں _
البتہ بعض خواتین پسند کرتی ہیں یا اس بات کی ضرورت محسوس کرتی ہیں کہ گھر کے باہر کوئي کام کریں خواتین کے لئے بہترین اور سب سے مناسب و موزون پیشے ٹیچنگ اور نرسنگ کے ہیں _ کنڈرگارڈن میں چھوٹے چھوٹے بچوں کی تربیت اور اسکول و کالج میں لڑکیوں کو پڑھانا اور ان کی تربیت کرنا ایك نہایت قابل قدر کام ہے جو خود عورت کے نازك و لطیف وجود سے بھی مطابقت رکھتا ہے _ یا عورتوں کے امراض کی ڈاکٹر بنیں یا نرسنگ کے پیشے کا انتخاب کریں _ اس قسم کے پیشے خواتین کی مہربان اور لطیف و نازك طبیعت سے مناسبت رکھتے ہیں نیز ان کی انجام دہی میں غیر مردوں کے ساتھ زیادہ ربط ضبط رکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی یا بہت کم ہوتی ہے _
جو خواتین گھر سے باہر کام کرنا چاہتی ہیں ان کو مندرجہ ذیل نکات پر توجہ کرنی چاہئے :
1_ شغل کے انتخاب میں اپنے شوہر سے صلاح و مشورہ لیجئے اور اس کی اجازت کے بغیر کام نہ کیجئے یہ امر خاندان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے سکون کو درہم برہم کرنے کا سبب بنتا ہے _ آپ اور آپ کے بچوں کی زندگیاں تخل ہوجاتی ہیں _ یہ حق شوہر کو حاصل ہے کہ اجازت دے یا نہ دے اور اس قسم کی عورتوں کے شوہر کو نصیحت کی جاتی ہے کہ اگر ان کی بیویوں کے شغل میں کوئي حرج نہ ہو تو ہٹ دھرمی سے کام نہ لیں اور اجازت دے دیں کہ وہ اپنی پسند کے مطابق کام کرے _سماجی خدمت بھی انجام دے اور گھر کی اقتصادی مدد بھی _

2_ گھر سے باہر اور جہاں کام کرتی ہوں اپنے مکمل اسلامی حجاب و پردے کا لحاظ رکھیں _ بغیر کسی آرائشے کے سادہ طریقے سے کام پر جائیں _ حتی الامکان غیر مردوں سے خلط ملط ہونے اور ان سے ربط ضبط رکھنے سے اجتناب کریں _ آفس ، کام اور خدمت کی جگہ ہے نہ کہ خود نمائي اور باہمی مقابلے

کی انسان کی شخصیت کی تعمیر لباس اور زیورات سے نہیں بلکہ متانت و سنجیدگی اور اپنے کام میں مہارت رکھنے اور فرائض کی انجام دہی سے ہوتی ہے _ اپنے عمل و کردار سے ایك مسلمان خاتون کے وقار و سنجیدگی کا تحفظ کیجئے خود بھی با عزت طور سے رہئے اور اپنے شوہر کے لطیف احساسات و جذبات کو بھی مجروح نہ کیجئے _ اپنے بھڑ کیلے خوبصورت کپڑوں ، زیورات اور سامان آرائشے کو گھر میں اپنے کیلئے استعمال کیجئے _

3_ جب آپ گھر سے باہر کام کرتی ہیں اسی کے ساتھ آپ کے شوہر اور بچے آپ سے یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ خانہ داری اور شوہر و بچوں کے کاموں کی طرف سے غفلت نہ برتیں _ اپنے شوہر کے تعاون و مدد سے گھر کی صفائي ، کھانا پکانے ، برتنوں اور کپڑوں کی دھلائي _ اور گھر کے دیگر کاموں کا انتظام کیجئے _ اور مناسب مواقع پر سب مل کر ان کاموں کو انجام دیجئے _ آپ کے گھر کا انتظام اور دوسرے لوگوں کے گھروں کی مانند ، بلکہ ان سے بہتر طریقے سے انجام پانا چاہئے _ گھر کے باہر کام کرنے کا مطلب یہ نہیں ہونا چاہئے کہ گھر کے کاموں میں آپ ہاتھ نہ لگائیں اور آپ کے شوہر و بچے پریشان رہیں ، گھر آپ کی آسائشے گاہ ہے اور اپنی آسائشے گاہ کی جانب سے غفلت نہ برتیں _

کام کرنے والی خواتین کے شوہروں کوبھی نصیحت کی جاتی ہے کہ گھر کے کاموں اور بچوں کی پرورش میں اپنی بیویوں کے ساتھ لازمی طور پر تعاون سے کام لیتے ہوئے مدد کریں _ ان سے اس بات کی توقع نہ کریں کہ نوکری بھی کرے اور گھر کے کام بھی اکیلے انجام دے _ اس قسم کی توقع کرنا نہ تو شرعاً ہی جائز ہے اور نہ ہی انصاف پسند ضمیر اسے گوارا کرے گا اور نہ ہی ازدواجی زندگی کے اصولوں اور محبت ووفاداری کی روے جائز ہے _

انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ گھر کے کاموں کو آپس میں بانٹ لیں اور ان میں سے ہر یك حالات اور وقت کی مناسبت سے گھر کے کاموں کی ذمہ داری لے اور اسے انجام دے _

4_ اگر آپ بچے والی ہیں تو اسے یا تو نرسری میں داخل کیجئے یا کسی قابل اعتبار اور ہمدرد و مہربان

شخص کے پاس چھوڑ کراپنے کام پرجایئے بچے کو گھر یا کمرے میں تنہا چھوڑ کر کام پر جانا بیحد خطرناك کام ہے _ مختلف احتمالی خطرات کے علاوہ ، تنہائي میں بچہ ڈرسکتا ہے اور نفسیاتی بیماریوں کا شکارہوسکتا ہے _

5_ اگر آپ اپنے پیشے کو تبدیل کرکے دوسراکام اختیار کرنے کی ضرورت محسوس کرتی ہیں تواپنے شوہر سے ضرور صلاح و مشورہ کیجئے _ اور اس کی اجازت ورائے سے کام کیجئے _ اگر وہ موافقت نہ کرے تو اس کام کو اختیار نہ کیجئے _ وہ موافقت کردے تو کوشش کیجئے کہ ایسے کام کا انتخاب کریں جس میں غیر مردوں سے کم سے کم رابطہ قائم رکھنا پڑے کیونکہ یہ چیز نہ تو آپ کے ہی حق میں سودمند ہے نہ ہی سماج کے لئے _ ہر حال میں اپنے اسلامی حجاب کا ہمیشہ دھیان رکھئے نیز ہمیشہ گھر سے باہر سادہ اور بغیر کسی میك اپ اور آرائشے کے نکلیئے

اپنے فرصت کے اوقات کو ضائع نہ کیجئے

خانہ داری کے کم کاج اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ ایك خاتون اگر ان فرائض کو اچھی طرح سے انجام دینا چاہے تو اس کا زیادہ تروقت اسی میں صرف ہوجاتا ہے خصوصاً اگر چھوٹے بڑے تلے اوپر کے کئي بچے بھی ہوں_ اس کے باوجود عورتوں کو تھوڑی بہت فرصت توملی ہی جاتی ہے _

ہر شخص اپنے فرصت کے اوقات کو مختلف طریقے سے گزارتا ہے _ کچھ خواتین ان اوقات کو یونہی برباد کردتی ہیں اور کوئي سودمند کام انجام نہیں دیتیں _ یا بغیر کسی مقصد کے سڑکوں کے چکر لگاتی رہتی ہیں یا کوئي دوسری عورت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مل جاتی ہے اس سے باتوں مینمشغول ہوجاتی ہیں _
یا ایسے گانے سنتی ہیں کہ جن سے سوائے تضیع اوقات ، اعصابی کمزوری اور اخلاقی گراوٹ کے اور کوئي نتیجہ برآمد نہیں ہوتا _ اس قسم کے لوگ یقینا نقصان اٹھاتے ہیں کیونکہ اول تو فرصت کے اوقات بھی انسان کی عمر میں شمار ہوتے ہیں اور ان کو تلف کردینا پشیمانی کا باعث ہوتا ہے _ انسان کی زندگی اتنی مختصر ہوتی ہے کہ ابھی آنکھ کھولی نہیں کہ بند کرنے کا وقت آجاتا ہے _ حیرت کامقام ہے اگر تھوڑا سا پیسہ کھوجاتا ہے تو ہم افسردہ و غمگین ہوجاتے ہیں لیکن عمر عزیز کو تلف کرکے ہمیں

148

کوئي غم محسوس نہیں ہوتا ایك عاقل انسان اپنی گراں بہا عمر کے گھنٹوں بلکہ لمحوں کو بھی غنیمت سمجھ کر ان سے زیادہ استفادہ کرتا ہے _ فرصت کے اوقات کو کس قدر مفید و با مقصد بنایا جاسکتا ہے دوسرے یہ کہ بیکار بیٹھنا خود نقصان وہ ہے اور اس کے برے نتائج بر آمد ہوتے بہت سی نفسیاتی اور اعصابی بیماریاں ، جن کی اکثر عورتوں کو شکایت رہتی ہے ، خالی اور بیکار رہنے کے سبب پیدا ہوجاتی ہیں _ بیکار آدمی کا ذہن ادھر ادھر بھٹکتارہتا ہے اور غم و غصہ پیدا کرتا ہے _ غم و غصہ اعصاب کو کمزور اور روح کو بے چین کرتا ہے _ وہ انسان خوش نصیب ہے جو کام میں غرق رہتا ہے اور وہ انسان بد قسمت ہے جو خالی بیٹھا رہتا ہے اور اپنی خوش بختی اور بدبختی کے بارے میں سوچتا رہتا ہے کاموں میں مشغول رہنا بہت فرحت بخش عمل ہے _ بیکار لوگ زیادہ تر مضمحل اور افسردہ رہتے ہیں _ کیا یہ چیز باعث تاسف نہیں تاسف نہیں کہ انسان اپنی قیمتی زندگی کو بیکار برباد کردے اور اس سے کوئي نتیجہ حاصل نہ کرے
پیاری بہنو آپ بھی اپنے فرصت کے اوقات سے اگر چہ کم اور مختصر ہی کیوں نہ ہوں ، بیشمار فائدے اٹھاسکتی ہیں ، علمی و ادبی کام کرسکتی ہیں _ اپنے ذوق کے مطابق اور اپنے شوہر سے مشورہ کرکے ایك مضمون کا انتخاب کرلیجئے اس مضمون سے متعلق کتابیں فراہم کیجئے اور فرصت کے لمحات میں ان کا مطالعہ کیجئے اور روز بروز اپنے علم اور معلومات میں اضافہ کیجئے _
مضمون کا انتخاب ،خود آپ کے ذوق سے تعلق رکھتا ہے _ فزیکس، کمیسٹري، ہیئت ونجوم ، سائیکلوجی ، سوشیالوجی ، قانون، تفسیر قرآن، فلسفہ و کلام، علم اخلاق ، تاریخ و ادب ، ان میں سے کسی بھی مضمون یا کسی دوسرے مضمون کا انتخاب کرسکتی ہیں اور اس پر تحقیق و مطالعہ کرسکتی ہیں _ جب اپ کتاب پڑھنے کی عادی ہوجائیں گی تو کتاب کے مطالعہ میں آپ کو لذت محسوس ہوگی اور اس حقیقت کو درك کرلیں گی کہ کتابوں میں کس قدر دلچسپ اور عمدہ مطالب موجود ہیں _
اس طرح آپ بہترین طریقے سے سرگرم عمل بھی رہ سکتی ہیں اور تفریح کا لطف بھی لے سکتی ہیں

149

روز بروز آپ کے فضل و کمال میں اضافہ ہوگا اور اگر ہمت سے کام لے کر اس عمل کو جاری رکھا تو اس سبجیکٹ میں مہارت پیدا کرسکتی ہیں اور قابل قدر علمی و ادبی خدمات انجام دے سکتی ہیں _ مقالے لکھ کر اخبار ووسائل میں شائع کر اسکتی ہیں _ مفید کتابیں لکھ سکتی ہیں تا کہ آپ کی ذہنی و قلمی کاوشوں سے دوسرے بھی استفادہ کریں اس وسیلے سے آپ کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوگا اور آپ کا شمار ایك قابل فخر ہستی میں ہوگا _ اس کے ذریعہ آپ کی آمدنی بھی ہوسکتی ہے _
یہ خیال نہ کریں کہ امورخانہ داری کے ساتھ ساتھ اتنے بڑے کام انجام نہیں دیئےا سکتے _ یہ خیال صحیح نہیں ہے _ اگر کوشش و ہمت سے کام لیں تو یقینا کامیابی آپ کے قدم چومے گی _ یہ نہ سوچیں کہ عظیم خواتین نے جو گران قدر آثار و کتب بطور یادگار چھوڑی ہیں وہ بیکار رہتی تھیں _ جی نہیں وہ بھی گھر کے کام کاج انجام دیتی تھیں لیکن اپنے خالی اوقات کو یونہی تلف نہیں کرتی تھیں _
مسنر ڈورتھی جو گراں قدر کتاب کی مصنّفہ ہے اور اس کی کتاب بہت مقبول ہوئي اور بڑی تعدا د میں فروخت ہوتی ہے ، ایك گھر یلو خاتون تھی _ اپنے امور خانہ داری کو بخوبی انجام دیتی تھی اور سائینسی تحقیقات میں اپنے شوہر کی مدد بھی کرتی تھی اور خود بھی مطالعہ و تالیف میں مشغول رہتی _ وہ لکھتی ہے : میں نے اس کتاب کا بڑا حصہ ، روزانہ جب میرا چھوٹا بچہ سوجاتا تھا ، تو دو گھنٹے کی مہلت ملنے پر لکھا ہے بہت سے ضروری مطالعہ میں اس وقت انجام دیتی تھی جب میں بیوٹی سیلوں میں اپنے بال سکھانے کیلئے بال سکھانے والی مشین کے نیچے بیٹھتی تھی _ (146)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مشہور و معروف دانشوروں اور مصنفوں کی صف میں ایسی عظیم خواتین بھی ملتی ہیں جنھوں نے زبردست علمی خدمات انجام دیئےیں اور عظیم آثار بطور یادگار چھوڑے ہیں _ آپ بھی اگر ہمت و استقامت سے کام لیں تو مردوں کے دوش بدوش ترقی کرسکتی ہیں _ اگر آپ کے شوہر محقق و دوانشور ہیں تو آپ علمی کاموں میں ان کی مدد کرستی ہیں یا مشترکہ طور پرتحقیق و مطالعہ کا کام کرسکتي

150

ہیں کیا یہ افسوسناك بات نہیں کہ ایك پڑھی لکھی خاتون ، ازدواجی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد اپنی سالہا سال کی محنت کو یونہی گنوادے اور پڑھنے لکھنے سے دستبردار ہوجائے حضرت علی (ع) فرماتے ہیں _" علم و دانش سے بہتر کوئي خزانہ نہیں" _ (147)

حضرت امام باقر(ع) فرماتے ہیں : جو شخص اپنے شب و روز کو علم حاصل کرنے پر صرف کرے ، خدا کی رحمت اس کے شامل حال رہے گی _ (148)

البتہ اگر آپ کو مطالعہ کا شوق نہیں ہے تو کوئي ہنر یا دستکاری سیکھ لیجئے _ اور فرصت کے وقت اس میں مشغول رہئے _ مثلاً سلائي ، کڑھائي ، بنائي، ڈرائنگ، کپڑوں اور کاغذوں کے پھول بنانا و غیرہ کارآمد ہنرہیں _ ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس میں مہارت پیدا کیجئے _ اور اسے انجام دیتی رہئے _ اس طریقے سے آپ کا وقت فالتو باتوں میں ضائع نہ ہوگا _ آپ کا ذوق و ہنر بھی ظاہر ہوگا اس سے آپ کی آمدنی بھی ہوسکتی ہے اور اپنے گھر کے بجٹ میں مدد کرسکتی ہیں _

اسلام میں دستکاری کے کاموں کو عورتوں کے لئے اچھامانا گیا ہے _ حضرت رسول خدا (ص) فرماتے ہیں :" سوت کاتنے کا کام عورتوں کی سرگرمی کے لئے اچھا ہے " _ (149)

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

151

بچّوں کی پرورش

عورت کی ایك بہت حساس اور سنگین ذمہ داری ،بچوں کی پرورش ہے _ بچے پالنا آسان کام نہیں ہے بلکہ بہت صبر آزما اور کٹھن کام ہے _ لیکن یہ ایك بیحد مقدس اور قابل قدر فریضہ ہے جو قدرت نے عورت کے سپردکیا ہے _ یہاں مختصراً چند باتین بیان کی جاتی ہیں _

1_ شادی کا ثمرہ

اگرچہ ایسا اتفاق بہت کم ہی ہوتا ہے کہ مرد عورت بچے پیدا کرنے کی خاطر شادی کریں _ عموماً دوسرے عوامل منجملہ جنسی خواہش اس کا محرك ہوتے ہیں _ لیکن زیادہ مدت نہیں گزرتی کہ آفرینش کا فطری مقصد ، بچے کی صورت میں ظاہر ہوجاتا ہے _

بچے کا وجود ، ازدواجی زندگی کے درخت کا پھل اور ایك فطری آرزوہے _ بے اولاد جوڑے بے برگ و پھل درخت کی مانند ہوتے ہیں _ بچے کا وجود شادی کے رشتہ کو مستحکم کرتا ہے _ بچے کی معصوم گلکاریاں گھر کے ماحول میں رونق پیدا کرتی ہیں _ گھر اور زندگی سے میاں بیوی کی محبت اور دلچسپی میں اضافہ کرتی ہیں _ باپ کو سعی و کوشش کے لئے سرگرم اور ملی کو گھر میں مشغول رکھتی ہیں _

شروع میں شادی ، جنسی ہوس، جسمانی خواہشات اور جذباتی عشق و محبت کی ناپائیدار اور متزلزل بنیادوں پر قائم ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ اس کے ٹوٹنے کا دھڑکا لگارہتا ہے _ طاقتور ترین عامل جو اس کو پائیدار بنانے کا ضامن ہوتا ہے وہ اولاد کا وجود ہے _ جوانی کا نشاط انگیز دور جلدی گذرجاتا ہے ، جنسی خواہشات اور ظاہری عشق ٹھنڈا پڑجاتا ہے _ اس ہیجان انگیز دور کی واحد یادگار جو باقی رہ جاتی ہے اورمیاں بیوی کے لئے سکون و باہمی تعلق کے اسباب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فراہم کرتی ہے وہ اولاد کی موجودگی ہے _
یہی سبب ہے کہ حضرت امام زین العابدین (ع) فرماتے ہیں : _
"انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ ایسی صالح اولاد رکھتا ہو جس سے مد دکی امید کرسکے " _ (150)
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں:_
"نیك و صالح اولاد ایك ایسی خوشبو دار گھاس کی مانند ہے جو بہشت کی گھاس ہو"_ (151)
آنحضرت (ص) کا ارشاد ہے کہ اپنی اولاد کی تعداد میں اضافہ کرو _ کیونکہ میں قیامت کے دن تمہاری زیادتی کے سبب دوسری اقوام پر فخر کروں گا _ (152)

2_ بچّوں کی تربیت
خواتین کی ایك اور بہت اہم ذمہ داری بچوں کی تعلیم و تربیت ہے ، اس سلسلے میں ماں باپ دونوں کی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن اس ذمہ داری کا زیادہ بوجھ ماں کے کندھوں پر ہوتا ہے _ کیونکہ وہی ہر وقت بچوں کی دیکھ بھال اور حفاظت کرسکتی ہے _ اگر مائیں ، ایك ماں کی مقدس اور اہم فرائض سے پوری طرح واقف ہوں تو سماج کے ان نونہالوں کی صحیح طریقے سے پرورش اور تعلیم و تربیت کرسکتی ہیں _ اورایك معاشرہ کی عام حالت بلکہ دنیا کو پوری طرح دگرگوں کرسکتی ہیں _ اس بناء پر بلاخلاف تردید کہا جا سکتا ہے کہ معاشرے کی ترقی و پسماندگی کا دار و مدار خواتین پر ہوتا ہے _ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا فرمان ہے کہ :" ماں کے پاوں کے نیچے جنّت ہے _ (153)
وہ بچے جو آج گھر کے چھوٹے سے ماحول میں تعلیم و تربیت پاتے ہیں کل سماج کے ذمہ دار عورت اور مرد بنیں گے _ ہر وہ سبق جو آج گھر کے ماحول میں ماں باپ کے سایہ میں سیکتھے ہیں کل کے

سماج میں اس اس پر عمل کریں گے _ اگر خاندانوں کی اصلاح ہوگی تو معاشرے کی بھی یقینا اصلاح ہوجائے گی چونکہ معاشرہ ان ہی خاندانوں سے تشکیل پاتا ہے _ اگر آج کے بچے بدمزاج ، جھگڑالو، ظالم ، چاپلوس ، دروغ گو ، بد اخلاق ، کوتا فکر ، بے ارادہ ، نادان ، ڈرپوك ، شرمسیلے ، خود غرض ، زرپرست ، لا ابالی اور جبریہ ماحول میں پرورش پائیں گے تو کل بڑے ہو کر ان ہی بری صفات میں مبتلا ہوکر برے معاشرے کی تشکیل کریں گے _ اگر آج آپ سے خوشامد اور چاپلوسی کرکے کوئي چیز لیں گے تو کل ظالموں کی بھی خوشامد کریں گے _ اس کے برعکس اگر آج کے بچے ، سچے ، بہادر، بلند ہمت ، خوش اخلاق ، خیرخواہ بردبار ، ایماندار،رحم دل ، انصاف پسند ، اعلی نفس ، حق گو ، امانت دار، دانا، روشن فکر اور ملائم لہجہ میں بات کرنے والوں کی صورت میںتربیت پائیں گے تو کل یہی اعلی صفات ، کامل صورت میں ظاہر ہوں گي_
اس بناء پر والدین خصوصاً ماؤوں کی اپنے بچوں اور معاشرہ کے سلسلے میں بہت بڑی اور بھاری ذمہ داری ہوتی ہے _ اگر آپ نے اپنے بچوں کی تربیت کے سلسلے میں صحیح تعلیم و تربیت کے اصولوں پر عمل کیا ، تو یہ آئندہ کے معاشرے کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اگر اس عظیم ذمہ داری کو انجام دینے میں کوتاہی کی ، تو قیامت کے روز والدین اس کے ذمہ دار ہوں گے _
امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں : تمہاری اولاد کا حق یہ ہے کہ تم سمجھو کہ وہ تم سے ہے _اچھا ہو یا برا ، تم سے نسبت رکھتا ہے _ اس کی پرورش اور تنبیہ اور خدا کی جانب اس کی رہنمائي کرنے اور فرماں برداری میں اس کی مدد کرنے کے سلسلے میں تمہاری ذمہ داری ہے _ اس کے ساتھ سلوك اس آدمی کا سا کرو کہ یقین رہے کہ اس کے ساتھ احسان کرنے میں نیك اور اچھا بدلہ ملے گا اور بد سلوکی کے مقابلے میں برا بدلہ مے لگا _ (154)
یہاں پر ایك بات کی یاد دہانی کرادیں کہ ہر خاتون، ماں کے فرائض اور صحیح تعلیم و تربیت کرنے کے فن سے واقف نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کو یہ رموز سکھانا چاہئے _ یہاں ان مختصراً صفحات میں تربیت کے فن پر بحث نہیں کی جا سکتی اور اس وسیع موضوع کا تجزیہ و تحلیل نہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

154
کیا جا سکتا یہ موضوع دقیق اور تفصیل طلب ہے جس کے بیان کے لئے ایك الگ کتاب کی ضرورت ہے خوش قسمتی سے اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں _ دلچسپی رکھنے والی مائیں اس کامطالعہ کر سکتی ہیں اوراپنے ذاتی تجربیوں سے بھی استفادہ کرسکتی ہیں _ اور ہوشیار خواتین تربیت کے اصول و ضوابط پر عمل کرکے اوران کے آثار و نتائج پر توجہ کرکے جلدی ہی تربیت کے فن میں مہارت پیدا کرسکتی ہیں_ اس صورت میں خود بھی قابل قدر علمی خدمات انجام دے سکتی ہیں _ مثلاً اس دلچسپ موضوع پر زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرکرے ، تربیتی امور سے متعلق کتابوں کی تکمیل اور معاشرے کی اصلاح کا بیڑا اٹھا سکتی ہیں _
البتہ یہاں پر ایك نکتہ کی یاددہانی ضروری معلوم ہوتی ہے _ بہت سے لوگ صحیح تربیت کے معنی نہیں سمجھتے اورتعلیم و اور تربیت میں فرق محسوس نہیں کرتے _ اور تربیت کو ایك طرح کی تعلیم سمجھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ شعراء و حکماء کی پند ونصیحتیں اور مذہبی باتیں یادکراکے اور نیك لوگوں کی سرگزشت سناکر بچے کی مکمل طور پر تربیت کی جا سکتی ہے اور اپنی مرضی کے مطابق بچے مؤدب اور نیك انسان بنایا جا سکتا ہے _ مثلاً ان کے خیال میں دروغ گوئي کی مذمت میں کوئي روایت اور قرآنی آیات بچے کو سکھادیں اور راستگوئي کی فضیلت میں چند حدیثیں زبانی یاد کرادیں _ اور بچے نے انھیں زبانی یاد کرکے لوگوں کے سامنے سنا کر انعام بھی حاصل کرلیا تو گویا وہ راستگو بن جائے گا _
لیکن تربیت کے سلسلے میں اتنا کافی نہیں ہے _ اگر چہ آیات وہ احادیث اور سبق آموز داستانیں یاد کرلینا ، بے سود اور بے اثر نہیں ہوتا لیکن جس قسم کی تربیت کے آثار ہم بچے میں دیکھنا چاہتے ہیں ، اس کی توقع ، اس قسم کے زبانی طریقوں سے نہیں کرنی چاہئے _
اگر ہم بچے کی صحیح اور مکمل تربیت کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے مخصوص حالات و شرائط کا ہونا ضروری ہے _ اس کے لئے ایك ایسا مناسب اور صالح ماحول پیدا کریں کہ بچہ طبعا نیك و صالح اور سچا بن کرنکلے _ جس ماحول میں بچے کی نشو و نما اور پرورش کی جائے _ اگر وہ ماحول ، نیکي

155
سچائي ، امانت داری ، ایمانداری و پاکیزگی ، نظم و ضبط، شجاعت و خیرخواہي، مہرووفا، انصاف پروری سعی و کوشش، آزادی ، بلند ہمتی ، غیرت اور فداکاری کا ماحول ہوگا تو بچہ بھی ان ہی صفات کا عادی بنے گا _ اسی طرح اگر ایسے ماحول میں پرورش پائے جہاں خیانت ، بد تمیزی ، جھوٹ ، حیلہ بازی ، چاپلوسی ، ظلم ، بغض و کینہ پروری ، لڑائي جھگڑے ، ضد ، کوتاہ فکری ، نفاق ، اور دو غلاپن ہوا ور دوسروں کے حقوق کا لحاظ نہ رکھا جاتا ہو ، تو خواہ مخواہ ہی ان بری صفات کا عادی بن کر فاسد اور بدکردار نکلے گا _
ایسی صورت میں اگر اس کو دینی اور ادبی پند و نصیحتیں زبانی رٹادی جائیں تو بھی اس کی اصلاح نہیں ہوگی _ سینکڑوں آیتیں اور روایتیں اور سبق آموز شعر اور کہانیاں سنائي جائیں مگر اس پر کچھ اثر انداز نہ ہوں گی _ کیونکہ زبانی جمع خرچ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا جب تك کہ عملی کردار پیش نہ کیا جائے _ دروغ گو ماں باپ ، آیت و حدیث کے ذریعہ بچے کو راستباز نہیں بنا سکتے _ گندے اور غیر مہذب ماں باپ اپنے عمل سے بچے کو گندہ اور بد تمیز بنادیتے ہیں _
بچہ جس قدر آپ کے اعمال و کردار اور طور طریقوں پر غور کرتا ہے اتنا آپ نصیحتوں اور باتوں پر توجہ نہیں دیتا _ لہذا جو والدین اپنے بچوں کی اصلاح اور تربیت کرنا چاہتے ہیں انھیں چاہئے پہلے خاندان کے ماحول ، خود اپنے باہمی روابط ، اور اخلاق و کردار وعمل کی اصلاح کریں تا کہ ان کے بچے خودبخود نیك اور شائستہ نکلیں _
156

غذا اور صحت

خواتین کا ایك اہم فریضہ ، بچوں کی غذت کا دھیان رکھنا ہے _ بچوں کی صحت و سلامتی اور بیماری ، خوبصورتی و بد صورتی ، حتی کی خوش مزاجی ، ذہانت اور کنددہنی کا تعلق انکی غذائي کیفیت سے ہوتا ہے _ ان کی غذائي ضروریات بڑوں کی جیسی نہیں ہوتیں _ بلکہ مختلف سن میں غذائي پروگرام میں بھی تغییر و تبدیلی ہوتی رہتی ہے _ ایك بچے والی ماں کو ان تمام نکات کا لحاظ رکھنا چاہئے _
بچے کی بہترین اور مکمل غذا دودھ ہے _ بدن کی نشو و نما کے لئے جن غذائي اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب دودھ میں موجود ہیں اسی سبب سے ماں کا دودھ ہر نو زائیدہ بچے کے لئے بہترین اور سالم ترین غذا ہے _ ماں کے دودھ میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بچے کے معدہ کی مناسبت سے اجزاء پائے جاتے ہیں جنھیں وہ آسانی سے ہضم کرلیتا ہے _ ماں کے دودھ کی ایك اور خوبی یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہوتی _ اسے گرم کرنے کی ضرورت نہیں ، جبکہ دودھ کو گرم کرنے سے اس کے بعض اجزاء ضائع ہوجاتے ہیں _
یہی سبب ہے حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں : "بچے کے لئے ماں کے دودھ سے بہتر اور بابرکت کوئي غذا نہیں " _ (155)
عالمی حفظان صحت تنظیم میں مشرقی بحیرہ روم منطقے کے صدر ڈاکٹر عبدالحسین طبانے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ "سب سے بڑا عامل جو بچے کو بیماریوں کیلئے

157

آمادہ کرتاہے ، اسے ماں کے دودھ سے محروم کردینا ہے " _(156)
بچے کو دودھ پلانے والی ماؤں کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے کے بچے کو دودھ کے ذریعہ مختلف غذائي اجزا بہم پہونچائیں _ دودھ میں موجود اجزا ، ماں کی غذا کے ذریعہ مہیا ہوتے ہیں _ یعنی ماں کے دودھ کی کیفیت کا تعلق ، اس کی خوراك کی مقدار اور نوعیت سے ہے ، ماں کی غذا جتنی مکمل اور متنوع ہوگی اسی لحاظ سے اس کا دودھ بھی مکمل اورتمام اجزاء سے بھر پور ہوگا _ اس لئے دودھ پلانے والی ماوؤں کو چاہئے کہ اس زمانے میں اپنی غذا کا پورا دھیان رکھیں _ ان کی خوراك غذائیت کے لحاظ اتنی بھر پور ہو جو خود ان کی اور ان کے بچے کی غذائي ضروریات کو پورا کرسکے _ اگر اس بات کا دھیان نہ رکھیں گی تو خود ان کی اور ان کے بچے کی صحت و سلامتی خطرے میں پڑجائے گی _
شوہر پر بھی لازم ہے کہ اپنی بیوی کے لئے ایسی مقوی غذاؤں کا اہتمام کرے جو غذائیت کے لحاظ سے بھر پور اور مکمل ہوں _ اور اس طرح سے اپنے بچے کی صحت و سلامتی کے اسباب فراہم کرے _ اگر اس نے اس سلسلے میں کوتاہی کی تو اس کا جرمانہ دوا اورڈاکٹر کی فیس کی صورت میں ادا کرنا ہوگا _ اس سلسلے میں ڈاکٹر سے بھی صلاح لی جا سکتی ہے اور کتابوں سے بھی مدد لی جا سکتی ہے _ مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے کہ ماں کی غذا مکمل اور متنوع اور کافی ہونی چاہئے _ مختلف قسم کی غذائیں کھائے _ اس کی غذا سبزیوں ، پھلوں ، دالوں، گوشت ، انڈے ، دودھ ، دھی ، مکھن و غیرہ پر مشتمل ہو _ اور ان سب کا اچھی مقدار میں برابر استعمال کرتی رہے ، بلاخوف تردید کہا جا سکتاہے کہ ماں کے دودھ کا اچھا یا برا اثر بچے پر ضرور پڑتا ہے اس لئے اس چیز کو نظر انداز نہیں کردینا چاہئے _
حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: بچوں کو دودھ پلانے کے لئے احمق عورتوں کا انتخاب نہ کرو کیونکہ دودھ بچے کی فطرت کو دگرگون کردیتا ہے _ (157)

158

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں : دودھ پلانے کے لئے خوبصورت عورتوں کا انتخاب کیجئے کیونکہ دودھ کا اثر ہوتا ہے اور دودھ پلانے والی عورت کے صفات شیرخوار بچے میں سرایت کرہ جاتے ہیں _(158)
بچے کو دودھ پلانے کے اوقات مقرر کیجئے تا کہ نظم و ترتیب کی عادت پڑ جائے اور بردبار اور صابر بنے _ اس کا پیٹ اور معدہ ٹھیك کام کرے اگر نظم و ضبط کا لحاظ نہ رکھا اور جہاں بچہ رویا اس کے منہ میندودھ دے دیا تو اس کی یہی عادت پڑجائے گی _
بڑے ہوکر بھی یہی بد نظمی اس کی سرشت میں شامل ہوجائے گی _ حرّیت اور آزادی کا جذبہ ختم ہوجائے گا زندگی کی مشکلات میں صبر و حوصلہ سے کام نہیں لے گا _ چھوٹے سی بات کے لئے یا تو ضد کرے گا یا رونا پٹنا شروع کردے گا _ یہ نہ سوچئے کہ نوزائیدہ بچے میں نظم و ترتیب پیدا کرنا دشوار ہے ، جی نہیں اگر چند روز ذرا صبر سے کام لیں تو جلد ہی آپ کی مرضی کے مطابق اس کی عادت پڑجائے گی _ بچوں کی غذا کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ہر تین چار گھنٹے کے بعد نوزائیدہ بچے کو دودھ پلانا چاہئے _
دودھ پلاتے وقت بچے کو اپنی گود میں لٹا لیجئے _ اس طرح اس کے لئے دودھ پینا آسان ہوگا اور آپ کی محبت و مہربانی کو محسوس کرے گے _ اور یہی احساس اس کی آئندہ شخصیت کی تعمیر میں موثر ثابت ہوگا _ بچے کو اپنے پہلو میں لٹاکردو دھ نہ پلایئے کیونکہ ممکن ہے ایسی حالت میں کو دودھ اس کے منہ میں ہو ، آپ کو نیند آجائے اور وہ معصوم بچہ اپنا دفاع نہ کر سکے اور اس کادم گھٹ جائے یہ بات بعید نہ سمجھئے کیونکہ اس قسم کے حادثات اکر رونما ہوتے رہتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہیں _
اگر آپ کا دودھ بچے کے لئے ناکافی ہو تو گائے کا دودھ استعمال کرسکتی ہیں _ گائے کا دودھ ماں کے دودھ سے زیادہ گاڑھا ہوتا ہے اور اس میں مٹھاس کم ہوتی ہے _ اس میں تھوڑا سا پانی اور شکر ملا لیجئے _ یا پیسچرائزڈ دودھ کااستعمال کیجئے _ دودھ کو پندرہ بیس منٹ تك خوب جوش کیجئے تا کہ اس میں موجود جراثیم مرجائیں ، بچے کو بہت زیادہ گرم یا ٹھنڈا دودھ ماں کے دودھ درجہ حرارت کے مطابق ہونا چاہئے_ ہر دفعہ پلانے کے بعد

159
فوراً بوتل اور چسنی کو اچھی طرح دھولیجئے _ خصوصاً اگر میوں میں بہت دھیان رکھنا چاہئے _ کیونکہ گرمیوں میں جلدی سرانڈپیدا ہوجاتی ہے جو بچے کی صحت و سلامتی کے لئے بیحد مضر ہے _ دھیان رکھئے کہ خراب یا رکھا ہوا دودھ بچے کو نہ دیں _ بہتر ہے دودھ کی ایسی بوتلوں سے استفادہ کریں جن میں وزن کے نشان بنے ہوتے ہیں تا کہ اس کی خوراك کی مقدار معین ہو سکے _ اگر بچے کو پاؤڈروالا دودھ دینا چاہتی ہیں تو بچوں کے ڈاکٹر سے مشورہ لیجئے کیونکہ مختلف قسم کے پاؤڈر ہوتے ہیں اور ڈاکٹر صحیح مشورہ دے سکتا ہے کہ آپ کے بچے کے معدے کے لئے کون سادودھ مناسب ہے _
بچے کو پھلوں کا رس بھی دیجئے _ پانچ چھ مہینے کی عمر سے تھوڑا تھوڑا کرکے کھانے کی عادت بھی ڈلوایئے پتلا سوپ دیجئے _ بسکٹ یا تازہ بریڈ دودھ مین بھگو کر کھلایئے تازہ پنیر اور میٹھادہی بھی بچے کے لئے مفید ہے _ نو مہینے کی عمر سے اپنے کھانے میں سے تھوڑا تھوڑا کر کے کھلایئے آپ کی طرح بچے کو بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے _ بچے کو پانی برابر پلاتی رہئے _ اکثر بچے پیاس کے سبب روتے ہیں _ بچے کو رقیق غذائیں دیجئے _ خاص طور پر پھلوں کا رس، اور سبزیوں اور ہڈیوں کا سوپ بچے کے لئے بیحد مفید ہے _ البتہ جہاں تك ہوسکے اس کے معدے کی نئي اور سالم مشینری کی چائے پلاکر مسموم نہ کریں _
بچے کی صفائي اور تندرسی کا بہت خیال رکھئے _ اس کا بستر اور کپڑے ہمیشہ بہت صاف ستھرے ہوں _ اس کو ہرروز نہلائیں _ کیونکہ بچے پر جراثیم جلدی اثرانداز ہوجاتے ہیں _ اگر حفظان صحت کا خیال نہ رکھا تو بچے کے بیمار یا تلف ہوجانے کا خطرہ ہے _
بچے ك بیماریوں کے ٹیکے لگوانا ضروریہے _ مثلاً چیچك، خسرہ ، کالی کھانسی ، پولیوو غیرہ جیسے امراض کے ٹیکے لگواکر ان بیماریوں کی روك تھام کیجئے بیماری کے ظہور میں آنے سے پہلے ہی اس کا علاج ہونا چاہئے _
خوش قسمتی اس قسم کی بیماریوں کے ٹیکے اسپتالوں میں مفت لگائے جاتے ہیں

160
اگر آپ نے صحت و تندرستی کے تمام اصولوں کا پوری طرح لحاظ رکھا تو آپ کے بچے صحت مند ، اور مسرور و شاداب ہوں گے _

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

161

دوسرا حصہ

مردوں کے فرائض

162

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بسم الله الرحمن الرحيم

خاندان کا سرپرست

میاں بیوي، خاندان کے دوبڑے رکن ہوتے ہیں _ لیکن مرد کو ، اس سبب سے کہ اس کو قدرت کی جانب سے کچھ خصوصیات علا کی گئي ہیں اور عقل و سمجھ کے لحاظ سے قوی تر بناگیا ہے ، بڑا اور خاندان کا سرپرست سمجھا جاتا ہے _
خداوند بزرگ و برتر نے بھی اس کو خاندان کا سرپرست اور ذمہ دار ٹھہرایا ہے ، قرآن مجید میں فرماتاہے: مرد عورتوں کے سرپرست ہیں کیونکہ خدا نے بعض لوگوں کوبعض دوسروں پر برتری عطا کی ہے _ (159)
چونکہ مرد کا مرتبہ برتر ہے لہذا فطری طور پر اس کے فرائض بھی سنگین تر اور دشوار تر ہوں گے ، وہی اپنی عاقلانہ تدبر سے خاندان کا بہترین طریقے سے انتظام چلا سکتا ہے اور ان کی خوش بختی و سعادت کے اسباب مہیا کرسکتا ہے اور گھر کے ماحول کو بہشت بریں کی مانند منظم و مرتب اور خوشگوار بنا سکتا ہے _ اور اپنی بیوی کو ایك فرشتہ کا روپ عطا کرسکتاہے _
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : مرد خاندان کے سرپرست ہیں اور ہر سرپرست پر اپنے تحت تکفل افراد کی ذمہ داریاں عائدہوتی ہیں _ (160)
مرد ، جو کہ گھر کا منیجر ہے ، اس کو اس نکتہ کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ عورت بھي، مرد ہی کی مانند ایك انسان ہوتی ہے _ خواہشات اور آرزوئیں رکھنے اور زندگی و آزادی کا حق رکھتی ، انہیں سمجھنا چاہئے کہ شادی کرکے کسی لڑکی کو اپنے گھر لانے کا مطلب لونڈی یا کنیز لانا نہیں ہے _ بلکہ اپنی زندگی کی ساتھی ، اور اپنے لئے مونس و غمخوار لانا ہے _ اس کی اندرونی خواہشات اور آرزوؤں

163

و تمنّاؤں پر بھی توجہ دینا چاہئے _ ایسا نہیں ہے کہ مرد، بیوی کے مالك مطلق ہیں اور ان کی حیثیت ایك مطلق العنان حکمران کی سی ہے _ بیوی کے بھی شوہر پر کچھ حقوق ہوتے ہیں _
خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے : جس طرح بیوی پر اپنے شوہروں کی نسبت فرائض ہیں، اسی طرح ان کے کچھ حقوق بھی ہیں _ اور مردوں کو ان پر برتری ہے _ (161)

بیوی کی دیکھ بھال
اسلامی شریعت میں ، جس طرح شوہر کی دیکھ بھال کو ، ایك عورت کے لئے جہاد سے تعبیر کیا گیا ہے ، اسی طرح بیوی کی دیکھ بھال کو بھی ایك شادی شدہ مرد کا سب سے اہم اور گرانقدر عمل سمجھا گیا ہے اور اس میں خاندان کی سعادتمندی مضمر ہے _ لکن "زن داري" یا بیوی کی دیکھ بھال کوئي آسان کام نہیں ہے بلکہ یہ ایك ایسا راز ہے جس سے ہر شخص کو پور ی طرح آگاہ و با خبر ہونا چاہئے تا کہ اپنی بیوی کو اپنی مرضی کے مطابق ایك آئیڈیل خاتون ، بلکہ فرشتہ رحمت کی صورت دے سکے _
جو مرد واقعی ایك شوہر کے فرائض بنھانا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ اپنی بیوی کے دل کو موہ لیں _ اس کی دلی خواہشات و رجحانات و میلانات سے آگاہی حاصل کریں اور اس کے مطابق زندگی کا پروگرام مرتب کریں _ اپنے اچھے اخلاق و کردار و گفتار اور حسن سلوك کے ذریعہ اس پر ایسا اچھا اثر ڈالیں کہ خود بخود اس کا دل ان کے بس میں آجائے _ اس کے دل میں زندگی اور گھر سے رغبت و انسیت پیدا ہو اور دل و جان سے امور خانہ داری کو انجام دے _
"زن داري" یا بیوی کی دیکھ بھال کے الفاظ ، جامع اور مکمل مفہوم کے حامل ہیں کہ جس کی وضاحت کی ضرورت ہے اور آئندہ ابواب میں اس موضوع پر تفصیلی بحث کی جائے گی _

اپنی محبت نچھا ورکیجئے
عورت محبت کا مرکز اور شفقت و مہربانی سے بھر پور ایك مخلوق ہے اس کے وجود سے مہرو محبت کی بارش ہوتی ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

164
اس کی زندگی عشق و محبت سے عبادت ہے _ اس کا دل چاہتا ہے دوسروں کی محبوب ہوا ور جو عورت جتنی زیادہ محبوب ہوتی ہے اتنی ہی تر و تازہ اور شاداب رہتی ہے _محبوبیت حاصل کرنے کیلئے وہ فداکاری کی حد تك کوشش کرتی ہے _ اس نکتہ کو جان لیجئے کہ اگر عورت کسی کی محبوب نہ ہو تو خود کو شکست خودرہ اور بے اثر سمجھ کر ہمیشہ پمردہ اور افسردہ رہتی ہے _ اس سبب سے قطعی طور پر اس بات کا دعوی کیا جا سکتاہے کہ بیوی کی دیکھ بھال یا "زن داري" کا سب سے بڑا راز اس سے اپنی محبت اور پسندیدگی کا اظہار کرنا ہے _
برادر محترم آپ کی بیوی پہلے اپنے ماں باپ کی بیکراں محبت سے پوری طرح بہرہ ور تھی لیکن آپ سے رشتہ ازدواج قائم کرنے کے بعد اس نے سب سے ناطہ توڑکر آپ سے پیمان وفا باندھا ہے اور اس امید کے ساتھ آپ کے گھر میں قدم رکھا ہے کہ تنہا آپ ان سب کی محبتوں کے برابر، بلکہ ان سے سب زیادہ اس کو محبت وچاہت دیں گے _ وہ اس بات کی توقع رکھتی ہے کہ آپ کا عشق و محبت اس کے ماں باپ سے زیادہ گہراور پائیدار ہوگا چونکہ آپ کے عشق و محبت پر اعتماد کرکے اس نے اپنی تمام ہستی اور وجود کو آپ کے حوالے کردیا ہے _ "زن داري" کا سب سے بڑا رمز اور شادی شدہ زندگی کی مشکلات کو حل کرنے کی بہترین کنجی بیوی سے اپنی محبت اور پسندیدگی کا اظہار کرنا ہے اگر آپ چاہتی ہیں کہ اپنی بیوی کے دل کو اس طرح سے مسخّر کرلیں کہ وہ آپ کی مطیع رہے ، اگر آپ چاہتے ہیں آپ کی ازدواجی زندگی قائم و دائم رہے ، اگر آپ چاہتے ہیں آپ کی بیوی زندہ دل ، خوش و خرم اور شاداب رہے گھر اور زندگی میں پوری دل جمعی کے ساتھ دلچسپی لے ، اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپ سے سچے دل سے محبت کرے ، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آخر عمر تك آپ کی وفادار رہے ، تو اس کا بہترین طریقہ یہ ہے ك جس قدر ممکن ہو سکے اپنی بیوی سے محبت وچاہت کا اظہار کیجئے _ اگر اسے معلوم ہو کہ آپ کو اس محبت نہیں ہے تو گھر اور زندگی سے

165
بیزار ہوجائے گی ہمیشہ پمردہ اور اداس رہے گی _ خانہ داری اور بچوں کے کاموں میں اس کا دل نہیں لگے گا _ آپ کے گھر کی حالت ہمیشہ ابتر رہے گی _ اپنے دل میں سوچے گی کہ ایسے شوہر کے لئے کیوں جاں کھپاؤں جو مجھے عزیز نہیں رکھتا _
اگر آپ کا گھر محبت و خلوص کی دولت سے خالی ہوگیا تو ایك سلگتے ہوئے جہنم میں تبدیل ہوجائے گا اس صورت میں خواہ آپ کے گھر میں آرام و آسائشے کا کتنا ہی اعلی ساز وسامان موجود ہو ، لیکن چونکہ عشق و محبت کی مہك نہ ہوگی اس لئے بے رونق ہوگا _
ممکن ہے آپ کی بیوی نفسیاتی بیماریوں اور اعصابی کمزوریوں میں مبتلا ہوجائے _ ممکن ہے آپ کی جانب سے کمی کی تلافی کرنے کے لئے دوسروں کے دلوں پر نفوذ کرنے کی کوشش کرے_ ممکن ہے شوہر اور گھر سے اس قدر بیزار ہوجائے کہ اس سرد اور بے رونق زندگی پر علیحدگی کو ترجیح دے اور طلاق کا مطالبہ کرے _ ان تما م حادثات کے ذمہ دا ر مرد ہوتا ہے جو بیوی بچوں کی جانب سے بے اعتنائي برتتا ہے _ یقین جا نئے زیادہ تر طلاقیں ، ان ہی سرد مہریوں کی وجہ سے ہوتی ہیں _ ذیل کے اعداد و شمار پر توجہ کیجئے _
شوہر کی بے اعتنائیوں اور بے مہریوں یا زیادہ کاموں میں مشغول رہنے کے نتیجہ میں بیوی اور گھر کی طرف سے غفلت ، زیادہ تر علیحدگی کے اسباب رہے ہیں _ سنہ 1969 ء میں 72 103 میاں بیوی ایك دوسرے سے علیحدہ ہوئے _ جن میں سے 1203 عورتوں نے علیحدگی کا سبب ، شوہر کی بے توجہی اور سرد مہري، احساس حقارت ، اور زندگی سے اکتا ہٹ و بیزاری بتایا_ (162)
ایك عورت نے عدالت میں کہا کہ وہ اس بات پر تیار ہے کہ اپنا مہر معاف کرنے کے علاوہ مزید دس ہزارتومان اپنے شوہر کو دیدے تا کہ وہ اس کو طلاق دے دے _ ان کی شادی کو

166
محض چار مہینے ہوئے تھے _ عورت نے کہا چونکہ میرے شوہر کو مجھ سے زیادہ اپنے طوطول سے پیار ہے اس لئے میں اب اس کے ساتھ زندگی گزارسکتی _(163)
خاندان میں مہر و محبت سب سے اہم اور گران قدر چیز ہے اسی سبب سے خداوند عالم نے قرآن مجید میں اس کو قدرت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے آثار اور بڑی نعمتوں میں شمارکیا ہے _ فرماتا ہے : خدا کی نشانیوں میں سے ایك یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے شریك حیات بنائے تا کہ ان کے ساتھ چین سے رہو اور تمہارے درمیان محبت و الفت پیدا کی _ اس میں غو رکرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں " _ (164)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :عورت مرد کے لئے پیدا کی گئي ہے اور اس کی تمام توجہ مردوں کی طرف مبذول رہتی ہے پس اپنی بیوی کو دوست رکھو _ (165)

ایك اور موقعہ پر آپ فرماتے ہیں : جو شخص اپنی بیوی سے محبت کا زیادہ اظہار کرتا ہے وہ ہمارے دوستوں میں ہے _ (166)

حضرت رسول خدا (ص) فرماتے ہیں : انسان کاایمان جتنا زیادہ کامل ہوتا ہے اتنا ہی وہ اپنی بیوی سے زیادہ محبت کا اظہار کرتا ہے _ (167)

امام جعفر صادق (ع) کا قول ہے کہ : پیغمبروں کی ایك سیرت یہ رہی ہے کہ وہ اپنی بیویوں سے محبت کرتے تھے _ (167)

حضرت پیغمبر اسلام (ص) کاارشاد گرامی ہے کہ : مرد اگر بیوی سے کہتا ہے کہ میں تم سے سچی محبت کرتا ہوں تو اس کی یہ بات اس کے دل کبھی محونہیں ہوگی _ (169)

محبت دل کی گہرائیوں سے ہونی چاہئے تا کہ دل پر اثر کرے کیونکہ دل کودل سے راہ ہوتی ہے _ لیکن صرف دلی محبت پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہئے _ بلکہ صاف صاف اس کااظہار کرنا بھی ضروری ہے _ ایسی صورت میں اس کے نتیجہ کی توقع کی جا سکتی ہے اور جواب میں دوسرے کے افعال و کردار اور زبان سے بھی محبت کے آثار نمایاں ہوں گے _ اپنی بیوی سے کھلے الفاظ میں اپنی محبت و چاہت

کا اظہار کیجئے اس کی موجودگی اور عدم موجودگی میں بھی اس کی تعریف کیجئے _ سفر پر جایئےو اس کو خط لکھئے اور اپنے درد و فراق کا ذکر کیجئے _ کبھی کبھی اس کے لئے تحفہ خرید کرلایئے اگر ٹیلیفون موجود ہو تو آفس سے اس کی خیریت پوچھ لیا کیجئے _ ایك چیز جسے خواتین کبھی فراموش نہیں کر سکتیں وہ یہی حقیقی عشق و محبت ہے _ مثال کے طور پر ذیل کا واقعہ ملاحظہ فرمایئے

ایك خاتون نے وفور جذبات سے روتے ہوئے بتایا کہ میں نے موسم خزاں کی ایك شب ایك نوجواں سے شادی کی تھی _ مدتوں ہماری زندگی بڑے آرام و سکون سے گزری _ میں اپنے آپ کو روئے زمین پر خوش قسمت ترین عورت تصور کرتی تھی _ چھ سال تك ایك چھوٹے سے گھر میں ، جسے اس نے میرے لئے بنوایا تھا ہم نے باہم زندگی گزاری _ یہاں تك ایك دن میری خوش نصیبی میں کئي گنا اضافہ ہوگیا _ جس روز مجھے پتہ چلا کہ میں حاملہ ہوگئي ہوں جب میں نے اپنے شوہر کہ یہ خوش خبری سنائي تو اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکا فرط محبت سے مجھے اپنے آغوش میں کھینچ کر بچوں کی طرح رونے لگا _ اس کے بعد بازار گیا اور اس کے پاس جو کچھ جمع پونجی تھی اس سے میرے لئے ہیروں کا ایك نیکلس خرید کرلایا اور یہ کہتے ہوئے مجھے اپنے ہاتھوں سے پہنادیا کہ یہ نیکلس میں دنیا کی بہترین خاتون کی نذر کرتاہوں ، لیکن افسوس کہ زیادہ مدت نہیں گزری کہ ایك ایکسیڈنٹ میں اس کا انتقال ہوگیا" _ (170)

اپنی بیوی کی عزّت اورا حترام کیجئے

عورت بھی مرد کی مانند اپنے آپ کو عزیز رکھتی اور اپنی شخصیت کا تحفظ چاہتی ہے _ اس کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی عزت کی جائے _ اپنی تحقیر و توہین سے رنجیدہ ہوجاتی ہے _ اگر اس کا احترام کیا جائے تو اپنی شخصیت کا احساس کرکے زندگی اور کام میں دل جمعی اور گرمجوشی کے ساتھ رہتی ہے _ اپنا احترام اسے عزیز ہے ، اور اپنا احترام کرنے والے کو پسند کرتی ہے _ اپنی توہین اور توہین کرنے والے سے متنفر ہوجاتی ہے _

جناب عالی آپ کی بیوی یقینا آپ سے اس بات کی توقع رکھتی ہے کہ دوسروں سے زیادہ آپ اس کي

عزت کریں گے اور اس کی یہ توقع حق بجانب ہے _ کیونکہ آپ کو اپنی زندگی کا شریك اور بہترین اور سچا دوست سمجھتی ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رات دن آپ کے اور آپ کے بچوں کے آرام و راحت کے لئے زحمتیں اٹھاتی ہے کیا اس بات کی امید نہیں کر سکتی کہ آپ اس کے وجود کو غنیمت سمجھ کر اس کا احترام کریں؟
اس کی عزت افزائي کرکے آپ چھوٹے نہیں ہوجائے گے بلکہ اس چیز سے آپ حق شناسي، اور آپ کی مہر و مؤدت ثابت ہوگی _ جس طرح آپ دوسروں کااحترام کرتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اپنی بیوی کا احترام کیجئے _ بات چیت کرتے ہیں تہذیب و ادب کا پورا لحاظ رکھئے _ اس سے تم کرکے بات نہ کیجئے بلکہ ہمیشہ سے مخاطب کیجئے _ کبھی اس کے کلام کو قطع نہ کیجئے _ اس کے اوپر چیخئے چلایئےہیں _ عزت کے ساتھ اور اچھے نام سے اسے پکاریئےیٹھتے وقت اس کے احترام کوملحوظ رکھئے _ جب گھر میں داخل ہوں اگر اس نے سلام نہیں کیا تو آپ سلام کیجئے _ جب گھر سے باہر جایئےو اسے خداحافظ کیجئے _ دوسروں کے سامنے اور محفلوں میں اس کے ساتھ عزت سے پیش آیئے اس کی توہین اور بے عزتی سے قطعی پرہیز کیجئے _ برا بھلا کہنے اور گالی دینے سے مکمل طور پر اجتناب کیجئے _ اس کا مذاق نہ اڑایئےواہ تفریح کی خاطر خواہی کیوں نہ ہو _ یہ نو سوچئے کہ آپ کی تو ایك خاص حیثیت ہے اس لئے آپ کو یہ حق حاصل ہے _ جی نہیں آپ سے ایسی باتوں کی ہرگز توقع نہیں رکھتی _ یہ بات اس کے دلی رنج کا باعث ہوگی خواہ منہ سے نہ کہے مثال کے طور پر ذیل کی داستان سنئے :
ایك خاتون جس کی عمر 35_36 سال ہوگی غم و غصّہ کی حالت میں طلاق کی درخواست کرتی ہے و ہ کہتی ہے کہ ہماری شادی کو تقریباً بارہ سال ہوگئے میرا شوہر اچھا آدمی ہے ایك مکمل انسان میں پائي جانے والی بہت سی خصوصیات اس میں موجود ہیں لیکن اس نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ میں اس کی بیوی ، اس کی شریك زندگی اوراس کے بچوں کی ماں ہوں _ اپنے خیال میں بزم آرا اور خوش باش قسم کا آؤ ہے _ محفلوں میں مجھ کو تختہ مشق بناتا ہے _ آپ اندازہ نہیں لگاسکتے کہ مجھ کو کتنی اذیت ہوتی ہے

میرے اعصاب پر اس کا بڑاخراب اثر پڑا ہے اور بیمار رہنے لگی ہوں _ اپنے شوہر سے میں نے ہزار بارکہا _ بارہا عاجزی کے ساتھ سمجھا یا کہ میں تمہاری بیوی ہوں _ کوئي بچہ نہیں ہوں _ یہ مناسب نہیں کہ تم آشنا و غیر سب کے سامنے مجھ سے مذاق کرنے لگتے ہو _ طنز یہ اورمزاحیہ جملے بولتے ہو کہ دوسرے ہنسیں اور لطف لیں _ میں اکثر ان باتوں سے شرمندہ ہوجاتی ہوں چونکہ شروع ہی سے میں شوخ طبع اور بذلہ سنج نہیں ہوں اس لئے کبھی اپنے شوہر کی باتوں کا جواب اس کے انداز میں نہیں دے سکی _ بارہا میں نے اس کی خوشامد کی التجا کی ، مگر سب بے سود _ اور اپنی ان حرکتوں سے باز نہیں آتا _ لہذا اب میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ ایسے ناقدر ے انسان سے علیحدگی اختیار کرلوں جس نے کبھی میری عزت و احترام کا لحاظ نہیں رکھا _ (171)
مذکورہ خاتون کی طرح سبھی خواتین اپنے شوہر سے اس بات کی توقع رکھتی ہیں کہ وہ ان کی عزت کریں اور اگر ان کی بے عزتی کی جائے تو سخت ناراض ہوجاتی ہیں _ اگر شوہر کے توہین آمیز رویے کہ مقابلہ میں خاموش رہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ انھیں اس بات کا احساس نہیں اور وہ راضی ہیں _ بلکہ یقین جانئے دل میں بیحد رنجیدہ ہوتی ہیں خواہ مصلحتاً زبان سے کچھ نہ کہیں _ اگر آپ اپنی بیوی کی عزت کریں گے تو وہ بھی آپ کا دل سے احترام کرے گی _ اور آپ کے باہمی تعلقات روزبروز مضبوط اور خوشگوار ہوتے جائیں گے _ دوسروں کی نظر میں بھی آپ قابل احترام رہیں گے _ اگر آپ نے اس کی بے عزتی کی اور اس نے اس کا بدلہ لیا تو قصوروار آپ خودہی ہیں _
برادر عزیز بیوی لانے اور لونڈی لانے میں بہت فرق ہوتا ہے _ بیوی آپ کے گھر لونڈی یاقیدی کی حیثیت سے نہیں آئي ہے بلکہ وہ ایك آزاد انسان ہے اور سعادتمند انہ طور پر ایك مشترکہ زندگی کی بنیاد ڈالنے کی غرض سے آپ کے گھرائے ہے _ جو توقعات آپ اس سے رکھتے ہیں بالکل وہی توقعات وہ آپ سے بھی رکھتی ہے لہذا ویسا ہی سلوك اس کے ساتھ کیجئے ، جیسا سلوك آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ کرے _
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وس لم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی عزت

کرے گا خدا بھی اس کی عزت کرے گا _ (172)
پیغمبر اسلام (ص) کا یہ بھی قول ہے کہ : نیك اور بلند مرتبہ لوگ اپنی بیویوں کی عزت کرتے ہیں اور پست ذہنیت اور نیچ لوگ ان کی توہین کرتے ہیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ايك اور موقع پر آپ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے گھر والوں کی بے عزتی کرتا ہے زندگی کی مسرتوں کو ہاتھ سے کھودیتاہے _ (173)
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے پدر گرامی حضرت امام محمد باقر (ع) سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :
جو شخص شادی کرے اسے چاہئے بیوی کی عزت اور اس کا احترام کرے_ (174)

خوش اخلاق بنیئے
دنیا اپنے معینہ راستے پر ايك منظم نظام کے تحت گردش کرتی ہے اور اسی نظم و ترتیب کے تحت ، دنیا میں ايك کے بعد ايك حوادث رونما ہوتے رہتے ہیں _ اس وسیع وعریض کائنات میں ہمارا ناچیز وجود بمنزلہ ايك چھوٹے سے ذرے کے ہے جو ہر لحمہ دوسرے ذروں کے ساتھ حرکت میں ہے _ کائنات کا نظام ہمارے ہاتھ میں نہیں اور دنیا کے حادثات ہماری مرضی و منشاء کے مطابق رونما نہیں ہوتے _ صبح جب ہم گھر سے نکلتے ہیں اس وقت سے لیکر واپس لوٹتے ہیں طرح طرح کے چھوٹے بڑے مشکل حالات سے گزرنا پڑتا ہے زندگی کے امیدان میں اور کسب و معاش کے سلسلے جسے ايك طرح سے میدان جنگ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے بیشمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے _ مثلاً ٹیکسی کے انتظار میں کھڑے میں ، فلان شخص نے توہین کردی _ کسی کی عیب جوئي اور سرزنش کا شکار ہونا پڑا _ کوئي شخص آپ سے حسد و رقابت کرتا ہے _ باس یا ما تحتوں کے اعتراضات اور سخت کلامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے _ کسی بدنت دیا کا دیا ہواچکرواپس لوٹ آیا مطالبات کی وصولی مشکل ہورہی ہے، غرضکہ اس قسم کے سینکڑوں چھوٹے بڑے حادثات ہر شخص کی زندگی میں پیش آتے رہتے ہیں _ ممکن ہے ان ناسازگار _ حالات سے آپ قدر غضبناك ہوجائیں کہ ايك آتش فشان کی مانند پھٹ پڑیں چرخ گردوں اور ستمگروں پرتو آپ کا زورچلتا نہیں لیکن جس وقت گھر میں داخل ہوتے ہیں تو چاہتے ہیں اپنی طاقت و قدرت کامظاہرہ کریں اور چرخ فلك اور کج رفتار افراد کا انتقام اپنے بے گناہ بیوی بچوں سے

171
لے کر اپنے دل کی بھڑ اس نکالیں _
آپ گھر میں کیا تشریف لاتے ہیں معلوم ہوتا ہے حضرت عزرائیل گھر میں داخل ہوتے ہیں _ سب کی روح فنا ہوجاتی ہے _ بچے چوہوں کی طرح دمم دبا کر ادھر اودھر ہوجاتے ہیں _ خدا نہ کرے کہ کوئي معمولی سا بہانہ آپ کے ہاتھ لگ جائے _ کھانے میں نمك تیز ہوگیا یا کم ہے ، چائے فوراً پیش نہ کی گئي ، یا معصوم بچے نے شور مچا دیا ، گھر میں کوئي چیز غلط جگہ پر رکھی ہوئي ہے ، یا بیوی کے منھ سے کوئي نامناسب لفظ نکل گیا وامصیبتا قیامت آگئي ہے ، اور صاحب بہادر بم کی طرح پھٹ پڑے _ اس کو ڈانٹا ، ا س کو پھٹکارا کسی کو گالیوں سے نوازا، کسی کو تھپڑمارا ، ايك اودہم مچ گئي ، اور اس طرح گھر کے خوشگوار اور پرسکون ماحول کو ،کہ جس میں آپ آرام کرنے کی غرض سے پناہ لینے آئے تھے، جہنّم بنادیا_ اور خود اپنے ہاتھوں تیار کئے ہوئے اس جہنم میں خود بھی جلے اور بے گناہ بیوی بچوں کو بھی جلادیا _ اس رعب و وحشت کے ماحول میں اگر بچوں کو فرار کرنے کی مہلت مل گئي تو گلی کو چوں میں مارے مارے پھریں گے اور خدا سے چاہیں گے کہ دوزخ کامالك کسی طرح جلدی گھر سے باہر جائے تا کہ اس کے شر سے نجات ملے _
ایسے ماحول میں جہاں ہمیشہ لڑائي جھگڑے اور جو تم پیزاررہے کسی کو بھی سکون وچین نصیب نہ ہوگا ایسے خاندان کی افسوسناك حالت اور خراب انجام ظاہر ہے _ گھر کی حالت ابتر رہے گی _ بیوی گھر کے ماحول اورشوہر کی تیوریاں چڑھی صورت سے بیزار ہوجائے گی _ وہ عورت جو ہمیشہ اپنے شوہر کی بدسلوکیوں کا شکاربنتی رہے کس طرح خوش رہ سکتی ہے _ اور اس سے گھر داری اور شوہر داری دلجمعی کے ساتھ دلچسپی لینے کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے ؟ اور سب سے بدتر حالت اور خطرناك سرنوشت تو ان معصوم بچوں کی ہوتی ہے جو ایسے بد نصیب ماحول میں پرورش پاتے ہیں _ ماں باپ کے آئے دن کے لڑائي جھگڑوں سے بلا شبہ ان کے معصوم دل و دماغ اور حساس روح پر بہت خراب اثر پڑتا ہے _ وہ بھی بڑے ہو کر بدمزاج ، غصہ ور، بدتمیز اور کینہ ور نکلتے ہیں _ ان کے چہروں پر پمردگی چھائي رہتی ہے _چونکہ انھیں گھڑ کے ماحول اور زندگی میں کوئي مسرت

172
حاصل نہیں ہوتی ، آوارہ گردی کرتے ہیں _ بعض بچے اور نوجواں سماج کے حیلہ باز عناصر کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں جو اسی قسم کے بچوں اورنوجوانوں کو گمراہ کرنے کی تاك میں رہتے ہیں اور ان کے حال میں پھنس کرہمیشہ کے لئے اپنی عاقبت خراب کرلیتے ہیں _ اس بات کا بھی امکان ہے کہ دماغی پریشانیوں میں مبتلا ہوجائیں اور بیحد خطرناك کام مثلاً

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قتل و غارتگری ، چوري، یا خودکشی کا ارتکاب کرڈالیں _اس بات کی تصدیق جرائم پیشہ افراد خصوصاً مجرم بچوں کی فائلوں پر نظر ڈالنے سے ہوسکتی ہے _ اس قسم کے بچوں کے متعلق خبریں اور اعداد شمار جو ہرروز اخبار ورسائل کے صفحات میں نظر آتی ہیں اس با ت کی بہترین گواہ ہیں ان تمام ناگوار حادثات کے ذمہ دار خاندان کے سرپرست ہوتے ہیں جو اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کرپاتے اور گھر میں بداخلاقی اور بدمزاجی کامظاہرہ کرتے ہیں _ ایسے لوگ اس دنیا میں بھی کوئي سکون و آرام حاصل نہیں کرپاتے اوریقینا اس دنیا میں بھی اپنے ان اعمال کی سزا بھگتیں گے _

برادر عزیز دنیا کا نظام ہمارے اختیار میں نہیں ہے _ رکاوٹیں ، مصائب ، پریشانیاں اس دنیا کے لا ینفك جزو ہیں _ ہر انسان کو زندگی میں ان سب چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ تیاررہنا چاہئے _ انسان کے کردار کی پرکھ ایسے ہی موقعوں پر ہوتی ہے _ نالہ و فریاد کئے بغیر ، مردانہ وار ان کامقابلہ کرنا چاہئے _ اور ان کو حل کرنے کی فکر کرنی چاہئے _ انسان اس بات کی توانائي رکھتا ہے کہ سینکڑوں چھوٹی بڑی مشکلات کو خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کرے اور اس کی ابروپربل نہ آئے _

پریشانیوں کی اصل وجہ زمانے کے ناخوشگوار حادث نہیں ہوتے بلکہ یہ خود ہمارے اعصاب کی کمزوری ہے جو ہر چھوٹی بڑی بات سے جلد متاثر ہوکر پریشانیوں اور گھبراہٹ مینمبتلا ہوجاتے ہیں اگر درپیش حالات کے مقابلے میں ہم اپنے نفس کو قابو میں رکھیں اور اپنے اعصاب پر کنٹرول کریں تو غم و غصہ کوئي معنے ہی نہیں رکھتا _

ہماری زندگی میں جو ناگوار حالات وواقعات پیش آتے ہیں وہ دو قسم کے ہوتے ہیں

173

ایك تو وہ جو اس جہاں مادی کا جزو لا ینفك ہیں اور جن سے بچنے کے لئے ہماری کوئي بھی سعی و تدبیر کام نہیں آتی _ دوسرے وہ حادثات ہیں جنھیں ہم اپنی سعی و تدبیر سے ٹال سکتی ہیں _

اگر حادثات کا تعلق پہلی قسم سے ہو تونالہ و فریاد ، غم و غصہ اوربدمزاجی کرنا بلا شك و شبہ بے سود ہوگا _ بلکہ یہ امر سو فیصدی غیر عاقلانہ ہوگا _ کیونکہ اس سلسلے میں کوئي چیز ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں ہے ہم چاہیں یا نہ چاہیں اس جہان مادّی میںان چیزوں کا وجود میں آنا لازمی امر ہے _ بلکہ ہمیں ان کے لئے تیار رہنا چاہئے _ البتہ اگر ان کا تعلق دوسری قسم سے ہے تو سعی و تدبیر او ربردباری سے ان کو حل کرنے کی فکر کرنی چاہئے _ اگر ہم اپنی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ رکھیں اور اپنے اعصاب کو کنٹرول میں رکھیں اور دانشمندی اور سوجھ بوجھ سے کام لیں تو اکثر مشکلات بڑی آسانی سے حل ہوسکتی ہیں _ ایسی صورت میں غصّہ اوربداخلاقی سے نہ صرف یہ کہ مشکلات حل نہیں ہو سکیں گی بلکہ ممکن ہے مزید اضافہ ہوجائے _ لہذا ایك عاقل اور باوقار انسان کو چاہئے کہ اپنے ہوش و حواس اور اعصاب کو ہمیشہ قابو میں رکھے اور زمانے کے حادثات اور زندگی کی اونچ نیچ سے متاثر ہوکر آپے سے باہر نہ ہوجائے _

انسان ایك طاقتور اور بااختیار مخلوق ہے جو اپنی سعی و کوشش اور بردباری سے بڑی سے بڑی مشکل پر فتح حاصل کرسکتا ہے _ کیا یہ چیز قابل تاسف نہیں کہ چھوٹی باتوں اور زمانے کے سردو گرم کے مقابلے میں انسان ہمت چھوڑ بیٹھے اور نالہ و فریاد شروع کردے اور اپنے سے کمزوروں پر اپنا غصہ اتارے ان پر چیخ چلائے ؟

سب سے بڑھ کر یہ کہ زمانے کی گردش اور ناپسندیدہ عناصر کے سلوك نے آپ کی پریشانی کے حالات فراہم کئے ہیں اس سلسلے میں آپ کی بیوی بچوں کا کیا قصور ہے؟ آپ کی بیوی صبح سے اب تك گھر کے کاموں میں مشغول رہی ہے _ کھانا پکانے ، کپڑے دھونے ، گھر کی صفائي اور بچوں سے نپٹنے جیسے صبر آزما مراحل سے گزری ہے اور تھکی ہاری آپ کے انتظار میں ہے کہ آپ گھر آئیں اور اپنی خوش اخلاقی اور مہربانی سے اس کے دل کو شاد کرکے اس کی ساری تھکاوٹ دور کریں گے _

174

آپ کے بچے بھی صبح سے اب تك اسکول میں پڑھائي میں مشغول رہے ہیں ان کا دل و دماغ بھی تھکا ہوا ہے یا دوکان یا کارخانے میں کام میں مشغول رہے ہیں اور اب تھکے ہارے گھر لوٹے ہیں اور اپنے باپ سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ اپنی میٹھی میٹھی محبت و شفقت بھر ی باتوں کے ذریعہ ان کی تھکن دور کردیں گے _ اور باپ کا شفیق رویہ اور اظہار محبت ان میں ایك نئي روح پھونك دے گا اور انھیں مزید سعی و عمل کے لئے حوصلہ عطا کرے گا_

جی ہاں آپ کے بیوی بچے دل میں سینکڑوں امیدیں اور آرزوئیں لئے آپ کے منتظر ہیں _ آپ خود غور کریں کیا یہ مناسب ہے کہ وہ بیچارے آپ کی تیوریاں چڑھی ہوئي ، غصے سے لال پیلی صورت سے روبرو ہوں ؟ یہ سب آپ سے توقع

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رکھتے ہیں کہ آپ ان کے لئے فرشتہ رحمت ثابت ہوں گے _ اپنی خوش اخلاقی اور شگفتہ چہرے کے ساتھ گھرکے ماحول کورونق بخشیں گے اور اپنی دلکش اور شفیق باتوں سے ان کے تھکے ماندے اعصاب کو سکون پہونچائیں گے نہ یہ کہ اپنی بدمزاجی اورناروا سلوك سے گھر کے ماحول کو تیرہ و تاریك بنادیں گے اور غصہ و ناراضگی کا اظہار کرکے اور ڈانٹ ڈپٹ کرکے ان کے تھکے اعصاب کو مزید خستہ کردیں گے _
کیا آپ جانتے ہیں کہ نامناسب جملوں او رجھڑکیوں سے ان کی معصوم روح و جسم پر کتنے خراب اثرات مرتب ہوتے ہیں ؟ کہ جن کے نتائج کا خمیازہ آپ کو بعد میں بھگتنا پڑے گا _ اگر آپ کو ان پر رحم نہیں آتا تو کم سے کم خود اپنے آپ پررحم کھایئے یہ جو آپ خود پر کنٹرول نہیں کریں گے اور معمولی معمولی باتوں پر چراخ پا ہوجایاکریں گے تو کیا آپ کا جسم اوراعصاب صحیح و سالم رہ سکیں گے ؟
ایسی صورت میں آپ کس طرح اپنے روزمرہ کے فرائض کو لجن و خوبی انجام دے سکتے ہیں اور زندگی کی مشکلات اور زمانے کے مصائب پر قابو پا سکتے ہیں ؟ کیوں اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے سکون و آرام کی جگہ کوایك خوفناك قید خانے میں تبدیل کرنے پر تلے ہوئے ہیں _ یادرہے اس ماحول سے حاصلہ خراب نتائج کے ذمہ دار آپ خود ہوں گے _
کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہمیشہ خوش و خرم اورمسکراتے رہئے _ اور اگر کوئي مشکل آپڑے تو

175

غصہ اور چیخے چلاّئے بغیر اپنی عقل و تدبر سے کام لے کر سکون کے ساتھ اس کو حل کرنے کی فکر کریں؟
کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ جب آپ اپنی توانائیوں کو پھر سے بروئے کارلانے کی غرض سے اپنے گھر کی آسائشے گاہ میں قدم رکھیں تو اپنے دل میں خود اس بات کا تجزیہ کریں کہ غصہ اور بدمزاجی سے کوئي مشکل حل نہ ہوگی _ بلکہ اعصاب اور زیادہ خستہ ہوجائیں گے بلکہ ممکن ہے اور کئي نئي نئي مشکلات پیدا ہوجائیں لہذا بہتر ہے کہ تجدید توانائي کے لئے فی الحال آرام کروں تا کہ میرے جسم کو آرام ملے اس کے بعد تروتازہ ہوکر اطمینان کے ساتھ اس مشکل سے نپٹنے کی فکرکروں _
تھوڑی دیر کے لئے زندگی کی پریشانیوں اورتلخ حادثات کو بھول جایئے اور کشادہ پیشانی کے ساتھ مسکراتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے _ خوشگوار اورمحبت بھی باتوں ہے اہل خانہ کے دلوں کو شاد کیجئے _ اطمینان کے ساتھ پر لطف باتیں کیجئے ہنسئے ہنسایئے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایئےور آسودہ اعصاب کے ساتھ سوجایئےا آرام کیجئے، اس طریقہ کار سے آپ اپنے بیوی بچوں کے دلوں کو اور گھر کے ماحول کو خوش اور پرسکون بنا سکتے ہیں اور انھیں اپنے اپنے کاموں میں سرگرم رہنے کے لئے آمادہ کرسکتے ہیں اور خود بھی صحیح و سالم اعصاب کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے سکتے ہیں _
یہی وجہ ہے کہ دین مقدس اسلام میں اچھے اخلاق کو ، دیانت کا جزو اور کمال ایمان کی علامت کہا گیا ہے _
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : ایمان کے اعتبار سے کامل ترین انسان وہ لوگ ہیں جو بیحد خوش اخلاق ہوں _ تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو اپنے خاندان کی نسبت نیکی کرے _ (175)
پیغمبر اسلام(ص) کا ارشاد گرامی ہے کہ اچھے اخلاق سے بہتر کوئي عمل نہیں ہے _ (176)
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : نیکوکاری اور خوش مزاجی گھروں کو آباد اور عمر کو طویل کرتی ہے _ (177)

176

امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ بھی قول ہے کہ " بداخلاق انسان خود کو عذاب میں مبتلا کرلیتا ہے _ (178)حکیم لقمان کا کہنا ہے : عقل مند آدمی کو چاہئے کہ اپنے گھروالوں کے درمیان ایك بچے کی مانند رہے اور اپنی مردانگی کا مظاہرہ گھر کے باہر کرے _ (179)
حضرت رسول خدا (ص) فرماتے ہیں خوش اخلاقی سے بڑدہ کر کوئس عیش نہیں _ (180)
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا یہ بھی قول ہے کہ : اچھا اخلاق ، نصف دین ہے _ (181)
حضرت رسول خدا (ص) کے ایك بڑے صحابی سعد بن معاذ ، جن کا آپ بہت احترام کرتے تھے ، کا جب انتقال ہو ا تو رسول اکرم نے صاحبان عزا کی طرح پا برہنہ ہو کر ان کے جلوس جنازہ میں شرکت کی _ اپنے دست مبارك سے ان کے جنازہ کو قبر میں اتارا اور قبر کی مٹی برابر کی _ سعد کی والدہ نے ، جو رسول خدا (ص) کے ان تمام احترامانہ اعمال کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیکھ رہی تھیں اپنے بیٹے سعد کو مخاطب کرکے کہا : اے سعد بہشت مبارك ہو _
پیغمبر اکرم(ص) نے فرمایا: اے مادر سعد ایسا نہ کہئے کیونکہ سعد کو قبر میں سخت فشار کا سامنا کرنا پڑاہے _ لوگوں نے وجہ پوچھی تو آ پ نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے گھروالوں کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آتے تھے _
(182)

بے فائدہ شکوے شکایات
زندگی میں مشکلات اور دشواریاں پیش آتی رہتی ہیں _ دنیا میں کوئي ایسا نہیں جسے کبھی نہ کبھی گردش ایام کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو اور وہ سو فیصدراضی و خوش ہو اور اسے کوئي غم نہ ہو _ البتہ بعض لوگ اس قدر وسیع القلب ، صابر اور باحوصلہ ہوتے ہیں کہ مشکلات کو نہایت سکون کے ساتھ برداشت کرلیتے ہیں _ زمانے کا رونا نہیں روتے صرف ضروری مواقع پرہی ان کا ذکر کرتے ہیں اور سنجیدگی کے ساتھ مشکلات کو رفع کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں _
باوقار انسان نالہ و فریاد ، ہر ایك پر نکتہ چینی کرنے اور ہر ایك سے اپنا دکھرا بیان کرنے
177
سے گریز کرتے ہیں کیونکہاس کا کوئي فادہ بھی نہیں اور یہ چیز نفس کی کمزوری کی علامت سمجھی جاتی ہے بلکہ وہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اپنی پریشانیوں کو بیان کرنے سے ان کے درد کی دوا نہیں ہوجائے گی پس اپنا درد و غم سنا کر دوستوں کی پر لطف محفل کو کیوں درہم برہم کریں اور ان کا وقت برباد کریں لیکن بعض لوگوں میں اتنا ظرف نہیں ہوتا اور انھیں اپنے نفس پر قابو نہیں رہتا کہ کوئي بات اپنے دل میں رکھ سکیں انھیں شکوہ شکایات اور نالہ و فغان کرنے کی عادت پڑجاتی ہے _ ہر کسی کے سامنے خواہ موقع محل ہو یا نہ ہو شکایتوں کے دفتر کھول کے بیٹھ جاتے ہیں _ دوستوں کی محفل میں ، جو کہ تفریح اور پر لطف وقت گزارنے کی خاطر سجائي جاتی ہے ، عنان سخن کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیناور پریشانیوں ، زمانے کے کج رفتاری ، اور چرخ فلك کی شکایتیں کرنے میں مشغول ہوجاتے ہیں ، گویا شیطان کی طرف سے انھیں یہ کام سونپاگیا ہے کہ انس و خوشی کی محفل کو درہم برہم کردیں اور محفل میں موجود لوگوں کو بھی ان کی پریشانیاں یادلادیں _ یہی وجہ ہے کہ اکثر دوست اس قسم کے شیطان صفت لوگوں کی صحبت سے گریز کرتے ہیں اور جہاں تك ہو سکتا ہے ان سے اپنا دامن بچاتے ہیں _
چونکہ دوسرے لوگ ان کی شکایتیں سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے تو اس کی تلافی اپنے گھر والوں سے کرتے ہیں اور اس سلسلے مینمعمولی باتوں کو بھی نظر انداز نہیں کرتے _ کبھی چیزوں کی مہنگائي کا گلہ کرتے ہیں کبھی ٹیکسیوں کے خراب سسٹم کی اور بسوں میں زیادہ مسافروں کو سوارکر لینے کی شکایت کرتے ہیں تو کبھی دوستوں کی بد سلوکیوں یا ساتھیوں کی رقابتوں اور رکاوٹوں یا باس کی سخت گیری اور بے انصافیوں کا رونا روتے ہیں _ کبھی بازار کے ماندہ پڑنے یا خراب گاہکوں کا ، کبھی بیماریوں اور ڈاکٹروں کی اونچی فیسوں کا یا اچھے ڈاکٹروں کی کمی کا ماتم کرتے ہیں _ اس قسم کے افراد چونکہ قنوطی ہوتے ہیں اوردنیا میں انھیں صرف برائیاں ہی نظر آتی ہیں _ معمولی معمولی ناگوار باتوں سے متاثر ہوکر شکوہ کیا کرتے ہیں اور گھر والوں کا بھی سکون و چین غارت کردیتے ہیں _ ان بیچاروں کے لئے توکوئي راہ فرار بھی نہیں ہے بس جلے جائیں اور حئے جائیں _

178
برادر محترم اس قسم کی باتوں اور نالہ و زاریوں سے سوائے پریشانی کے کیا حاصل ؟ یہ کس درد کی دوا کرتی ہیں ؟ کیوں ایك بری اور بے سود عادت کے سبب اپنے خاندان والوں کی پریشانی میں اضافہ کرتے ہیں ؟ آپ کی بیوی صبح سے رات تك گھر میں کتنی زحمتیں اٹھاتی ہے اسے بھی گوناگوں مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے _ گھر کے کاموں کی کثرت اور بچوں کے ہنگاموں نے اس کے اعصاب کو تھکادیا ہے _
آپ کے بچے بھی اسکول سے یا اپنے کام پر سے تھکے ہارے گھر آئے ہیں سبھی آپ سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ آپ گھر آئیں گے تو اپنی خلوص گفتگو سے سب کے دلوں کو خوش کردیں گے _ سچ کہئے گا کیا یہی انصاف ہے کہ ان کی دلجوئي کرنے کے بجائے آپ ان کے لئے شکوہ و شکایات کا تحفہ لے کر آئیں ؟
کیوں انس و محبت کے مرکز اوراپنی آرام و آسائشے کو ایسے سلگتے ہوئے جہنّم میں تبدیل کرنے پر تلے ہوئے ہیں کہ جس کے ہر گوشے سے نالہ و فریاد اور آہ و زاری کی صدائیں بلند ہوتی ہیں ؟ اگر زندگی کے مخارج زیادہ ہیں یا دوسرے لوگ ناروا سلوك کرتے ہیں یا کچھ اور مشکلات درپیش ہیں تو اس میں آپ کے بیوی بچوں کا کیا قصور ہے ؟ اگر آپ کا کاروبار ماندہ چل رہا ہے ، یا ٹھپ ہوگیا ہے وہ لوگ کیا کریں؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ کی یہ ضرر سال عادت جو کسی مشکل کو حل کرنے میں معاون ثابت نہیں ہوسکتی ، آپ کے گھر والوں کو ، گھر زندگی اور آپ کی صورت سے بیزار بنادگے گی ، بدمزگی اور رنجیدہ دلی کے ساتھ جو کھانا کھایا جائے گا اس کا بھلا کیا اثر ہوگا ؟ بس سب زہر مارکرلیں گے _
آپ کے بیوی بچے آپ کے دائمی شرسے بچنے کی خاطر ، گھر سے فرار اختیار کرنے کی کوشش کریں گے بہت ممکن ہے فتنہ و فساد اور بدعنوانیوں کے رنگین جالوں میں پھنس جائیں _ اس کے علاوہ مختلف بیماریوں خصوصاً اعصابی امراض میں ہمیشہ گرفتار رہیں _

179

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ بردباری ، متانت و سنجیدگی ، اعلی ظرفی اور عقلمندی سے کام لیں؟ جب آپ گھر کے لئے روانہ ہوں تو آلام و مصائب اور تلخیوں کی وقتی طور پر فراموش کردیجئے اور ہنستے مسکراتے خوش و خرم گھر آیئے جب تك گھر میں رہئے اچھے اور خوشگورا موڈمیں رہئے _ گھر کے ماحول کو ٹھیك رکھئے زمانے کی شکایتں اور دردل بیان کرے نہ بیٹھ جایئےور اپنے گھر والوں کو رنجیدہ و افسردہ نہ کرویجئے اچھی اچھی باتیں کیجئے خود بھی ہنسئے اور دوسروں کو بھی ہنسایئے خوشگوار ماحول میں سب مل کر کھانا کھایئےور محبت بھرے پر سکون ماحول سے فرحت حاصل کیجئے اور زندگی کی جد و جہد میں سرگرم عمل رہنے کے لئے اپنے دل و دماغ کو تروتازہ کیجئے _
اسلام میں بھی بردباری سے کام لینے اور آہ و زاری اور شکوہ شکایات سے اجتناب کو ایك اچھی عادت ماناگیا ہے اور اس کے لئے جزا معین کی گئي ہے _
حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں : جب کسی مسلمان پر کوئي مصیت پڑ جائے تو لوگوں سے خدا کی شکایت نہ کرے بلکہ خدا سے ، کہ جس کے ہاتھ میں تمام مشکلات کو حل کرنے کی کنجی ہے ، شکایت کرے _ (183)
حضرت علی (ع) کا یہ بھی ارشاد ہے کہ : توریت میں لکھا ہے کہ جو شخص اپنی مصیبتوں کی شکایت کرتا ہے وہ در اصل خدا کی شکایت کرتا ہے _ (184)
پیغمبر اکرم (ص) فرماتے ہیں: کسی شخص پر جسمانی یا مالی اعتبار سے کوئي مصیبت آپڑے اور وہ لوگوں سے اس کی شکایت نہ کرے تو خدا پر لازم ہے کہ اس کے گناہوں کو معاف کردے _(185)

اعتراض اور بہانہ جوئي
بعض مردوں کو اعتراض کرنے اور عیب نکالنے کی عادت ہوتی ہے _ گھر میں داخل ہوتے ہی اعتراضات کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے _ چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے بھی مسلسل بولتے رہتے ہیں مثلا فلاں چیزوہاں کیوں رکھی ہے ؟ فلاں چیز اپنی جگہ پر کیوں نہیں ہے ؟یہاں پا جامہ کیوں پڑا ہے ؟ یہاں گندگی کیوں ہے؟ کھانا تیار ہونے میں دیر کیوں ہوئي؟ کھانے میں نمك

180

کم ہے کتنی با رکہا ہے چکھ کے دیکھ لیا کرو_ فلاں چیز کیوں نہیں پکائي؟ آج سلادکیوں نہیں بنایا و سالن میں ہرادھنیا کیوں نہیں ڈالا_ ہری مرچیں دستر خوان پر کیوں نہیں آئیں چٹنی کیوں نہیں بنائي، حوض کا پانی کیوں گندہ ہے _ گلدان کو یہاں سے ہٹاؤ_ ہزار وقعہ کہا ایش ٹرے کو میز پر رکھا کرو_ آخرکتنی بار کہا جائے کیسے کہا جائے و غیرہ و غیرہ اور اس قسم کے سینکڑوں چھوٹے بڑے اعتراضات کرتے رہتے ہیں _
حتی کہ بعض مرد اس سلسلے میں اس قدر سختی سے کام لیتے ہیں کہ خود اپنا اوراپنے گھر والوں کا سکول و چین حرام کردیتے ہیں _بلکہ بعض تواس کی خاطر شادی شدہ زندگی کے مقدس پیمان کو بھی متزلزل کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہیں _
ہم اس بات کوتسلیم کرتے ہیں کہ مرد کو گھر امور میں دخل دینے کا اور اچھا برابتانے کاحق ہے اور اس کتاب کے پہلے حصہ میں خواتین کونصیحت کی جا چکی ہے کہ مرد کے اس حق کو مانیں اور اس کی دخل اندازیوں کے مقابلے میں کسی رد عمل کا اظہار نہ کریں لیکن مرد کو جو ك خاندان کا سرپرست اور منیجر ہے احتیاط سے کام لینا چاہئے سوجھ بوجھ اور تدبر کو ملحوظ رکھنا چاہئے _ اگر گھرکے امور میں دخل اندازی کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ عاقلانہ اور صحیح طریقہ اختیار کرے تا کہ اس کی بات مؤثر ثابت ہو _
چونکہ مرد کو اتنی فرصت نہیں ہوتی کہ گھر کے تمام امور میں دخل دے اور اصولی طور پر اسے اس سلسلے میں کوئي مہارت بھی نہیں ہوتی اس لئے صلاح اسی میں ہے کہ امور خانہ داری کا کل اختیار اپنی بیوی کے سپرد کردے اور اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سلسلے میں اسے پور ی آزادی دے کہ اپنے سلیقے اور ذوق کے مطابق گھر کا انتظام چلائے _ اگر اس سلسلے میں اس کے کچھ خاص نظریات ہوں تو صلاح و مشورہ کے طور پر، نہ کہ زورزبردستی اور حکم کے طور پر، اپنی بیوی کو بتادے اور اس سے کہے کہ اس کے سلیقے اور نظریے کہ بھی لحاظ رکھے _ بیوی کو جب اپنے شوہر کے ذوق کا علم ہوجائے تو اگر وہ عقلمند اورمدبر ہے اورگھر اور زندگی سے دلچسپی رکھتی ہے تو اسے چاہئے کہ کوشش کرے کہ

181

اپنے شوہر کی مرضی و خوشی کا خیا ل رکھے _ اوراگر گھر کے بعض امور میں شوہر کی رائے کو مناسب نہ سمجھے تو نہایت نرمی و ملائمت سے اور مناسب الفاظ میں اپنے شوہر سے اس کا ذکر کردے _ ایسی صورت میں مرد کا احترام باقی رہے گا اور اس کی شخصیت مجروح نہیں ہوگی اور ایك حد تك اس کی رائے مان لی جائے گی _ کیونکہ اکثر خواتین اس صورت میں مرد کی دخل اندازیوں کو تو قبول کرلیتی ہیں لیکن اگراعتراضات کی شکل میں اور دائمی طور پر ہو تو نہ صرف یہ کہ اس کا کوئي اثر نہیں ہوتا بلکہ اس کا نتیجہ برعکس نکلنے کا بھی امکان ہے _ کیونکہ بیوی آہستہ آہستہ شوہر کے مسلسل اعتراضات کی عادی ہوجاتی ہے اور اس کو اہمیت نہیں دیتی _ ایسی صورت میں شوہر کی شخصیت اس کی نظر میں بے وقعت ہوجاتی ہے اور اس کی باتوں پر توجہ نہیں دیتی _ حتی کہ بجااور بہت اہم اعتراضات کو بھی درخوراعتنا نہیں سمجھتی _ اپنے دل میں سوچتی ہے کہ جو بھی کام کروں گی آخر اس پر اعتراضات اور جھڑ پ تو ہونی ہی ہے ، لہذا کیا ضرورت ہے کہ اس کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے زحمت اٹھاؤں _ اس کی توعادت ہی اعتراضات کرنے اور عیب نکالنے کی ہے ، جتنا کرے کرنے دو _ رفتہ رفتہ گھر داری اور شوہر کے کاموں کی طرف سے سرد مہری برتنے لگتی ہے ، بعض اوقات انتقام کی غرض سے اسی کی طرح وہ بھی اعتراض اور عیب جوئي کرنے لگتی ہے _

ایسی صورت میں گھر کا ماحول، جسے سکون و آرام کامرکز ہونا چاہئے دائمی کشمکش کا شکار ہوکر میدان جنگ میں تبدیل ہوجاتا ہے _ ممکن ہے مسلسل اعتراضات او رجھگڑوں سے اتنا تنگ آجائے کہ ایسی زندگی پر علیحدگی کو ترجیح دے اور شادی شدہ زندگی کے تانے بانے بکھر جائیں _

بیوی خواہ کتنی ہی عاقل اور بردبار ہوبالآخر مسلسل اعتراضات اور تحقیر سے تھك جاتی ہے

مثل کے طور پر ذیل کے واقعہ پر توجہ کیجئے :

ایك شخص نے پولی چوکی میں رپورٹ درج کرائي کہ اس کی بیوی دومہینے ہوئے لڑکر اپنے باپ کے گھر چلی گئي ہے _ اس شخص کی بیوی نے بتایا کہ میرے شوہر کو گھر کے کاموں میں میرا طریقہ کارپسند نہیں ہے _ کھانا پکانے اورگھر کے انتظامات کے سلسلے میں ہمیشہ میری تحقیر کیا کرتا ہے اس لئے میں اس کے گھر سے آگئي ہوں _ اس کی باتیں سنتے سنتے میرے کان پك گئے _ (186)

182

مرد کو یہ نکتہ دھیان میں رکھنا چاہئے کہ گھر کے امور کی تنظیم اور گھر کا انتظام عورت سے مخصوص ہے اور یہ اس کی ذمہ داری ہے _ اس کے اس حق کو سلب نہیں کرنا چاہئے کہ وہ ایك بے ارادہ مشین بن کررہ جائے _ بلکہ اس کو مکمل آزادی و اختیار دینا چاہئے تا کہ اپنے ذوق و سلیقے کو بروئے کارلائے اور شوق و دلچسپی کے ساتھ امور خانہ داری کو انجام دے _ یہ بات مصلحت سے بعید ہے کہ مرد اس سلسلے میں سختی اور ہٹ دھرمی سے کام لیں اور بہانہ تراشیاں کریں _ کیونکہ گھر کا سکون و چین اور باہمی میل محبت تمام چیزوں پر مقدم ہے _

تسلی اور دلجوئي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جس طرح سے مرد ہمیشہ ایك حال میں نہیں رہتے اسی طرح عورتیں بھی مختلف حالات سے گزرتی ہیں کبھی خوش و مسرور اور مسکراتی ہوئي اور کبھی غمگین و افسردہ اور کبھی بدمزاج اور غصہ کی حالت میں اس کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں مثلاً گھر کے دشوار کاموں کے سبب بہت تھك گئي ہوں _ بچوں کے شور و ہنگاموں نے پریشان کردیا ہو _ کسی جان پہچان والے یا ہمسایہ کے طعنہ اور تیر ونشتہ نے رنجیدہ کردیا ہو _ ساتھیوں کی غلط شان وشوکت اور چمك دمك سے متاثر ہوگئي ہوں _ جی ہاں اس قسم کے گوناگوں حالا ت پیش آسکتے ہیں جنھوں نے ان کی روح پر ایسا ڈالا ہو کہ پریشانی کی شدّت نے انھیں بے حال کردیا ہو اور اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے کسی بہانے کی تلاش میں ہوں _
خواتین چونکہ لطیف و نازك احساسات و جذبات کی مالك ہوتی ہیں اس لئے مردوں کے مقابلے میں ناگوار حادثات سے جلدی متاثر ہوجاتی ہیں اور اپنے رد عمل کا اظہار کردیتی ہیں _ معمولی بات سے رنجیدہ اور غصہ ہوجاتی ہیں چونکہ جذباتی ہوتی ہیں اس لئے دشواریوں کو برداشت کرنے کی ان میں تاب نہیں ہوتی اور فوراً چیخنا چلّانا شروع کردتی ہیں _
ایسے موقعوں پر انھیں کسی کی تسلی اور ہمدردی کی ضرورت ہوتی ہے نرمی اور ملائمت سے ان کے اعصاب کو سکون پہونچانا چاہئے _ اور اس کام کے لئے شوہر سے بہتر او رکوئي

183

نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ ان کا شریك زندگی ، غمخوار اور محرم ترین انسان ہے _ ایسے موقع پر شوہر کو چاہئے اپنی بیوی کی مدد کریں اور اس کی پمردہ اعصاب کو سکون پہونچائیں _
برادر عزیز جب آپ گھر میں داخل ہوں اور اگر دیکھیں کہ آپ کی بیوی غصہ میں ہے یا پریشان ہے _ اس کی صورت بگڑی ہوئي ہے یا چہرہ اترہواہے تو اس کی خلاف توقع حالت کو دیکھ کراسکے حال زار پررحم کھایئے اگر ناراضگی یا پریشانی کے سبب اس نے آپ کو سلام نہیں کیا تو آپ سلام کرلیجئے سلام کرلینے سے آپ کی عزت نہیں گھٹ جائے گی _ نرمی و محبت سے اس سے بات کیجئے _ ہرروز سے زیادہ گرمجوشی اور محبت و مہربانی کا مظاہرہ کیجئے _ ترشروئي اور غصہ سے پرہیز کیجئے _ گھر کے کاموں میں اس کی مد دکیجئے دھیان رکھئے کہ آپ کے منھ سے کوئي نامناسب یا سخت لفظ نہ نکل جائے _ مسخرہ پن کرنے سے اجتناب کیجئے _ اگر بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہے تو اس کے پیچھے نہ پڑجایئےلکہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیجئے _ یہ نہ کہئے کہ کیا ہوگیا کیوں منھ پھلائے بیٹھی ہو؟ اگر آپ سے اپنا درد دل کہنا چاہے تو اس کی باتیں خوب توجہ سے سنئے اور اظہار افسوس کیجئے _ اور ایسا اظہار کیجئے گویا جو ناگوار واقعات پیش آئے ہیں ان سے آپ اس سے بھی زیادہ متاثر ہوئے ہیں اس کو دل بھر کے اپنی باتیں کہہ لینے دیجئے تا کہ اس کا دل ہلکا ہوجائے _
جب وہ پر سکون حالت میں آجائے تو ایك مہربان سرپرست بلکہ ہمدرد شوہر کی مانند ، اس کی پریشانیوں کو رفع کرنے کے لئے عقل و تدبر سے کوشش کیجئے _ اس کو تسلی و تشفی دیجئے اور صبر و بردباری سے کام لینے کے لئے ہمت دلایئے خوش گفتاری کے ساتھ نرم لہجے میں دلیل و ثبوت کے ذریعہ زندگی کے ناگوار حادثات کو ناقابل اعتنا اور معمولی بتایئے حوادث زمانہ کو برداشت کرنے کے لئے اس کی حوصلہ افزائي کیجئے _ اور قابل علاج مسائل میں اس کی مدد کرنے کا وعدہ کیجئے _ اگر آپ نے ذرا صبرو تحمل اور دانشمندی سے کام لیا تو بہت جلد پریشانی اور تشویش سے نجات مل جائے کی اور آپ کی زندگی پہلے کی مانند بلکہ اور بہتر طریقے سے معمول پر آجائے گی لیکن اگر آپ نے اس کی وقتي

184

غصہ اور تند مزاجی کے مقابلے میں بد اخلاقی اور بدمزاجی کا مظاہرہ کیا تو ممکن ہے لڑائي جھگڑے اور مارپیٹ کی نوبت آجائے بلکہ اس کا بھی امکان ہے کہ آپ میں سے کسی ایك یا دونوں کی ضد کے سبب طلاق وجدائي کی نوبت آجائے
_

عیب تلاش نہ کیجئے
اس دنیا میں کوئي انسان ایسا نہیں جس میں ساری خوبیاں جمع ہوگئي ہوں اور تمام برائیوں اور نقائص سے مکمل طور پر پاك و منزہ ہو _ عموماً ہر انسان میں طرح طرح کی خامیاں اور خوبیاں پائي جاتی ہیں مثلا کوئي دبلا ہے تو کوئي بہت موٹا ، کسی کی ناك بہت لمبی ہے تو کسی کا دہانہ بڑا ہے ، کسی کے دانت بڑے بڑے ہیں تو کسی کا رنگ کالاہے ، کسی کا قد چھوٹا ہے تو کسی کا غیر معمولی طور پر لمبا، کسی کے منہ سے بو آتی ہے تو کسی کے پیروں سے _ کوئي شرمیلا اور کم گوہے اور کوئي بہت تیز طرار اور باتونی ، کوئي گندہ رہتا ہے، کوئي بدتمیز و بے ادب ہے ،کوئي مہمانداری کے آداب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے نا آشنا ہے ، کوئي جاہل ہے، کوئي غصہ ور، کوئي افسردہ و پمردہ رہتا ہے ، کسی کو کھانا پکانے کا سلیقہ نہیں ، کوئي فضول خرچ ہے ، کوئي بہت زیادہ کھاتا ہے اور کوئي کم خوراك ہے _ کوئي بد اخلاق ہے اور کوئي حاسد کوئي کاہل ہے اور کوئي بد زبان ، کوئي خود غرض ہے اور کوئي کینہ پرور _ غرضکہ اس قسم کے سینکڑوں چھوٹے بڑے عیوب انسانوں میں پائے جاتے ہیں کوئي بھی مرد یا عورت ایسی نہیں ملے گی جس میں ان میں سے کوئي ایك یا چند عیب موجود نہ ہوں _

مرد عام طور پر شادی سے پہلے اپنے ذہن میں ایك ایسے خیالی پیکر کومجسم کرلیتے ہیں جو ہر عیب سے پاك اور ہر لحاظ سے مکمل ہوتا ہے اور اسے اپنے آئیڈیل کانام دیتے ہیں _ اورسوچتے ہیں کامل ترین صفات کی مالك ایك فرشتہ صفت لڑکی ان کی شریك حیات بنے گی وہ اس حقیقت سے غافل ہوتے ہیں کہ ایسی ہستی کا دنیا میں وجود ہی نہیں ہے _ جب شادی کرتے ہیں اور بیوی انکے خیال خاکہ پر پور نہیں اترتی تو اعتراض کرنا اور عیب نکالنا شروع کردیتے ہیں _ شادی شدہ

185

زندگی کو ناکام اور اپنے آپ کو بد نصیب تصور کرنے لگتے ہیں ہمیشہ اپنی بد قسمتی اور ناکامی کا رونا روتے رہتے ہیں _ عیب نکالنے کی فکر میں رہتے ہیں _ حتی کہ بہت معمولی اور ناقابل اعتنا خامیوں کو بھی نظر انداز نہیں کرتے اور ایك بہت چھوٹی سی خامی کو اپنے ذہن میں بہت بڑا تصور کرلیتے ہیں _ بیوی کی تحقیر کرتے رہتے ہیں یا دوسروں کے سامنے اس پرتنقید کرتے ہیں اور اس طرح اپنی شادی شادہ زندگی کے سکون و ثبات کو متزلزل کرکے خود اپنی اور اپنی بیوی کی رنجیدگی و پریشانی کے اسباب فراہم کرتے ہیں _

ان عیب جوئیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیوی دلی طور پر مکدر ہوجاتی ہے اور رفتہ رفتہ اس کی محبت اور دلچسپی میں کمی پیدا ہوتی جاتی ہے _ زندگی ، خانہ داری اور شوہر کی طرف سے اس کی توجہ کم ہوتی جاتی ہے _ اپنے دل میں سوچتی ہے کہ ایسے مرد کے گھر میں کیوں اس قدر زحمتیں اٹھاؤں، یا کبھی وہ بھی انتقام کے طور پر بدلہ لینے پر اتر آتی ہے اور شوہر کی عیب جوئي شروع کردتی ہے _

مثلاً شوہر ، بیوی کی شکل و صورت کی برائي کرتا ہے وہ اجو اب میں اس کی شکل و صورت یا قدو قامت کی برائي کرتی ہے اوراس طرح ایك دوسرے کی مذمت اور عیب جوئي کا سلسلہ جاری رہتا ہے _ کسی کو کسی میں کوئي بھی خوبی نظر نہیں آتی _ اور اس طرح زندگی جسے مسرت و لطافت و پاکیزگی سے مملو ہونا چاہئے باہمی کشمکس اور ایك دوسرے کی عیب جوئي اورتحقیر و بے عزتی کرنے میں گزرجاتی ہے _

اگر اسی صورت سے زندگی کی گاڑی چلتی رہے تو آخر عمر تك اچھے دن دیکھنا نصیب نہیں ہوتے _ کیونکہ ایسا گھر جس میں خلوص و صفائي اور مہرو محبت نہ ہو خوشی او راطمینان و سکون کی نعمت سے محروم ہوتا ہے _ اس کے علاوہ جو مرد اپنی شادی شدہ زندگی کو ناکام اور اپنے آپ کو بدنصیب سمجھتے ہیں اور ناخوش رہتے ہیں اور وہ عورت جو مسلسل تحقیر و عیب جوئي کا نشانہ بنتی رہتی ہے ، دونوں ہی ہمیشہ خطرناك امراض خصوصاً نفسیاتی اور روحانی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں اگر لڑائي جھگڑے بڑھتے گئے اور طلاق و جدائي تك بات پہونچ گئي تو عموماً میاں بیوی دونوں ہی کی زندگیاں تباہ ہوجاتی ہیں خاص طور پر اگر بچہ بھی ہوگیا ہو _ کیونکہ اول تو ایسا مرد سماج میں اپنی حیثیت و آبرو کھو بیٹھنا ہے اور

186

لوگوں میں ایك ہوس پرست اور بیوقوف انسان مشہور ہوجاتا ہے _

دوسرے یہ کہ پہلی شادی اور طلاق کے نتیجہ میں اپنے مالی اعتبار سے بھی بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے کہ جس کی تلافی مشکل ہے اور دوسری شادی کے لئے بھی بہت خرچ کی ضرورت ہے کہ جسکی فراہمی آسان کام نہیں _ ان نقصانات کو برداشت کرکے بعید نظر آتا ہے کہ اپنی اقتصادی حالت کو آسانی کے ساتھ بہتر بناسکے گا _

تیسرے یہ کہ معلوم نہیں آسانی کے ساتھ مناسب اور بے عیب بیوی مل سکے گی اول تو یہ کہ پہلی بیوی کو طلاق دینے سے جو بدنامی ہوجاتی ہے اس کے سبب بہت کم لڑکیاں اس سے شادی کرنے کیلئے تیارہوتی ہیں _ فرض کیجئے لڑکی مل بھی گئي تو معلوم نہیں پہلی بیوی سے بہتر ہوگی یا نہیں _ البتہ اس بات کا امکان ہے کہ وہ مخصوص عیب اس میں نہ ہو جو پہلی بیوی میں نظرآتا تھا _ لیکن ایسا بہت کم اتفاق ہوتا ہے بلکہ ممکن ہی نہیں ہے کہ مکمل طور پر بے عیب اور ہر نقص سے مبرا ہو _ دوسری بیوی میں متعدد و عیوب موجود ہوں گے _ خدا نہ کرے پہلی بیوی سے بھی بدتر ہو _ایسی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صورت میں چاروناچار جیسے بھی ہو اس سے نبھانا پڑے گا _ ایسے بہت کم مرد ملیں گے جو اپنی دوسری شادی سے خوش و مطمئن ہوں لیکن اپنی عزت و آبرو برقرار رکھنے کے لئے مجبور ہیں کہ نبھائے جائیں_ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سے ردوں نے دوسری بیوی کو چھوڑکر پھر پہلی بیوی سے تعلقات بحال کرلئے _
برادر عزیز اپنی بیوی کو بدبینی اور عیب جوئي کی نظر سے کیوں دیکھتے ہیں؟ اور بعض چھوٹے چھوٹے اور ناقابل اعتنا عیوب کو اس قدر اہمیت دیتے ہیں کہ رفتہ رفتہ وہ عیب بہت بڑے اور ناقابل معافی عیب بن کر آپ کی نظروں میں سماجائیں اور آپ کی اور آپ کے خاندان کی زندگیوں کو تباہ کرڈالیں _ کیا آپ کی نظر میں کوئي ایسی عورت ہے جس میں کوئي عیب نہ ہو ، کیا آپ خود تمام عیوب سے پاك و مبرا ہیں کہ اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ بیوی مکمل طور پر بے عیب ہو _
اصولی طور پر ان چھوٹے چھوٹے خامیوں کی کوئي اہمیت اور وقعت ہی نہیں ہے کہ اس کی خاطر

187

زندگیوں کو تباہ کرڈالا جائے
آپ اپنی بیوی کے صرف عیوب اور خامیوں کو ہی دیکھتے ہیں اور اس کی خوبیوں کو نظر انداز کردیتے ہیں اگر آپ انصاف کی نظر سے دیکھیں اور حقیقت کا مقابلہ کرسکیں تو دیکھئے کہ اس میں بہت سی ایسی خوبیاں بھی موجود ہیں جن کے سامنے اس کی خامیاں ماند پڑگئي ہیں _ اور ان خوبیوں پر اگر توجہ کریں تو وہ معمولی سا عیب در اصل عیب شمار کرنے کے قابل ہی نہیں ہوگا _ اسلام میں عیب جوئي کو ایك بہت بڑی اور ضرر رساں صفت کہا گیا ہے اور سختی سے اس کی ممانعت کی گئي ہے _
حضرت رسول خدا (ص) فرماتے ہیں : اے وہ لوگو جو زبان سے تو اسلام کے مدعی ہو ، لیکن ایمان نے تمہارے قلوب پر اثر نہیں کیا ہے ، مسلمانوں کی بدگوئي نہ کرواور عیب جوئي کی فکر میں نہ رہا کرو ، جو شخص دوسروں کی عیب جوئي کرتا ہے وہ خدا کی عیب جوئي کا نشانہ بنے گا اور ایسا شخص خواہ اپنے گھر میں ہو ، رسوا ہوگا _ (187)

بدگوئي کرنے والوں کی باتوں پر دھیاں نہ دیجئے
ایك بہت بری عادت جو عام طور پر لوگوں میں پائي جاتی ہے وہ ہے دوسروں کی مذمت اور بدگوئي کرنا _ یہ گندی عادت دوستوں اور خاندانوں میں دشمنی اور کدورت پیدا کردیتی ہے ، خاندانوں کو تباہ کردیتی ہے _ گھر کے پر خلوص ماحول کی رونق ختم کردیتی ہے اور اکثر اوقات و قتل و غارت گری کے اسباب فراہم کردتی ہے _عیب جوئي اور بدگوئي کے مختلف اسبا ب و عوامل ہوتے ہیں _ کبھی حس کے سبب کسی کی بدگوئي کی جاتی ہے _ کبھی دشمنی اور کینہ کے سبب اور کبھی انتقام لینے کی خاطر کبھی دوسرں کی برائي کرنے کا مقصد اپنی خود ستائي کرنا ہوتا ہے _ کبھی مذمت کسی کو کسی دوسرے کی طرف سے بدظن کرنے اور اپنی محبت جتانے کے لئے کی جاتی ہے تا کہ اس کی محبت و توجہ کو اپنی طرف مبذول کرسکے _
کبھی اس کے ذریعہ خیرخواہی اور دوستی ظاہر کرنا ہوتا ہے لیکن ایسا بہت کم ہی ہوتا ہے کہ واقعی ہمدردی اورخیرخواہی کرنے کا ارادہ ہو _ ایسے ہی مواقع پر ایك ہوشیار اور عاقل انسان کا فرض ہے کہ

188

وہ ان بدگوئیوں کا اثر قبول نہ کرے بلکہ نہایت احتیاط اور توجہ سے کہنے والے کے مقصد کو سمجھے او ردھیان رکھے کہ اس کی ظاہر داری سے دھوکانہ کھائے اور اس کے شیطان ہتھکنڈوں کے زیر اثر نہ آجائے _
مرد کو ایك اہم نکتہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ عموماً اس کی ماں، بہن ، بھائي اور بھائي کی بیوی ، اس کی بیوی کے بارے میں اچھے خیالات نہیں رکھتیں خواہ بظاہر ان کے آپسی تعلقات اچھے ہوں _
اس قضیہ کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ شادی سے پہلے لڑکا اپنے ماں باپ کے خاندان کا ایك فرد شمار کیا جاتا ہے _ اور اس کی اپنی الگ سے کوئي حیثیت نہیں ہوتی _ ماں باپ سالہا سال تك اپنے لڑکے کی تعلیم و تربیت اورپرورش کے سلسلے میں زحمتیں اٹھاتے ہیں امید کرتے ہیں کہ بڑھاپے میں ان کا سہارا بنے گا _ اگر چہ والدین خود اپنے بیٹے کی شادی کرتے ہیں اور بظاہر وہ ایك آزاد شخصیت کا مالك بن جاتا ہے لیکن اس سے توقع رکھتے ہیں کہ اپنے ماں باپ سے قطع تعلق نہ کرلے اور خود مختار ہونے کے باوجود ان کا مطیع و فرمانبردار رہے _ اور پہلے سے زیادہ ان سے محبت کااظہار کرے اور تمام امور میں ، حتی کہ بیوی کو بھی ان پر ترجیح نہ دے _ اور پہلے کی مانند اس کی تمام تر توجہ ان پر مرکوز رہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لیکن جب لڑکا شادی کرتا ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ایك خوش ومسرور ، آبرومند اور آزادانہ زندگی کا آغاز کرے_ چونکہ اپنی نئي نویلی بیوی کو اپنی نئي زندگی کا شریك اور ایك اہم رکن سمجھتا ہے اس لئے اس سے عشق ود لچسپی کا اظہار کرتا ہے شب و روز محنت و مشقت کرتا ہے تا کہ زندگی کی ضروریات فراہم کرکے اپنی اور اپنی بیوی کی زندگی کے لئے آرام و آسائشے کے اسباب مہیا کرے _ چونکہ اس سلسلے میں اس کی مشغولیات بڑھ جاتی ہیں اس لئے اپنی سابقہ زندگی سے جدا ہوجاتا ہے اور اپنے گھروالوں سے اظہار محبت کرنے کا موقع کم ملتا ہے _
ایسے موقعہ پر اس کی ماں نہیں خطرہ کا احساس کرتی ہیں اور انھیں خدشہ پیدا ہوتاہے کہ ان کے خاندان میں ایك غیر لڑکی کے آجانے سے ان کا بیٹا ہاتھ نکل جائے گا_ اور لڑکا اپنی بیوی سے جتنا زیادہ محبت کرتا ہے انھیں زیادہ خطرہ لاحق ہوجاتاہے _ انھیں ڈرہوتاہے کہ کہیں ان کا بیٹا انھیں ، بالکل نظر انداز

189

نہ کردے اور اس سلسلے میں سارا الزام بہوکے سر تھونپی ہیں اور اس خطرہ کوٹالنے کے لئے کوشش نہ کرتی ہیں کہ بیوی کی محبت اس کے دل سے کم کردیں اور اس مقصد کے تحت نئي نویلی بہو میں عیب نکالنا شروع کردتی ہیں _
معمولی خامیوں کو بڑھا چڑھا کربیان کرتی ہیں _ اس کے شوہر سے اس کی برائیاں کرتی ہیں بلکہ بعض عورتیں تو دروغ گوئي سے بھی دریغ نہیں کرتیں _ بہوکونیچا دکھانے کے لئے طرح طرح کے منصوبے بناتی ہیں اور اس کو شوہر کی نظروں سے گرانے کی کوشش کرتی ہیں _
اگر مرد سادہ لوح اور کانوں کا کچاہے تو ان کی ظاہری ہمدردیوں سے متاثرہوکر ان کی باتوں میں آجاتا ہے اور بیوی کی برائیاں اور خامیاں سن سن کر بیوی سے بیزار ہوجاتا ہے _ بہانے تلاش کرتا ہے اوربات بے بات جھگڑآ کرتا ہے _ بہت معمولی معمولی باتوں کو نظر انداز کرنے کے بجائے بہت اہمیت دیتا ہے اور بیوی کو تنقید و اعتراض کا نشانہ بناتا رہتا ہے اور اس طرح گھر کا ماحول اعتراضات و عیب جوئي کا میدان بن جاتا ہے اور آپس میں میل محبت اور صلح و صفائي کے بجائے ، ہر وقت باہمی چپلقش ، نزاع و بیزاری کا بازارگرم رہتا ہے _ شوہر جتنا زیادہ ماں بہنوں کی باتوں پر توجہ دیتا ہے اتنی ہی زیادہ ان کی ہمت بندھتی ہے اور زیادہ سے زیادہ بہوکی عیب جوئي اور برائیاں کرتی ہیں اور ان کی فتنہ انگیز یاں میاں بیوی کے درمیان نفرت ، مارپیٹ حتی کہ علیحدگی کا باعث بن سکتی ہیں _ بعض ساس نندیں بیچاری بہوکو اس قدر اذیتیں پہونچاتی ہیں کہ بعض اوقات بہویں پریشان ہوکر خودکشی کا اقدام کرڈالتی ہیں _ ایسی عورتوں کی کافی تعدا د موجود ہے جو اپنی ساس نندوں یادیور جیٹھوں کے ہاتھوں تنگ ہوکر اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھوبیٹھیں _ ہم اخباروں اور رسالوں میں ان کی داستانیں پڑھتے رہتے ہیں مثال کے طور پر ذیل کے سچے واقعات پیش خدمت ہیں :_
ایك نئي نویلی دلہن نے اپنی شادی کے چند روز بعد ہی سوئي نگل لی _ آپریشن کے بعد اس نے اخبار اطلاعات کے نامہ نگار کو بتایا کہ ایك ہفتہ میری فلاں شخص سے شادی ہوئي ہے جب میں بیاہ کر اپنے شوہر کے گھر آئي تو میں بھی اپنے آپ کو دوسری عورتوں کی مانند خوش نصیب تصورکرتي

190

تھی لیکن ابھی چند دن بھی نہیں گزرے تھے کہ نند اور شوہر کی جانب سے اذیتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا _ جس زندگی کو میں سمجھتی تھی کہ میرے لئے بہشت ہوگی وہ جہنم ثابت ہوئي _ اتنی کم مدت میں ہی شوہر کے رشتہ داروں نے مجھ کو اس قدر اذیتیں اور تکلیفیں پہونچائیں کہ زندگی سے دل بھر گیا _ سوئي نکل کر میں اپنی زندگی کا خاتمہ کرنا چاہتی تھی _
(188)
ایك عورت نے اپنے کپڑوں میںآگ لگالی اور زندگی کے آخری لمحات میں پولیس کو بیان دیا کہ : میرے شوہر کے بھائیوں نے میری زندگی تلخ کردی _ ان کی اذیتوں اور آزار سے تنگ آکر میں نے اپنے کپڑوں میں آگ لگالی _ (189)
ایك نئي شادی شدہ دلہن نے ساس کی بدسلوکیوں سے تنگ آکر اپنے کپڑوں میں آگ لگالی _ (190)
ایك عورت نے ساس کی بدسلوکیوں اور بہانہ بازیوں کے سبب آگ لگاکر اپنا خاتمہ کرلیا __ (191)
بعض اوقات ساس نندوں کی فتنہ انگزیاں اور جھگڑے بہت خطرناك ثابت ہوتے ہیں اور شادی شدہ جوڑے کی زندگی کی بنیادوں کو متزلزل کردیتے ہیں _خاندانوں کی خوشی و آسائشے کو سلب کردیتے ہیں لہذا ان باتوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے بلکہ عقل و تدبر سے کام لے کر ان کو حل کرنے کی فکر کرنی چاہئے _ انکے منہ تو بند نہیں کئے جا سکتے لیکن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کا حل یہی ہے کہ ان کی باتوں میں نہ آجائے _
مرد کو یہ بات اپنی ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ مذمت ، عیب جوئي اور برائیاں، خواہ ماں کے یا نہیں یا ان کے علاوہ اور کوئي رشتہ دار، وہ ہمدردی اور خیرخواہی کی غرض سے نہیں کی جاتیں بلکہ ان کا سبب سد ، کینہ انتقام ، خود نمائي ، او رناجائز فائدہ حاصل کرنا ہوتا ہے _ چونکہ نئي دلہن کی خوشی و آسائشے ان کے لئے رشك و حسد کا باعث بنتی ہے اور سمجھتی ہیں کہ بہونے آکر ان کے بیٹے پر قبضہ جمالیا ہے اس لئے اسے اپنا رقیب سمجھنے لگتی ہیں _ یا بعض مائیں لڑکی کی آمدنی س خود پورا پورا استفادہ کرنا چاہتی ہیں اس لئے بہوکا وجود ان کی نظروں میں کھٹکنے لگتا ہے یا بعض اپنے آپ کو خیرخواہ ثابت کرنے کے لئے بہوکی برائیاں کرتی ... ...میٹے کے دل پر بہو قبضہ نہ کرلے _

191

ایسی عورتوں کو صرف اپنی فکر ہوتی ہے اوراپنے مفاد پر اپنے بیٹے بہو کی زندگیوں کو قربان کردتی ہیں کیونکہ اگر خیرخواہ ہوتیں تو بہو کی برائیاں او رعیب جوئي کرکے ان کی زندگیوں میں تلخیاں نہ بھر دیتیں بلکہ انکے درمیان باہمی محبت اور تعلقات کو مستحکم و پائیدار بنانے کی کوشش کرتیں _
تعجب تو اس بات پر ہوتا ہے کہ جب کسی لڑکی کو اپنی بیٹے کے لئے پسند کرتی ہیں تو اس کی تعریف میں آسمان زمین کے قلابے ملا دیتی ہیں لیکن جب وہی لڑکی بہوبن کر ان کے گھر آجاتی ہے تو صورت حال بدل جاتی ہے اور اسی لڑکی میں سینکڑوں عیب اور نقص پیدا ہوجاتے ہیں _
برادر عزیز ظاہری ہمدردیوں اور چرب زبانیوں سے دھوکانہ کھاجایئے اکثر وہ عیوب جو آپ کی بیوی میننکالے جاتے ہیں یا تودر اصل عیب ہی نہیں ہوتے یا اتنے معمولی ہوتے ہیں کہ عقلمند انسان ان پر توجہ نہیں دیتا ہے _ فرض کیجئے کوئي خامی ہے بھی تو کیا دنیا میں کوئي انسان بے عیب ہے ؟ جو آپ اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ آپ کی بیوی ہر عیب سے پاك ہوگي
کیا آپ کی ماں بہنیں جو آپ کی بیوی کی عیب جوئي کیا کرتی ہیں خود ہر عیب سے مبرا ہیں ؟ اگر آپ کی بیوی میں کوئي کمی ہے تو کیا ہوا ، سینکڑوں دوسری خوبیاں بھی تو موجود ہیں اس کی خوبیوں کو کیوں نہیں دیکھتے ؟ اگر آپ ا ن کی باتوں پر توجہ دیں گے تو گھر ہرروز حشر کا میدان بنا رہے گا _ آپ کی زندگی اجیرن ہوجائے گی اور زندگی اور بیوی سے بیزار ہوجائیں گے آپ کی بیوی بھی آپ سے اور اپنی زندگی سے بیزار ہوجائے گی _ اور اسی طرح زندگی کی گاڑی چلتی رہی تو زندگی میں کبھی سکون و چین نصیب نہ ہوگا اگر تنگ آکر علیحدگی اختیار کرلی یا طلاق دیدی تو بھی عموماً حالا ت میں بہتری پید ا نہیں ہوتی ، مالی نقصانات اورذہنی پریشانیوں کے علاوہ بدنامی الگ ہوتی ہے _ ہر ایك ایسے آدمی کو اپنی بیٹی دینے کو تیار نہیں ہوتا یادوسری شادی ہو بھی گئي تو ماں بہنیں اپنے فرائض سے سبکدوش نہیں ہوجائیں گی بلکہ اگر ان کی مرضی کے مطابق نہ ہوئي تو پھر عیب جوئي اور تنقید شروع کردیں گي_ پس بہتری اسی میں ہے کہ شروع میں ہی ان سے صاف صاف کہدیجئے کہ اگر آپ چاہتی ہیں کہ ہمارے تعلقات اور آمد و رفت

192

برقرار رہے تو میری بیوی کی برائیاں نہ کیا کیجئے _ اور ہمارے باہمی تعلقات میں مداخلت نہ کیجئے _ میری بیوی میں کوئي برائي نہیں ہے وہ مجھے پسند ہے اور مجھے اس سے محبت ہے _ جب وہ لوگ دیکھیں گی کہ ان کی باتوں کا آپ پر کوئي اثرنہیں ہوتا تو خود ہی خاموش ہوجائیں گی اور آپ بھی اس روز روز کی مصیبت سے نجات پاجائیں گے _
البتہ اس نکتہ کو بھی مد نظر رکھنا چاہئے کہ بعض ماں بہنیں اتنی آسانی سے دستبردار نہیں ہوجاتیں بلکہ اپنے مقصد کی تکمیل اور بہو سے انتقام لینے کے لئے جھوٹ بولنے اور تہمت لگانے سے بھی دریع نہیں کرتیں _ اور ان کا یہ حربہ بعض وقت اتنا کارگر ثابت ہوتا ہے کہ شوہر اپنے ہوش و حواس کھوبیٹھتا ہے اور تحقیق کئے بغیر بے گنا ہ بیوی کو طلاق دے دیتا ہے یا بعض اوقات قتل تك کردیتا ہے_
اکثر ظلم وقتل اور طلاقیں ان ہی بدگوئیوں اور ناروا تہمتوں کے سبب وقوع میں آتی ہیں _

مثال کے طور پر ذیل کے واقعہ پر توجہ فرمایئے
ایك نوجوان جوڑا جن کے نام ... اور ... تھے تبریز میں خاندانوں کی حمایت کرنے والی عدالت میں طلاق حاصلہ کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے _ شوہرنے عدالت میں کہا کہ میری بیوی میرے بھائي کو جو کہ اصفہان میں رہتا ہے عاشقانہ خطوط لکھتی ہے _ کل رات مجھے اس کے کپڑوں کی الماری میں کچھ خطوط ملے ہیں _ بیوی نے جوکہ زار و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قطاررورہی تھی وضاحت کی اور کہا کہ میری ساس اورنند کو ... ... ہر بات پر مجھ سے اختلاف ہے اور وہ مجھے ہمیشہ اذیتیں پہونچاتی ہیں اب جبکہ انھوں نے دیکھا کہ ان کے اعتراضات کا کوئي اثر نہیں ہوتا تو انھوں نے یہ خط لکھ کر میرے کپڑوں کی الماری میں رکھ دیئےا کہ میرے شوہر کو بھڑکاکر مجھے طلاق دلوادیں _ عدالت نے میاں بیوی کے درمیان صلح کرادی فقط آخر میں شوہر سے کہا کہ اپنی ماں بہن سے کہدو کہ جواں بہو کے اس قدر پیچھے نہ پڑی رہا کریں _ (192)

ایك 24 سالہ عورت نے ساس کے مظالم سے تنگ آکر اپنے اوپر تیل چھڑك کر آگ لگالی _ کچھ لمحوں کے بعد اس کی چیخیں سن کر پڑوسی مددکو دوڑ ے او اسے تہران کے ایك اسپتال میں لئے گئے

193

اسپتال میں اس عورت نے اپنے بیان میں کہا: میری ساس میرے ساتھ رہتی ہے بہت غصہ وار اور بہانہ باز ہے ہمیشہ مجھ پر اعتراضات کرتی رہتی ہے _ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جھگڑا کرتی ہے _ کل جب میں سودا خریدنے کے لئے بازارگئي تو راستے میں میری ایك پرانی دوست مل گئي _ چند لمحے ہم دونوں آپس میں باتیں کرتے رہے _ جب میں گھر پہونچی تو میری ساس نے پوچھا: اتنی دیر کہاں رہیں؟ میں نے اپنی زمانہ طالب علمی کی ساتھی سے ملاقات کا حال بیان کیا _ لیکن وہ سرہلا کر بولی :" جھوٹ بولتی ہے _ تیری یہ ہمت ہوگئي ہے ، میں نے سنا ہے تو محلے کے قصاب سے عشق لڑاتی ہے" _ اس بات نہ مجھے بیحد غضبناك کردیا اور میں نے اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے خودکشی کرنے کا فیصلہ کرلیا _ (190)

ایسے موقعوں پر مرد کو چاہئے کہ نہایت صبرو تحمل ، احتیاط او ربردباری سے کام لے اور اس بات کی خوب اچھی طرح چھان بین کرے اور جب تك کوئي بات پوری طرح ثابت نہ ہوجائے ہر قسم کے اقدام سے سختی سے پرہیز کرے _

یہاں پر ایك بات اور یاد دلادیں کہ ماں باپ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اور پرورش میں بیحد زحمتیں اٹھاتے ہیں اور اولاد سے بھی بہت سی امیدیں رکھتے ہیں اور اپنے بڑھاپے کا سہارا سمجھتے ہیں اور وہ حق بجانب بھی ہیں _ شرعی اعتبار سے بھی ضروری ہے او رانسانیت کا بھی یہ تقاضا ہے کہ جب اولاد بڑی ہوجائے اور اسے طاقت و توانائي حاصل ہوجائے تو والدین کے حقوق کو یکسرفراموش نہ کردے اور اپنے بیوی بچوں میں محو نہ ہوجائے _ والدین کی سپاس گزاری ہرحال میں واجب ہے شادی کے بعد بھی ان کی خدمت و احترام کرنا چاہئے اگر وہ محتاج اور ضرورت مند ہیں تو ان کی مدد کرنی چاہئے _ ان کے مقابلے میں ہمیشہ عجز و انکساری کرنا چاہئے اور ان سے ہمیشہ محبت و خلوص کا اظہار کرنا چاہئے _ ان سے رابطہ منقطع نہیں کرلینا چاہئے _ ان کی احوال پرسی کرنے کے لئے ان کے پاس جاتے رہنا چاہئے ان کو اپنے پاس بلاتے رہنا چاہئے _ کوئي ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جس سے ان کی دل آزاری ہو _ اپنی بیوی بچوں کو بھی بتانا چاہئے کہ ان کا احترام کریں ان کی خاطر تواضع کریں _ انھیں سمجھانا چاہئے

194

کہ ہماری بہتری اسی میں ہے کہ اپنے والدین اور دوسرے رشتہ داروں سے محبت کریں _ اس طرح ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کے حقوق بھی ادا کئے جا سکتے ہیں اور انھیں خوش بھی رکھا جا سکتاہے اگر انھیں بہوسے یہ خطرہ نہ ہو کہ وہ انھیں ان کے بیٹے سے چھڑادے گی تو کوئي وجہ نہیں ہے کہ بہوکی مخالفت کریں بلکہ اس کی حمایت اور طرفداری کریں گی _ آخر میں اس بات کی بھی یاد دہانی کرادیں کہ بیوی کو اپنے شوہر سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ وہ اپنے ماں باپ اور عزیزوں کو یکسر فراموش کردے اور ان کی زحمتوں اور محبت کو مکمل طور پر نظر انداز کردے اور ان سے رابطہ منقطع کرلے _ یہ بات بالکل غیر فطری ہے _

بہو اگر عقلمندی اور تدبر سے کام لے کر اپنی ساس نندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ اس کی اپنی ماں بہنوں سے بڑھ کر مہربان و ہمدرد بن سکتی ہیں _ اگر ان کا احترام کرے ان سے محبت کا اظہار کرے اور ان کے ساتھ نیکی کرے _ کاموں میں ان سے صلاح و مشورہ لے ان کے یہاں سے برابر آمد و رفت رکھے تو نہ صرف یہ کہ وہ اس کی مخالفت نہیں کریں گی بلکہ ہمیشہ اس کی حامی و مددگار بنیں گی اس موضوع کے متعلق کتاب کے پہلے حصہ میں مفصل بحث کی جا چکی ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

194

اس کی لغزشوں کو نظر انداز کیجئے

ہر انسان سے خطا سرزد ہوتی ہے سوائے معصوم کے دنیا میں کوئي نہیں جس سے زندگی میں کبھی کوئي لغزش یا غلطی نہ ہوئي ہو _ کبھی کبھی انسان سے جہالت اورنادانی کے سبب ناماسب کام انجام پا جاتے ہیں _ اس سلسلے میں عورت مرد میں کوئي فرق نہیں ہے _ شادی شادہ زندگی میں بیوی سے بھی یقینا غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی ہیں _ نادانی ، عدم توجہ یا غصہ کی شدت ، کوئي بھی وجہ ہوسکتی ہے کہ اپنے شوہر کی نسبت بے ادبی کردے یا اس کے منھ سے نامناسب الفاظ نکل جائیں یا طنز آمیز جملے بول دے یاغصہ سے بے قابو ہوکر چیخنے چلّانے لگے _ یا شوہر کی اجازت کے بغیر یا اس کے منع کرنے کے باوجود کوئي کام کرے _ یا بے احتیاطی یا نادانی یا بے توجہی کے سبب کوئي مالی نقصان کردے _
غرضکہ اس قسم کی سینکڑوں دوسروں باتیں ہوسکتی ہیں جن سے کم و بیش ہر خاندان کو

195

سابقہ پڑتا ہے _
البتہ اس بات کی یاددہانی ضروری ہے کہ میاں بیوی دونوں کو چاہئے کہ ایك دوسرے کو خوش رکھنے کی کوشش کریں اور ان کاموں سے سختی سے اجتناب کریں جو ایك دوسرے کی ناراضگی و رنجیدگی کا باعث ہوں _ لیکن ایسا اتفاق کم ہی ہوتا ہے کہ میاں بیوی کبھی کوئي غلطی ہی نہ کریں_
بعض مرد یہ سوچتے ہیں کہ بیوی کی لغزشوں اور غلطیوں پر، خواہ وہ چھوٹی اور معمولی ہی کیوں نہ ہوں ،سختی سے بازپرس کرنی چاہئے تا کہ اس کی تکرار نہ ہو _ اور شادی ہوتے ہی اسے آنکھیں دکھانی چاہئے اور اپنے رعب میں لے لینا چاہئے تا کہ اس کے ہوش حواس درست رہیں اور کوئي غلطی نہ کرے _
لیکن تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ اس قسم کی باتوں سے نہ صرف یہ کہ حسب دلخواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا بلکہ اکثر اس کاانجام برعکس ہوتا ہے کیونکہ جو عورتیں شوہر کی زیادہ سختیوں اور دباؤ کا شکار رہتی ہیں وہ کچھ دن تو صبر و برداشت سے کام لے سکتی ہیں لیکن آخر کار ان حالات سے تنگ آجاتی ہیں اور اس وقت ممکن ہے عاجز آکر اس قید و بند سے آزادہونے کا فیصلہ کرلیں یا شوہر کی سختیوں ، اعتراضات عتاب آور ناروا سلوك کی عادی ہوکر اس کی طرف سے بے پروا ہوجائیں _ اپنے دل میں سوچتی ہیں کہ میرا شوہر تو معمولی معمولی باتوں پر غصہ ہوجاتا ہے غیر ارادی طور پر مجھ سے کوئي غلطی یا کوتاہی ہوجاتی ہے تو مجھ نہیں چھوڑتا اور مجھ پر سختی کرتا ہے پس بہتر ہے کہ اس کی باتوں پر توجہ نہ دوں تا کہ ٹھیك ہوجائے اور ظلم و ستم سے بازآئے _ اور اس طرح شوہر سے گستاخی کرتی ہیں _ برابر سے جواب دیتی ہیں اور اس کی مخالفت و نافرمانی کرنے کی عادت پڑجاتی ہے _
ایسی صورت میں مختلف نتائج سامنے آتے ہیں:
مثلاً مرد بیوی پر سختی و ظلم کرنے سے دستبردار نہیں ہوتا اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہٹ دھرمی کشمکش لڑائي جھگڑے کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اور اگر اسی طرح زندگی گزرتی رہے تو ساری زندگی میں کبھی خوشی و سکون میسر نہیں ہوتا _ یا یہ ہوتا ہے کہ مرد اس کشمکش سے تنگ آکر بیوي

196

کے سامنے جھك جاتا ہے اور اسے مکمل آزادی دے دیتا ہے _ ایسی صورت میں کہ جو عورت زور آزمائي اور مخالفت کے ذریعہ قید و بند سے رہائي حاصل کرے گی وہ کامیابی اور آزادی کا احساس کرے گی نتیجہ اپنے شوہر اور اس کی باتوں کی طرف سے بے اعتنائي برتے گی _ نادان شوہر بھی جو کہ شادی شدہ زندگی اور زن داری کے اصول و رائض سے ناواقف سے ناچار ہوجائے گا کہ بیوی خواہ بڑی غلطیاں ہی کیوں نہ کرے خاموش رہے _ یا تیسری صورت یہ ہوتی ہے کہ ضد اوررسہ کشی کے نتیجہ میں ان میں سے کسی ایك کی جان پر بن جاتی ہے اور ایسی صورت میں علیحدگی کو ترجیح دیتے ہیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایسی صورت میں مرد عورت دونوں کو ہی نقصان پہونچتا ہے یوں آسانی کے ساتھ اطمینان نصیب ہونا مشکل ہی معلوم ہوتا ہے لہذا بیوی کے عیوب کی اصلاح کرنے کے لئے سختی اور شدت عمل سے کام لینا کوئي دانشمندانہ فعل نہیں ہے بلکہ سختی سے اکثر خراب نتائج بر آمد ہوتے ہیں _ دوستوں ، واقف کاروں کی زندگی اور اخبار ورسائل میں شائع ہونے والے واقعات سے ان باتوں کی تصدیق ہوسکتی ہے _ پس زن داری ، کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ شوہر میانہ روی سے کام لے _ عقل و تدبر کا راستہ اختیار کرے _ بیوی کی معمولی معمولی غلطیوں اور کوتاہیوں کو ، جو غلطي، غفلت یا بھول کے سبب ہوئي ہوں یکسر نظر انداز کرے_ او ران پڑلڑے جھگڑے نہیں بلکہ بہتر ہے کے ذرا بھی پیشانی پر شکن نہ آنے دے کیونکہ بیوی نے قصداً ایسا نہیں کیا ہے اس لئے شوہر کو غصہ اور بازپرس کرنے کاحق نہیں ہے _ البتہ مناسب موقعہ پر نہایت اچھے اور خوبصورت الفاظ میں اس کو یادآوری کرادے کہ اس کی بات کا دھیان رکھے تا کہ آئندہ اس قسم کی غلطی عمل میں نہ آئے _

اگر نادانی کے سبب کوئي خلاف ورزی ہوئي ہے تب بھی مناسب نہیں کہ مرد غصہ اور سختی کرے اور اس کی تنبیہ و بازپرس کرنے کی سوچے _ کیونکہ بیوی نے مخالفت اورنافرمانی کے خیال سے نہیں بلکہ اپنی جہالت اور نادانی کے سبب اسے اچھا سمجھ کر انجام دیا تھا _ ڈانٹنے پھٹکارنے سے کوئي فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اس کو نظر انداز کردینا چاہئے اور مناسب موقعہ پر اچھے الفاظ میں اس عمل کی خرابي

197

اور اس سے پیدا ہونے والے نقصانات کو دلیل و ثبوت کے ذریعہ واضح کرنا چاہئے تا کہ بغیر کسی زور زبردستی کے اپنی مرضی و خوشی سے اس فعل سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کرلے اور بعد میں اس کی خلاف ورزی نہ کرے_ ایسی صورت میں مرد کا احترام ووقار باقی رہ سکتا ہے اور اپنے اس عمل کے ذریعہ وہ بڑی بڑی غلطیوں اور خطاؤں کے وقوع میں آنے کی ورك تھام کرسکتا ہے _

اگر نرم وملائم لہجے اورباہمی تفاہم کے ذریعہ اپنی بیوی کو اپنا ہم خیال بنا سکے اور بیوی اس کی باتوں پر عمل کرے تو چاہئے کہ بیوی کی قدردانی کرے اور اس کا شکریہ ادا کرے _ لیکن اگر دیکھے کہ اس کی باتوں پر پور توجہ نہیں دیتی اور کبھی کبھی غلطی کرجاتی ہے تو بھی بہتر ہے کہ مرد بیوی کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کردے او راس سے سختی سے پیش نہ آئے اور انتقام لینے اور تنبیہ کرنے کی فکر میں نہ رہے حتی کہ اس کو قصور وثابت کرکے اس بات پر مصر نہ ہو کہ بیوی اس سے معافی مانگے کیونکہ عورتوں میں عموماً ایك قسم کی ضد اور خودسری پائي جاتی ہے اگر مرد ان کی اس حالت سے سمجھوتہ کرلے تو ان کے وجود سے فائدہ اٹھاسکتا ہے لیکن اگر ان کے مقابلے میں سختی اور شدت اختیار کی تو ضد اورکشمکش کے نتیجہ میں بڑے خراب نتائج برآمد ہوسکتے ہیں _ طلاق حتی قتل تك کی نوبت آسکتی ہے _

عقلمند اور ہوشیار مرد کو چاہئے کہ ہربات کے نتائج کو خوب اچھی طرح پرکھ لے اورسختی و ظلم کے نتائج کا ، عفو و درگزر کے نتائج سے مقابلہ کرے تو یقینا عفو و درگزر کو ترجیح دے گا _ البتہ ناقابل معافی خطاؤں اور غلطیوں کے سلسلے میں مرد دوسرے طریقوں پر عمل کرسکتا ہے _

یہ موضوع اس قدر حساس ہے کہ دین مبین اسلام میں اس کو عورت کے ایك حق کے عنوان سے مرد پرواجب قراردیا گیا ہے _

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں ، ہر حال میں عورتوں سے نباہ کرو _ ان سے خوش بیانی کے ساتھ بات کرو _ شاید اس طریقہ کارسے ان کے اعمال نیك ہوجائیں _ (194)

حضرت امام زین العابدین (ع) فرماتے ہیں : تم پر عورت کا یہ حق ہے کہ اس کے ساتھ مہربانی سے

198

پیش آؤ _ کیونکہ وہ تمہاری دست نگر ہے _ اس کے کھانے کپڑے کا انتظام کرو _ اس کی نادانیوں کو معاف کردو _ (195)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے سوال کیا کہ بیوی کا اپنے شوہر پر کیا حق ہے کہ اگر اسے انجام دے تو اس کا شمار نیك بندوں میں ہوگا؟

فرمایا: اس کے لباس و غذا کا انتظام کرے اور جن کاموں کو اپنی نادانی کے سبب انجام دیتی ہے انھیں معاف کرے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(196)
امام جعفر صادق (ع) یہ بھی فرماتے ہیں کو جو شخص اپنے زیردستوں کو معمولی خطاؤں پر تنبیہ کرے اسے اپنی بزرگی اور عزت قائم رہنے کی توقع نہیں کرنی چاہئے _ (197)

بیوی کی ماں
ایك اور چیز جو میاں بیوی کے درمیان ناچاقی پیدا کرتی ہے اور خاندانوں کے سکون و چین کو سلب کرنے کا سبب بنتی ہے بلکہ اس کے باعث بعض اوقات طلاق اور قتل تك کی نوبت آجاتی ہے وہ ہے بیوی کی ماں کی بیجا مداخلت اور روك ٹوك_
بعض مائیں اپنی بیٹی کی شادی سے پہلے اپنے ذہن میں ایك ایسے داماد کاتصور قائم کرلیتی ہیں جو تمام نقائص اور خامیوں سے پاك اور کامل صفات اور خوبیوں کا مالك ہوگا اور اس بات کی متوقع رہتی ہیں کہ ایك ایسے آئڈیل نوجوان سے ، کہ جوان کے نصیب میں نہ تھا ، اپنی بیٹی کی شادی کریں _ اسی امید پر کسی نوجواں کو اپنی دامادی کے لئے منتخب کرتی ہیں _ شروع میں اس کو ایك آئیڈیل انسان مان کر اس سے اپنی محبت و شفقت کا اظہار کرتی ہیں _ شروع میں اس کو ایك آئیڈیل انسان مان کر اس سے اپنی محبت و شفقت کا اظہار کرتی ہیں _ اس کی خاطر مدارات اور عزت افزائي کرتی ہیں اپنے دل میں سوچتی ہیں کہ اگر اس میں کوئي معمولی سی خامی ہوگی تو میری ہدایات اور نصیحتوں سے اس کی اصلاح ہوجائے گی _
اگر نیا داماد ان کی مرضی کے مطابق ہوا تو خوش و خرم رہتی ہیں لیکن اگر ان کی مرضی کے مطابق نہ ہوا تو فوراً اس کے علاج کی فکر میں لگ جاتی ہیں اور شروع میں ہی فیصلہ کرلیتی ہیں کہ

199
اپنی یا دوسروں کی شادی شدہ زندگی کے دوران جو تجربے حاصل کئے ہیں ان سے استفادہ کرتے ہوئے داماد کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیں اس مقصد کے حصول کے لئے پلان بناتی ہیں اور اپنے تمام امکانات سے استفادہ کرتی ہیں _ کبھی ہمدردی اور خیرخواہی کے طور پر اس کو پند ونصیحت کرتی ہیں کبھی لڑجھگڑکے اپنا کام نکالنا چاہتی ہیں _
اپنے مقصد کے حصول کے لئے اپنی بیٹی کو وسیلہ قراردیتی ہیں اور اس کو تلقین کرکے اعتراضات کرنے بہانے بنانے ، اور حالات کو ناسازگار بنانے پر مجبور کرتی ہیں _
کبھی اس کو لڑنے جھگڑنے کا حکم دیتی ہیں _ کبھی التماس و گریہ کرنے کا حکم دیتی ہیں _ اس کے شوہر کی بد گوئي اور عیب جوئي کرتی ہیں بے چاری لڑکی جو کہ ابھی زمانے کے سردو گرم سے نا آشنا ہوتی ہے اور اپنا بہترین حامی وخیرخواہ سمجھتی ہے اس کی تلقین و نصیحتوں کا اثر قبو ل کرکے اس کے احکام کے مطابق کام کرتی ہے اگراس وسیلے سے داماد قابو میں آگیا تو کیا کہنے _ لیکن اگر داماد نے ان کی خواہشات کے آگے سرنہ جھکا یا تو ضد اور کشمکش کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے _ حتی کہ اس ضد کا انجام طلاق مارپیٹ اور قتل کی صورت میں نکلتا ہے _ یہی وجہ ہے کہ اکثر داماد اپنی بیوی کی ماؤں سے ناخوش رہتے ہیں اور انکی بیجا مداخلتوں سے پریشان رہتے ہیں _ اپنی بیوی کی بہانہ بازیوں اور عدم موافقت کا باعث سال کوسمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہی اپنی بیٹی کو سکھاتی ہے اور زندگی چین سے گزارنے نہیں دیتی _
نمونے کے طور پر چند دامادوں کے درددل سنتے چلیں_
(جوادرم) لکھتاہے : میری ساس ایك دیونی ہے ایك ادھا ہے _ ایك دوسروالی ناگن ہے _ خدا جنگل کے بھیڑیئےو بھی ایسی ساس نصیب نہ کرے _ مجھ سے نہ جانے کہاں کا بدلہ لے رہی ہے _ میری زندگی تباہ کردی ہے کہ قریب ہے اس کے ہاتھوں دیوانہ ہوکر کوہ و بیابان کی طرف بھاگ جاؤں صرف میں ہی واحد شخص نہیں ہوں جو اپنی ساس کے ہاتھوں خون کے آنسو رورہاہوں بلکہ اس درد میں

200
بہت سے لوگ مبتلا ہیں میرا خیال ہے ہر سو شادی شدہ مردوں میں سے 95 افراد اس پریشانی میں مبتلا ہوں گے _ اور شاید باقی لوگوں کی ساسیں ہی نہ ہوں گی _ محمد ف ر قمطراز ہے : میری ساس میری او رمیری بیوی کی زندگی میں بہت دخل دیتی ہے بلا وجہ ہماری پریشانی کا باعث بنی ہوئي ہے _ میری خاندان کی غیبت کرتی ہے _ جب میں اپنی بیوی کے لئے کوئي چیز خرید کرلاتاہوں فوراً اعتراض کردیتی ہے کبھی اس کے رنگ پر تنقید کرتی ہے کبھی اس کے ڈیزائن کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

برائي كرتی ہے _ ہزار طرح سے كوشش كرتی ہے كہ جو چيزميں خريد كرلايا ہوں اس كو معمولی اورحقير ظاہر كرے _
پرويز_ك لكھتا ہے : اس كی وجہ سے ہم ميں اب تك تين بار طلاق كی نوبت آچكی ہے _ بچھو كی طرح ڈنك مارتی ہے
_اپنی بيٹی كو سكھاتی ہے ميری توہين كرے اورگھركے كام نہ كرے اور بيجا توقعات كرتی رہے _ جب ہمارے گھر آتی
ہے ايك ہفتہ تك ہمارا گھر جہنم بنارہتا ہے _ اسی لئے مجھے اس كو ديكھنے كی تاب نہيں _ (198)
بعض داماد ساسوں كے اثر و نفوذ كو كم كرنے اور ان كی دخل اندازيوں كی روك تھام كرنے كے لئے اس مشكل كا حل يوں
تلاش كرتے ہيں كہ ان سے قطع تعلق كرليتے ہيں _ ملاقاتوں اور آمد و رفت كا سلسلہ محدود كرديتے ہيں _ اجازت نہيں
ديتے كہ ان كی بيوی اپنے ماں باپ كے گھر جائے يا وہ ان كے گھر آئيں _ ان كی باتوں پر توجہ نہيں ديتے بے اعتنائي
برتتے ہيں _ ان دخل اندازيوں پر اعتراض كرتے ہيں _ مختصر يہ كہ ان كے ساتھ سختی سے پيش آتے ہيں _
ليكن مذكورہ روش كوئي عاقلانہ روش نہيں ہے بلكہ اس كا نتيجہ برعكس نكلتا ہے كيونكہ ماں بيٹی كی محبت ايك فطری
تعلق ہے جسے منقطع كردينا ايسی آسانی سے ممكن نہيں ہے _ مرد يہ توقع كيسے كرسكتا ہے كہ وہ لڑكی جس نے سالہا
سال اپنی ماں كی آغوش ميں پرورش پائي ہے اور اس كی شفقت سے بہرہ مند رہی ہے اور اب بھی اس كو اپنا بہترين حامی
و خيرخواہ

201

سمجھتی ہے ايك اجنبی مرد سے شادی كے رشتہ ميں بندھ كر بغير چون و چرا اس كی بات مان لے گی اوراپنے ماں باپ
كی زحمتوں اور محبتوں كو يكسر فراموش كركے ان سے مكمل قطع رابطہ كرنے پر راضی ہوجائے گی _ يہ چيز ہرگز
امكان پذير نہيں ہے اور اگر چند روز كے لئے تعلقات منقطع بھی كرلئے تو يہ حالات ہميشہ باقی نہيں رہ سكتے كيونكہ زور
زبردستی اور جبر ، ہميشہ قائم نہيں رہ سكتا _ ايك مدت ممكن ہے صبر و ضبط سے كام لے ليكن آخر كار ايك دن اس كے
صبر كا پيمانہ لبريز ہوجائے گا اور اپنے شديد رد عمل كا اظہار كرڈالے گی _ ممكن ہے زيادہ سختيوں سے تنگ آكر گستاخ
ہوجائے اور نافرمانی كرنے لگے ممكن ہے شوہر كے رشتہ داروں سے اس كا بدلہ لے اور لڑائي جھگڑا كرے _ اس كے
علاوہ ساس سے مكمل قطع رابطہ كرلينانامكن سی بات ہے _ ماں بھی تو اپنی بيٹی سے دستبردار نہيں ہوجائيگی بلكہ يہ
امر باعث بنتا ہے كہ دلوں ميں كدورت اور تنفر مزيد بڑھے اور براہ راست يا بالواسطہ طور پر آزار واذيت پہونچانے اور
عدم تعاون كرنے كے لئے اپنی بيٹی كی ہمت افزائي كر ے_
ايسی صورت ميں طلاق تك كی نوبت آسكتی ہے بہت سی طلاقيں انھيں غير عاقلانہ ضدوں اور رسہ كشی كے نتيجہ ميں
انجام پاتی ہيں _
ان سب باتوں كے علاوہ ، اصول طور پر يہ بات انسان كے مفادميں نہيں ہے كہ اپنی بيوی كے رشتہ داروں سے بجائے اس
كے كہ ان كی محبت و حمايت حاصل كی جائے _ ان كے وجود سے استفادہ كيا جائے ان سے رابطہ منقطع كرليں _
بہر حال يہ غير عاقلانہ روش نہ صرف يہ كہ كچھ سودمند ثابت نہيں ہوسكتی بلكہ مشكلات ميں مزيد اضافہ كا باعث بنتی
ہے _ صورت حال اور زيادہ نازك ہوجاتی ہے اور اكثر اس كا انجام قتل يا خود كشی ہوتا ہے _
ہندوستان كی پوليس نے رپورٹ دی كہ سنہ 1972 ميں نئي دہلی ميں 146 خودكشی كی وارداتيں ہوئي ہيں جن ميں سب كا
اصلی سبب داماد اور ساس كے درميان اچھے تعلقات استوار

202

نہ ہوتا تھے _ (199)
ايك شخص نے اپنی ساس كی دخل اندازيوں سے پريشان ہوكر خودكشی كرلی _ (200)
ايك شخص جو اپنی ساس كی بيجا مداخلتوں سے سخت تنگ آچكا تھا ، اس كو ٹيكسی سے باہر پھينك ديا ،(201) ايك شخص
نے گھونسہ مار كر اپنی ساس كا سرتوڑديا _ اس بات پر غضبناك ہوكر اس كے سالے نے اس كو چاقو سے زخمی كرديا اور
بھاگ گيا _ (202)
ايك شخص ... اپنی ساس سے اس قدر تنگ آگيا تھا كہ گرم گرم كلے پائے كا پيالہ اس كے سرپر الٹ ديا _ ساس چيخ مار كر
زمين پر گر گئي _ اس كو اسپتال لے جايا گيا _ ڈاكٹروں نے معائنہ كرنے كے بعد كہا كہ چونكہ وہ بہت بری طرح جل گئي
ہے اور اس كی حالت خطرہ ميں ہے اس لئے اس كو تہران لے جانا چاہئے _ بيوی اپنی ماں كو تہارن لے كر گئي اور اپنے
شوہر كہا ہم شوشتر ميں رشتہ ازدواج ميں منسلك ہوئے تھے اور جلدی ہی تہران جاكر طلاق حاصل كرليں گے كيونكہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مجھے تمہارا جیسا شوہر نہیں چاہئے _ (203)
مذکورہ روش مناسب نہیں اور جہاں تك ممکن ہو اس سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ یہ روش اس مشکل کا حل نہیں بن سکتی بلکہ دوسرا راستہ بھی موجود ہے جو زیادہ معقول اور زیادہ قابل اطمینان ہے اول تو یہ کہ اس میں کسی ضرر کا خدشہ نہیں ہے دوسرے اس میں کامیابی کا امکان زیادہ ہے _ یہ دو نکتے ذہن نشین کرلینے چاہئیں _
1_ یہ بات مسلم ہے کہ ساس اپنے داماد کی دشمن اور بدخواہ نہیں ہوسکتي_ بلکہ فطری بات ہے کہ اس کو بہت عزیز رکھتی ہے اور اپنی بیٹی سے محبت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ اپنے داماد سے بھی محبت کرے کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ اس کی بیٹی کی خوشبختی اس کے ہاتھ میں ہے _ پس اگر ان کی داخلی زندگی میں مداخلت کرتی ہے تو یقینا اس کی نیت بری نہیں ہوتی بلکہ جو کچھ بھی کرتی ہے ہمدردی اور خیرخواہی کی غرض سے کرتی ہے _
البتہ اس بات کا امکان ہے کہ بیجا مداخلتیں کرے اور اس کی تجاویز غلط یا ضرر بخش ہوں

203
لیکن وہ محض اس کا نادانی اور جہالت کے سبب ہوسکتی ہیں _ اس کو بدبختی پر محمول نہیں کرنا چاہئے _
2_ ماں اور اولاد کا تعلق ایك فطری چیز ہے کہ جس کو آسانی سے منقطع نہیں کیا جا سکتا_ اور اگر کوئي اس تعلق کو منقطع کرنے کے درپے ہوجائے تو یہ ایك غیر فطری عمل ہوگا اور اس کے نتائج بیحد خراب ہوں گے اصولی طور پر یہ چیز انصاف سے کوسوں دورہے کہ انسان ماں بیٹی کے رابطہ کو منقطع کرنا چاہے اور ان کے درمیان جدائي ڈال دے _ جس طرح مرد چاہتا ہے کہ آزادی کے ساتھ اپنے ماں باپ سے تعلقات قائم رکھے او رآزادانہ طور پر ان کے پاس جائے اور وہ اس کے پاس آئیں _ اسے خود سوچنا چاہئے کہ اس کی بیوی بھی جذبات و احساسات رکھتی ہے اور اس کا بھی دل چاہتا ہے کہ اپنے رشتہ داروں سے میل جو ل رکھے _ مذکورہ باتوں کو مد نظر رکھ کر کہا جاتاہے کہ اس مشکل کا بہترین حل یہ ہے کہ ساس سے بلکہ بیوی کے تمام دوسرے رشتہ داروں سے اچھے تعلقات رکھنا چاہئے اور ان احترام کرنا چاہئے _ مہربانی اور اچھے اخلاق کے ذریعہ ان کی محبت و توجہ حاصل کرنی چاہئے _ نیکی اور محبت کا اظہار کرکے انھیں اپنا بنا لینا چاہئے _ کاموں میں ان سے صلاح ومشورہ لینا چاہئے _ اپنی مشکلات کو ان سے بیان کرکے ان کی رائے لینی چاہئے _ ان کی مفید تجاویز اور ہدایات پر توجہ دینی چاہئے _ ان سے اپنی بیوی کی برائي نہیں کرنی چاہئے _ ایسا کام کرنا چاہئے کہ انھیں یقین ہوجائے کہ وہ ان کی بیٹی کا وفادار ہے _ اور واقعی اس کو چاہتا ہے _ اگر رائے نامناسب ہو تو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اس مین ان کی بدبینی کو دخل ہے بلکہ ایسی صورت میں کوشش کرنی چاہئے کہ اچھے الفاظ میں ثبوت و دلائل کے ذریعہ اس چیز کے مضر نتائج بیان کردے _ ان کی تجاویز کو غصہ یا بے اعتنائي کے ساتھ رد نہیں کردینا چاہئے حتی کہ اگر بیوی سے بھی کھٹ پٹ ہوگئي ہو تو اس کو شکایت کے طور پر نہیں بلکہ دوستانہ طریقے سے اور مدد طلب کرنے کی غرض سے ان سے بیان کرے اور ان کے خیالات سے استفادہ کرے _ مرد کو چاہئے کہ ہمیشہ اس بات کو مد نظر رکھے کہ بیوی کے ماں باپ اور بھائي بہنوں سے محبت کرنا اور ان کا خیال رکھنا ، ازدواجی زندگی کا ایك بہت بڑا راز اور"زن داري" کے لوازمات میں شمار ہوتا ہے _ اس طرح سے وہ داماد پر مکمل اعتماد کرتے ہیں اور اس سے محبت کرتے ہیں اور شادی شادہ زندگی کی بہت سی مشکلات خودبخود حل ہوجاتی ہیں _ بنابراین جہاں

204
یہ دیکھنے آتا ہے کہ اکثر داماد حو اپنی ساسوں سے پریشان ہیں تو ایسا نہیں ہے کہ ساری غلطی ساسوں کی ہی ہوتی ہے بلکہ وہ خود بھی بے قصور نہیں ہوتے _ کیونکہ یہ وہ خود ہوتے ہیں جو اپنے غیر خرومند انہ طرر عمل سے ایك حقیقی خیر خواہ کو مزاحمت کرنے والا سمجھ لیننے ہیں _
ایسے بہت سے داماد ہیں جواپنی بیوی کے ماں باپ اور بہن بھائیوں سے اچھے تعلقات رکھتے ہیں او ران کی محبت وحمابت سے بہرہ مند ہوتے ہیں _
ذیل کے نمونوں پر غور فرمائیے
منو چہر... لکھتا ہے : میری ساس ایك فرشتہ ہے بلکہ فرشتہ سے بھی بہتر ہے میں اپنی ماں سے زیادہ ان سے محبت کرتاہوں ببجد مہربان ، نیك اور سمجھدار خاتون ہیں ، میری داخلی زندگی کی مشکلات کو میری ساس حل کرتی ہیں _ ان کا وجود ہمارے خاندان کی خوشبختی اور سعادت کا ضامن ہے ، البتہ ممکن ہے بعض ساسیں ضدی اور خود خواہ جن میں سوجھ بو جھ اور لیاقت نہ ہو اور ان کی بیجامد اخلتوں اور غیر علاقلانہ تجاویز سے پیچھا چھڑا نا مشکل ہو _ لیکن ایسی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صورت میں بھی طلاح نہیں کہ ان سے لڑائي جھگڑا کیا جائے اورسخت و خشونت آمیز رویہ اختیار کیا جائے _ بلکہ بہتر یہ ہے حتی الا مکان نرمی و محبت اور خوش اخلاقی کے ساتھ ان سے برتا ؤ کیا جائے _ اگر چہان کہ اصلاح نہیں کی جاسکتی لیکن اس طرح ان کی ضد اور اعتراضات کو کسی حد تك کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور اس بڑ ے خطرے کوٹا لا جا سکتا ہے جو ممکن ہے ازدواجی زندگی کے محل کو چکنا چور کرد ے اس سلسلے میں شوہر کے لئے لازم ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ مکمل مفا ہمت پیدار کرنے کی کوشش کرے اور اظہار محبت کے ذریعہ اس کے قلب کو مسخر کر کے اس کا اعتماد حاصل کرے _ اس کے بعد ساس کی بیجامد اخلتوں اور غلط تجاویز کے سلسلے میں اپنی بیوی سے مناسب الفاظ میں بات کرے اور اس کے خراب نتائیج کو بیان کرے اور دلیل و ثبوت کے ذریعہ اسے سمجھا ئے کہ اس کی ماں کی تجاویز درست نہیں ہیں _

205

اگر شوہر اپنی بیوی سے پوری طرح مفا ہمت پیدا کرلے اور اسے اپناہم خیال بنا لے تو ساری مشکلات منجملہ ساس کی مشکل بھی خود بخود حل ہو جائے گی _ بہر حال اس بات کو ہر گزفراموش نہیں کرنا چاہئے کہ نرمی اور خوش اخلاقی اور خردمند انہ تدبر کے ذریعہ تمام مشکلات آسانی کے ساتھ حل کی جا سکتی ہیں اور شادی کے مقدس بند ھن کو مستحکم کیا جا سکتا ہے _

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں : دوستی بڑھانا ، نصف عقل ہے _ (205)

حضرت علی کایہ بھی ارشاد ہے کہ : لوگوں سے نزدیکی اور ران سے خوش اخلاقی سے پیش آنے سے شراور برائیئں کی روك تھام ہوتی ہے_ (206)

حضرت علی یہ بھی فرماتے ہیں کہ : جو شخص تم سے سختی سے پیش آور شاید اسی وسیلے سے وہ رام ہو جائے _ (208)

حضرت علی ایك اور مو قعہ پر فرماتے ہیں : ایك دوسر ے سے نزدیکی اختیار کرو _ اور احسان کرو _ لرالی جھگڑ ے اور دوری سے پرہیز کرو _ (208)

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

205

دھیان رکھئے

عورت جذباتی ہوتی ہے اور اگثر اس کی عقل پر اس کے احساسات و جذ بات غالب آجاتے ہیں کرد کے مقابلے میں عورت جلدی یقین کرلیتی ہے اور جلدی فریب کھا لیتی ہے چونکہ حساس اور لطیف روح کی مالك ہوتی ہے اس لئے جلدی متاثر ہو جاتی ہے _ جلد کسی چیز کی شیفتہ ہو جاتی ہے جلدی آزردہ خاطر ہو جاتی ہے _ ظاہری ہے _ ظاہری چیزوں سے فریب کھا جاتی ہے _ اپنے احساسات پر کنٹرول پانا اس کے لئے دشوار ہے جب اس کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں تو انجام کار سوچے بغیر فیصلہ کرلیتی ہے لہذااگر مرد اپنی بیوی کے اعمال و کردار پر نظر رکھے تو یہ چیزخاندان کے مفاد میں ہوگی اور اس کے ذریعہ بہت سے احتمالی خطرات کی روك تھام کی جاسکتی ہے _ اسی لئے اسلام کے مقدس آئین میں کرد کو خاندان کا سر پرست مقرر کیا گیا ہے اور اس کو

206

ذمہ داریاں سو نپی گئي ہیں _ خداوند حکیم قرآن مجید میں فرماتا ہے :

مرد عورتوں کے سر پرست ہیں کیونکہ خدانے بعض لوگوں کو بعض دوسروں پر برتی عطا کی ہے چونکہ مردوں نے عورتوں پراپنا مال خرچ کیا ہے _ پس نیك بخت بیبیاں تو شوہر وں کی تا بعداری کرتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے جس طرح خدانے حفاظت کی ہے وہ بھی ہر چیز کی حفاظت کرتی ہیں (209)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مرد کوچونکہ خاندان کا سر پر ست مقرر کیا گیا ہے اس لئے وہ ایسا نہیں کرسکتے کہ اپنی بیوی کو بالکل آزاد چھوڑ دیں بلکہ ان کی مخصوص ذمہ داری کایہ تقاضہ ہے کہ ہمیشہ ان کی نگہبانی کریں اور اس کے اعمال و حرکات پر نظر رکھیں تا کہ کہیں ایسانہ ہو کہ اپنی سادہ لوحی کے سبب منحرف نہ ہو جائے _ اگر دیکھے کہ فاسداورنا مناسب لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتی ہے تو اچھے الفاظ میں اس کو متنبہ کردیں _ اور اس کے نقصان و ضررسے آگاہ کردیں اوران لوگوں سے اس کی دوستی و آمد و رفت کو حبس طرح بھی ہو منقطع کردیں _ اجازت نہ دیں کہ جسم کے خطوط کو واضح کرنے والے لباس اور سبح دھج کربا لکل آزادانہ طور پر گھر سے باہر نکلے اور غیر وں کی پر ہوس نگاہوں کانشانہ نبے _
اجازت نہ دے کہ عیش و عشرت کی محفلوں میں شرکت کرے _ عورت کو اگر مطلق العنان اور بالکل آزاد چھوڑ دیا جا ئے اور لوگوں سے اس کے میل جول اور آمد و رفت پر کوئي پابندی نہ ہو تو ممکن ہے شیطان صفت اور بد کار لوگوں کے دام میں گرفتار ہو جا ئے اور اخلا قی بے راہروی کے دلدل میں پھنس جائے _
شوہر کو چاہئے کہ ان بے گناہ خواتیں کے اعداد و شما ر پر نظر ڈالے جو اپنے شوہر وں کی عدم توجہ کاشکار ہو کردھوکہ بازوں اور مکار لوگوں کے جال میں گرفتار ہو کر بد کاری اور گمراہی کے گڑھے میں گر پریں _ اور قبل اس کے کہ ان کی معصوم بیوی بھی اس میں پھنس جائے اس کی روك تھلم کریں _
ایسی بہت سی پاك دامن اور گھر بلوخواتیں ہيَ جو محض ایك نامناسب شنبہ پارٹی یا ایك

207

فاسد محفل مین فریب کھا کر شوہر کی عزت وآبرو اور اپنے گھر بارکو گنو ابیٹھیں _ جو شخص اپنی بیوی کو اجازت دتیاہے کہ بغیر کسی روك تھام کے جہاں چاہے جائے ہر قسم کی محفل میں شرکت کرے جس سے چا ہے ، دوستی کرے وہ خود اپنے آپ سے اور بیوی سے بہت بڑی خیانت کرتا ہے _ کیونکہ اسی کی غفلت کے سبب ایك بے گناہ خاتوں سینکڑونخطرات مین گھر جاتی ہے جن سے پیچھا چھڑانا آسان کام نیہں ہے _ یہ چیز جلتی ہوئي آگ پرتیل چھڑ کنے کے مترادف ہے اور اس کے شعلوں سے محفوظ رہنے کی تو قع کرنا نہیت احمقانہ بات ہو گی _
کس قدر نادان ہیں وہ مرد جو اپنی بیوی بٹیوں کو نامناسب و ضع قطع میں گھر سے باہر سڑکوں پر پھراتے ہیں اورنوجواں کی پر شوق نگاہوں کے لئے سامان بہم پہونچاتے ہیں اور پھر توقع رکھتے ہیں کہ ان پر کوئي ذرا سی بھی غلط نظر نہیں ڈالے گا اور وہ بڑی شرافت کے ساتھ گھر واپس آجائیں گی _
غلط اور جھوٹی آزادی سے بیحد خراب نتائج برآمد ہوتے ہیں _ بیوی اگر اپنے ناجائز مطالبات منوانے میں کامیاب ہوگئي اور اس نے ایك قدم آگے بڑھایا اور شوہر کو اپنا مطیع بنا سکی تو اس کی خواہشات اور مطالبات کا دائرہ روزبروز وسیع ہوتا جائے گا _ ایسی صورت میں نہ صرف خود کہ بلکہ اپنے شوہر اور بچوں کو بھی بدبختی اور تاریك کے کنویں میں ڈھکیل دے گی _
اسی وجہ سے پیغمبر اسلام (ص) فرماتے ہیں کہ مرد اپنے خاندان کا سرپرست ہوتا ہے اور ہر سرپرست پر اپنے ماتحتوں کی نسبت ذمہ داری عائد ہوتی ہے _ (210)
پیغمبر اکرم (ص) یہ بھی فرماتے ہیں کہ عورتوں کو اچھے کام کرنے پر آمادہ کرو قبل اس کے کہ وہ تم کو برے کام کرنے پر مجبور کریں _ (211)
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں مرد کی سعادت مندی اسی میں ہے کہ وہ اپنے خاندان کا سرپرست اورولی ہو _ (212)
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : جو شخص اپنی بیوی کی اطاعت کرے خدا اس کو آگ میں ڈال دے گا _ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کس قسم کی اطاعت کے بارے میں آپ نے فرمایاہے ؟ فرمایا: بیوی اگر چاہے کہ عوامی حماموں ، شادی بیاہ کی محفلوں ، عید اور سوگواری کی مجلسوں میں باریك اورزرق برق لباس پہن کر جائے اور شوہر اس کو اجازت دیدے _ (213)

208

پیغمبر اکرم فرماتے ہیں کہ ہر وہ مرد کہ جس کی بیوی آرائشے کرکے گھر سے باہر جائے بے غیرت ہے اور جو اسے بے غیرت کہے وہ گناہکار نہیں ہے اور جو عورت سج دھج کر اور خوشبو لگا کر گھر سے باہر جائے اوراس کا شوہر اس بات پرراضی ہو ، خدا اس کے ہر قدم پر اس کے شوہر کے لئے دوزخ میں ایك گھرتعمیر کرے گا _ (214)
آخر میں دو باتوں کی یاد دہانی کرانا ضروری معلوم ہوتا ہے :_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1_ یہ صحیح ہے کہ مرد کو اپنی بیوی کی نگہبانی کرنی چاہئے لیکن یہ چیز نہایت عقلمند اور سمجھداری سے کام لے کر نہایت متانت و احتیاط کے ساتھ انجام دینا چاہئے _ حتی المقدور غصہ اور سختی سے اجتناب کرنا چاہئے _ حتی المقدور غصہ اور سختی سے اجتناب کرنا چاہئے _ جہاں تك ممکن ہو امر و نہی "حکم" کی صورت میں نہ ہو کہ مبادای بیوی کو اپنی آزادی سلب ہوجائے اور قید و بند کا احساس ہونے لگی اور اس کے نتیجہ میں وہ اپنے رد عمل کا اظہار کرے اور بسا اوقات اس کا انجام ضد اور کشمکش ہو بہترین طریقہ یہ ہے کہ اظہار محبت اور خوش اخلاقی کے ذریعہ اس کا اعتماد حاصل کرے اور باہمی مفاہمت پیدا کرے _ ایك ہمدرد اور مہربان سرپرست کی مانند اچھے الفاظ میں نرم و ملائم لہجے کے ساتھ ، خیرخواہی کے انداز میں امور کی اچھائي اور برائي کو اس پر واضح کرے تا کہ وہ خود ہی خوشی خوشی دل سے اچھے کاموں کی طرف راغب رہے اور نامناسب کاموں سے پرہیز کرے _
2_ مرد کو اعتدال اور میانہ روی سے کام لینا چاہئے جس طرح کہ لاابالی پن او ر بالکل آزاد چھوڑدینا مناسب نہیں ہے اسی طرح سختی اور شك و شبہ کرنا درست نہیں عورت بھی مرد کی طرح آزاد پیدا کی گئي ہے اور اسے بھی آزادی کی ضرورت ہے _ بے خطر آمد و رفت او رلوگوں سے

209

ملنے ملانے میں اسے آزادی ہونی چاہئے _ اسے آزادی حاصل ہونی چاہئے کہ اپنے ماں باپ بہن بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کے یہاں آئے جائے _ قابل اعتماد اور اچھے دوستوں سے تعلقات قائم رکھے سوائے ان موقعوں کے جس سے کسی نقصان کا خدشہ ہو ، اسے پوری آزادی ہونی چاہئے _ ہر حال میں ممانعت اور پابندیاں ایك حد تك ہونی چاہئیں _ اگر حد سے تجاوز کرگئیں اور سختی اور آزادی سلب کرلینے کی حد تك بڑھ گئیں تو اس کے نتائج اکثر بیحد خراب ہوتے ہیں _ دل میں کدورت و تنفر پیدا ہوجاتا ہے _ خاندان کا باہمی خلوص اور صمیمیت ختم ہوجاتی ہے _ بیوی زیادہ دباؤ اور سختی ہونے کی صورت میں ممکن ہے اس قدر عاجز آجائے کہ ان قید و بند کو توڑکر ہر قیمت پر آزادی حاصل کرنے کا فیصلہ کرلے _ بلکہ طلاق یا علیحدگی اختیار کرنے پر بھی راضی ہوجائے _

ذیل کے واقعہ پر توجہ فرمایئے
... نام کی ایك نوجوان خاتون نے خاندانوں کی حمایت کرنے والی عدالت میں اخبار" اطلاعات" کے نامہ نگار سے کہا : پانچ سال قبل ... نام کے شخص سے میری شادی ہوئي تھی _ اس وقت میں بیحد خوش تھی لیکن افسوس یہ خوش دائمی نہ تھی _ میرا ایك بیٹا اور ایك بیٹی ہے کچھ دنوں سے میرا شوہر شکی ہوگیا ہے اور ہر ایك کو شك و شبہ کی نظر سے دیکھنے لگا ہے _ جس کی وجہ سے ہماری زندگی تلخ ہوگئي ہے _ مجھے کسی سے ملنے جلنے نہیں دیتا _ حد تو یہ ہے کہ جب گھر سے باہر جاتا ہے تو باہر سے دروازے میں تالا لگاکر جاتاہے تا کہ جب تك وہ لوٹ نہ آئے میں اور بچے گھر کے قفس میں قید رہیں حتی کہ مجھے اتنی بھی آزادی حاصل نہیں کہ کبھی کبھی اپنے ماں باپ سے ملنے چلی جایا کروں _ میرے خاندان والے بھی میرے شوہر کی ان عادتوں کے سبب مجھ سے ملنے نہیں آتے _ اب میرا دل غم سے پھٹا جاتا ہے _ ایك طرف اپنے بچوں کے مستقبل کا خیال آتا ہے دوسری طرف اب اس صورت سے جینا دو بھر ہوگیا ہے _ میں عدالت سے طلاق حاصل کرنے آئي ہوں _(215)
افسوس ہے کہ اس قسم کے مردوں کی بڑی تعداد پائي جاتی ہے جو بیجا شك و شبہ یا غلط عادتوں

210

کے سبب اپنے بیویوں پر اس قدر سختی کرتے ہیں کہ ان بیچاریوں کی جان پر بن جاتی ہے اور باوجود اس کے اپنے شوہر اور بچوں سے محبت کرتی ہیں ناچار علیحدہ ہوجانے پر مجبور ہوجاتی ہیں _
آخر یہ کون سی مردانگی ہے کہ مر د اپنی طاقت و قدرت اور مردانگی کا مظاہرہ کرنے کے لئے بے گناہ بیوی پر اتنا ظلم و ستم ڈھائے _ حتی کہ اس کو اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں سے ملنے جلنے کا حق بھی حاصل نہ رہے؟
کیا آپ نے کبھی سوچاہے کہ یہی سختیاں بعض اوقات پاکدامن عورتوں کے گمراہ ہوجانے کا سبب بن جاتی ہیں؟
کیا آپ نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ اس قسم کی غلط سختیوں اور پابندیوں کے نتیجہ میں بعض خاندان کیسے تباہ و برباد ہوجاتے ہیں _
فرض کیجئے کوئي عاقل اور جانثار قسم کی خاتون کسی طرح ایسے حالات سے سمجھوتہ کرلے لیکن بلاشك ایسے خاندان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے محبت و خلوص اورسکون ناپید ہوجائے گا _ بھلا یہ کس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ وہ خاتون جو خود کو بالکل بے اختیار، مجبور اور قیدی سمجھے، شوہر اور بچوں سے اظہار محبت کریگی اور نہایت دلچسپی ، توجہ اور دلجمعی کے ساتھ گھر کے کام کاج کو انجام دے گي؟

تنبیہ
میاں بیوی چونکہ ایك مشترکہ خاندانی زندگی کی تشکیل کرتے ہیں لہذا گھر کے امور کی انجام وہی میں دونوں میں ہم آہنگی اور باہمی کوشش و مشارکت ہونی چاہئے _ لیکن بہرحال بعض امور کے متعلق دونوں کے مختلف نظریات بھی ہوتے ہیں _ مرد چاہتا ہے کہ خاندان کے تمام امور اس کی مرضی و خواہش کے مطابق انجام پائیں اور بیوی اس کی مطیع ہو _ اس کے برعکس بیوی کی بھی یہی خواہش ہوتی ہے _
ایسے ہی موقعوں پر طرفین کی جانب سے احکام صادر کرنا اور اس کی مخالفت کرنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور مخالفتوں اور کشمکشوں کا آغاز ہوتا ہے _ اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ میاں بیوي

211
ایك دوسرے پر احکام صادر کرنے اور روك ٹوك لگانے سے دستبردار ہوجائیں اورجن امور میں اختلاف نظر پایا جاتا ہو اس میں باہمی صلاح و مشورہ اور تبادلہ خیالات کے ذریعہ مفاہمت پیداکرلیں اور اگر ہٹ دھرمی اور زور زبردستی سے کام نہ لیں تو زیادہ تر مسائل آسانی سے حل ہوجائیں گے اور دونوں آپس میں مفاہمت پیدا کرلیں گے کیونکہ ان میں سے کسی کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اپنے عقیدے اورنظریات کودوسرے پر زبردستی مسلط کرے اور اپنے حکم کے مطابق عمل کرنے پر مجبور کرے _ اور خلاف ورزی کی صورت میں اسے کوئي حق نہیں پہونچتا کہ اس کی سرزنش و تنبیہ کرے _ لیکن بعض مرد یہ بہانہ کرکے کہ وہ خاندان کے ولی و سرپرست ہیں اپنے لئے اس حق کو روا سمجھتے ہیں_ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو زور زبردستی کے ذریعہ اپنے خیالات منوانے کا پورا اختیار ہے اور انھیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق حکم چلائیں اورروك ٹوك لگائیں _ اس قسم کے مرد سمجھتے ہیں کہ ان کی بیوی کا فرض ہے کہ ان کے احکام کی پابندی کرے اور کسی صورت میں بھی خلاف ورزی نہ کرے اور خلاف ورزی کی صورت میں وہ اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہیں کہ اس پر عتاب نازل کریں _ اسے برا بھلا کہیں _ برے لہجے میں خطاب کریں _ اسے دھمکی دیں اور اس کی سرزنش کریں اور ایسا غیر اخلاقی رویہ اختیار کرنا وہ اپنا شرعی حق سمجھتے ہیں _ حتی کہ بعض اوقات اسے اذیت پہونچاتے ہیں اور مارتے پیٹتے ہیں _
حالانکہ مرد کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اذیت و آزار پہونچائے اوراسے مارے پیٹے _ زمانہ جاہلیت میں جبکہ مرد مہربانی او رانسانیت سے بہت کم بہرہ مند تھے اپنی بیویوں پر ظلم و ستم کرتے تھے ان کو مارتے پیٹتے تھے اسی لئے رحمت للعالمین پیغمبر اسلام (ص) نے اس غلط اوربیہودہ رسم کو ختم کیا اور فرمایا: جو مرد اپنی بیوی کے منہ پرتھپڑمارے گا خداوند عالم دوزخ کے مالك فرشتہ کو حکم دے گا کہ دوزخ میں اس کے منہ پر ستر تھپڑمارے _ جو مرد کسی مسلمان عورت کے بالوں کو ہاتھ لگائے گا (یعنی اذیت پہونچانے کی خاطر بال نوچے گا) دوزخ میں اس کے ہاتھوں میں آتشیں کیلیں ٹھونکی جائیں گی _ (216)

212
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے عورتوں کو مارنے کی ممانعت فرمائي ہے سوائے ایسی صورت میں کہ جب تنبیہ واجب ہو _ (217)
اسلام کے پیغمبر (ص) عالیقدر فرماتے ہیں : جو مرد اپنی بیوی کو مارتا ہے اور تین سے زیادہ بارضرب لگاتا ہے خدا اس کو قیامت میں مخلوق کے سامنے رسوا کرے گا اور پہلی اور بعد کی تمام مخلوقات ایسے مرد کا تماشہ دیکھیں گی _ (218)
پیغمبر اکرم (ص) فرماتے ہیں : میں ایسے مرد پر حیرت کرتاہوں جو اپنی بیوی کو مارتا ہے حالانکہ اپنی بیوی سے زیادہ وہ خود مارکھانے کے لائق ہے _ اے لوگو اپنی بیویوں کو لکڑی سے نہ مارو_ کیونکہ اس کا قصاص ہے _ (219)
جو مرد اپنی بیوی کو مارتا ہے اور اس پر ظلم و ستم کرتا ہے وہ ستم گر اور ظالم ہے اور اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کی سزاپائے گا _ وہ بھی ایسی ناتواں اورنازك صنف پر ظلم کرنا جو سینکڑوں امیدوں اور آرزوؤں کے ساتھ شوہر کے گھر آئي ہے _ یہ سوچ کر آئي ہے کہ اس پناہ میں عزت و آبرو کے ساتھ زندگی گزارے گی اور وہ اس کا حامی و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مددگار اورغمخوار ہوگا اور مشکلات میں اس کی مدد کرے گا _
عورت خدا کی جانب سے ایك امانت ہے جو مرد کو سونپی گئي ہے _ کیا کوئي امانت الہی کے ساتھ ایسا سلوك کرتا ہے ؟
امیر المومنین حضرت علی (ع) فرماتے ہیں : عورتیں مردوں کو امانت کے طور پر سونپی گئي ہیں _ وہ اپنے نفع و نقصان کی مالك نہیں ہیں _ وہ تمہارے پاس خدا کی امانت کے طور پر ، میں ان کو تکلیف نہ پہونچاؤ اور ان پر سختی نہ کرو_ (220)
جو مرد اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھاتے ہیں وہ اس کی روح پر کاری ضرب لگاتے ہیں اور اس سے دل میں جو گرہ پڑجاتی ہے اس کو دورکرنا محال ہوتا ہے _

213

خاندان کا سکون چین ختم ہوجاتا ہے _ میری سمجھ نہیں آتا کہ جو شوہر اپنی بیوی کی تحقیر و توہین کرتے ہیں آور اسے مارتے پیٹتے ہیں کس منہ سے ازدواجی روابط برقرار کرتے ہیں _ واقعاً قابل شرم بات ہے _ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : اے لوگو تم میں سے جو لوگ اپنی بیوی کو مارتے ہیں پھر کس طرح اس کو اپنی آغوش میں لے لیتے ہیں؟ (221)
لہذا ایسی صورت میں شوہر کا اپنی بیوی پر کوئي حق نہیں رہ جاتا_ اور شرعاً ، قانوناًاور اخلاقاً اس کو حق حاصل نہیں کہ بیوی کو کسی کام پر مجبور کرے اور خلاف ورزی کی صورت میں اس کی تنبیہ کرے اور مارے پیٹے _ مثلاً بیوی شرعی طور پر ذمہ دار نہیں ہے کہ گھر کے کام انجام دے _ مثلاً گھر کی صفائي کرنا _ کھانا پکانا_ برتن دھونا _ کپڑے دھونا، بچوں کی دیکھ بھال کرنا ، سلائي بنائي کرنا اور اس قسم کے دوسرے گھریلو کام انجام دینا عورت پر شرعی اعتبار سے واجب نہیں ہے _ حالانکہ عورتیں نہایت شوق ودلچسپی سے گھر کے کاموں کو انجام دیتی ہیں اور اس سلسلے میں کوئي حرف شکایت زبان پر نہیں لاتیں _ لیکن یہ سب ان کے اوپر واجب نہیں ہے شوہر کو چاہئے ان کاموں کی انجام دہی پر اپنی بیوی کاشکریہ ادا کرے اس کی قدردانی کرے اور اظہار تشکر کے ذریعہ اس کی ہمت افزائي کرے _ لیکن اگر وہ بعض کاموں کو انجام نہ دے یا اچھی طرح نہ کرے تو مرد کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ بیوی کی تنبیہ و سرزنش کرے اور اس کو مارے پیٹے_
اسلام نے صرف اسی صورت میں تنبیہ کو جائز قرار دیا ہے جہاں پر شوہر کا حق ضائع ہورہا ہو _ او راس کی دو صورتیں ہیں _
1_ مرد کو شرعی اور قانونی طور پر حق حاصل ہے کہ اپنی بیوی سے جنسی تعلقات قائم کرے اور اپنی خواہشات کے مطابق اس سے لذت حاصل کرے اور بیوی کی یہ قانونی اور شرعی ذمہ داری ہے کہ شوہر کی جنسی خواہشات کی تکمیل کرے اور اپنے آپ کو اس کے اختیار میں دیدے اگر بیوی جنسی خواہشات کی تکمیل سے دریغ نہیں کرتی تو کوئي مشکل پیدا نہیں ہوگی البتہ اگر مرد کو

214

جنسی خواہش کی انجام دہی سے روکے تو ایسی صورت میں بہتر ہے کہ مرد پہلے تو بیحد محبت و نرمی سے سمجھائے بلکہ اس کو تحفے تحائف دے کر اس کا دل اپنے ہاتھ میں لے لے لیکن اگر محسوس کرے کہ بیوی کا مقصد اذیت پہونچانا ہے اور محض اپنی ضد کی وجہ سے کسی طرح راضی نہیں ہوتی اور مرد کے لئے صبر و ضبط مشکل ہے تو ایسے موقعہ پر شوہر کو تنبیہ کرنے کا حق حاصل ہے لیکن اس میں بھی احتیاط اور حفظ مراتب کاخیال رکھے ایسے ہی موقعہ کے لئے قرآن مجید میں کہا گیا ہے : تمہاری بیویاں اگر تمہیں تمہاری جنسی خواہشات کی تکمیل سے روکیں تو پہلے انھیں سمجھاؤ اس پر بھی نہ مانیں توان کے ساتھ سونا چھوڑدو_ اور اس کے بعد بھی نہ مامیں توان کو مارو _ (مگر اس طرح سے کہ خون نہ نکلے اور کوئي عفو نہ ٹوٹے)پس اگر وہ تمہاری بات مان جائیں تب ان پر ظلم کرنا جائز نہیں _ خدا تو سب سے بزرگ و برتر ہے _ (222)
جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا خداوند تعالی نے اس آیت شریفہ میں شوہر کو اجازت دی ہے کہ اگر تمہاری بیوی ، تمہارے جائز مطالبات پورے نہ کرے _ یعنی تمہیں جنسی تسکین بہم پہونچانے سے گریز کرے اور اس سے اس کا مقصد تم کو اذیت پہونچانا ہو توایسی حالت میں تم کو تنبیہ کرنے کا حق دیا گیا ہے وہ بھی تین مرحلوں میں پند ونصیحت اور پیار ومحبت سے راضی کرنا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2_ پند ونصیحت سے کام نہ چلے توان سے اپنے بستر جداکر لویا بستر میں ان کی طرف پشت کرکے سؤو اوراس طرح اپنی ناراضگی اور غصے کا اظہار کرو_
3_ اگر یہ عمل بھی مؤثرثابت نہ ہو اور بیوی اسی طرح اپنی ضد پر قائم رہے اور مرد کو اجازت نہ دے کہ وہ اپنے جائز اور قانونی حق سے استفادہ کرے تو صرف ایسی صورت میں مارسکتا ہے لیکن اس حالت میں بھی مرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ حد سے تجاوز کر جائے اور ظلم و ستم کرنے لگے _ اس سلسلے میں بھی چند نکات کو پیش نظر رکھنا چاہئے _
1_ ضرب لگانے کا مقصد اصلاح ہو نہ کہ انتقام جوئي_
2_ یا توہاتھ سے یانازك لکڑی سے یہ کام انجام دے _ جیساکہ روایات میں آیا ہے مسواك

215

کی لکڑی ہونی چاہئے _
3_ اس طرح مارے کہ اس کا بدن سیاہ یا سرخ نہ ہوجائے ورنہ اس کو جرمانے کے طور پر قصاص دینا پڑے گا _
4_ ان جگہوں پر ضرب لگانے سے قطعی طور پر اجتناب کرے جونازك ہیں اور نقصان پہونچنے کا احتمال ہو مثلاً آنکھ ، سر پیٹ_
5_ ضرب اس طرح نہ لگائي جائے کہ شدید کدورت کا سبب بن جائے او ربیوی کو اور زیادہ ضد او نفرت پیدا ہوجائے _
6_ ہمیشہ اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ وہ خاتون اس کی بیوی ہے اور اس کے ساتھ اسے زندگی بسر کرنا ہے _ سچی محبت اور خلوص کے ساتھ ہی وہ اس کے وجود سے استفادہ کرسکتاہے _
7_ ضرب سے کام لینا صرف اسی صورت میں تجویز کیا گیا ہے کہ بیوی اس کے جنسی مطالبات کو پورا کرنے سے معذور نہ ہو _ مثلاً حیض کی حالت میں ، رمضان میں روزہ کی حالت میں ، حالت احرام میں ، یا بیمار ہونے کی صورت میں اس کی خواہش پوری کرنے سے مانع رہے تو ایسی صورت میں مرد کو ہرگز اسے تنبیہ کرنے کا حق نہیں ہے _
بیوی اگر گھر سے باہر جانا چاہتی ہے تو اسے اپنے شوہر سے اجازت حاصل کرنی چاہئے اگر اجازت نہ دے تو شرعاً اسے گھر باہر جانے کاحق نہیں ہے اور اگر اجازت کے بغیر گھر سے باہر جائے گی تو گناہ کی مرتکب ہوگی _
حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر اکرم نے اس بات کی ممانعت کی ہے کہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلنے اور فرمایا ہے کہ جو عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جاتی ہے تو تمام آسمانی فرشتے اور جن وانس اس پر اس وقت تك لعنت بھیجتے رہتے ہیں جب تك وہ گھر واپس نہیں آجاتی _ (223)

216

لیکن مرد کو اس سلسلے میں سختی سے کام نہیں لینا چاہئے اور اپنے اس حق کے ذریعہ اسے اذیت نہیں پہونچانی چاہئے _ بہتر ہے جہاں جانے میں کوئي ہرج نہ ہوں وہاں جانے سے نہ روکے اور اسے جانے کی اجازت دیدے اس کو یہ حق اپنی طاقت و قدرت کا مظاہرہ کرنے اور بیوی پر بیجا دباؤ ڈالنے کی غرض سے نہیں دیا گیا ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مرداپنی بیوی کو نامناسب جگہوں پر جانے سے بازرکھے اور اس کی عصمت و آبرو کی حفاظت کرے _
بیجا سختیاں نہ صرف یہ کہ مفید ثابت نہیں ہوتیں بلکہ خاندان میں ایك دوسرے پر سے اعتماد اٹھ جاتاہے اور باہمی انس و محبت باقی نہیں رہتا _ حتی کہ بعض اوقات سرکشی اور انحراف کا سبب بنتا ہے البتہ اگر دیکھے کہ وہ مناسب جگہ پر جاتی ہے جو اخلاقی پستی اور گناہ کے ارتکاب کا باعث بنتا ہے ایسی حالت میں بیوی کو سختی سے منع کردینا چاہئے اور عورت پر بھی واجب ہے ،کہ اطاعت کرے اور ایسی محفل میں جانے سے پرہیز کرے _
اگر بیوی شوہر کے احکام کی خلاف ورزی کرے اور بغیر اجازت یا شوہر کے منع کرنے کے باوجود گھر سے باہر جائے تو مرد کو حق حاصل ہے کہ اس کو اسی صورت سے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے تنبیہ کرے _ ان ہی مراحل اور شرائط کا لحاظ رکھے _ البتہ بیوی چند حالتوں میں شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جا سکتی ہے اور شوہر کو حق نہیں کہ اسے روکے _
1_ دین کے ضروری مسائل سیکھنے کے لئے گھر سے باہر جانا _
2_ استطاعت کی صورت میں حج کے لئے سفر کرنا _
3_ قرض ادا کرنے کے لئے گھر سے باہر جانا جبکہ گھر سے باہر جائے بغیر ممکن نہ ہو _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شکّی مرد
یہ صحیح ہے کہ شوہر کو اپنی بیوی کی نگرانی کرنا چاہئے لیکن ن ہ اس طرح کہ شك و شبہ کی حد تك بڑھ جائے _ بعض مرد بدگمانی اور شك کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں اور بلا سبب اپنی بیوی پر شك

217
کرتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ان کی وفادار نہیں ہیں _
جو مرد اس خانماں سوز مرض میں مبتلا ہوتے ہیں وہ خود اپنی اور اپنے خاندان کی زندگیاں تلخ کردیتے ہیں _ بہانے تلاش کرتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں _ اپنی بیوی کی حرکات و سکنات کو شك کی نظرسے دیکھتے ہیں اور سایہ کی طرح اس کا پیچھا کرتے ہیں چونکہ دل میں شك ہوتا ہے اس لئے انھیں درودیوار پر شك ہوتا ہے _ جو چیزیں خیانت اور بے وفائي کی دلیل نہیں ہوتیں ، اپنے وہم کے سبب ان باتوں کو بھی بیوی کی بے وفائي کی قطعی دلیل تصورکر لیتے ہیں _ مثلاً فلاں مرد نے چونکہ اس کو خط لکھا ہے یقینا دونوں میں تعلقات رہے ہوں گے فلاں جوان کی فوٹو اس کے پاس تھی ضرور اس کو چاہتی ہوگی _ فلاں مرد نے سلام اور احوال پرسی کی تھی اس سے پتہ چلتا ہے کہ بیوی وفادار نہیں جوان ہمسائے نے کوٹھے کی چھت سے اس پر نظر ڈالی تھی یقیناً دونوں ایك دوسرے کو چاہتے ہیں _ یا بیوی نے فلاں مرد کی تعریف کی نھی اس کا مطلب ہے وہ اس پر فریفتہ ہے _ یا بیوی نے خط مجھ سے چھپایا تھا یقینا وہ اس کے معشوق کا خط ہوگا _ یا پہلے کے مقابلے میں اب مجھ سے کم اظاہر کرتی ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کسی اور کو چاہنے لگی ہے _ یا میری بیٹی کی شکل مجھ سے نہیں ملتی اس سے بیوی کی خیانت ظاہر ہوتی ہے _
غرضکہ شکی مرد اس طرح کی بلکہ اس بھی معمولی باتوں کو خیانت کی قطعی دلیل مان کر بیوی پر شك کیا کرتے ہیں _ اس سے بھی بدتر تو اس وقت ہوتا ہے جب اس کی ماں ، بہن یا کوئي ہمسایہ دشمنی یا جلن کے سبب اس کے خیال کی تائید کردے _ اس صورت میں بیوی کا جرم و خیانت ان کی نظر میں یقینی ہوجاتا ہے _
جو بد نصیب خاندان شك کے مرض کا شکار ہوجاتے ہیں انھیں کبھی سکون و چین نصیب نہیں ہوتا مرد ایك خفیہ پولیس کی مانند ہمیشہ اپنی بیوی کے ہر ہرفعل کی نگرانی کرتا ہے اور معمولی معمولی باتوں پر اسے شك ہوتا ہے اور دائمی طور پر پریشانی میں مبتلا رہتا ہے _ بیچاری بیوی بھی ہمیشہ ایك بے گناہ

218
مجرم کی مانند ذہنی اذیت و پریشانی میں مبتلا رہتی ہے _ اور سخت پابندیوں اور کڑی نگرانی کی حالت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہوتی ہے _
ایسے خاندان کی بنیادیں ہمیشہ متزلزل رہتی ہیں اور ہروقت طلاق کا خطرہ لاحق رہتا ہے شك و شبہ کے نتیجے میں قتل و غارت گری تك کی نوبت آجاتی ہے _
ایسے مردوں کی کافی تعداد پائي جاتی ہے جنھوں نے اپنی بے گناہ بیویوں کو اپنی بیجا بد گمانی کے سبب قتل کردیا اور خود بھی خودکشی کرلی _
شادی شدہ زندگی کے لئے یہ چیز نہایت خطرناك ہے ، ایسے موقعہ پر میاں بیوی کو ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑدینا چاہئے اور ناگوار حادثات کے وقوع میں آنے سے قبل ہی عقل و تدبر سے کام لے کر اس کا حل تلاش کرلینا چاہئے _ میاں بیوی اگر ذرا بھی سمجھداری سے کام لے کر اس عظیم خطرہ کو ، جوکہ ان کی تا ك میں ہے ، محسوس کر لیں اور احتیاط و عاقبت اندیشی کے ساتھ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرلیں تو یہ کوئي ایسا دشوار اور ناقابل حل مسئلہ نہیں ہے _
مرد کو چاہئے بیجا وہم اور شك و شبہ سے پرہیز کرے اورسمجھداری سے کام لے _ کسی پزشك کرنا بہت اہم اور بڑی ذمہ داری کی بات ہے _ جب تك ٹھوس ثبوت و دلائل کے ذریعہ خیانت ثابت نہ ہوجائے کسی پر تہمت نہیں لگائي جا سکتی _
خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے : اے لوگوجو ایمان لائے ہو، بہت سی بدگمانیوں سے اجتناب کرو کیونکہ بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں _ (224)
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں : جو شخص اپنی بیوی کو بلا سبب زنا کی تہمت لگائے ، اس کی ساری نیکیوں کا ثواب اس سے اس طرح الگ ہوجاتا ہے جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے باہر نکل آتا ہے اور اس کے بدن کے ہر بال کے برابر ہزار گناہ اس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں _ (225)
پیغمبر اکرم(ص) فرماتے ہیں: جو شخص کسی مومن مرد یا عورت پر بہتان باندھے گا _ خداوند عالم قیامت میں اس کو آگ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی بھٹی پر رکھے گا تا کہ اپنے جرم کی سزاپائے _ (226)

219

جب تك بیوی کی خیانت شرعی طور سے دلیل و ثبوت کے ذریعہ ثابت نہ ہوجائے مرد کو حق نہیں کہ اس کو ملزم ٹھہرائے _ بیوی پر جھوٹی تہمت لگانا اتنا عظیم گناہ ہے کہ اسلام میں اس کی سزا 80 کوڑے مقرر کی گئي ہے _
صرف احتمال کی صورت میں یا خیالی علائم و شوہاہد کے سبب ایك ایسے اہم موضوع کو ثابت نہیں کیا جا سکتا _ مثلاً جوانی میں کسی کو خط بھیجا یا کسی نے اس کو خط یا فوٹوا بھیج دیا تو یہ اس کی خیانت کی دلیل نہیں ہوسکتی _
یہ صحیح ہے کہ اس قسم کے کام ہرگز نہیں کرنا چاہئیں _ البتہ ہوسکتا ہے سادگی یا نادانی کے سبب اس غلطی کی مرتکب ہوگئي ہو لیکن حقیقتاً پاکدامن اور عفیفہ ہو جوانی میں اس قسم کی غلطیاں سرزد ہوجاتی ہیں _ اگر کوئي مرد خط بھیجتا ہے تو اس کا خط قبول نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر نادانی کے سبب خط قبول کرلیا یا بدنامی کے خوف سے چھپادیا تو صرف اس خط کو خیانت کی دلیل نہیں ٹھہارایا جا سکتا اگر کسی غیرمرد کو سلا م کرلیا اور احوال پرسی کرلی ،اگر چہ کسی غیر مرد سے گرمجوشی کا اظہار کرنا اچھی بات نہیں لیکن صرف یہ بات خیانت کی دلیل نہیں ہوسکتی _ ممکن ہے اپنے خیال میں خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہتی ہو یا کوئي دوسری وجہ ہوسکتی ہے _ ممکن ہے اس کے باپ یا بھائي کے دوستوں میں سے ہو ، یا کسی رشتے سے اس سے پہلے سے واقفیت رہی ہو _ اگر کسی مرد کی تعریف کردی تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس پر فریفتہ ہے اگر چہ بیوی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسرے مرد کی تعریف کرے لیکن شاید سادگی یا عدم توجہ کے سبب ایسا کیا ہو_ لیکن محض اس بات کو خیانت کی علامت نہیں سمجھنا چاہئے _
اگر اپنے خط کو پوشید ہ رکھتی ہے یا کسی بات میں جھوٹ بولا یا غلط بیانی کردی تو یہ چیز بھی خیانت کی دلیل نہیں _
ممکن ہے بدنامی کے خوف سے خط چھپا دیا ہو یا خط میں جو بات لکھی ہوا سے اپنے شوہر سے مخفی رکھنا چاہتی ہو _ یا غلط بیانی کی کوئي اور وجہ بھی ہوسکتی ہے _ اگر پہلے کی بہ نسبت

220

کم اظہار محبت کرتی ہے تو یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ اس نے کسی دوسرے سے دل لگالیا ہے اس کی دوسری وجوہات ہوسکتی ہیں _ کسی بات پر ناراض یا غصہ ہو ، بیمار ہو ، شوہر کی بے توجہی اورعدم اظہار محبت کے سبب دل برداشتہ ہوگئي ہو _ بہر حال اس قسم کی باتوں کو خیانت کی علامت ہرگز نہیں کہا جا سکتا _ مختصراً یہ کہ جو باتیں شك کا باعث بنتی ہیں اگر نیك نیتی سے ان پر غور کیا جائے تو وہ اصل میں نہایت معمولی معلوم ہوں گی _
برادر عزیز خدا کے لئے بد ظنی اور شك ووسواس چھوڑدیجئے _ ایك عادل قاضی کی مانند اپنی بیوی کی خیانت کے شواہد و دلائل کا نہایت توجہ اور انصاف کے ساتھ جائزہ لیجئے اور خوب سوچ سمجھ کر ان دلائل کو پرکھئے اور دیکھئے کہ کیا آپ کا شك واقعی درست ہے یا صرف بد گمانی ہے ؟
ہم یہ نہیں کہتے کہ لا ابالی اور بے غیرت بن جائیےلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ جو چیز پوری طرح ثابت ہوجائے صرف اسی پر یقین کیجئے اس سے زیادہ نہیں _
بیجا توہمات اور مہمل شواہد پر یقین کرکے کیوں اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی عذاب میں مبتلا کرنے کے درپے ہیں _
اگر اسی قسم کے خیالی شواہد کی بناء پر کوئي آپ پر الزام لگائے تو آپ پرکیا گزرے گي؟ انصاف اور ضمیر کا تقاضہ کیا ہے ؟ کیوں اپنی اور اپنی بیوی کی عزت و آبرو خاك میں ملا نے پر تلے ہوئے ہیں ؟ اس کے حال زار پر آپ کو رحم نہیں آتا؟ کیا آپ نہیں سوچتے کہ ممکن ہے آپ کی بددلی اور بیجا تہمتوں کا نتیجہ یہ ہو کہ آپ کی پاکدامن بیوی عفت و عصفمت کی وادی سے نکل کرتباہی و گمراہی کے گڑھے میں جاگرے؟
حضرت علی (ع) نے اپنے بیٹے سے فرمایا: دھیاں رکھو جہاں ضرورت نہ ہو وہاں غیرت مندی نہ دکھاؤ_ کیونکہ یہ عمل صحیح افراد کو گمراہی کی طرف اور پاکدامن افراد کو گناہ کی جانب مائل کردینے کا سبب بنتاہے _ (227)

221

اگر آپ کو اپنی بیوی پر سك ہے تو یہ بات ہر ایك سے بیان نہ کیجئے کیونکہ ممکن ہے کچھ لوگ دشمنی یا نادانی کے سبب یا ہمدردی جتانے کے لئے بغیر تحقیق کئے آپ کے خیال کی تائید کردیں بلکہ کچے اور بے بنیاد باتوں کا بھی اضافہ کردیں جو آپ کے شك کو یقین میں بدل دے اور آپ کی دنیا و آخرت تباہ ہوجائے _ خاص طور پر اس سلسلے میں اپنی ماں بہنوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے ہرگز بات نہ کریں کیونکہ عام طور پر ساس نندیں بہوسے رقابت رکھتی ہیں ایسے مواقع پر توان کے حسد و کینہ میں تحریك پیداہوگی اور وہ انجام سوچے سمجھے _ بغیر آپ کے شك کو مزید تقویت پہونچانے کے اسباب فراہم کردیں گی _
اگر آپ دوسروں کی رہنمائي حاصل کرنا چاہئے ہیں تو اپنے عاقل ، تجربہ کار، خیرخواہ اور عاقبت اندیش قسم کے دوستوں سے مشورہ لیجئے _ سب سے بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ اپنی بیوی کے جن اعمال و حرکات پر آپ کو شك ہے ان کے متعلق نہایت صبروسکون اور صراحت کے ساتھ اپنی بیوی سے بات کیجئے اور وضاحت طلب کیجئے _ لیکن اس سے آپ کا مقصد ، ہر حال میں اپنے شك کو ثابت کرنا نہ ہو _ بلکہ وقتی طور پر شك کو اپنے ذہن سے نکال دیجئے اورایك عادل قاضی کی مانند اپنی بیوی کی وضاحتوں کو غور سے سنئے اور اس کی توضیات کو یکسر غلط نہ سمجئھے تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لیجئے کہ آپ کا بہنوئي آپ کے پاس فیصلہ کرانے آیا ہے اور اپنی بیوی کی اس قسم کی شکایت کرتا ہے _ دیکھئے آپ اس کا فیصلہ کس طرح کریں گے؟
اپنی بیوی کے سلسے میں بھی اسی طرز فکر سے کام لیجئے _ اس کا گریہ زاری اور دلیل و ثبوت آپ کے پتھر دل پر اثر کیوں نہیں کرتا ؟ آپ کو اس کی باتوں پر یقین کیوں نہیں آتا ؟ بردبار اور عاقل بنئے _ مبادا فقط ان بے بنیاد شك و شبہات کی بناء پر آپ اپنی بیوی کو طلاق دے دیں اور اپنی اور اس کی زندگی تباہ کرلیں _ فرض کیا اس بیوی کو طلاق دیدی اور بہت زیادہ اخراجات برداشت کرنے کے بعد ایك دوسری بیوی کا انتخاب کرلیا تو کیا گارنٹی ہے کہ دوسری اس سے بہتر ہوگی _ آپ کی شکی طبیعت پھر آپ کو شك میں مبتلا کرسکتی ہے آپ کو اپنے بے گناہ بچوں کا خیال نہیں آتا ؟ آخر ان معصوموں کا کیا قصور ہے کہ وہ بیمارے آپ کے شك کے

مرض کی بھینٹ چڑ ھ جائیں _ ان کی پمردہ صورت اور حسرت بھری نگاہوں پر نظر ڈالئے اور بددلی چھوڑدیجئے کہیں ایسا نہ ہو کو بیجا شك و شبہ میں مبتلا ہوکر آپ خودکشی کا ارتکاب کرڈالیں یا اپنی بے گناہ بیوی کوقتل کرڈالیں _ ایك طرف قتل جیسے عظیم گناہ کے مرتکب ہوں کہ جس کی سزا خدانے دوزخ رکھی ہے اور دوسری طرف اپنی نزدگی تباہ کرڈالیں یہ بات ذہن نشین رہے کہ خون زیادہ دن چھپا نہیں رہتا ایك نہ ایك دن جرم ظاہر ہوجاتا ہے اور مجرم کیفر کردار کو پہونچتا ہے پھانسی کے تختہ پر لٹکایا جاتا ہے ، یا ساری عمر قید میں بسر کرنی پڑتی ہے _
مجرمین کے اعداد و شمار پر نظر ڈالئے جن میں کچھ کی خبریں تو اخبار ورسائل میں بھی شائع ہوتی رہتی ہیں تا کہ اس قسم کے جرم کے نتائج آپ پرروشن ہوں _
اس قسم کے شکی مردوں کی بیویوں پر بھی بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے ان کو چاہئے کہ خود اپنی اور اپنے شوہر اور بچوں کی بھلائي کی خاطر ایثار و قربانی سے کام لیں اور اچھی طرح سے شوہر داری کر یں _ ایسے ہی دشوار اور مشکل موقعوں پر خواتین کی لیاقت ، سمجھداري، دانشمندی اور تدبر کا امتحان ہوتا ہے _
خواہر عزیز سب سے پہلے تو اس بات کو سمجھ لیجئے کہ آپ کا شوہر ایك خطرناك نفسیاتی بیماری میں مبتلا ہے _ بلا سبب تو اپنی آپ کی زندگی تلخ نہیں کرے گا اور اصل وہ بیمار ہے _ جی ہاں شك کا مرض بھی خطرناك بیماریوں میں شمار کیا جاتا ہے _ لہذا بیمار کا علاج ہونا چاہئے تا کہ اس کا مرض دور ہوجائے _ حتی الامکان اس سے والہا نہ نحبت کا اظہار کیجئے _ اس قدر اپنی محبت و لگاؤ کا اظہار کیجئے کہ اس کو یقین جائے کہ آپ کے دل میں اس کے علاوہ اور کسی کی جگہ نہیں ہوسکتی _ اگر اعتراضات کرے بہانہ بازیاں کرے تو صبر کیجئے _ اس کے غصہ اور بدمزاجی کے مقابلے میں بردباری سے کام لیجئے _ اس کی سختیاں کو برداشت کرلیجئے _ آہ و فریاد نہ کیجئے _ لڑائي جھگڑانہ کیجئے _ اس کی باتوں کے مقابلے میں ہٹ دھری محسوس کرتی ہیں کہ آپ کے خطوں اورآپ کی حرکات و سکنات پر کنٹرول

تو ابرو پربل نہ آنے دیجئے _ روزمرہ کے تمام واقعات اور ساری باتیں اس سے باتیں اس سے بیان کردیا کیجئے _
کوئي بات اس سے پوشیدہ نہ رکھئے _ جس بات کی توضیح طلب کرے بے کم و کاست حقیقت اسے بتادیا کیجئے _ جھوٹ بولنے اور کوئي بات چھپانے سے پوری طرح اجتناب کیجئے _ کیونکہ اگر ایك مرتبہ آپ کاجھوٹ اس پر کھل گیا تو وہ آپ کے جرم کی سند اور قطعی ثبوت مان لیا جائے گا _ او رپھر اس کے شك کو دورنا بیحد مشکل ہوجائے گا _
اگر کہے کہ فلاں شخص سے نہ ملو _ فلاں کام انجام نہ دو تو بغیر چون و چرا مان لیجئے اور ضد یا بحث نہ کیجئے ورنہ اس کی بدگمانی بڑھ جائے گی _
اگر کہے کہ فلاں شخص سے نہ ملو _ فلاں کام انجام نہ دو تو بغیر چون و چرامان لیجئے اور ضد یا بحث نہ کیجئے ورنہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کی بدگمانی بڑھ جائے گی _
غرضکہ ان تمام کاموں سے پرہیز کیجئے جن سے شك و بدگمانی پیدا ہونے کا امکن ہو _
حضرت علی (ع) فرماتے ہیں: اگر کوئي شخص اپنے آپ کو مشکوك حالت سے دوچار کرلے تو اس پر شك و شبہ کرنے والوں کو ملامت نہین کرنا چاہئے _ (228)
اگرکسی خاص شخص کی جانب سے مشکوك ہے یا اسے ناپسند کرتا ہے تو آپ اس سے مکمل طور پر قطع تعلق کرلیں _ کچھ خاص افراد سے دوستی قائم رکھنے کے مقابلہ میں کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ان سے کنارہ کشی اختیار کرکے اپنی اور اپنے شوہر کی زندگی تلخ ہونے سے بچالیں _ اپنے دل میں یہ نہ سوچئے کہ کیا میں اپنے شوہر کی زر خرید لونڈی ہوں یا نوکر ہوں کہ اس قدر سختیاں اور پابندیاں برداشت کروں جی نہیں آپ غلام نہیں ہیں البتہ ایك بیمار مرد کی شریك حیات ہیں _
جس وقت آپ شادی کے مقدس رشتے سے منسلك ہوئي تھی تو گویا آپ نے عہد کیا تھا کہ مشکلات اور پریشانیوں میں ایك دوسرے کے شریك و غمخوار رہیں گے _ کیا رسم و فاداری یہی ہے کہ آپ اپنے بیمار شوہر سے کشمکش جاری رکھیں اور ہٹ دھرمی اور ضد سے کام لیتی رہیں بیکار افکار سے دامن چھڑایئےور عقلمند اور عاقبت اندیش نبئے _ یقین مانئے اپنے شوہر اور

224

خاندان کی خاطر آپ کا ضبط و تحمل اور اثار و فداکار بیحد اور لائق ستائشے ہے _ عورت کا ہنر تو اسی میں ہے کہ وہ ایسے دشوار گزار اور نازك حالات میں ایسے مردوں کا ساتھ نبھائے _ امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں :عورت کا جہاد یہی ہے کہ اپنے شوہر کی اذیتوں کے مقابلے میں بردباری سے کام لے _ (229)
ایسا کوئي نہ کیجئے کہ جس سے آپ کے شوہر کو شك پیدا ہوجائے یا اس کے شك میں مزید اضافہ ہوجائے _ غیرمردوں خصوصاً ان لوگوں کی جن کی طرف سے آپ کا شوہر بد ظن ہے ، تعریف نہ کیجئے _ نامحرم مردوں پر نگاہ ڈالئے _
پیغمبر اسلام (ص) فرماتے ہیں : جو شادی شدہ عورت نامحرم مردوں پر شوقیہ نگاہ ڈالے گی خداوند عالم اس پر شدید عذاب نازل کرے گا _ (230)
غیرمردوں سے ربط ضبط نہ رکھئے اور ان سے بات چیت نہ کیجئے _ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر ان کے گھر نہ جایئے کسی غیر مرد کی کارمیں لفٹ نہ لیجئے آپ کا باعصمت اور پاکدامن ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ان تمام امور سے مکمل طور پر دوررہنا بھی ضروری ہے جن سے شك و شبہ پیدا ہونے کا امکان ہو _ ممکن ہے غفلت یا سادگی میں آپ سے کوئي ایسا معمولی سا فعل سرزد ہوجائے جو آپ کے شوہر کو بدگمان کردے _ ذیل کے واقعہ پر توجہ فرمایئے_
ایك 27 سالہ لڑکی ... نے عدالت میں بتایا : آٹھ سال قبل 1963سنہ ء کے موسم سرما کا ایك برفیلا دن میری مصیبت و پریشانی کا باعث بن گیا جب میں اپنی دوست کے اصرار پر ، اپنے گھر واپس آنے کے لئے اس کے ماموں کی کارمیں بیٹھ گئي اس واقعہ سے دوماہ قبل جبکہ میں اسکول میں زیر تعلیم تھی میرا عقد ہواتھا ہواتھا ، واقعہ یوں ہے، کہ ایك دن اپنے نوٹس تیار کرنے کے لئے اپنی ایك ہم جماعت کے گھر گئي تھي_ واپسی کے وقت برف باری شروع ہوگئي میری دوست نے مجھ سے کہا کہ میرا ماموں تمہیں اپنی کارسے گھر پہونچادے گا _ اتفاق سے جب میں گھر کے نزدیك پہونچی توگلی سرے پرمیرا شوہر کھڑا ہواتھا _ اسے دیکھ کر مجھ خوف محسوس ہوا او رمیں نے اپنی دوست کے ماموں سے کہا کہ مجھے یہیں اتارکر جلدی سے واپس چلا جائے _ وہ بھی ایك مجرم کی مانند فوراً فرارہوگیا _ اور یہی امر میرے شوہر کی بدگمانی میں اضافے

225

کا سبب بنا _ بعد میں جب اس نے اعتراض کیا تو میں نے ڈرکرسرے سے انکار ہی کردیا اور اس بات نے میرے شوہر کو اس حد تك میری طرف سے بدگمان کردیا کہ بعد میں میری دوست اور اس کے گھر والوں کی گواہی بھی اس کو مطمئن اور آسودہ خاطر نہ کرسکی اوراس کا شك دور نہ ہوا _
اس کے بعد سے میرا شوہر نہ تو مجھے ساتھ رکھنے پر راضی ہوتا ہے اور نہ ہی طلاق دیتا ہے اس واقعہ کو آٹھ سال ہورہے ہیں اور میں اسی طرح زندگی گزاررہی ہوں _ (231)
قارئین کرام کی نظر میں اس داستان میں اصل قصور وار کون ہے ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میری نظر میں اصل قصور توبیوی کا ہے جس نے اپنی ناسمجھی اورنادانی کے سبب خوداپنے اور اپنے شوہر کے لئے مصیبت کھڑی کردي_
1_ پہلا غلط کام تو یہ کیا کہ ایك غیر مرد کی کارمیں سوار ہوگئي _ فرض کیجئے شوہر نے نہ بھی دیکھا ہوتا تب بھی اصولی طور پر ایك غیر مرد کی کارمیں عورت کا بیٹھنا ہی ایك بہت غلط اور خطرناك کام ہے _
2_ چلئے مان لیجئے ناسمجھی کے سبب غیر مرد کی کارمیں بیٹھ گئي تھی _ لیکن جب شوہر کو گلی کے سرے پر کھڑے دیکھا تھا تو چاہئے تھا اسی وقت اس شخص سے کارروکنے کو کہتی اورکارسے اترکر شوہر کے ساتھ گھر جاتی اورساری بات اسے بتادیتی _
3_ بہت بری غلطی یہ کی کہ اس شخص کو بھاگ جانے کو کہا _
4_ چوتھی غلطی یہ کی بعد میں تمام واقعہ سے سرے سے انکار ہی کردیا _ حالانکہ ان سب باتوں کے بعد بھی موقعہ تھا کہ جب شوہر نے پوچھا تھا تو بے کم و کاست ساری بات بیان کردیتی اور اپنی غلطی کا اعتراف کرتی کہ نا سمجھی یا مروت کے سبب یہ نامناسب کام انجام دیا _
البتہ اس سلسلے میں مرد بھی بے قصور نہیں ہے _ محض اس واقعہ کو خیانت کی قطعی دلیل نہیں سمجھ لینا چاہئے تھا _ اس کو اس امکانی صورت حال پر توجہ دینی چاہئے تھی کہ اس کی بیوی غفلت ناتجربہ کاری یا ناسمجھی کے سبب اس غلطی کی مرتکب ہوئي ہے اور بعد میں الزام کے ڈرسے اس

اس نے اس شخص کو بھا گ جانے کی ہدایت کی اور اسی سبب سے اصل واقعہ سے انکار کررہی ہے _ دانشمندی کا تقاضہ تویہ تھا کہ نہایت انصاف اور غیر جانبداری کے ساتھ اس واقعہ کی پوری طرح تحقیق اور چھان بین کرتا اور ہر طرف سے اطمینان حاصل کرنے کے بعد اس کی غلطی کو معاف کردتیا اور اس پر زیادہ سختی نہ کرتا _

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

بدکردار عورت

اگر شواہد و دلائل ذریعہ قطعی طور پر ثابت خو جائے بیوی کا چال چلنی اچھا نہیں ہے اور اس کے غیر مردوں سے نا جائز تعلقات ہیں تو مرد بیحد مشکل میں پڑ جاتا ہے ایك طرف اس کی عزت و آبر و خطرہ میں پڑ جاتی ہے دوسری طرق ایسی باعث ننگ بات برداشت کرنا دشوار ہوتا ہے _
ایسی حالت میں کرد کے لئے اس صورت حال سے بخات حاصل کرنا بیحد دشوار اور خطر ناك ہو جاتا ہے _

ایسے موقعہ پر مرد کے سامنے چند راستے ہوتے ہیں : _
1_ اپنے خاندان کی عزت و آبرو قائم رکھنے کے لئے دل پر پتھر رکھ کر بیوی کی خیانت کاریوں کو نظر انداز کرد ے اور راسی طرح آخر عمر تك نبھا تارہے _ البتہ یہ راستہ صحیح نہیں ہے کیونکہ کوئي غیرت مند مرد اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ بیوی کی بد کردار یوں اور نا جائز بچوں کے وجود کو برداشت کرتار ہے _ غیرت ، مرد کے لئے ایك پسند یدہ صفت ہے اور بے غیرت مرد خدا و رسول نظر میں ذلیل و خوار ہوتا ہے _
واقعا ایسے نامرد لوگوں کی زندگی باعث ننگ و عار ہوتی ہے جو ایسی بے عزتی کو برداشت کرتے رہتے ہیں _ نہ صرف یہ کہ وہ مرد ، نہیں بلکہ جالوروں سے بھی بدتر ہیں _
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں : پانچ سو سال میں طے ہونے والے راستے سے بہشت کی خوشبو آتی ہے لیکن دوقسم کے لوگ بہشت کی خوشبو محروم ہیں 0 والدین کے عاق کئے ہوئے اور بے غیرت مرد _ کسی نہے آپ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے پوچھا _ یارسول اللہ بے غیر ت مرد

227

کون ہیں ؟ فرمایا وہ مرد جو جانتا ہے کہ اس کی بیوی زناکار ہے (اور اس کی بدکرداری پر خاموش رہے)
2_ اپنی بیوی یا کے عاش کو قتل کردے _ اس طریقے سے انتقام لے کر وقتی طور پر اپنے دل کو تسلی دے سکتا ہے لیکن یہ کام بہت خطرناك ہے اور اس کاانجام اچھا نہیں ہوتا کیونکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ قتل کا جرم ہمیشہ چھپارہے ایك نہ ایك دن قاتل پکڑاجاتاہے اورسزاپاتاہے _ عدالت میں بھی بیوی کی بدکرداری اتنی آسانی سے ثابت نہیں ہوسکتی لہذا بری ہونے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں یا تو سزائے موت کاحکم سنایا جاتا ہے یا کم سے کم طویل المدت قید کی سزا بھگتنی پڑتی ہے _ زندگی تباہ ہوجاتی ہے _ بچے بیچارے الگ تباہ و برباد اور بے آسرا ہوجاتے ہیں لہذا یہ دانشمندی نہیں کہ انسان جذبات میں آکر اپنے نفس کی تسلی اور کینہ کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ایسے خطرناك کام کا اقدام کرے اور اپنے جان خطرہ میں ڈال لے _
مرد کو چاہئے عاقل ، بردبار اور عاقبت اندیشی ہو _ اسے اپنے نفس پر اتنا کنٹرول ہونا چاہئے کہ ایسے جنون آمیز کام سے پرہیز کرے _ اور اس کا صحیح حل تلاش کرے _
3_ خودکشی کرلے تا کہ بیوی کی بدکردار یوں کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھے اورایسی ننگین زندگی سے نجات حاصل کرلے البتہ یہ راستہ بھی دانشمندوں کانہیں ہے _ اول تو اپنی زندگی کو ختم کرلینا شرعی لحاظ سے ایك عظیم گناہ ہے اور اس کی سزا خداوند عالم نے دوزخ مقرر کی ہے _دوسرے یہ کہ اپنے آپ کو نابود کردینا کسی طرح درست نہیں _ یہ کون سی دانشمندی ہے کہ انسان دوسروں سے انتقام لینے کی خاطر اپنی دنیا و آخرت خراب کرلے اوربیوی کو اپنی بد چلنی جاری رکھنے کی پوری آزادی مل جائے _ شاید یہ سب سے بدترین راہ ہے _
4_ جب بیوی کی بد چلنی بطور کامل ثابت ہوجائے اور دیکھے کہ وہ کسی طرح ناجائز کاموں سے دستبردار ہونے کو تیارنہیں ہے تو بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کو طلاق دے کر اس کے شر سے نجات حاصل کرلے _ یہ نہایت دانشمندانہ اقدام ہے اور اس میں کوئي خطرہ بھی نہیں ہے _

228

یہ صحیح ہے کہ طلاق کے سبب زندگی تباہ ہوجاتی ہے اور بہت نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں جن کا برداشت کرنا دشوار ہوتا ہے خصوصاً ایسی حالت میں کہ اگر بچے بھی ہوگئے ہوں _ لیکن بہر حال ایسی صورت میں اس کے علاوہ اور کوئي چارہ بھی نہیں ہے _ بہترین طریقہ یہی ہے کہ بیوی کو طلاق دے کر بچوں کو اپنے پاس رکھے کیونکہ معصوم بچوں کو ایك فاسد اور بدکردار عورت کے سپردکرنا نامناسب نہیں _ اگر چہ بچوں کو پالنا دشوار کام ہے لیکن مرد کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ اس نے خدا کی خوشنودی کے لئے یہ راستہ منتخب کیا ہے لہذا خدا بھی اس کی مدد کریگا اور جلد ہی ایك پاکدامن اور باعصمت شریك حیات اس کو مل جائے گی اور اپنی بقیہ زندگی آبرومندانہ طریقے سے گزار سکے گا _

غیرعورتوں پر نظر ڈالنے سے اجتناب کیجئے
مرد شادی کرتے وقت نہایت تلاش و جستجو سے کام لیتے ہیں تا کہ بیوی نیك اور ان کے پسند کے مطابق ہو _ اس موقعہ پر جس قدر احتیاط اور عاقبت اندیشی سے کام لیں اچھی بات ہے _ کیونکہ شادی سے انسان کی زندگی کا آغاز ہوتا ہے اور اس کے مستقبل کی سرنوشت یعنی خوش نصیبی یا بدبختی یہیں سے شروع ہوتی ہے _ البتہ جب کسی لڑکی کو اپنا شریك زندگی منتخب کرکے اس سے رشتہ ازدواج قائم کرلیں اس کے بعد بیوی کے علاوہ کسی عورت پر نظر ڈالنی چاہئے اور دوسری تمام عورتوں کو ، جو بھی ہوں اور جیسی بھی ہوں ہر حال میں نظر انداز کرنا چاہئے _ اور سوائے اپنی بیوی کے کسی دوسری عورت میں دلچسپی نہیں لینی چاہئے اس کے علاوہ اور کسی کا خیال بھی دل میں نہیں لانا چاہئے ایك معصوم لڑکی اپنی شوہر کی خاطر اپنے ماں باپ اور خاندان کو چھوڑکر سینکڑوں امیدوں اور آرزوؤں کے ساتھ اس کی پناہ میں آتی ہے کہ اپنی تمام ترہستی کو اپنے شوہر کے سپرد کردے اور دونوں ایك دوسرے کے شریك زندگی ، اور یادوغمخوار بن کر زندگی کی راہوں کو طے

229

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کریں ، عاقل اور سنجیدہ مرد بچگانہ حرکتوں اور ہوس بازی سے دستبردار ہوجاتے ہیں اور اپنی تمام تر توجہ اپنی نئي زندگی اور خاندان کی جانب مرکوز کردیتے ہیں _ کسب معاش میں تن دہی سے مشغول رہتے ہیں تا کہ عزت و آبرو کے ساتھ اپنی بیوی بچوں کے ہمراہ خوشی و اطمینان کے ساتھ زندگی گزاریں اور روحانی سکون اور مہرو محبت کی نعمت سے ، جو کہ سب سے بڑی نعمت ہے ، بہرہ مند ہوں ف جولوگ خوش و خرم اور صلح و سلامتی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے شادی کے بعد اپنی سابق بچگانہ حرکتوں اور ادھر ادھروں لگانے اور نظریں سینکنے جیسی خانماں سوز حرکتوں کو چھوڑدیں اور اپنی زندگی کی روش بدل لیں _

ايك شادی شدہ مرد کے لئے یہ بات نہایت باعث ننگ ہے کہ وہ کسی غیر عورت یا عورتوں سے گرمجوشی سے طے _ ان سے ہنسی مذاق کرے یا ان میں دلچسپی لے اگر مرد اپنی بیوی کو کسی غیرمرد سے ہنسی مذاق کرتے دیکھتا ہے تو اسے بہت برا لگتا ہے اور اس کی غیرت جوش میں آجاتی ہے لیکن اس بات سے کیوں غافل رہتا ہے کہ اس کی بیوی بھی اس کی طرح احساسات و جذبات رکھتی ہے اور اسے بھی اپنے شوہر کا غیر عورتوں سے ہنسی مذاق کرنا بیحد برا لگتا ہے اور یہ عمل ايك طرح کی خیانت اور بے وفائي شمار کیا جاتا ہے _ بیوی جب دیکھتی ہے کہ اس کا شوہر دوسری عورتوں میں دلچسپی لیتا ہے ان سے ہنسی مذاق اور چھیڑچھاڑکرتا ہے تو اس کی غیرت اور حسد کے جذبے میں تحرك پیدا ہوتا ہے اور وہ انتقام لینے کے درپے ہوجاتی ہے _ شوہر کی نسبت اس کی عزت و محبت میں کم آجاتی ہے _ گھر اور زندگی سے اس کی دلچسپی ختم ہوجاتی ہے گھر کے کاموں سے اس کا دل اچاٹ ہوجاتا ہے _ حتی کہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ انتقام کی خاطر بیوی بھی غیر مردوں میں دلچسپی لینا شروع کردے یا اپنے ہوس پرست شوہر سے علیحدہ ہوجانا ناپسند کرے _

ايك عورت نے تہران میں خاندانوں کی حمایت کرنے والی عدالت کے شعبہ 45 میں شکایت کی کہ وہ اپنے شوہر سے علیحدہ ہونا چاہتی ہے _ ان میاں بیوي

230

کی 33 سال قبل شادی ہوئي تھي_ اس عورت نے بتایا کہ میرے شوہر کی عادت ہے کہ سے جو عورت ملتی ہے اس سے مذاق کرتا ہے _ (233)

ايك عورت نے عدالت میں کشایت کی کہ : میرا شوہر میری دوستوں سے اپنی دلچسپی کا اظہار کرتا ہے _ اس کی اس بری عادت کے سبب میں اپنی دوستوں کو اپنے گھر نہیں بلا سکتی _ چونکہ وہ سب کہتی ہیں کہ تمہارا شوہر ہم میں دلچسپی لیتا ہے اور یہ بات میری خفت و شرمساری کا باعث بنتی ہے _ (234)

ايك شادی شدہ مرد کے لئے نہایت شرمناك بات ہے کہ وہ دوسری عورتوں کو گھورے یا ان پر نظریں ڈالے _ ان نظر بازیوں کا سوائے دلی اضطراب و بے چینی ، اعصابی کمزوری اور گھر اور خاندان کی طرف سے بے توجہی کے اور کوئي نتیجہ بر آمد نہیں ہوتا _ خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے :

نامحرم عورتوں کی طرف دیکھنے سے اپنی نظریں بچاؤ_ (235)

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : نگاہ شیطان کی جانب سے پھینکتے ہوئے زہر آلود تیر کی مانند ہوتی ہے اور ايك نگاہ ممکن ہے حسرت و رنج کا باعث بن جائے _ (236)

ماہر نفسیات نے نظربازی کو ايك قسم کی نفسیاتی بیماری بتایا ہے _جو آنکھیں ، اس ذلیل حرکت کی عادی ہوجاتی ہیں وہ کبھی سیر نہیں ہوتین _ ان ہی بدنگاہیوں کا نتیجہ ہوتا کہ بہت سے پاك سیرت جوان ، اپنی عفت و ناموس گنوا کرفتنہ و فساد اورگمراہی کی وادی میں گر پڑتے ہیں کیونکہ جب ہوسناك نگاہیں محو تماشہ ہوتی ہیں تو دل بدی کی طرف مائل ہوجاتا ہے _ ايك مرتبہ دو مرتبہ زیادہ سے زیادہ دس مرتبہ انسان اپنے آپ پرقابو پا سکتا ہے لیکن آخر کار عنان نفس ہاتھ چھوٹ جاتی ہے اور نفسانی خواہشات کا مطیع بن جاتا ہے _

امام صادق (ع) فرماتے ہیں : پے درپے نگاہیں ، قلب میں شہوت پیدا کرتی ہیں اور یہی چیز ، بد نظر افراد کی گمراہی کے لئے کافی ہوتی ہے _ (237)

231

اسلام چونکہ نظر بازی کے خراب نتائج سے واقف ہے اس لئے اس فعل کی سختی سے ممانعت کرتاہے _

کوچہ و بازار میں اگر مرد کی نگاہ بے اختیار کسی نامحرم عورت پڑپڑجائے تو یہ نہیں کہ باربار اسے دیکھت ہے بلکہ چاہئے کہ فوراً نظریں سچی کرلے یا دوسری طرف متوجہ ہوجائے ، نامحرموں کی جانب سے چشم پوشی شاید پہلے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مرحلے میں کسی حد تك دشوار ہولیکن اگر ذرا صبر کے ساتھ اس کی عادت ڈال لی جائے تو یہ امر آسان ہوجائے گا _
عقلمند لوگ جانتے ہیں کہ اس نازیبا حرکت کے نتیجہ میں قتل و غارت گری ، خودکشی ، طلاق ، اعصاب کی کمزوری ، نفسیاتی امراض، دل کی بیماری ، ذہنی پریشانیاں، دائمی رنج و غم اور خاندانی اختلافات و غیرہ جیسے خطرات ظہور میں آتے ہیں لہذا ان خطرات سے بچنے کی خاطر اس مفسدانہ حرکت سے دامن بچانا اور استقامت سے کام لینا ، خود انسان کے اپنے مفاد میں ہے _
ہم جانتے ہیں کہ جوانی کے ہیجان انگیز دور ہیں ، ایسی حالت میں کہ بعض عورتیں آزادانہ طور پر نیم عریاں حالت میں سج دھج کرباہر گھومتی ہیں ،نظریں بچانا ذرا مشکل کام ہے لیکن بہر صورت ضروری ہے _
اگر مرد صبرو استقامت سے کام لے اور اس علم کی عادت ڈال لے تو بہت سے مفاسد کا خود بخود علاج ہوجاتا ہے اور ان جھوٹی اوروقتی لذتوں کے عوض ، ذہنی سکون و آسائشے اور خاندان کی مہرومحبت کی لذت سے پوری طرح لطف اندوز ہوسکتا ہے_
برادر عزیز اگر زندگی میں سکون و چین اور حقیقی خوشی ومسرت کی نعمتوں کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو شادی کے بعد ، اپنی بیوی کے علاوہ دوسری تمام عورتوں کی جانب سے چشم پوشی اختیار کیجئے _ اپنی بیوی کے سامنے کبھی غیر عورتوں کی تعریف نہ کیجئے _ کبھی نہ کہئے کہ کاش میري

232

فلاں لڑکی سے شادی ہوئي ہوتی _ یا فلاں لڑکی مجھ سے شادی کی خواہشمند تھی _ فلاں لڑکی مجھکو چاھتی _ سینکڑوں لوگ مجھ سے اپنی لرکیوں کی شادی کرنے کے آرزومند تھے _ یا فلاں لڑکی تم سے بہتر تھی و غیرہ جیسی باتیں ہرگز بیوی سے نہ کہئے کیونکہ اس قسم کی باتیں بیوی کو شك میں مبتلا کردیتی ہیں اور شوہر سے اس کی محبت دلچسپی میں کمی آجاتی ہے _ زندگی کی لطافتوں سے بیزار ہوجاتی ہے ممکن ہے وہ بھی مقابلہ بہ مثل کرے اور دوسرے مردوں کی آپ کے سامنے تعریف کرے یا اپنے سابق خواستگاروں کا دلچسپی کے ساتھ ذکرکرے _ اور اس کا انجام سوائے باہمی کدورت اور دائمی جھگڑے کے اور کچھ نہ ہوگا _ ایك شادی شدہ مرد کے لئے یہ بات نہیں قابل شرم ہے کہ وہ دوسری عورتوں پر نظر رکھے اور ان میں دلچسپی لے _
کس قدر بدبخت اور نادان ہیں وہ لوگ جو اپنی پاکدامن اور باعصمت اور محبت کرنے والی معصوم بیویوں کو چھوڑکر، چند لمحوں کی عیش کوشی کی خاطر، آوارہ وہر جائي عورتوں کے پیچھے پھرتے ہیں _ اس قسم کے مرد در اصل انس و محبت اور خاندان کی صمیمیت و صفائي سے بالکل نابلد ہوتے ہیں وہ جانوروں کی مانند سوائے کھانے پینے ، سونے اور شہوت کے کے اور کچھ نہیں جانتے _ انسانیت اورجذبات و احساسات سے یکسر عاری ہوتے ہیں _

سپاس گزار بنیئے
ممکن ہے بعض مردوں کو گھر کے کام ذرا بھی اہم معلوم نہ ہوتے ہوں لیکن اگر ذرا بھی انصاف سے کام لیں تو اعتراف کرنا پڑے گا کہ گھر کے کام دشوار اور بہت تھکادینے والے ہوتے ہیں ایك گھریلو خاتون اگر شب و روز گھر کے کام کرے تب بھی بعض کام کسی حد تك پڑے رہ جاتے ہیں _ کھانا پکانا ، گھر کی صفائي ، کپڑے دھونا ، استہری کرنا، برتن دھونا ، گھر کا سامان ٹھیك ٹھاك کرنا، اور سب سے بڑھ کر بچوں کی پرورش اور نگہداشت آسان کام نہیں ہیں _ وہ بھی ایك ، ایك خاتون خانہ حقیقتاً گھر میں شدید زحمت برداشت کرتی ہے _

233

مرد سمجھتا ہے وہ غذا جو دن میں تین با رپکی پکائي اس ك سامنے آجاتی ہے یوں ہی بڑی آسانی سے تیار ہوجاتیہے یا گھر کے مختلف چھوٹے بڑے کام خودبخود انجام پاجاتے ہیں _ بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال کو تو کچھ شماررہی نہیں کیا جاتا_
اگر مرد گھر میں ایك مہینہ رہ کر گھر کے تمام امور اور بچوں کی نگہداشت و پرورش کی ذمہ داری لے اس وقت اس کو ان کاموں کی اہمیت معلوم ہوگی اور بیوی کی طاقت فرسا زحمات کا اندازہ ہوسکے گا _ بیوی ان تمام زحمتوں کو برداشت کرتی ہے اور کوئي شکایت بھی نہیں کرتی لیکن شوہر سے اس بات کی توقع ضرورکرتی ہے کہ اس کی زحمتوں کی قدر کرے اور اس کا ممنو ن ہو _ وہ چاہتی ہے کہ شوہر ہمیشہ اس پر توجہ کرے اور اس کے ذوق و سلیقہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

برادرعزیز جس وقت آپ قرینے سے سجے سجائے ، صرف ستھرے گھر میں داخل ہوتے ہیں اگر اس وقت اپنی بیوی کے ذوق و سلیقہ اور زحمات کی تعریف کردیں تو کیا ہرج ہوجائے گا ؟ اگر کبھی کبھی اس کے تیار کئے ہوئے لذیذ کھانوں کی تعریف کردیں تو آپ کا کیا چلا جائے گا _ کیا ہرج ہے اگر بچوں کی پرورش اور نگہداشت کے موضوع کو ، جو کہ حقیقتاً بہت سخت ، لیکن بہت اہم کام ہے ،اہمیت دیں اور کبھی کبھی اس کے اس صبر آزما اورکٹھن کام کا شکریہ ادا کردیا کریں؟ آپ اس نکتہ سے غافل ہیں کہ آپ کا اظہار تشکر اس میں کتنی ہمت اور حوصلہ پیداکردے گا _ اور اس کو مزید کام ، کوشش اور فداکاری کے لئے آمادہ کردے گا _ اگر آپ اپنی بیوی کے کاموں پر ذرا بھی توجہ نہ کریں اور ان کو معمولی ظاہرکریں تو رفتہ رفتہ گھر کے کاموں سے اس دلچسپی کم ہوجائے گی _ اپنے دل میں سوچے گی کہ جس گھر میں اس کے کسی کام کی قدر نہ ہو وہاں زحمتیں اٹھانے سے کیا فائدہ _ ایك وقت آئے گا جب کسی کام میں اس کا دل نہیں لگے گا _ اس وقت آپ داد و فریاد کریں گے کہ میری بیوی کسی کام میں دلچسپی نہیں لیتی _ یہ نہیں کرتی وہ نہیں کرتی _ یہ کام پڑارہ گیا وغیرہ

234

اگر یہ نوبت آگئي تو سمجھ لیجئے خود اپنے کئے کا کوئي علاج نہیں _ قصور خود آپ کا ہے کہ آپ زن داری ، کے طور طریقوں سے ناواقف ہیں _ اگر ایك غیرآدمی آپ کامعمولی سا کا م کردیت ہے تو آپ باربار اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن اپنی بیوی کی رات دن کی زحمتوں کی طرف سے غافل ہیں اور اس بات کے لئے تیار نہیں کہ مفت ہیں ، شکریہ کا ایك لفظ بول کر اس کا دل شاد کرکے اس کی ساری تھکن دورکردیں _

ذیل کے واقعہ پر توجہ فرمایئے

ایك 29 سالہ گھریلو خاتون تہران سے لکھتی ہے : میرا شوہر بڑا حق ناشناس ہے صبح سے شام تك زحمتیں اٹھاتی ہوں _ برتن اور کپڑے دھونے اور کھانا پکانے سے لے کر گھر کی صفائي و سجاوٹ ، اس کے اور بچوں کے کپڑوں کی سلائي و غیرہ تك سب کام میں تنہا انجام دیتی ہوں ،جب گھر آتا ہے تو کسی چیز پر توجہ ہی نہیں دیتا اور اپنے رویے سے ایسا اظہار کرتا ہے گویا میں نے اب تك کوئي کام ہی نہیں کیا ہے _ استری کئے ہوئے کپڑے، صاف ستھری ٹائي ، پالش کئے چمچماتے جوتے اس کے لئے تیار رکھتی ہوں _ لیکن کبھی شکریہ کا ایك لفظ اس کے منھ سے نہیں نکلتا _ اگر میں خود کچھ بیان کروں تو سختی سے میری بات منقطع کرکے جھڑك دیتا ہے اور کہتا ہے اچھا اپنے کاموں کو اتنا بڑھا چڑھا کے بیان نہ کرو _ آخر کون سا ایسا بڑا کام انجام دیا ہے ؟ آسمان سے تارے توڑلائي ہو یا کوہ دماوند کی چوٹی فتح کرلی ہے ؟ حالانکہ میری محنت و مشقت اور سلیقے کی وجہ سے ہی گھر کی ساکھ بنی ہوئي ہے _ (238)

بعض مرد ، بیوی اور اس کے کاموں کی طرف سے بے اعتنائي برتنا، مرد انگی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر بیویوں کی تعریف کی تو سرپر چڑھ جائیں گی _ بعض مردوں کا خیال ہے کہ غیروں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے _ میاں بیوی کے درمیان ان چونچلوں کی کیا ضرورت ہے ، حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے _ کیونکہ ہر احسان کرنے والا ، نفسیاتی طور سے قدرداني

235

کا خواہشمند ہوتاہے _ قدردانی تشویق کاباعث بنتی ہے خصوصاً گھریلو خواتین کو گھر کے ہرروز وہی تھکادینے والے کام انجام دینے کے سلسلے میں سب سے زیادہ قدردانی کی ضرورت ہوتی ہے _ یہی وجہ ہے کہ دین مبین اسلام میں تشویق اور سپاس گزاری کو اچھے اخلاق میں شمار کیا جاتا ہے _

امام صادق (ع) فرماتے ہیں :جو شخص کسی مسلمان کی ستائشے کرتا ہے خداوند عالم قیامت تك اس کی ستائشے لکھتا ہے _ (239)

پیغمبر اسلام (ص) فرماتے ہیں : جو شخص کسی مسلمان کا احترام کرتا ہے اور خوش خلقی کے ساتھ اسکی دلجوئي کرتا ہے اور اس کے رنج و غم کو برطرف کرتا ہے ، وہ ہمیشہ خدا کی رحمت کے سائے میں رہے گا _ (240)

گھر میں بھی صاف ستھرے رہئے

صفائي کا خیال رکھنا ، ہر ایك کے لئے اور ہر جگہ ضروری ہے _ انسان کو چاہئے اپنا بدن اور لباس صاف ستھرارکھے _ برابر نہائے _ ہر روز صابن سے منھ ہاتھ دھوئے _دانتوں میں برش کرے _ بالوں میں کنگھی کرے _ سراورداڑھی کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بال نبائے _ ہر روز اپنے پیر دھوئے تا کہ بدبونہ آئے _ صاف موزے پہنے _ صاف ستھرے کپڑے پہنے ، اپنی مالی استطاعت کے مطابق اچھا لبا س پہنے _
اسلام میں اچھے اور صاف ستھرے لباس پہننے کی بہت تاکید کی گئي ہے _ حضرت رسول خدا (ص) کا ارشاد گرامی ہے _ صفائي ، ایمان کا جزو ہے _ (241)
پیغمبر اسلام (ص) نے ایك شخص کو الجھے بالوں ، بری وضع اور کثیف حالت میں دیکھا تو فرمایا: خدا کی نعمتوں سے استفاد ہ کرنا ، دین کا جزوہے _ (242)
پیغمبر گرامي(ص) فرماتے ہیں :گندہ آدمی ، برابندہ ہوتا ہے _ (243)
پیغمبر گرامی (ص) کا یہ بھی ارشاد ہے کہ : جبرئیل (ع) نے مسواك کے بارے میں مجھ سے اس قدر سفارش کی ہے کہ میں اپنے دانتوں کی طرف سے بہت متفکر رہتا ہوں _ (244)

236

حضرت علی (ع) فرماتے ہیں : خدا خود زیبا ہے اور زیبائي کو پسند کرتا ہے اور اپنی نعمتوں کے آثار اپنے بندوں میں دیکھنا پسند کرتا ہے _ (245)
پاکیزگی اورخوبصورتی صرف عورتوں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ مرد کو بھی اپنی وضع قطع ٹھیك رکھنی چاہئے _ صاف ستھر اور سلیقے سے رہنا چاہئے _ بہت سے مرد اپنے لباس اور صفائي کی طرف بالکل توجہ نہیں دیتے _ دیردیر میں نہاتے ہیں _ سر اور داڑھی کے بال بر ھ گئے تو کوئي فکر نہیں _ گندے لباس اور الجھے بالوں کے ساتھ گھر اور باہر گھومتے رہتے ہیں ان کے پسینے اورپاؤں کی بدبو دوسرے لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے _البتہ بہت سے لوگ صاف ستھرا اور عمدہ لباس پہننے اور بننے نور نے کے توشوقین ہوتے ہیں مگر صرف گھر کے باہر، دوسرے لوگوں کے سامنے _ لیکن گھر میں اس چیز کا ذرا بھی لحاظ نہیں رکھتے _ جب باہر ، آفس ، بازار یا کسی محفل میں جانا ہوتا ہے تو خوب بنتے سنورتے ہیں اور بہترین لباس پہن کر گھرسے باہر نلکتے ہیں لیکن گھر واپس آتے ہی استری کئے قیمتی لباس کو فوراً اتارکر میلے کچیلے کپڑے پہن لیتے ہیں _ ایسا کم ہی اتفاق ہوتا ہے کہ گھر میں بھی آرائشے و زیبائشے کا خیال رکھیں _ صبح سوکر اٹھے تو یونہی الجھے بالوں اور چیپڑلگی آنکھوں کے ساتھ ناشتہ کرنے بیٹھ گئے _ اگر اتفاق سے دو ایك روز گھر سے باہر جانانہ ہو ا تو اسی طرح عجیب و غریب حلیہ بنائے رہیں گے اور گھر میں اس طرح رہیں گے گویا کسی کی ان پر نظر ہی نہیں پڑے گی _ صفائي اور آرائشے و زیبائشے تو فقط گھر سے باہر دوسرے لوگوں کے لئے کی جاتی ہے _ اپنے گھر والوں سے کوئي مطلب نہیں
برادر عزیز جس طرح گندی ، میلے کچیلے کپڑے پہنے بیوی آپ کو اچھی نہیں لگتی اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بیوی گھر میں صاف ستھری اچھی حالت سے رہے تویقین مانئے وہ بھی آپ سے یہی توقع رکھتے ہے _ اسی بھی بد وضع شوہر اچھا نہیں لگتا _ وہ چاہتی ہے کہ اس کا شوہر ہمیشہ صاف ستھرا اسمارٹ نظر آئے _

237

اگر آپ گھر میں خراب حلیہ بنائے رہیں گے اور آپ کی بیوی باہر اسمارٹ ، صاف ستھرے مردوں کو دیکھے گی تو سوچے گی کہ یہ مرد کسی دوسری دنیا سے آئے ہیں _ جب آپ کا ان سے مقابلہ کرے گی تو رنجیدہ ہوگی _ آپ گھر میں صاف ستھرے عمدہ لباس پہن کررہئے تا کہ آپ کی بیوی سمجھے کہ آپ بھی دوسروں کم نہیں ہیں اور اس کی محبت میں اضافہ ہو اور اس کا دل خوش رہے اور گھر سے اس کی دلچسپی قائم رہے _ اورگمراہ ہونے سے محفوظ رہے _ اصولی طور پر غیر مردوں اور گلی کو چوں کی عورتوں کے لئے زینت کرنے سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا ؟ ان سے آپ کو کیا مطلب _ البتہ بیوی کے سامنے ، جو کہ آپ کی شریك زندگی ہے ، اور آپ کو اس کی محبت کی ضرورت ہے _ اچھی وضع قطع سے رہنا ، خود آپ کے مفاد میں بھی ہے _ در اصل میاں بیوی دونوں کے دلی سکون و چین سے ہی گھر میں خوشگوار فضا قائم رہ سکتی ہے _
یہی وجہ ہے کہ دین مبین اسلام میں مردوں کو تاکید کی گئي ہے کہ اپنی بیویوں کے لئے آرائشے و زینت کریں _
پیغمبر اسلام(ص) فرماتے ہیں : کہ مرد پر واجب ہے کہ اپنی بیوی کی غذا اور لباس کا انتظام کرے اور بری وضع قطع سے اس کے سامنے نہ آئے _ اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس کا حق ادا کیا ہے _(246)
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں :مردوں کو چاہئے اپنی بیوی کے سامنے قاعدے سے اور اچھے وضع قطع

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے رہیں _ جس طرح سے کہ وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی بیویاں ان کے لئے بنیں سنوریں _ (247)
حسن بہ جہم کہتے ہیں : حضرت ابوالحسن (ع) کومیں نے دیکھا کہ خضاب لگائے ہوئے ، میں نے عرض کیا آپ نے خضاب لگایا ہے ؟ فرمایا : ہاں ،قاعدے سے اچھی طرح رہنا ، عورتوں کی عفت کا باعث ہوتا ہے _ اور مردوں کا برے حلئے سے ، بدوضع طریقے سے رہنا ، سبب بنتا ہے کہ عورتیں اپنی عفت کو بیٹھیں _ پھر فرمایا : کیا تم کو اپنی بیوی کو بری وضع قطع

238

میں دیکھنا اچھا لگے گا؟ میں نے کہا نہیں _ فرمایا وہ بھی بالکل تمہاری جیسی ہوتی ہیں _ (248)
امام رضا (ع) فرماتے ہیں : بنی اسرائل کی عورتیں اسی وجہ سے اپنی عفت و عصمت گنوابیٹھی تھیں کیونکہ ان کے مرد اچھی طرح قاعدے سے رہنے اورخوبصورتی کا لحاظ نہیں رکھتے تھے _
پھر فرمایا : جس بات کی توقع تم اپنی بیوی سے کرتے ہو ، ویسی ہی توقع وہ تم سے کرتی ہیں _ (249)

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

238

اپنی بیوی کی تیمارداری کیجئے

میاں بیوی کو ہمیشہ ایك دوسرے کے تعاون اوراظہار محبت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن یہ ضرورت بعض موقعوں پر شدید تر ہوجاتی ہے _ انسان کو بیماری اور پریشانی کے موقع پرہمیشہ سے زیادہ توجہ اور دلجوئي کی ضرورت ہوتی ہے _
بیمار کے لئے جس قدر ڈاکٹر اور دوا ضروری ہے اسی قدر بلکہ اس زیاد توجہ اور تیمار داری کی ضرورت ہوتی ہے _
تسلی و تشفی اور نوازش سے بیمار کے اعصاب کو سکون ملتا ہے _ اور یہ چیز اسے جینے کا حوصلہ عطا کرتی ہے _
بیوی بیماری کے موقع پر اپنے شوہر سے متمنی ہوتی ہے کہ وہ اس کا علاج کرائے اور ماں باپ سے بڑھ کر اس کی تیمارداری کرے _ اس کی نوازشیں اور ہمدردیاں ،محبت و خلوص کی علامتیں سمجھی جاتی ہیں _ ایك بیوی جو رات دن ایك خادمہ کی مانند گھر کے تمام کام انجام دیتی ہے اور زحمتیں اٹھاتی ہے ، بیماری کے موقع پر اپنے شوہر سے اس بات کی توقع کرنے میں حق بجانب ہے کہ وہ اس کے علاج معالجہ کے لئے تگ ودو کرے اس کی تیمارداری کرے _
ڈاکٹر اور دوا کا خرچہ ، زندگی کی ان ضروریات او رنفقہ میں شامل ہے جس کا انتظام کرنا شوہر پرواجب ہے _
وہ عورت جو شب و روز بغیر کسی اجرت کے گھر میں زحمت اٹھاتی ہے کیا اس بات کی حقدار نہ ہوگی کہ بیماری کے موقعہ پر شوہر اس کے دوا علاج پر روپیہ پیسہ خرچ کرے؟

239

بعض مرد اس سلسلے میں ذرا بھی انصاف سے کام نہینلیتے ایسے مرد جذبات سے عاری ہوتے ہیں _
جس وقت ان کی بیوی صحیح و سالم ہوتی ہے زیادہ سے زیادہ اس کے وجود سے استفادہ کرتے ہیں لیکن جب بیمار ہوجاتی ہے تو اس کی صحت یابی کے لئے دواعلاج پر روپیہ خرچ کرنے مینان کی جان پر بنتی ہے اور اگر بیماری طول پکڑگئي یا زیادہ خرچ کرنا پڑے تو اس کو یوں ہی بغیر دواج علاج کے چھوڑ دیتے ہیں _
کیا رسم وفا ہی ہے ؟ کیا مردانگی کا تقاضا یہی ہے ؟
ذیل کے واقعہ پر توجہ فرمائیے
ایك عورت نے اپنے شوہر کے خلاف شکایت درج کراتے ہوئے بتایا کہ میں نے مدتوں اچھے برے ہر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ نبھایا اور نہایت توجہ کے ساتھ اس کی خدمت کی _ اب جبکہ میں بیمارہوگئي ہوں مجھکو گھر سے باہر نکال دیا اور کہتا ہے کہ مجھے بیمار بیوی نہیں چاہئے _ (250)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

برادرعزیز اگر آپ کو اپنے خاندان سے تعلق خاطر ہے تو جب آپ کی بیوی بیمار ہوجائے تو اسے فوراً ڈاکٹر کے پاس لے جایئے ضروری دوائیں فراہم کیجئے _ ڈاکٹر اور دوائیں ہی کافی نہیں ہیں بلکہ ایسے موقعہ پر مہربان والدین کی مانند اس کی تیمار داری کیجئے _ وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آپ کے پاس آئي ہے اس امید کے ساتھ اس نے اپنے آپ کو آپ کے سپرد کردیا ہے کہ آ پ اس ماں باپ سے زیادہ اس کے لئے مہربان ثابت ہوں گے _ وہ آپ کی شریك زندگی ، آپ کے بچوں کی ماں ، اور آپ کی یارومددگار ہے ، بیماری کے وقت پہلے سے زیادہ اس سے اظہار محبت و ہمدردی کیجئے _ تکلیف کی شدت سے کراہتی ہے یا چیختی چلّاتی ہے تو غصہ نہ کیجئے بلکہ افسوس ظاہر کیجئے _ اس کی تسلی و تشفی کی باتیں کیجئے _ اس کو امید دلایئے ڈاکٹر نے اس کے لئے جو غذائیں تجویز کی ہوں ان کو فراہم کیجئے _ اگر

کسی خاص غذا یا پھل سے رغبت رکھتی ہو اور ڈاکٹر نے منع نہ کیا ہو تو جس طرح سے بھی ممکن ہو سکے اس کے لئے مہیا کیجئے _ اپنے ہاتھ سے دوا اور کھانا کھلایئےیونکہ آپ کا یہ فعل اسکی خوشی اور اس کے اعصاب کو تقویت پہونچانے کا باعث بنے گا _ بچوں کی نگرانی کیجئے وہ شور نہ مچائیں _ اپنا بستر اس کے بستر کے قریب بچھایئےور رات کو پوری طرح اس کی دیکھ بھال کیجئے _ رات میں اٹھ کر اس کی خبر گیری کیجئے اگر بیدا رہو تو اس کی احوال پرسی کیجئے _ اگر شدت تکلیف سے اسے نیند نہ آرہی ہو تو آپ بھی حتی المقدور جاگتے رہنے کی کوشش کیجئے _ اگر آپ سوئیں تو ایك بچے یا نرس کی ڈیوٹی لگا دیجئے تا کہ ہمیشہ اس کے پاس ایك آدمی جاگتا رہے اور اس کی دیکھ بھال کرتا رہے _ ایسا نہ ہو کہ آپ تو پوری رات چین سے سوتے رہیں اور آپ کی بیوی شدت تکلیف سے کراہتی رہے _
اگر آپ نے ایسے نازك موقعہ پر اپنی بیوی کی پوری طرح دیکھ بھال کی اور ایك محبت کرنے والے شوہر کا فرض ادا کیا تو چیز اس کو حوصلہ علا کرے گی آپ کی محبت و وفاداری پر اسے یقین کامل ہوجائے گا اور آپ سے اس کی محبت میں مزید اضافہ ہوجائیگا صحت یاب ہونے کے بعد پہلے سے زیادہ و دلبستگی کے ساتھ گھر کے فرائض انجام دے گی آپ کی محبت و نوازش کو ہرگز فراموش نہیں کرے گی _
پیغمبر اسلام(ص) فرماتے ہیں : تم بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو _ میں اپنے اہل خاندان کی نسبت سب سے بہتر ہوں _ (251)
رسول خدا (ص) فرماتے ہیں : جو شخص کسی بیمار کی صحت یابی کے لئے کوشش کرے خواہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہویا نہ ہو ، اپنے گناہوں سے اس طرح پاك ہوجائے مثل اس روز کے جب ماں کے پیٹ سے پیدا ہواتھا _ ایك انصاری نے پوچھا ، یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر مریض خود اس کے گھر والوں

میں سے ہوتو کیا ، زیادہ ثواب نہ ہوگا ؟ فرمایا: کیوں نہیں (252)

خاندان کے اخراجات
بیوی کا نان و نفقہ شوہر پرواجب ہے یعنی قانونی اور شرعی طور سے مرد اس بات کا ذمہ دار ہے کہ خاندان کے تما م اخراجات ، یعنی پوشاك ، خوراك ، مکان حتی ڈاکٹر کی فیس اور دوا کا انتظام کرے اور اگر اس نے اس ذمہ داری کو پورا نہ کیا یا کوتاہی کی توشرعی اور قانونی لحاظ سے وہ اس امر کا جواب وہ ہوگا _ بیوی بچوں کو ہمیشہ یہ کہہ کرٹالا نہیں جا سکتا کہ "میرے پاس نہیں ہے " انھیں ہر حال میں چاہئے انکی خواہشوں اور مطالبات کی حد و انتہا نہیں ہوتی _ رقابت کی حس ، ان میں بہت قوی ہوتی ہے _ اسی لئے مرد بے چون و چرا ان کے تمام مطالبات پورے نہیں کرسکتا اور نہ ہی ایسا کرنا مناسب ہے _
عقلمند مرد گھر کے تمام اخراجات کاحساب لگاتا ہے _ لوازم زندگی کی ضرورت کے مطابق درجہ بندی کرتا ہے _ زندگی کی اولین ضروریات مثلاً خوراك و پوشاك کو سب چیزوں پر فوقیت دیتا ہے _ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ آڑے وقت کے لئے بچاکررکھتا ہے _ آمدنی کا کچھ حصہ مکان کے کرایہ کے لئے یا مکان خریدنے کے لئے جمع کرتا ہے کچھ حصہ بجلی ، پانی ٹیلیفوں، ٹیکس اور بچوں کی اسکول فیس و غیرہ کے لئے رکھتا ہے _ گھر کے ضروری سازوسامان کو بھی مد نظر رکھتا ہے اور ساری ضروری چیزوں کیلئے اپنی آمدنی کے مطابق بجٹ بناتا ہے _ اسراف و فضول خرچی سے گریز کرتا ہے _
ایك مدبر انسان اپنی چادر کے مطابق پیر پھیلانے کی کوشش کرتا ہے ہر وہ خاندان جو اپنی آمدنی اوراخراجات کا بجٹ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بنالیتے ہیں اور عقل و تدبر کے ساتھ اپنی آمدنی کا لحاظ کرکے خرچ کرتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ قرض لینے یا دیوالیہ ہوجانے کی مصیبت سے محفوظ رہتے ہیں بلکہ جلدی ہی اپنی خوشحالی اور بہتر زندگی کے اسباب فراہم کرلیتے ہیں _
خداوند کریم نے اقتصادیات اور میانہ روی کو ایمان کی علامت قراردیا ہے _ قرآن مجید میں فرماتاہے : جو لوگ اس طرح خرچ کریں کہ نہ اسراف کریں اور نہ بخل سے کام لیں وہ لوگ

242

اعتدال پسند ہوتے ہیں _(253) امام صادق (ع) فرماتے ہیں : جو شخص اپنی آمدنی کا لحاظ رکھئے میں ضمانت لیتا ہوں کہ وہ کبھی فقیر نہیں ہوگا _
امام جعفر صادق (ع) ایك اور موقع پر فرماتے ہیں : چار قسم کے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی ان میں سے ایك وہ ہیں جو اپنا مال بیکار تلف کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اے خدا مجھ کو روزی عطا کر ،پس خدا فرماتا ہے کیا میںنے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ اخراجات پر کنٹرول کرو _ (255)
عبداللہ بن ابان کہتے ہیں : میں نے امام موسی کاظم (ع) سے خاندان پر بخشش کے متعلق سوال کیا _ فرمایا : اسراف اور کم خرچ کرنا دونوں مکروہ ہیں _ میانہ روی سے کام لینا چاہئے _ (256)
عقلمند اور عاقبت اندیش انسان ، حتی الامکان قرض لینے اور قرض پر سامان خرید نے سے پرہیز کرتے ہیں _ اور غیر ضروری مصارف کے لئے اپنے آپ کو قرض کے بوجھ تلے نہیں دبا تے _ وہ پیسہ جو بینکوں یا دوسرے اداروں سے سود کی شرح پر قرض لے کر فراہم کیا جائے شرعی اور عقلی اعتبار سے پسندیدہ نہیں ہے _
قسطوں پر چیزیں خریدنا ، اگر چہ ممکن ہے زندگی کو بظاہر پر کشش بنادے لیکن در حقیقت خاندان کی خوشی اور سکون کو سلب کرنے کا باعث بنتاہے _ قسطوں پر مکان ، قسطوں پر فریج ، قسطوں پرٹی وی ، قسطوں پر کار، قسطوں پر ٹیلیفون ، قسطوں پر قالین و غیرہ و غیرہ _ یہ کوئي زندگی ہوئي ؟ آخر ایسا کیا ضروری ہے کہ انسان غیر ضروری اشیاء کو زیادہ قیمتوں پر خرید ے اور قسطیں ادا کرنے کے لئے اپنی آمدنی کا ایك حصہ بینکوں اور دوسرے اداروں کے فنڈمیں بھرے _
کیا یہ بہتراور زیادہ مفید نہ ہوگا کہ ذرا صبر سے کام لے کہ مالی حالت کچھ بہتر ہوجائے اس کے بعد وہی چیزیں کم قیمت پر نقد ادا کرکے خرید لے ؟
یہ درست ہے کہ روپیہ پیدا کرنا مشکل کام ہے اور انسان کی زندگی پر اس کا بہت اثر پڑتا ہے لیکن اس سے اہم بات روپیہ کو صحیح طریقے سے خرچ کرنا ہے _ بہت سے ایسے خاندان ہوتے ہیں جو اپنے اچھی آمدنی کے باوجود ہمیشہ پریشان اور مقروض رہتے ہیں _

243

اس کے برعکس بہت سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اپنی معمولی آمدنی کے باوجود نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ آبرومندانہ طریقے سے زندگی گزارتے ہیں ان کی حالت ہر لحاظ سے اچھی اور اطمینان بخش ہوتی ہے _
ان دونوں قسم کے گروہوں میں فرق یہی ہے کہ اپنی آمدنی کو کس طرح سے خرچ کرتے ہیں _ لہذا خاندان کی فلاح و بہبودی اسی نکتہ میں مضمر ہے کہ مرد نہایت احتیاط اور عقلمندی کے ساتھ یا تو ذاتی طور پر گھر کے اخراجات چلانے کی ذمہ داری لے اوراگر خرید و فروخت کا کام کسی دوسرے کے سپردے تو اس کی نگرانی کرے _
آخر میں ایك نکتے کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر چہ احتیاط سے خرچ کرنا اچھی بات ہے اور خاندان کے مفاد میں ہے لیکن سخت گیری بھی اچھی چیز نہیں ہے _ اگر مرد کی مالی حالت اچھی ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے بیوی بچوں پر اچھی طرح خرچ کرے _ اپنی آمدنی کے مطابق ان کے عمدہ لباس خوراك اور آرام وہ رہائشے کا بند و بست کرے _
مال و دولت خرچ کرنے اور زندگی کی ضروریات مہیا کرنے کے لئے ہوتی ہے نہ کہ محض جمع کرنے اور اپنے پیچھے باقی چھوڑ دینے کے لئے _ انسان کی زندگی سے اور اس کی بیوی بچوں کے رہن بہن اور غذا و لباس سے اس کی دولت و ثروت کا اظہار ہونا چاہئے _
آخر اس سے کیا فائدہ کہ مرد دن رات محنت کرے اور خوداپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو سختی میں ڈالے رکھے اور مال وپونچی جمع کرکے اس دنیا سے رخصت ہوجائے جب تك زندہ رہے بیوی بچے عمدہ غذا اور اچھے لباس کے لئے ترستے رہیں اور غذائي کمی کے سبب ہمیشہ بیمار یا کمزور رہیں اور اس کے مرنے کے بعد دولت کی تقسیم میں آپس میں لڑیں جھگڑیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگر خدا نے انسان کودولت کی نعمت عطا کی ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی آمدنی کے مطابق اپنے خاندان کا معیار زندگی بہتر بنائے_ ان کے لئے قیمتی لباس اور غذا کا انتظام کرے اپني

244

آمدنی کے مطابق ہر فصل کے پھل ان کے لئے فراہم کرے _
پیغمبر اسلام (ص) فرماتے ہیں: وہ شخص ہم سے نہیں ہے جو مال و دولت کے اعتبار سے خوشحال ہو لیکن اپنے بیوی بچوں پر سخت گیری کرے _ (257)
حضرت موسی بن جعفر (ع) فرماتے ہیں : مرد کے اہل و عیال اس کے پاس اسیر کی مانند ہوتے ہیں پس خدا نے اس کو جو کچھ نعمت عطا کی ہے اسے چاہئے کہ اپنے اسیروں پر فراخدلی سے خرچ کرے _ ورنہ ممکن ہے خدا اس سے نعمتیں چھیں لے _ (258)
امام رضا (ع) فرماتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ مرد اپنے اہل و عیال پر اچھی طرح خرچ کرے تا کہ وہ اس کی موت کا انتظار نہ کریں _ (259)
امیر المومنین حضرت علی (ع) فرماتے ہیں : ہر جمعہ کو اپنے اہل و عیال کے لئے پھل مہیا کرو تا کہ وہ لوگ جمعہ کے آنے سے خوش ہوں _ (260)

گھر کے کاموں میں اپنی بیوی کی مدد کیجئے
یہ صحیح ہے کہ گھر کے کاموں کی ذمہ داری عورتوں پر ہوتی ہے اور انھیں اس سے انکار بھی نہیں ہے _ لیکن اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ امور خانہ داری آسانی کام نہیں ہے _
گھر کے کام اتنا زیادہ ہوتے ہیں کہ ایك گھریلو خاتون شب و روز گھر کے کام انجام دیتی ہے اس کے بعد بھی بہت سے کام باقی رہ جاتے ہیں خصوصاً بعض خلاف معمول موقعوں پر مثلاً مہمانوں کی آمد سے کام بڑھ جاتے ہیں اور خاتون خانہ کو بیحد تھکادیتے ہیں _
گھر کے کام انجام دینے سے بیوی کوانکار نہیں مگر وہ اپنے شوہر سے اس بات کی ضرور متمنی رہتی ہے کہ کبھی کبھی وہ اس کی مدد کردیا کرلے _
جس وقت مرد گھر میں داخل ہو اور دیکھے کہ اس کی بیوی ہر طرف سے کاموں میں گھری ہوئي ہے تو یہ مناسب نہیں کہ خود جاکر ایك گوشے میں آرام کرے اور اس بات کا انتظارکرے

245

اس کی بیوی فوراً چائے ناشتہ لے کر حاضر ہوگی _ بلکہ محبت ، انسانیت اور خاندانی صلح وصفائي کا تقاضہ یہ ہے کہ ایسے موقع پر اپنی بیوی کی مدد کو بڑھے اور جو کام انجام دے سکتا ہو اسے کرے _
یہ کوئي مردانگی کی بات نہیں ہے کہ گھر میں کسی کام میں ہاتھ نہیں لگائیں بلکہ بیٹھے بیٹھے حکم چلاتے رہیں اور اعتراضات اور روك ٹوك کرتے رہیں _
گھر کوئي کمانڈہیڈکوارٹر نہیں ہے بلکہ محبت و خلوص کا مرکز ، باہمی تعاون اور ہم آہنگی کی جگہ ہے _ یہ نہ سوچئے کہ اگر میں گھر میں کام کروں گا تو میری عظمت و بزرگی میں کمی آجائے گی اور میرا رعب و دبدبہ کم ہوجائے گا _ جی نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ آپ کا یہ طرز عمل آپ کی بیوی کی نظروں میں آپ کی قد رو منزلت بڑھادے گا اور دوسرے بھی آپ کو مہربان اوربمدرد انسان تصور کریں گے _ پیغمبر اسلام (ص) اپنی اتنی عظمت و بزرگی اور اعلی مقام کے باوجود گھر میں کام کرتے تھے _ (261)
سرورکائنات(ص) کی زوجہ حضرت عائشےہ کہتی ہیں : جب رسول خدا (ص) کو فرصت ہوتی تو اپنا لباس خود سیتے تھے اپنے جوتوں کی مرمت کرتے تھے اوردوسرے عام مردوں کی طرح گھر میں کام کرتے تھے _ (262)
اسی طرح حضرت علی بن ابی طالب (ع) اور دوسرے ائمہ معصومین (ع) ، امور خانہ داری میں اپنی بیویوں کی مدد کرتے تھے _

گھر جلدی آیا کیجئے
مرد جب تك شادی نہیں کرتا آزاد ہے _ چاہے گھر دیرسے آئے یا جلدی _ لیکن جب شادی کرلے تو اس کو اپنا پروگرام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ضرورتبدیل کرنا چاہئے اور جلدی گھر آنا چاہئے _
شوہر کو یہ بات مد نظر رکھنا چاہئے کہ اس کی بیوی صبح و شام تك گھر میں زحمت اٹھاتی رہتی ہے _ گھر کے کام انجام دے کر ، کھانا پکاکر، کپڑے دھوکر، اور گھر کو صاف ستھرا کرکے اب اپنے شوہر کی منتظر ہے کہ اس کا شوہر آئے تو دونوں ساتھ بیٹھ کرباتیں کریں _ او رانس و محبت کی لذت سے محفوظ ہوں _ بچے بھی باپ کے منتظر رہتے ہیں _ یہ چیز انسانیت اورانصاف سے

246

بعید ہے کہ مرد رات کو سیرو تفریح کے لئے یا کسی دوست کے یہاں وقت گزارنے یا گپ لڑانے کے لئے چلا جائے اور بیچاری بیوی اور بچے اس کے انتظار میں بیٹھے رہیں ؟
کیا شوہر کا فرض بس اتنا ہی ہے کہ بیوی کو غذا اور لباس فراہم کردے ؟ بیوی شریك زندگی ہوتی ہے نہ کہ بغیر تنخواہ واجرت کے خادمہ _ وہ شوہر کے گھر اس لئے نہیں آتی ہے کہ شب و روز محنت مشقت کرے اور بدلے میں ایك ٹکڑا روئي کھالے _ بلکہ یہ امید لے کر آئي ہے کہ دونوں دائمی طور پر ایك دوسرے کے مونس و غمگسار اور ساتھی و ہمدرد بن کر زندگی گزار یں گے بعض مرد انسانیت اور جذبات و احساسات سے بالکل عاری ہوتے ہیں اور بالکل انصاف سے کام نہیں لیتے اپنی پاکدامن اور باعصمت بیوی اورمعصوم بچوں کو گھر میں چھوڑدیتے ہیں اور خود آدھی آدھی رات تك گھر سے باہر عیاشی اورسیر و تفریح میں گزاردیتے ہیں _
وہ روپیہ پیسہ جیے گھر میں خرچ ہونا چاہئے _ گھر سے باہر تلف کردیتے ہیں _ در اصل ان پیچاروں نے ابھی تك حقیقی محبت و انس کی لذت کو درك نہیں کیا ہے کہ فضول اور بیہودہ عیش و عشرت کو تفریح سمجھتے ہیں _ انھیں ذرا بھی خیال نہیں آتا کہ اس طرز عمل سے وہ اپنی حیثیت و آبرو کو خاك میں ملائے دے رہے ہیں اور لوگوں کے درمیان ایك ہوس باز و آوارہ مشہور ہوجاتے ہیں اپنی بھی مٹی پلید کرتے ہیں اور بیچارے بیوی بچوں کی بھی _ آخر کار تنگ آکر ان کی بیویاں علیحدگی اور طلاق کا مطالبہ کردیتی ہیں اور شادی شدہ زندگی کے تانے بانے بکھر جاتے ہیں _ عبرت کے لئے ذیل کے واقعات پر توجہ فرمائیے
ایك شخص جس نے اپنی کو طلاق دے دی تھی عدالت میں کہا: شادی کے ابتدائي ایام میں جوانی کے نشے میں ہر شب اپنی بیوی کو گھر میں تنہا چھوڑکر اپنے خراب دوستوں کے ساتھ سیروتفریح اور عیش و عشرت کی خاطر گھر سے باہر چلا جاتا اور صبح کے قریب واپس آتا _ میری جوان بیوی نے میری ان حرکتوں سے عاجز آکر مجھ سے طلاق لے لی _ ہمارے دس بچے تھے _ یہ طے ہو اکہ

247

مہینے میں دو مرتبیہ ان کو دیکھوں گا _ کافی دن تك یہ سلسلہ چلتا رہا _ لیکن اب ایك مدت سے وہ مجھ سے مخفی ہوگئے ہیں اور میں اپنے بچوں کو دیکھنے کے لئے بہت بے چین ہوں _ (263)
ایك عورت کہتی ہے _ تنہائي سے میں بے حد عاجز آچکی ہوں _ میرے شوہر کو میری اورمیری جان لیوا تنہائي کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا _ ہر روز آدھی رات تك گھر سے باہر سیر وتفریح میں وقت گزارتا ہے _ (264)
جناب محترم آپ بیوی بچوں والے ہیں اب آپ کو ہرگز یہ حق نہیں ہے کہ پہلے کی طرح آزادنہ گھومتے پھریں _ اپنے مستقبل اور اپنے خاندان کی فکر کیجئے _ اب آوراہ گردی اورعیاشی سے دستبردار ہوجایئے اپنے نامناسب دوستوں سے دامن چھڑا لیجئے _ کام سے فارغ ہوکر سیدھے گھر آیا کیجئے اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھئے _ اور زندگی کا حقیقی لطف اٹھایئے فرض کیجئے آپ اچھے دوستوں کے درمیان اٹھتے بیٹھے ہوں اور ان کی محفل میں وقت گزارتے ہوں لیکن نصف شب تك گھر سے باہر رہنا کسی طرح مناسب نہیں _ آپ کے لئے یہ چیز ہرگز فائدہ بخش نہیں ہوگی بلکہ آپ کی زندگی کو متلاطم کردے گی _

وفادار بنیئے
جب مرد اور عورت رشتہ ازدواج میں منسلك ہوجاتے ہیں تو ان کی انفرادی زندگی ایك مشترك اجتماعی زندگی میں تبدیل ہوجاتی ہے اس مقدس بندھن کے معنی یہ ہیں کہ میاں بیوی اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ آخر عمر تك دونوں ساتھ زندگی گزاریں گے اور دونوں مل کر باہمی طور پر زندگی کا نظم و نسق چلائیں گے اور ایك دوسرے کی مدد کریں گے _ ایك دوسرے کے آرام و آسائس کے لئے کوشش کریں گے ایك دوسے کے مونس و غمخوار اور ساتھی ہوں گے _ جوانی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اوربڑھاپے توانائي اور ناتوانی صحت و سلامتی اور دکھ بیماری میں ، سختیوں اورخوشحالی ف غرضکہ اچھے برے ہر حال میں ایك دوسرے کا ساتھ نبھائیں گے _

248

انسانیت اورشرافت کا تقاضہ ہے کہ میاں بیوی آخر عمر تك اس مقدس پیمان کو نبھاتے ہیں اور زندگی کی مشکلات اور پریشانیوں میں اپنے عہد کو فراموش نہ کریں _ ایك لڑکی جو عین جوانی اور شباب کے دور میں ، جبکہ اس کے بہت سے خواستگار ہوتے ہیں ، سب سے دامن جھٹك کر اپنی ہستی کو صرف اپنے شوہر کے لئے مخصوص کردتی ہے اور یہ امید کرتی ہے کہ ساری زندگی اپنے شوہر کی پناہ میں بسر کرے گي_ یہ چیز مردانگی کے خلاف ہے کہ عمر ڈھل جانے اور خوبصورتی و شادابی میں کمی آجانے کے بعد وہ اپنی بیوی کو چھوڑدے اوردوسری بساط بچھانے یا عیّاشی کرنے کی فکر کرے _

ناداری اور تنگدستی کے وقت بیوی ساتھ نبھاتی رہی اور اس کے گھر میں زحمتیں اٹھاتی رہی ، کبھی آدھا پیٹ کھیا ، اس امید میں کہ ان کی زندگی میں بھی کبھی اچھے دن آئیں گے اور آخر عمر اطمینان و فارغ البالی سے گزرے گی _ یہ رسم وفا نہیں ہے کہ جب مرد کی مالی حالت بہتر ہوجائے اور کچھ مال ودولت جمع کرلے تو دوسری بیوی لانے کا سودا سماجائے _ یا بیوی کو گھر میں چھوڑ کر خود عیش و عشرت اور موج اڑانے لگے _

یہ کون سی انسانیت ہے کہ سلامتی اور توانائي کی حالت میں بغیر کسی تنخواہ و اجرت کے ، بیوی کئي کئي خدمت کاروں کے برابر شوہر کے گھر میں تنہا زحمت اٹھاتی رہی _ لیکن جب بیماراورکمزور ہوجائے تو اس کو چھوڑکر خود مستی مارنے کی فکر میں لگ جائے _ حالانکہ ایسے وقت میں شوہر کا فرض ہے کہ ناتوانی اور کمزوری کی حالت میں اس کی مدد کرے اور اس سے ہمدردی کرے اسے تسلی دلائي _واقعاً بعض مرد مردانگی اوراحساسات و جذبات سے یکسر مبرا ہوتے ہیں جب ان کی بیوی جوان ، صحیح و سالم اور خوبصورت و شاداب رہتی ہے اس سے پھر پورا استفادہ کرتے ہیں لیکن بعد میں جب اس کی جوانی اور شادابی میں کمی آجاتی ہے تو اس کو چھوڑ کر عیاشی میں پڑجاتے ہیں یا نہایت فضول بہانے کرکے اس کو

249

طلاق دے دیتے ہیں

ذیل کے سچے واقعات پر توجہ فرمائیے_

ایك مرد اپنی بیوی کو منحوس کہہ کر طلاق دے دیتا ہے کیونکہ شادی کے بعد اس کے باپ کا انتقال ہوگیا اور ماموں کا دیوانیہ نکل گیا تھا _ (265)

ایك شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے : اس سے بہتر وجہ کیا ہوسکتے ہے کہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے _ حالانکہ اس نے محبت کرکے شادی کی تھی _ (266)

ایك عورت نے ... اپنے شوہر کے خلاف شکایت کی کہ مدتوں میں نے اچھے برے ہر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ دیا _ اور نہایت خلوص و محبت کے ساتھ اس کی خدمت کی _ اب جبکہ میں بیمار ہوگئي ہوں مجھ کو گھر سے نکال دیا اور کہتا ہے کہ مجھے بیمار بیوی نہیں چاہئے _ (267)

عالیجناب آپ حیوان نہیں ہیں کہ آپ کے سر میں سوائے خود غرضی ، پیٹ بھرنے اور شہوت رانی کے اور کچھ نہیں سماتا _ آپ انسان ہیں ، انسان کو رحم ، شفقت و مہربانی اور ایثار و قربانی جیسی صفات کاحال ہونا چاہئے _ ایك معصوم لڑکی نے آپ کی خاطر ، اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کو چھوڑکر اپنی جوانی و شادابی او رعفت و عصمت کو آپ کے سپرد کردیا _ ایك خدمت گارسے بڑھ کر آپ کے گھر میں زحمتیں اور تکلیفیں برداشت کیں ، ہر حال میں آپ کا ساتھ دیا _ ہر طرح کارنج و محرومی برداشت کی _ کیا یہ سزاوار ہے کہ آپ اس کو چھوڑ کر عیاشی کی فکر میں پڑجائیں؟ اپنے اس طرز عمل سے آپ اس پر ظلم و ستم ڈھارہے ہیں اور ستم گار کو اسی دنیا میں اس کے اعمال کی سزا مل جاتی ہے _ اگر آپ کسی اور عورت کے ساتھ عیاشی کرتے ہیں تو چند لمحوں کی لذت کی خاطر، سینکڑوں ذہنی پریشانیوں اور الجھنوں میں گرفتار ہوجائیں گے _ آپ کی عزت و آبرو خاك میں مل جائے گی اور لوگوں میں آپ خود غرض اور بے رحم مشہور ہوجائیں گے _ آپ کے بچے آپ کی اس حرکت سے رنجیدہ خاطر ہوجائیں گے اور ہرروز آپ کی پریشانی اور الجھن میں اضافہ ہوتا رہے گا _ اگر آپ کی بیوی بیمارہے تو اس کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علاج کرایئےا کہ صحت یاب اور صحیح و سالم ہوجائے _ اگر اس کا مرض لا علاج ہے تو اپنی مردانگی اورایثار و فداکاری کا ثبوت دیجئے اور جب تك زندہ رہے دوسری شادی نہ کیجئے _
کیا آپ کا ضمیر کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ایك مریض جو اپنی بیماری کے سبب خود ہی دکھی اور پریشان ہے اسے آپ مزید رنج پہونچائیں؟ اگر آپ اس کی جگہ ہوتے اور بیماری اورسختی میں مبتلا ہوتے تو اس کیا توقع رکھتے؟ وہی توقع وہ آپ سے رکھتی ہے
ایسی حالت میں کہ آپ بیمارہوں اور آپ کی بیوی آپ سے علیحدگی کا مطالبہ کرے توکیا اس کا یہ فعل درست ہوگا؟ آپ اور دوسروں کی نظر مینایك خود غرض اور بے وفا عورت شمار ہوگی _ اگر وفاداری اور ایثار کی آپ کی نظر میں کچھ قدر ومنزلت ہے تو آپ بھی وفاداری سے کام لیجئے _

ازدواجی زندگی کے اصول یا خاندان کا اخلاق

تعلیم و تربیت

ایك لڑکی جب شوہر کے گھر بیاہ کرآتی ہے تو اس پر اس گھر چلانے کی ذمہ داری آپڑتی ہے _ ایك گھر کا نظم و نسق چلانے کے لئے مختلف باتوں کا جاننا ضروری ہوتا ہے _ مثلا کھانا پکانا کپڑے دھونا ، صفائي کرنا، استری کرنا، سلائي کرنا، گھر کے سازوسامان کو قرینے سے رکھنا، مہمان نوازی کے آداب ، ملنے جلنے کے آداب شوہر کی دیکھ بھال اور بچہ کی نگہداشت اور اس قسم کے دوسرے کاموں سے واقف ہونا چاہئے _ شوہر اپنی نئي تویلی دلھن سے توقع رکھتا ہے کہ وہ یہ سارے کام جانتی ہوگی اور ایك مکمل تربیت یافتہ عورت ہوگی _ لیکن افسوس یہ ساری توقعات خاك میں مل جاتی ہیں اورنئي دلہن یا تو آداب زندگی ہے بالکل ہی نابلد ہوتی ہے یا اس کی معلومات محدود ہوتی ہیں_
اب کیا کریں؟ ہمارے سماج کی یہ بھی ایك بڑی خامی ہے _ نہ ماں باپ اپنی لڑکی کو آداب و زندگی سکھاتے ہیں اور نہ ہی اسکول و کالج کے نصاب میں اس قسم کی تعلیم وتربیت دینا شامل ہوتا ہے _
حالانکہ بجائے بے فائدہ چیزیں سکھانے کے ، لڑکیوں کو آداب زندگی کی تعلیم دی جائے تو ان کے کام

بھی آئے گی _ بہر حال کوئي چارہ ہی نہیں لہذا اس کے علاج کی فکر کرنی چاہئے _ مرد چونکہ چاہتا ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ زندگی بسر کرے اس لئے ناچار ہے کہ اس کی تعلیم و تربیت کرے _ تا کہ اس کی خامیاں دور ہوجائیں _ عموماً شوہر عمر میں اپنی بیوی سے بڑا ہوتا ہے اس لئے اس کے تجربات اور اطلاعات بھی زیادہ ہوتی ہیں _
اگر ذرا صبر و حوصلے سے کام لے تو بیوی کی خامیوں کو دور کرکے اپنی مرضی کے مطابق اس کی تربیت کرسکتا ہے _ جن کاموں سے وہ واقف ہے انھیں نہایت نرمی اور شیریں بیانی کے ساتھ اسے سکھادے اس سلسلے میں گھر کی تجربہ کارخواتین مثلاً ماں، بہن ، خالہ ، پھوپھی و غیرہ کی مدد لی جا سکتی ہے ،کھانا پکانے، خانہ داري، مہمان داري، شوہر داري، طرز معاشرت ، اور ملنے جلنے کے آداب و غیرہ سے متعلق کتابیں اسے پڑھنے کے لئے دینی چاہئیں_ اخلاقی کتابیں پڑھنے کی اسے ترغیب دلانی چاہئے _ اگر دیکھے کہ بیوی بداخلاق اور غیر مہذب ہے تو ہمدردی اور نرمی کے ساتھ اسے سمجھانا چاہئے لیکن مہربانی اور ہمدردی کے انداز میں خلوص ونرمی کے ساتھ ، نہ کہ اعتراض ، لعن طعن کے ساتھ کے ساتھ ، کیونکہ اسی صورت میں نتیجہ برعکس برآمد ہوسکتا ہے _
مرد اگر شادی کے شروع کے ایك دو سال ذرا صبر وحوصلہ سے کام لے اور عقل و تدبر کے ساتھ اپنی بیوی کی تعلیم و تربیت پر کمر ہمت باندھ لے تو اپنی مرضی کے مطابق اس کی تربیت کرسکتا ہے _ خواہ سوفیصد ی کامیابی نہ ہو لیکن بلا شك کسی حد تك اس کی خامیوں کو دور کر سکتا ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ درست ہے کہ اس کام کے لئے وقت اور صبر و حوصلہ در کار ہے لیکن اس سلسلے میں جس قدر محنت کرے گا خود اس کے مفاد میں ہوگا _ کیونکہ اپنی شریك زندگی اور اپنے بچوں کی سرپرست کی تکمیل کرکے آخر عمر تك اس عمل کے ثمرات سے بہرہ مند ہوگا _
ایك اہم امر جس پر مرد کو توجہ دینی چاہئے وہ یہ ہے کہ اس کی نئي نویلی دلہن ایك مسلمان لڑکی ہے اور قاعدے سے اس کو دین اسلام کے احکام اور قوانین سے واقف ہونا چاہئے _ لیکن

252

اکثر لوگ اسلام کے شرعی مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں حتی کہ اسلام کی ابتدائي تعلیمات مثلاً نماز ، وضو ، غصل اور تیمم و غیرہ جیسے بنیادی احکامات سے بھی بعض لڑکیاں ناواقف ہوتی ہیں _ البتہ یہ ماں باپ کا فرض ہے کہ اپنی لڑکیوں کو اسلام کے احکام و قوانین سے روشناس کرائیں اور واجب احکام یاد کرائیں لیکن اب جبکہ انہوں نے اس سلسلے میں کوتاہی کی ہے اور سادہ لوح بے گناہ لڑکی کوتعلیم دیئےغیر شادی کے بندھن میں باندھ دیا ہے تو یہ اہم اور سنگین فریضہ شوہر پر عائد ہوتا ہے کہ اس دینی مسائل سے روشناس کرائے اور اسلام کے واجبات اور محرمات یعنی واجب اور حرام چیزوں کے بارے میں بتائے _ اس کی عقل و فہم کے مطابق اس کو اسلامی اخلاق و عقائد کی تعلیم دے _ اگر آپ خود اس کام کو انجام دے سکیں تو کیا کہنے _ اس کے علاوہ اہل علم سے مشورہ کرکے سودمند اور علمی و اخلاقی و دینی کتابیں اور رسالے مہیا کرکے اسے پڑھنے کی ترغیب دلایئے اسلامی دینی مسائل کی کتاب اس کو پڑھنے کو دیجئے _ ضرورت ہو تو ایك قابل اعتماد اور عالم و دیندار استاد کو اس کی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر کیجئے _
بہر حال بیوی کو اچھی باتوں کی طرف راغب کرنا اور منکرات سے روکنا ، اور اس کی رہنمائي کرنا شوہر کافرض ہے اگر اس نے اپنے اس فریضہ کو ادا کیا تو ایك دیندار، نیك و مہربان، خوش اخلاق اور دانا بیوی کی ہمراہی میں زندگی بسر کرے گا اور اخروی ثواب کے علاوہ اس دنیا میں ہی کامیابی سے ہمکنار ہوگا اور ار اپنے اس فریضہ کی انجام دہی میں کوتاہی کی تو اس دنیا میں ایك ضعیف الایمان اور لا علم بیوی کا ساتھ رہے گا جو دینی و اخلاقی اصولوں سے بے بہرہ ہوگی اور قیامت میں بھی خداوند قہار اس سلسلے میں بازپرس کرے گا ، خداوند بزرگ و برتر قرآن مجید میں فرماتا ہے :
اے ایماندارو خود اپنے آپ کو اور اپنے خاندان والوں کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھرہوں گے _ (268)
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں کہ جس وقت مذکورہ آیت نازل ہوئي اس کو سن کر ایك مسلمان

253

رونے لگا اور بولامیں خود اپنے نفس کو آگ سے محفوفارکھنے سے عاجز ہوں چہ جائیکہ اس پرمجھے یہ ذمہ داری سونپی گئي ہے کہ اپنے خاندان والوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ_ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: اسی قدر کافی ہے کہ جن کاموں کو تم انجام دیتے ہو اسی کو کرنے کو ان سے کہواور خودجن کاموں کوتمہیں چاہئے ترك کرو ان سے انھیں روکتے رہو_ (269)
پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: مرد کو خاندان کا سرپرست مانا گیا ہے _ ہر سرپرست کے ذمہ اپنے ماتحتوں کی نسبت ذمہ داری ہوتی ہے _ (270)
رسول خدا صلی اللہ علیہ و الہ و سلم نے عورتوں کو یاددہانی کرائي ہے کہ قبل اس کے کہ وہ (شوہر) تمہیں برے کام کرنے پر مجبور کریں تم انھیں نیك کام کرنے کی ترغیب دلاؤ_ (271)

بچوں کی پیدائشے
ایك چیز جو کبھی کبھی میاں بیوی کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے وہ ہے بچہ کی پیدائشے یہ اختلاف کبھی اس موضوع پر ہوتا ہے کہ بیوی بچہ چاہتی ہے اور شوہر بطور کلی اس کا مخالف ہوتا ہے یا کبھی اس کے برعکس ہوتا ہے _ یہ اختلاف کبھی اس قدر شدت اختیار گرجاتا ہے کہ ضداورکشمکش کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور اس کا خاتمہ ہوتا ہے طلاق پر_
... نام کی ایك خاتون نے خاندان کی حمیات کرنے والی عدالت میں کہا کہ : میں نے 27 سال کی عمر میں اپنی پسند سے یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ایك مرد سے جو کہ ایران کی ایك یونیورسٹی میں استاد ہے شادی کی _ اور میں بہت خوش و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خرم تھی _ لیکن میرا شوہر بچہ پیدا کرنے کا سخت مخالف ہے _ اس کی اس بات نے مجھے سخت مضطرب اور پریشان کردیا ہے _ اصولی طور پر جبکہ ہم دونوں صحیح و سالم ہیں اوربچہ پیدا کرسکتے ہیں _ روپیہ پیسہ کی بھی ہمارے پاس کمی نہیں ہے غرضکہ ہر لحاظ سے ہم اس قابل ہیں کہ کم سے کم دو بچوں کی پرورش آسانی سے کرسکتے ہیں _ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میرا شوہر بچے کی پیدائشے کی اس قدر شدت سے مخالفت کیوں کرتا ہے _ حالانکہ اسے بچے

بری نہیں لگتے اپنی بہن اور دوستوں کے بچوں کو اس قدر والہا نہ طریقے سے پیار کرتا ہے کہ جو اسے دیکھے سمجھے گا بیچارہ بچوں کا بھوکا ہے _ اب میری عمر 20 سال ہوگئي ہے اور دنیا کی ہر عورت ماں بننے کی آرزومند ہوتی ہے _ میرا شوہر میری آرزو سے واقف ہے مگر اس کے باوجود کہتا ہے بچہ ہمارے درمیان مزاحم ہوگا اور ہماری پریشانی کا باعث بنے گا _ مختصر یہ کہ اس قسم کے غیر منطقی دلائل پیش کرتا ہے " _

اس خاتون نے اتنا کہہ کر بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں پر قابو پایا مگر ظاہر ہوتا تھا کہ اس کواس بات کا بے حد شدید صدمہ ہے اور یہ بات ان کے درمیان اس حد تك اختلاف کا سبب بن گئي ہے کہ دونوں علیحدہ ہونے پر راضی ہوگئے ہیں تا کہ وہ خاتون دوسری شادی کرکے اپنی ماں بننے کی آرزو کی تکمیل کرسکے اورڈاکٹر صاحب اپنی علمی تحقیقات انجام دیتے رہیں _ (272)

بچے کی خواہش ہر انسان بلکہ ہر حیوان کی ایك فطری آرزو ہے _ بچے کا وجود ، انسان کی شادی شدہ زندگی کا بہترین ثمرہ اور بہترین یادگار شمارکیا جاتا ہے _ اگر انسان صاحب اولاد ہو تو اسکی موت سے اس کی زندگی کی یادیں ختم نہیں ہوجاتیں بلکہ گویا اس کی عمر بہت طویل ہوجاتی ہے _

لا ولد انسان اپنے آپ کو بے وارث اورتنہا محسوس کرتا ہے اوریہ احساس بڑھاپے میں شدیدتر جاتا ہے _ بچے کا وجود خاندانی زندگی کو گرم اور پر لطف بناتا ہے جس گھر میں بچہ نہ ہو اس گھر میں ویرانی برستی ہے _ جوش وولولہ کا نام ونشان تك نہیں ہوتا _ بے اولاد جوڑوں کو ہمیشہ رشتہ ازدواج منقطع ہوجانے کاخطرہ لاحق رہتا ہے _

امام صادق (ع) فرماتے ہیں : شائستہ اولاد، انسان کی سعادت کا باعث بنتی ہے _ (273)

پیغمبر اسلام (ص) فرماتے ہیں : زیادہ اولاد پیدا کرو تا کہ قیامت کے روز، تمہارے وسیلے سے تمام امتوں فخر کروں _ (274)

جی ہاں اولاد سے محبت ایك فطری امر ہے لیکن بعض انسان آئین فطرت سے منحرف ہو کر ایك قسم کی بیماری میں مبتلا ہوجاتے ہیں _ کبھی فقر و تنگدستی کا بہانہ کرتے ہیں _ حالانکہ روزی کی ضمانت خدانے لی ہے اور کسی نہ کسی ذریعہ سے روزی پہونچاتا ہے _ بکربن صالح کہتے ہیں: حضرت ابوالحسن (ع) کو میں نے لکھا کہ پانچ سال سے بچہ پیدا کرنے سے گریز کررہاہوں کیونکہ میری بیوی راضی نہیں کہتی ہے چونکہ ہم تہی دست ہیں اس لئے بچہ کی پرورش کرنا مشکل ہے _ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

حضرت نہ مجھ کو لکھا کہ بچے کی پیدایش سے مانع نہ ہو کیونکہ خدا روزی پہونچانے والا سے _(275)

حتی کہ کبھی خدا بچہ کے وجود کی برکت سے ماں باپ کی روزی میں اضافہ کرتا ہے _ بہت سے لوگ ہیں جو بچوں کی پیدائشے سے قبل پریشانی اور تنگدستی میں مبتلا تھے مگر بعد میں خوشحال ہوگئے _ بعض لوگ بچے کے وجود کو آزادی میں رکاوٹ اور مزاحمت سمجھتے ہینحالانکہ بچہ نہ صرف یہ کہ مزاحم نہیں ہوتا بلکہ ماں باپ کے لئے تفریح اور دل بہلانے کا بہترین وسیلہ ہوتا ہے _

یہ صحیح ہے کہ بچے کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں بہت زحمتیں اٹھاتی پڑتی ہیں لیکن چونکہ یہ ایك فطری عمل ہے اس لئے اس کو برداشت کرنا مشکل نہیں ہے بلکہ منفعت بخش ہوتا ہے _ حقیقتاً وہ جوڑے کس قدر خود غرض ، ضدی اور کوتاہ فکرہوتے ہیں جن کے درمیان بچہ پیدا کرنے کا مسئلہ باہمی نزاع کا سبب بن جاتا ہے اور اس کی خاطر ازدواجی زندگی کے مقدس بندھن کو توڑ ڈالتے ہیں _

کیا ایك مرد ہ وہ بھی ایك دانشور کو یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ بچہ پیدا کرنے کی ، جوکہ ہر ماں باپ کی ایك فطری آرزو ہوتی ہے ، مخالفت کرے اور اس بات پر اسے اس قدر شدید اصرار ہوکہ شادی شدہ زندگی کی بنیادوں کو درہم برہم کرنے پر تیار ہوجائے _ کچھ لوگوں کے یہاں بچہ کی پیدائشے کے مسئلہ پر اختلاف نہیں ہوتا لیکن دیر یا جلدی کے مسئلہ پر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اختلاف ہوتا ہے _

256

بیوی یا میاں کوئي ایك کہتا ہے کہ جوانی کے دور کو خوشی اور آزادی و بے فکری کے ساتھ گزارنا چاہئے _ بچے کا وجود آزادی میں مانع ہوتا ہے _ جوانی کے ایام میں بچے کی پیدائشے سے گریز کرنا چاہئے البتہ آخر عمر میں ایك دوبچے ہوجائیں تو کوئي بات نہیں _ لیکن ان میں سے دوسرے کو اس بات سے اختلاف ہوتا ہے اوریہی اختلاف لڑائي جھگڑے اور کشمکش کا باعث اور کبھی کبھی علیحدگی و طلاق کا سبب بن جاتا ہے _ ایك بات کی یادآوری ضروری معلوم ہوتی ہے کہ اگر انسان اولاد چاہتا ہے تو بچے جتے جلدی ہوجائیں اتنا ہی بہتر ہے کیونکہ جوانی کے دور کی اولاد ، بڑھاپے کے دور کے اولاد س کئي لحاظ سے بہتر ہوتی ہے _ اول تو یہ کہ ایسے بچے عموماً زیادہ تندرست و توانا ہوتے ہیں دوسرے چونکہ زیادہ مدت تك ماں باپ کے ساتھ رہنے کا موقع ملتا ہے اس لئے ان کی تعلیم و تربیت زیادہ بہتر طریقے سے ہوسکتی ہے _ اس کے برخلاف بڑھا پے کی اولاد عموماً تعلیم و تربیت سے بالکل محروم ہوجاتی ہے اور ماں باپ کی موت یا ان کے معذور ہوجانے کے باعث اکثر بدبخت اور دوسروں کے دست نگر ہوجاتے ہیں _

تیسرے یہ کہ جوانی میں پیدا ہونے والے بچے، جب تك ان کے ماں باپ بوڑھے اورریٹائر ہوں ، ایك مقام و منصب حاصل کرلیتے ہیں _ اس طرح بڑھاپے اور ناتوانی کے زمانے میں ماں باپ اپنی اولاد کی مدد سے بہرہ مند ہوسکتے ہیں بہرحال اس بات میں کوئي شك نہیں کہ جوانی میں اولاد کی پیدائشے ، بڑھاپے کے دورسے بہتر ہے _ لیکن یہ بات اس قدر بھی اہم نہیں ہے کہ اس کے باعث باہمی لڑائي جھگڑے اور طلاق کی نوبت آجائے _ بہتر ہے کہ کوئي ایك جھك جائے اور جھگڑے کو رفع کرے _ کبھی بچوں کی تعداد کے مسئلہ پر اختلاف ہوتا ہے مثلاً مرد زیادہ بچے چاہتا ہے لیکن بیوی اس کی مخالفت کرتی ہے یا اس کے برعکس _

ایك عورت ایسی حالت میں کو دو بچوں کو گود میں لئے ہوئے تھی کہتی ہے:

شادی کے بعد چار سال کے اندر دو لڑکیاں ہوئیں لیکن چونکہ میرے شوہر کوبیٹے

257

کی خواہش تھی اس لئے پھر حاملہ ہوگئي _ لیکن اس بار بھی میرے شوہر کی خواہش کے برخلاف لڑکی پیدا ہوگئي اور اب میری تین بیٹیاں ہوگئي ہیں _ میرا شوہر ایك بینك میں کام کرتا ہے اس کی آمدنی بس ہم دو میاں بیوی اور تین بچوں کے گزارے بھر کے لئے ہے _ ایك مدت سے اس بات پر مصر ہے کہ بچوں کی پیدائشے کا سلسلہ جاری رہے تا کہ شاید کبھی ایك بیٹا پیدا ہوجائے _ میں اس کی محتمل نہیں ہوسکتی کیونکہ ایك تیسرے درجے کے طبقے سے تعلق رکھنے والے خاندان کے لئے کہ جس کی آمدنی نہایت معمولی ہے زیادہ اولاد ماں باپ کے لئے پریشانی کا باعث بن جاتی ہے _ بارہا میں نے اس سےکہا کہ لڑکی لڑکے میں کوئي فرق نہیں مگر وہ سنتا ہی نہیں مجھے خطرہ ہے کہ کہیں پھرلڑکی نہ ہوجائے تو اس وقت میرا شوہر لڑکے کا بہانہ کرکے پانچویں بچے کی فکر کرے گا اس بات سے مجھ اختلاف ہے اور یہی مسئلہ ہمیں عدالت میں لانے کاباعث بناہے _ (276)

یہاں اس بات کی یاددہانی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ زیادہ بچوں کے اخراجات پورے کرنا اور ان کی تعلیم و تربیت بہت دشوار کام ہے _ اور وہ بھی اس زمانے میں کم آمدنی والے افراد کیلئے بہترہے کہ میاں بیوی ہٹ دھرمی چھوڑکر اپنے مالی امکانات اوراپنے حالات کو مد نظر رکھ کر اولاد کی تعداد کے بارے میں اتفاق رائے کریں _ ضد اورہٹ دھرمی کوئي اچھی بات نہیں ہے _ میاں بیوی کو عقل و تدبر سے کام لینا چاہئے اور اپنی مشکلات کو آپس میں مل کر طے کرلینا چاہئے اگر ان میں سے کوئي ایك ضدپر اڑاہوا ہے اور دوسرا مفاہمت کرے تو لڑائي جھگڑے اور علیحدگی کی نوبت نہیں آئے گی _

در اصل یہ موضوع اتنا اہم نہیں ہے _ کثیر الاولاد اورکم بچے والے خاندان بہت سے ہوتے ہیں _ لہذا صرف اس بات کی خاطر میاں بیوی آپس میں لڑیں جھگڑیں اور شادی کے مقدس بندھن کو توڑڈالیں یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں اور نہ ہی کسی کے مفاد میں ہے _

کبھی لڑکے اور لڑکے کے موضوع پر اختلاف ہوتا ہے _ میاں بیوی دونوں ہی زیادہ تر

258

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لڑکے کو لڑکی پرترجیح دیتے ہیں اورلڑکی کی پیدائشے سے انھیں خوشی نہیں ہوتی _ اگر لڑکی ہوجاتی ہے تو چونکہ کوئي چارہ نہیں بیوی تو خاموشی رہتی ہے لیکن اکثر مرد ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں _
البتہ مختلف قسم کے مرد ہوتے ہیں بعض مرد دل میں رنجیدہ ہوتے ہیں لیکن خودداری سے کام لیتے ہیں اور اپنے شدید رد عمل کا اظہار نہیں کرتے فقط ملال ظاہر کرتے ہیں اور ان کامنہ لٹك جاتا ہے وضع حمل کے زمانے نے میں اپنی بیوی پر پوری توجہ نہیں دیتے _ کچھ دنوں تك رنجیدہ رہتے ہیں _ بعض لوگ اپنے شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہیں _ اپنی بے گناہ بیوی سے لڑتے ہیں مختلف بہانے کرکے غصہ کرتے ہیں _ بعض توحد سے تجاوز کرجاتے ہیں _ بیوی کو مارتے پیٹتے ہیں اور طلاق دینے پر بھی آمادہ ہوجاتے ہیں _
ایك عورت نے عدالت میں بتایا : سواسال قبل میری شادی ہوئي تھی چھ ماہ بعد میں حاملہ ہوگئي _ میرا شوہر کہا کرتا تھا کہ مجھے بیٹا چاہئے _ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ میرے پیٹ میں ایك کے بجائے دو یا تین بچے ہیں _
چند روز قبل اسپتال میں میری دو جڑوال لڑکیاں پید اہوئیں _ جب نرس نے مجھے دو جڑوال لڑکیوں کی خبر سنائي تو میں خوشی سے پھولی نہیں سمار ہی تھی _ جب میرا شوہر مجھے دیکھنے آیا اور اسے دو لڑکیوں کی خبر سنائي تو وہ ناراض ہوگیا اور کچھ دیر بعد کوئي بہانہ کرکے کمرے سے باہر چلا گیا اور پھر واپس نہیں آیا _ رات کو جب میرا شوہر مجھے لینے آیا تو میں نے اس سے کہا کہ بچیوں کولے آؤ_ وہ پچھلے دروازے سے باہر نکل گیا اورشور مچانے اور غصہ کرنے لگا بولا " دو جڑوال لڑکیاں نہیں ہونی چاہئے تھیں_ ان بچیوں کو یہیں چھوڑ دو " میں بھی اپنے باپ کے گھر چلی آئي اور اب طلاق کی درخواست کرتی ہوں _ (277)
ایك خاتون ... نے عدالت میں اخبار اطلاعات کے رپورٹر کوبتایا: اپنی 21 سالہ شادی شدہ زندگی میں نے خون کے گھونٹ پی پی کر گزاری ہے _ پانچ بچوں کی پیدائشے کے بعد مجھے علیحدہ

259

ہونے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے _کیونکہ میرا شوہر ایك ایسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے جس میں صرف ایك خوبی ہو کہ وہ لڑکا پیدا کرسکے _ اس خاتون نے بڑے دکھ سے کہا میرا قصور صرف یہ ہے کہ میں نے لڑکیوں کو جنم دیا ہے _ میری پانچ لڑکیاں ہیں سب کی سب خوبصورت ، ذہن و عقلمند اور پڑھنے میں تیز ہیں _ اور کبھی اپنے باپ کے لئے پریشانی کا باعث نہیں بنیں _ جب خدا کی مرضی نہیں کہ مجھے ایك بیٹادے تو اس کے لئے میں کیا کروں؟ آج تك میرا شوہر مجھے سے یہ اصرار کرتا رہا ہے کہ میں اس ایك اور شادی کرنے کی اجازت دے دوں _ (278)
افسوس کہ یہ بری عادت جو بعض مردوں میں پائي جاتی ہے در اصل دور جاہلیت کی یادگار کے طور پر ہمارے درمیان آج بھی باقی ہے _ وہ دور جس میں مردوں کو عورت کے انسان ہونے میں شبہ تھا لڑکی کا باپ بن جانے سے حقارت و شرمندگی محسوس کرتے تھے بے گناہ لڑکیوں کو زندہ دفن کردیتے تھے _ قرآن مجید ان لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے _:
جس وقت ان میں سے کسی کو لڑکی پیداہونے کی خبر ملتی تو شرم کے مارے اس کا چہرہ سیاہ پڑجاتا اور خشم ناك ہوجاتا _ اور اس کی خبر کو سن کر اپنی قوم کے لوگوں کی نظروں سے چھپا چھپا پھر تا اور سوچتا کہ آیا خفت وخواری کے ساتھ اس کی حفاظت کرے یا اسے (زندہ ہي) زمین میں چھپادے _دیکھو یہ لوگ کس قدر بے انصافی سے کام لیتے ہیں _ (279)
لیکن اسلام ان غلط افکار کا مقابلہ کرتا ہے عورت و مرد کو یکساں اور برابر قرار دیتاہے _ پیغمبر اسلام "رحمة للعالمین" (ص) فرماتے ہیں : تمہاری بہترین اولاد لڑکیاں ہیں _ (280)
حضرت پیغمبر اکرم (ص) فرماتے ہیں : عورت کی خوش قدمی کی علامت ہے کہ اس کی پہلی اولاد لڑکی ہو _ (281)
حضرت رسول خدا (ص) ، یہ بھی فرماتے ہیں _ جو شخص تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے اس پر بہشت واجب ہوگئي _ (282)

260

اگر لڑکی خراب چیز ہوتی تو خداوند عالم اپنے پیغمبر (ص) کی نسل کو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ذریعہ قائم نہ کرتا _
جناب محترم آپ روشن خیال اور تہذیب یافتہ ہونے کا دعوی کرتے ہیں _ ان غلط افکار کو دور پھینکئے _ بیٹے اوربیٹی میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کیا فرق؟ دونوں ہی آپ کی اولاد اور اپنے ماں باپ کی یادگار ہوتے ہیں _ دونوں ہی انسان ہیں اور ترقی وتکامل کے قابل ہیں _ اگر لڑکی کی صحیح طریقے سے تعلیم و تربیت کی جائے تو وہ سماج کی ایك برجستہ فرد ہوسکتی ہے _ اور معاشرے میں قابل قدر خدمات انجام دے سکتی ہے اور اپنے والدین کی سربلندی و افتخار کا باعث بن سکتی ہے _ بلکہ بیٹی کئي لحاظ سے بیٹے سے برتر ہوتی ہے _ مثلاً
بیٹیاں ، اپنے والدین کا زیادہ خیال کرتی ہیں _ بعض لڑکے جب بڑے ہوجاتے ہیں اور آزاد ہوجاتے ہیں تو اپنے والدین پر زیادہ توجہ نہیں دیتے _ اگر ان کو آزار نہیں پہونچاتے تو اپنے وجود سے کوئي خاص فائدہ بھی نہیں پہونچاتے _ لیکن لڑکی ہر حال میں اپنے والدین کی نسبت ہمدرد اور مہربان ہوتی ہے خصوصاً اگر والدین بیٹے بیٹی میں فرق نہ کریں اور بیٹیوں کے حقوق پائمال نہ کریں تو ہمیشہ اپنی بیٹیوں کی نظروں میں محترم و محبوب رہتے ہیں _
اقتصادی لحاظ سے بھی بیٹی ، بیٹے کے مقابلے میں کم خرچ ہوتی ہے _ ماں باپ کے پاس رہنے کا وقفہ کا نسبتاً کم ہوتا ہے _ بڑے ہوتے ہی ایك مختصر جہیز لے کر شوہر کے گھر چلی جاتی ہے _ اس کے بعدماں باپ اس کے فرض سے سبکدوش ہوجاتے ہیں لیکن بیٹا زیادہ مدت تك بلکہ آخر عمر تك ماں باپ کے سرپربار ہوتا ہے _ اس کی تعلیم کا خرچ اٹھانا ، پھر اس کے لئے مناسب کام تلاش کرنا _ اس کی شادی کرنا، شادی کے اخراجات اٹھانا ، اس کے بعد جب ضرورت ہوئي والدین کے سرپر آپڑا _
اگر والدین بیٹے بیٹی میں فرق نہ کریں اوراپنے داماد کے ساتھ اچھا سلوك کریں اور اپنے بیٹے جیسی محبت کریں اور اس کی مشکلات اور پریشانیوں میں اس کی مدد کریں تو اکثر داماد بیٹے سے

261

زیادہ محبت کرنے والے ہوتے ہیں _
اصولی طور پر بیٹی کی پیدائشے میں آخر بیوی کا کیا قصور ہے جو شوہر اس پر اعتراض کرتے ہیں اس میں میاں بیوی دونوں ہی شریك ہیں _
ممکن ہے بیوی شوہر پر اعتراض کرے کہ لڑکی کیوں پیدا کی _ در حقیقت اس میں قصور وار کوئي بھی نہیں ہے بلکہ یہ چیز تو خدا کی مرضی و مصلحت پر منحصر ہوتی ہے _ وہ جس کو چاہتا ہے لڑکی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکا عطا کرتا ہے _ البتہ کچھ دانشوروں کا خیال ہے کہ لڑکے یا لڑکی کی پیدائشے حمل کے شروع کے دومہینوں میں ماں کی غذاکی نوعیت پر منحصر ہے ان کا کہنا ہے کہ غذا کے مخصوص پروگرام کے تحت حسب ودلخواہ اولاد پیدا کی جا سکتی ہے _
لہذا جن لوگوں کی شدید خواہش ہے کہ بیٹا پید اہو بہتر ہے کہ اس سلسلے میں اس فن کے ماہر ین سے مشورہ کریں اور بلا سبب اپنی اور اپنی بیوی کی پریشانی اور ناراضگی کے اسباب فراہم نہ کریں _ ایك عقلمند اور روشن خیال انسان بیٹی کی پیدائشے کی خبر سن کر نہ صرف یہ کہ رنجیدہ نہیں ہوتا بلکہ خوشی و شادمانی کا اظہار کرتاہے _ اس خیال سے کہ دوسرے اور اس کی بیوی یہ نہ سوچیں کہ بیٹی کی پیدائشے پر اسے افسوس ہے ، معمول سے کچھ زیادہ ہی خوشی ظاہر کرتا ہے _ بیوی کی نسبت زیادہ نوازش ومحبت سے پیش آتا ہے اور امکان میں ہوتو اس کوتحفہ پیش کرتا ہے _ اپنی نومولود بچی کی ولادت پر جشن مناتا ہے _ اگر بیوی بیٹی کی پیدائشے سے رنجیدہ ہے تو اس کو تسلی دیتا ہے اور دلیل و ثبوت کے ذریعہ واضح کرتا ہے کہ بیٹے اور بیٹی میں کوئي فرق نہیں _ خود بھی کبھی بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح نہیں دیتا او راس طرح عہد جاہلیت کے فرسودہ اور فضول خیالات سے مقابلہ کرتا ہے _
ایک شخص رسول خدا (ص) کے پاس بیٹھا تھا کہ اس کوبیٹي کي پیداکش کي خبر ملي - یہ خبر سن کر اس کے چھرھے کارنگ متغیر ھوگیا - پیغمبر اکرم (ص) نے پوچھا - تمھارے چھرے کي رنگت کیوں بدل بدل گئي ؟ عرض کیا جب میں گھر سے چلاتھا اس دقت سیري بیوئي و ضع خمل کمي حالت بس تھي اب

262

مجھے اطلاع ملی ہے کہ لڑکی پیدا ہوئي ہے _ رسول خدا (ص) نے فرمایا : زمین اس کو جگہ دے گی اور آسمان اس کے سرپر سایہ کرے گا _ اور خداوند عالم اس کو روزی عطاکرے گا _ وہ پھول کی مانند ہے کہ جس کے وجود سے تم کو فائدہ ہوگا _ (283)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زمانہ حمل اورزچگي

زمانہ حمل بہت حساس اورسرنوشت ساز دور ہوتا ہے _ ماں کی غذا اور اس کی جسمانی حرکات و نفسیاتی حالات خود اس کے مستقبل پر اور اس کے رحم میں پرورش پانے والے بچے ، دونوں پر بہت زیادہ اثر ڈالتے ہیں _
بچے کی سلامتی یابیماری ، طاقت یاکمزوري، خوبصورتی یا بد صورتی ، خوش اخلاقی یا بداخلاقی اور کسی حد تك ذہانت و عقلمندی اسی زمانے میں جبلکہ وہ رحم مادر میں ہوتا ہے تشکیل پاتی ہے _
ایك دانشور لکھتا ہے : بچے کے والدین کے ہاتھ میں ہے کہ اس کی اچھی طرح نشو و نما کریں یا خراب اور غمگین گوشہ میں اس کی پرورش کریں _ یہ امر مسلم ہے کہ مذکورہ دوسری جگہ انسانی روح کے رہنے کے لائق نہیں ہوتی اس لئے انسانیت کے مقابلہ میں ماں باپ کے کندھوں پر بہت بھاری ذمہ داری رکھی گئي ہے _ (284)
لہذا زمانہ حمل کو ایك عام زمانہ نہیں سمجھنا چاہئے _ اور اس کی طرف سے بے توجہی برتنی چاہئے بلکہ دوران حمل کی ابتدا سے ہی ماں باپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوجاتی ہے کہ اگر ذرا بھی غفلت برتی تو شدید اً اور ناقابل تلافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے _ یہاں پر چند باتوں کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے _
1_ غذائي پروگرام : جو بچہ ماں کے رحم میں پرورش پاتا ہے وہ ماں کے خون سے غذا حاصلہ کرتا ہے اور نشو ونما پاتا ہے _ اس بناء پر ماں کی غذا ، اتنی مکمل اور بھر پور ہونی چاہئے کہ خود اپنی غذائي ضروریات کو پورا کرے اور صحیح و سالم زندگی گزارے اور دوسری طرف بچے کے جسم و جان

کی پرورش کے لئے جن غذائي مواد کی ضرورت ہوتی ہے وہ اسے فراہم ہوسکے تا کہ اچھی طرح صحت و سلامتی کی ساتھ نشو و نما پا سکے ، لہذا ایك حاملہ عورت کا غذائي پروگرام بہت مناسب اور ممکن ہونا چاہئے _ کیونکہ بعض غذائي مواد مثلاً مختلف وٹامن ، معدنی مواد، پروٹین ، چربی ، شکر اور نشاستہ و غیرہ کی کمی یا فقدان سے ماں اور بچے (جو کہ ماں کے خون سے غذا حاصل کرتا ہے) دونوں ہی کی صحت و سلامتی کو خطرہ لاحق ہوتا ہے _
امام صادق (ع) سے ایك حدیث منقول ہے کہ "مال جو کچھ کھاتی ہے اور پیتی ہے ، ماں کے رحم میں موجود بچے کی غذا اسی سے بنتی ہے _ (285)
یہاں پر ایك اور مشکل بھی پیش آتی ہے _ بعض خواتین کا حمل کے پورے زمانے میں یا کچھ مدت تك عام مزاج نہیں رہتا بلکہ بعض کھانوں سے انھیں نفرت ہوجاتی ہے یا کم خوراك ہوجاتی ہیں جبکہ اس زمانے میں انھیں زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے جن غذائي چیزوں سے انھیں رغبت ہواور وہ مختلف غذائي مواد سے بھرپور بھی ہوں اور ان کا حجم بھی ہو ان کے لئے مہیا کی جائیں _ اس قسم کے غذائي پروگرام کی تنظیم کرنا دشوار کام ہے بالخصوص ان افراد ك ےلئے جن کی آمدنی کم ہو اور حفظان صحت او رغذاؤں کی خاصیت سے پوری طرح آگاہ نہ ہوں _ یہاں پر بچے کے باپ کے اوپر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے _ اس کو چاہئے اپنے امکان بھر کوشش کرے اوراپنی حاملہ بیوی اور بچے کے لئے جو کہ ابھی رحم مادر میں پرورش پارہا ہے ، مناسب اور طاقت و توانائي سے بھر پور غذائیں مہیا کرے _ اگر اس نے عظیم ذمہ داری سے کوتاہی کی تو اس کی بیوی اور بچے دونوں کی صحت و سلامتی کو نقصان پہونچے گا _ اس دنیا میں بھی اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور آخرت میں بھی خدا کے عتاب کا نشانہ بننا پڑے گا _
2_ ذہنی سکون : ایام حمل کے دوران عورت کو مکمل ذہنی سکون و آرام کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے زندگی سے بھر پور اور خوش و خرم رہنا چاہئے _ کیونکہ جسمانی آرام اور ذہني

سکون اور خوشی ومسرت خو د اس کی صحت و سلامتی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور اس کے شکم میں پرورش پانے والے بچے کے جسم اورنفسیات پر بھی اس کا بہت اثر پڑتا ہے _ خوشی و سکون کا ماحول فراہم کرنا بھی شوہر کی ذمہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

داری ہے شوہر کو چاہئے ہمیشہ اپنی محبتوں اور نوازشوں اور دلجوئیوں سے اپنی بیوی کے دل کو گرم اورخوش ومطمئن رکھے لیکن حمل کے زمانے میں اس میں اور اضافہ کردینا چاہئے _ شوہر کا سلوك ایسا ہونا چاہئے کہ اس کی بیوی اپنے وجود میں پیدا ہونے والے اس تغیر پر غرور و شادمانی محسوس کرے اور اپنے آپ پر فخر کرے کہ اس کی سرشت میں ایك اچھے اور سالم انسان کی پرورش کی ذمہ داری رکھی گئي ہے _ اور اسے اطمینان ہو کہ اس کا شوہر اپنے پورے وجود سے اسے چاہتا ہے اور اپنے ہونے والے بچے سے بھی دلچسی رکھتا ہے _

3_ شدید حرکات سے پرہیز کرنا چاہئے : حمل کے زمانے میں عورت کو آرام کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے دشوار اور بھاری کاموں سے پرہیز کرنا چاہئے _ بھاری چیزیں اٹھانا، تیزتیز چلنا ، اچھلنا ، کودنا خود اس کے اور بچے کے لئے نہایت مضر اور نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے _ حاملہ عورتوں کو اس بات کو پورا دھیان رکھنا چاہئے _ شوہروں کا بھی فرض ہے کہ اپنے بیویوں کو بھاری چیزیں نہ اٹھانے دیں اور بھاری کام نہ کرنے دیں بلکہ بھاری کام خود انجام دیں _

4_ زمانہ حمل میں بعض خواتین وضع حمل کے مراحل سے بہت زیادہ خوفزدہ رہتی ہیں _ خصوصاً جن خواتین کا پہلا بچہ ہو یا جن کے بچے غیر فطری طریقے سے پیدا ہوتے ہوں _اس سلسلے میں بھی شوہر کو اپنی بیوی کی مدد کرنی چاہئے اسے تسلی دے ہمت بندھائے _ _اور بتائے کہ اگر اپنی صحت و تندرسی کا خیال رکھا تو بچے کی پیدائشے میں کوئي مشکل نہ ہوگی یہ ایك فطری عمل ہے جس سے تمام عورتوں کو گزرنا پڑتا ہے اور اس کو برداشت کرنا بہت مشکل نہیں ہے اس تکلیف بصورت بچہ عطا فرمائے گا جو ہمارے لئے افتخار کا باعث ہوگا _ اور اپني

ہر طرح کی مدد کا وعد کرے _ و غیرہ

5_ بچے کی پیدائشے کا مرحلہ سخت ہوتا ہے _ حاملہ عورتیں احتمالی خطرات و نتائج سے خوفزدہ ہوتی ہیں _ وضع حمل کے بعد بھی ضعف و کمزوری باقی رہتی ہے _ بچے کی پیدائشے کے سلسلے میں عورت کو نو ماہ حمل کی زحمت ، پھر بچے کو جنم دینے کے سخت اور صبر آزما مرحلے سے گزرنا پڑتا ہے اوردودھ پلانا ہوتا ہے _ لیکن بچے کو وجود میں لانے میں شوہر پوری طرح دخیل رہتا ہے _ در حقیقت بچہ ماں باپ دونوں کے اشتراك سے وجود میں آتا ہے _ اگر چہ اس نئے وجود کا مرکز ماں کا رحم ہوتا ہے _ لہذا شوہر کا اخلاقی ، انسانی اور اسلامی لحاظ سے یہ فریضہ ہے کہ زچگی کے سخت مراحل سے گزرنے میں اپنی بیوی کی دلجوئي کرے _ اور پوری کوشش کرے کہ یہ مرحلہ آسانی سے انجام پاجائے _ اگر ڈاکٹر ، دوا اور اسپتال لے جانے کی ضرورت ہو تو اس سے دریغ نہ کرے _ اظہار محبت کے ذریعہ بیوی کی ہمت بنڈھائے _ جب بیوی اسپتال میں ہو تو برابر اس کی احوال پرسی کرتا رہے _ برابر اس کے پاس جائے بچے کی پیدائشے کے بعد ممکن ہو تو فوراً اس کے پاس جائے _ جب بیوی و بچہ اسپتال سے گھر آئیں تو بہتر ہے کہ خود ساتھ رہے _ اور گھر میں اس کے آرام کے سامان مہیا کرے _ کمزوری کے زمانے میں اسے بھاری کام نہ کرنے دے _ کوشش کرے کہ اس کے لئے مقوی غذاؤں کا انتظام رہے تا کہ وہ اپنی کھوئي ہوئي طاقت کو پھر سے محال کرلے اور صحت و سلامتی کے ساتھ اپنے کاموں او رنوزاد کی پرورش میں مشغول ہوجائے _

مرد اگر اس طرح سے اپنے اخلاقی و اسلامی فریضہ کو پورا کرے گا تو خدا اسے اجر عطا فرمائیگا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں بہترین مرد وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوك کرے _ اور میں تم سب کی بہ نسبت اپنی بیویوں سے سب سے اچھا سلوك کرنیوالا ہوں _ (286)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : خدا اس شخص پر رحمت نازل کرتا ہے جو

اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان اچھا رابط قائم رکھتا ہے کیونکہ خداوند عالم نے مرد کو اختیار دیا ہے اور اس کو سرپرست بنایا ہے _ (287)

مرد اپنے اچھے طرز سلوك سے اپنے خاندان کے مرکز کو اور زیادہ پر خلوص اور گرم بنا کر ازدواجی زندگی کو مزید مستحکم و پائیدار بنا سکتا ہے _ ایسے مرد کی بیوی بھی اپنے مہربان شوہر کی نوازش محبتوں اور زحمتوں کا جواب بھی محبت سے دے گی اور نہایت ذوق و شوق اور دلچسپی کے ساتھ زندگی کے کاموں میں مشغول رہے گی _

بچہ کی پرورش میں بیوی کی مدد کیجئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بچے ، میاں بیوی کی مشترکہ ازدواجی زندگی کا ثمرہ ہوتے ہیں _ بچے کی پیدائشے میں دونوں برابر کے حصہ دار ہوتے ہیں ان کے نفع و نقصان میں دنوں شریك ہوتے ہیں _ لہذا بچے کی پرورش و نگہداشت بھی میاں بیوی کا مشرتکہ فریضہ ہے نہ کہ فقط بیوی کا یہ صحیح ہے کہ مائیں نہایت محبت و رغبیت کے ساتھ اپنے بچے کی پرورش کرتی ہیں اور بچے کے تمام کام نہلانا دھلانا ، دودھ پلانا و غیرہ نہایت دلچسپی اور توجہ کے ساتھ انجام دیتی ہیں _ بچے کی دیکھ بھال اور پرورش مینہر قسم کی تکلیف و زحمت برداشت کرتی ہیں _ بچہ بیمار یا بے چین ہو تو ساری رات جاگ کر گزاردیتی ہیں اس کے رونے چیخنے چلاّنے کو برداشت کرتی ہیں لیکن شوہروں کو بھی چاہئے کہ اپنی بیوی کے ایثار اور زحمات کو معمولی نہ سمجھیں اور یہ نہ کہیں کہ بچہ کی پرورش کرنا عورت کا کام ہے میری اس سلسلے میں کوئي ذمہ داری نہیں _ یا جب بچہ بے چین ہو اور رورہا ہو تو بچہ کو ماں کے پاس چھوڑ کر خود دوسرے کمرے مینجا کر سوجائے _
برادر عزیز یہ بات بالکل درست نہیں _ یہ بچہ آپ دونوں کا ہے_ اس کی دیکھ بھال بھی آپ دونوں کا مشترکہ فریضہ ہے _ کیا آپ محبت و جذبات سے عاری ہیں ؟ کیا انصاف ہے کہ آپ خود تو ایك کونے میں جاکر آرام کریں اور بیچاری بیوی کو تنہا اس شور اور پریشانی سے

267

نپٹنے کے لئے چھوڑدیں؟ کیا زن داری اور خاندان سے محبت اسی کا نام ہے ؟ اگر آپ دن بھر کے کاموں سے تھك گئے ہیں تو آپ کی بیوی بھی تو سارے دن گھر کے کاموں مینمشغول رہی ہے اور تھکی ہاری ہے _ اگر آپ کو نیند آرہی ہے تو اس کو بھی نیند آرہی ہوگی _ اگر بچہ کے رونے اور چیخنے چلاّنے سے آپ کے اعصاب خستہ ہوجاتے ہیں تو بیچاری ماں بھی تو پریشان ہوجاتی ہے لیکن اس کے لئے سوائے برداشت کرنے کے اور کوئي چارہ ہی نہیں ہے _
برادر محترم انصاف ، ضمیر ، اسلامی اخلاق اور رفیق زندگی کا ساتھ نبھانے کا تقاضہ یہ ہے کہ ایسے حساس موقعوں پربچے کی نگہداشت میں اپنی بیوی کی مدد کریں یا تو دونوں مل کر بچے کو چی کرائیں اس کے بعد سوئیں _یا کچھ ویربچے کو آپ دیکھیں اور آپ کی بیوی سوجائے _ اور کچھ دیر بیوی بچے کو دیکھے اور آپ سوجائیں _ اگر آپ کی بیوی رات کو جاگنے کے سبب صبح کی نماز کے بعد آرام کرنا چاہے تو آپ اس سے اس بات کی توقع نہ کریں کہ ہرروز کی مانند وہ آپ کے لئے ناشتہ تیار کرے _ کیا ہرج ہے اگر آپ خود چائے اور ناشتہ تیار کرکے کھالیں اور بیوی کے لئے بھی تیار کرکے باہر جائیں _ جب سفر یا دعوت میں جائیں تو ضروری نہیں ہے کہ بیوی ہی سارے وقت بچے کو گود میں لئے رہے _ بلکہ آپ اس کام میں بھی اس سے تعاون کریں _ بطور مجموعی بچے کی دیکھ بھال اور پرورش میں آپ پوری طرح مدد کریں _ زن داری اوراسلامی اخلاقی اسی کانام ہے _ اور یہ چیز آپ کی زندگی کو خوشی و مسرت سے ہمکنارکرے گی _
البتہ بہنوں سے بھی اس سلسلے میں عرض ہے کہ شوہر بہت زیادہ توقعات نہ رکھیں کیونکہ کسب معاش اور ضروریات زندگی کو مہیا کرنے میں اسے گوناگون مشکلات اورزحمتوں کا سامنا پڑتا ہے اورانھیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ مرد کو گھر سے باہر طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور تھکاہارا آرام وسکون حاصل کرنے کی غرض سے گھر آتاہے لہذا یہ توقع نہ کریں کہ جب وہ گھر آئے تو کپڑے اتارکرفوراً بچے اور گھر کے کاموں میں مشغول ہوجائے _ اس سلسلے

268

میں ضرورت سے زیادہ اور عام حالات میں اسے سے مدد کی امید نہیں رکھنی چاہئے _

اختلافات کو حل کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ
خاندانی اختلافات کو دورکرنے میں جو چیز سب سے بڑی رکاوٹ بنتی ہے وہ خود بینی اور خودپسندی کی بیماری ہے_ افسوس بہت سے لوگ اس مہلك بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں _ اس مرض میں مبتلا انسان کی عقل پر پردے پڑجاتے ہیں _ ایسا انسان صرف اپنی خوبیوں کو دیکھتا ہے اورانھیں بہت بڑا تصور کرتا ہے لیکن اسے اپنے آپ میں کوئي بھی خامی یابرائي نظر نہیںآتی _ اس وقت اور بھی بدتر ہوتا ہے جب اس مرض میں مبتلا دو سرا شخص بھی مل جائے اور ایك دوسرے کی عیب جوئي کریں _
کہیں میاں بیوی دونوں اس مرض کا شکار ہوتے ہیں او رکہیں ان میں سے صرف ایك اس مرض میں مبتلا ہوتا ہے _ جہاں دونوں ہی اس بیماری گرفتار ہوں وہاں رات دن لڑائي جھگڑے اور تنقید کا سلسلہ جاری رہتا ہے _ دونوں ایك دوسرے کے عیبوں پر نظر رکھتے ہیں اور اسے بڑا کر کے پیش کرتے ہیں او رتنقید کرتے رہتے ہیں لیکن اپنے آپ کو ہر قسم کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عیوب ونقائص سے مبرا سمجھتے ہیں _ اگر میاں بیوی میں سے کوئي ایك اس مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دوسرے پر نکتہ چینی کرتا ہے لیکن خود کو بالکل پاك و بے عیب سمجھتا ہے _ جہاں پر میاں بیوی دونوں ہی اس مرض کا شکار ہوتے ہیں وہاں ان کی اصلاح بیحد دشوار کام ہے چونکہ خود کو بے عیب سمجھتے ہیں اور پند و نصیحت سننے کے روا دار نہیں ہوتے _ جب ریڈیو یا ٹیلی وین (1) سے خاندان سے متعلق نشر ہونے والے

1_ اسلامی جمہوریہ ایران کے ریڈیو اور ٹیلی وین سے خاندانوں کی اصلاح کے متعلق بے حد مفید اور کار آمد پرو گرام د لچسپ انداز میں نشر ہوتے ہیں _ سلسلہ وار ڈراموں ، تقریروں اور انٹر و یو و غیرہ کی شکل میں خاندانی مسائل اور ان کے حل پر روشنی ڈالی جاتی ہے _ کئي سال سے ایك مشہورعالم دین حجة الا سلام حسینی اخلاق در خانوادہ نامی پرو گرام ٹیلی وین سے بے حد دلچسپ اور دلنشین اور انداز میں پیش کرر ہے ہیں _ (مترجم)

269

پروگراموں کو سنتے ہیں اگر کسی ایسے عیب کے بارے میں بتایا جاتا ہے جو ان میں سے کسی ایك میں موجود ہوتا ہے تو اس کو نہایت توجہ سے سنتے ہیں اور فوراً دوسرے فریق کی طرف رخ کرکے بولنا شروع کردیتے ہیں لیکن اگر کسی ایسے عیب کا ذکر کیا جارہا ہو جو خود ان میں موجود ہو تو اس پر ذرا بھی غورنہیں کرتے اور اپنے آپ کو اس سے پاك و مبرا سمجھتے ہیں _ اخلاقی کتابیں خرید کرلاتے ہیں اور بیوی کودیتے ہیں کو لواسے پڑھواوراپنے فرائض پر عمل کرولیکن خود ان کتابوں کو پڑھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کیونکہ خود کو سو فیصد بے عیب سمجھتے ہیں _ بعض افراد میں خودپسندی اتنی زیادہ اوراتنی عمیق ہوتی ہے کہ انھیں اپنے اس مرض کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا _ ظاہر ہے ایسے خاندانوں کی اصلاح اور ان کی مشکلات کو حل کرنا نہایت دشوار بلکہ ناممکن ہوتا ہے _ وہ مجبور ہیں کہ یاتو ساری عمر اختلافات لڑائي جھگڑے اور رنج و مصیبت کے ساتھ زندگی گزاریں یا طلاق و علیحدگی اختیارکریں اور اس سے پیدا ہونے والے خراب نتائج کو برداشت کریں _ لہذا ان تمام خاندانوں سے جو کہ اس طرح کے اختلافات کا شکار ہیں استدعا کی جاتی ہے کہ خود بینی اور خودغرضی سے دستبردار ہوجائیں اور کم سے کم اس بات پر غور کریں کہ ممکن ہے ان کے اندر بھی کوئي عیب موجود ہو اوران کا بھی قصور ہو _ اور کسی مناسب موقع پر بغیر کسی تعصب اور خودخواہی کے ، دوامین اورعادل قاضیوں کی مانند مل کربیٹھیں اور اپنے اختلافات کے موضوع پر بات چیت کریں _ بغیر کسی تعصب کے اوراپنا دفاع کئے بغیر خوب غور سے ایك دوسرے کی بات سنیں _ ہر ایك اپنی اصلاح کی غرض سے ، کوئي بات چھپائے بغیر اپنے قصور اور غلطیوں کو نوٹ کرے _ اس کے بعد دونوں ارادہ کریں کہ اپنے عیوب کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں گے _ اگر واقعی اپنے اختلافات کو حل کرے اور آپس میں مفاہمت پیدا کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو اس طریقے سے اپنی مشکلات کا حل بخوبی تلاش کرسکتے ہیں اور اپنی گم گشتہ محبت اور صلح و صفائي کو پھر سے حاصل کرسکتے ہیں _

270

اگر اپنے مسائل باہمی تبادلہ خیالات کے ذریعہ حل کرنے میں دشواری محسوس کریں تو ثالث کے طور پر کسی تجربہ کار، خیرخواہ، مومن اور قابل اعتماد شخص سے مدد لے سکتے ہیں _ یہ شخص اگر اپنے عزیزوں میں سے ہو تو زیادہ اچھا ہے _ اس موقع پر اپنے حالات میں اصلاح کی غرض سے کوئي بات چھپائے بغیر، اختلافات پیدا کرنے والی تمام باتیں بے کم و کاست کو بتادیں _ اور اس سے کہیں کہ ان کے مسائل کا فیصلہ کرے _ اس ثالث کی باتوں کو خوب غور سے سنیں اگر کسی بات میں کوئي شك و شبہ ہو تو اس سے وضاحت سے پوچھیں _ اور اس کی بتائي ہوئي باتوں پر عمل کرنے کے ارادے سے انھیں نوٹ کرلیں _ اور تمام باتوں پر نہایت ایمانداری کے ساتھ عمل کریں اوراپنے خاندان کے کھوئے ہوئے سکون و چین کو پھر سے بحال کرلیں _ اگر چہ خودخواہی اور ضد کو چھوڑدینا اور اپنے خاندان کے کھوئے ہوئے سکون و چین کو پھر سے بحال کرلیں _ اگرچہ خودخواہی اور ضد کو چھوڑدینا اور کسی ثالت کی باتوں کو مان لیناآسان کام نہیں ہے _ لیکن ایك دانشمند انسان ، جو اپنے خاندان کے ثبات و بقا او رسکون و آرام کا خواہان ہوتا ہے ، اس کے لئے یہ کام چندان مشکل نہیں ، اس کے نتیجہ میں اس کے حاصلہ مفید نتائج سے بہرہ مند ہوسکتا ہے _

میاں بیوی کے ماں باپ یا قریبی رشتہ دار اگران کے اختلافات سے واقف ہوں تو انھیں چاہئے کسی کی بیجا حمایت کئے بغیر انھیں سلجھانے کی کوشش کریں _ بہتر ہے کہ خاموشی کے ساتھ اختلافات کومزید ہوا دیئےغیر نہایت غیر جانبداری کے ساتھ ، اختلافات کے موضوع کو ایك ایماندار، خیرخواہ اور تجربہ کارشخص کے سامنے پیش کریں اور اس سلسلے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں اس سے مدد لیں تا کہ خدا کی مدد سے ان کے اختلافات رفع ہوجائیں _
خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے : اگر میاں بیوی میں جدائي اور جھگڑا پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو ایك شخص کو مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایك شخص کو بیوی کے رشتہ داروں میں

271

سے منتخب کرو اگر یہ دونوں ثالث آپس میں میل کرادینا چاہیں گے تو خداوند عالم ان کے درمیان توافق پیدا کرے گا _ خدا بیشك تمام چیزوں سے واقف اور تما م رموز سے باخبر ہے _ (288)

طلاق

اگر چہ اسلام کی نظر میں طلاق ایك جائز اور شرعی امر ہے لیکن اسی کے ساتھ اسے بدترین اور نہایت ناپسندیدہ فعل قراردیا گیا ہے _ امام جعفرصادق (ع) فرماتے ہیں : شادی کیجئے لیکن طلاق نہ دیجئے کیونکہ طلاق واقع ہونے سے عرش خدا لرز جاتا ہے _ (289)
حضرت امام جعفر صادق (ع) یہ بھی فرماتے ہیں : خداوند عالم اس گھر کو دوست رکھتا ہے جہاں شادی انجام پائے اور اسے وہ گھر ناپسند ہے جہاں طلاق دی جائے _ خدا کے نزدیك سب سے زیادہ قابل نفرت اور ناپسندیدہ چیز طلاق ہے _ (290)
شادی کرنا ، جوتا اور موزہ خریدنا نہیں ہے کہ جب دل بھرگیا اٹھاکے پھینك دیا اوردوسرا جوتا خریدلیا _ شادی ایك مقدس انسانی عہد و پیمان اور معنوی ملن ہے _ دو اانسان باہم عہد و پیمان کرتے ہیں کہ آخر عمر تك ایك دوسرے کے یارومددگار اور مونس و غمخوار رہیں گے _ اسی مقدس عہد پر بھروسہ کرکے لڑکی اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر سینکڑوں آرزؤں کے ساتھ شوہر کے گھر میں قدم رکھتی ہے اور اپنی عفت و عصمت کو اس کے حوالے کردیتی ہے ، اسی ملکوتی عہد پر اعتماد کرکے مرد عقد و شادی اور ضروریات زندگی کو فراہم کرنے کے لئے بہت زیادہ خرچہ کرتا ہے _ اور شب و روز اپنے خاندان کے آرام و آسائشے کے لئے زحمت اٹھاتا ہے شادی کوئي ہوس بازی یا کھیل تماشہ نہیں ہے کہ مرد یا عورت کوئي معمولی بہانہ کرکے اس کو توڑ ڈالیں _ یہ درست ہے کہ طلاق کو جائز قراردیا گیا ہے لیکن اسلام کی مقدس شرع میں اسکی سختی سے ممانعت کی گئي ہے _ افسوس کہ اسلامی ممالك میں یہ گھناؤنی چیز اس قدر رائج ہوگئي ہے کہ اس نے خاندانوں کی بنیادوں کو متزلزل کرکے ازدواجی زندگی کے اعتماد کو سلب کرلیا ہے

272

طلاق جائز ہے لیکن بے حد ناگزیر مواقع کے علاوہ اس سے استفادہ نہیں کرنا چاہئے پیغمبر اسلام (ص) کا فرمان ہے کہ مجھ سے جبریل امین نے عورتوں کے بارے میں اس قدر تاکید کی ہے کہ میں سمجھتا ہوں سواے اس موقع کہ وہ زنا کی مرتکب ہوئي ہوں انھیں ہرگز طلاق نہیں دینی چاہئے _ (291)
ہمارے معاشرے میں جو طلاقیں انجام پاتی ہیں ان میں سے اکثر کے اسباب و علل بے بنیاد اور ناقابل توجہ ہوتے ہیں بلکہ اکثر بچگانہ بہانوں اور میاں بیوی کے ضد کے نتیجہ میں انجام پاتی ہیں _ اور نہایت چھوٹی چھوٹی اور غیر اہم باتوں کی خاطر شادی شدہ زندگی کا شیرازہ بکھر جاتاہے _ لیکن میاں یا بیوی اپنی نادانی اور خود غرضی سے ایك نہایت معمولی بات کو اس قدر بڑا بنادیتے ہیں کہ مفاہمت اور سمجھوتہ ناممکن بن جاتا ہے ذیل کے واقعات پر توجہ فرمایئے
ایك 24 سالہ خاتون ... اپنے شوہر سے فرمائشے کرتی ہے کہ اس کے ماں باپ کوشاندار دعوت دے _ چونکہ شوہر اس کی یہ فرمائشے پوری نہیں کرتا اس لئے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے _ (292)
ایك مرد اس سبب سے کہ اس کی بیوی کے یہاں لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں ، پانچ بچوں کے ہوتے ہوئے اس کو طلاق دے دیتا ہے _ (293)
ایك عورت اس بناء پر طلاق کاتقاضہ کرتی ہے کہ اس کا شوہر عارف قسم کا ہے اورزندگی میں دلچسپی نہیں لیتا _ (294)
ایك مرد ، ایك دولتمند خاتون سے شادی کرنا چاہتا ہے اس لئے اپنی بیوی کو طلاق دینے کی درخواست کرتا ہے _ (295)
ایك عورت اس وجہ سے کہ ا س کے شوہر نے اپنے کوٹ کی آستین میں روپیہ چھپا رکھا تھا ، علیحدگی کا مطالبہ کرتی ہے _ (296)
ایك شخص اپنی بیوی کو منحوس کہہ کر طلاق دیتا ہے کیونکہ شادی کے بعد اس کے باپ کا انتقال ہوگیا اور اس کے ماموں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کا دیوالیہ نکل گیا _(297)

273

اکثر طلاقیں اسی قسم کی معمولی اور غیر اہم باتوں کی بنیاد پر انجام پاتی ہیں _ اگر میاں بیوی انجام کار کے متعلق غور کریں تو اس منحوس چیز سے پرہیز کریں _

جو میاں بیوی علیحدہ ہونا چاہتے ہیں انھیں چاہئے جلد بازی سے ہرگز کام نہ لیں بہتر ہے کہ پہلے اس کے نتائج اور اپنے مستقبل کے بارے میں خوب غور و فکر کریں _ اس کے بعد فیصلہ کریں خاص طور پر ان دو باتوں کے متعلق اچھی طرح غور و فکر کرنا چاہئے _

1_ جو میاں بیوی علیحدہ ہونا چاہتے ہیں یقینا بعد میں دوسری شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں گے مرد سوچتا ہے کہ اس بیوی کو طلاق دے کر اپنی پسند کے مطابق دوسری عورت سے شادی کرلوں گا عورت بھی یہی سوچتی ہے کہ اس شوہر سے طلاق حاصل کرکے ایك آئیڈیل مرد سے شادی کرلوں گی لیکن ان میاں بیوی کو یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ علیحدہ ہونے کی صورت میں و ہ بدنامی کا شکار ہوجائیں گے _ ہوس باز، خود غرض اور بے وفا مشہور ہوجائیں گے _

مرد جس لڑکی کو شادی کا پیغام بھجواتے گا تحقیق کے بعد اس کے گھروالوں کو معلوم ہوجائے گا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور اس سبب سے اس کا کردار مشکوك ہوجائے گا _ وہ لوگ سوچیں گے کہ یا تو یہ آدمی اچھا نہیں ہے جس کے سبب اس کی بیوی نے طلاق لے لی یا اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وفادار نہیں ہے _

جو عورت اپنے شوہر سے طلاق لیتی ہے اس کو جاننا چاہئے کہ دوسری شادی میں اس کو بہت سی مشکلات پیش آئیں گی _ کیونکہ لوگ سوچتے ہیں کہ اگر یہ عورت وفادار اور نیك ہوتی تو اپنے شوہر سے طلاق نہ لیتی _

اس لئے مرد عورت دونوں کو دوسری شادی کرنے میں بہت سی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مرد ناچار بقیہ ساری عمرتنہا اور پریشان زندگي

274

گزارنے پر مجبور ہوجاتاہے _اور عورت بھی مجبوراً ساری عمر ماں باپ یا دوسرے رشتہ داروں کے سرپر پڑی رہتی ہے _ یا بغیر کسی ہمدرد کے تنہا زندگی گزارتی ہے _ تنہا زندگی بہت دشوار اور تھکادینے والی ہوتی ہے کبھی کبھی تو یہ تنہائي انسان کو ڈس لیتی ہے اور انسان ایسی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے اور اکتا کر خودکشی کرڈالتا ہے _

ایك 22 سالہ جوان عورت نے جو ایك بچہ ہوجانے کے باوجود طلاق لے کر اپنے باپ کے گھر چلی آئي تھی ، اپنی بہن کی شادی کی رات خودکشی کرڈالتی ہے _(298)

فرض کیجئے مرد بہت زیادہ مالی نقصانات برداشت کرکے اور سعی بسیار کے بعد دوسری شادی کرنے میں کامیاب ہوجاتاہے لیکن کیا معلوم دوسری بیوی پہلی سے بہتر ہوگی یا نہیں بلکہ اکثر انجام کا ربدتر ہی ہوتاہے _ اکثر دیکھنے میں آتا ہے دوسری شادی بھی ناکام ہوتی ہے او راگر امکانی صورت پیدا ہوگئي تو د وسری بیوی کو طلاق دے کر پہلی بیوی سے صلح کرلیتا ہے _

ایك اسّی سالہ مرد نے عدالت میں بتایا: تقریباً ساٹھ سال قبل میں نے ایك عورت سے شادی کی تھی _ میری زندگی بہت پرسکون تھی لیکن کچھ مدت کے بعد اپنی بیوی کے ناروا سلوك سے ناراض ہوکر میں نے اس کو طلاق دے دی _ اس دوران میں ، میں 97 مختلف عورتوں سے نکاح او رمتعہ کئے اور طلاقیں دیں _ کافی عرصہ بعد میں نے محسوس کیا کہ میری پہلی بیوی ان سب سے زیادہ وفادار تھی ، بہت کوشش کے بعد میں نے اسے ڈھونڈ نکالا ، چونکہ وہ بھی میری طرح تنہائي سے تھك چکی تھی اس لئے ہم دونوں پھر سے شادی کرنے پر رضامندہوگئے _ (299)

ایك شخص نے اپنی دوسری بیوی کو طلا قدے دے دی کیونکہ دوسری بیوی اس کی پہلی بیوی سے ہونیوالے اس کے دو بچوں کی نگہداشت نہیں کرسکتی تھی _ اور اپنی پہلی بیوی سے ، جسے اس نے پانچ سال قبل طلاق دے دی تھی پھر سے شادی کرلی _ (300)

2_ جو میاں بیوی علیحدہ ہونے کی فکر میں ہیں اگر بال بچوں والے ہیں تو انھیں اس اہم اور

275

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حساس مسئلہ پر بھی غورکرنا چاہئے _ بچوں کی خوشی اور بھلائي اسی میں ہوتی ہے کہ ماں باپ دونوں ساتھ رہیں تا کہ وہ باپ کے سائے اور ماں کی شفیق آغوش میں پرورش پائیں _
اگر اس مشترك زندگی کے تانے بانے بکھر جاتے ہیں تو بچوں کی امیدوں کے محل چکنا چور ہوجاتے ہیں _ اور ان کی خوشی و مسرت کا خاتمہ ہوجاتاہے _ اگرباپ ان کی پرورش کی ذمہ داری لے تو ماں کی بے لوث محبت ومامتا سے محروم ہوجاتے ہیں اور اکثر اوقات سوتیلی ماں سے سابقہ پڑتا ہے _ سوتیلی ماؤوں کا سلوك عام طور پر اچھا نہیں ہوتا _ وہ اپنی سوت کے بچے کو اپنے اوپر ایك بوجھ سمجھتی ہے لہذا اکثر سوتیلی مائیں بچوں کو بہت اذیت و آزار پہونچاتی ہیں _ باپ کے پاس بھی سوائے صبرو خاموشی کے اور کوئي چارہ نہیں ہوتا _
ایك چودہ سالہ دلہن جس نے خودکشی کا اقدام کیا تھا اسپتال میں بتایا : میں ایك سال کی تھی جب میرے ماں باپ علیحدہ ہوگئے اور جیسا کہ میں نے سنا ہے میرے باپ نے ڈیڑھ سال بعد دوسری شادی کرلی اور اب بھی دونوں باہم زندگی گزاررہے ہیں _ میری سوتیلی ماں مجھ کو بہت مارتی پٹیتی تھی _ یہاں تك کہ اس نے کئي بار کباب بنانے والی لوہے کی سیخ سے میرے جسم کو جلا دیا _ اگر چہ میرے باپ کی ماں حالت اچھی ہے لیکن انھوں نے مجھے اسکول نہ جانے دیا _ میں ہمیشہ اسکول اور کتابوں کی حسرت میں کڑھتی رہی _ ایك ماہ قبل میرے باپ نے زبردستی میرا نکاح ایك 45 سالہ مرد سے کردیا _ (301)
ایك تیرہ سالہ لڑکی نے گلی میں رسی ڈال کر خودکشی کرلی _ یہ لڑکی اپنے دو بھائیوں کے ساتھ رہتی تھی _ اس کے بھائي نے بتایا کہ میرے ماں باپ تین سال قبل علیحدہ ہوگئے تھے _ میری ماں نے ایك اور مرد سے شادی کرلی اور دو مہینے قبل میرے باپ کا بھی انتقال ہوگیا _ میں کل شام ساڑھے چھ بجے جب گھر واپس آیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میری بہن نے گلے میں رستی ڈال کر خودکشی کرلی _ (302)

276

اگر بچہ کی سرپرستی ماں کے ذمہ ہوتی ہے تو معصوم بچے باپ کی سرپرستی اور محبت سے محروم ہوجاتے ہیں اکثر اوقات سوتیلے باپ کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہیں _
ایك ماں نے اپنے نئے شوہر کی مدد سے اپنے آٹھ سالہ بچے کے ہاتھ پاؤں پلنگ میں باندھ دیئےور کمرے کا دروازہ بند کرکے باہر گھومنے چلی گئي _ جب وہ لوگ واپس لوٹے تو دیکھا کمرے میں آگ لگ گئي تھی اور بچہ جل کر ختم ہوچکا تھا _ (303)
طلاق ، خاندان کے محبت بھرے مرکز کو درہم برہم کردیتی ہے _ اس خاندان کے بچے لاوارث اور خانماں برباد ہوجاتے ہیں _ کبھی کبھی ماں باپ اپنی خود غرضی اور ضد میں آکر ان بے گناہ معصوم بچوں کویونہی لا وارث چھوڑدیتے ہیں _ 4_6_9_اور 12 سال کی عمر کے چار بچے آوارہ اور سرگردان و پریشان ایك پولیس چوکی میں گئے _ بڑے بچے نے بتایا کہ ہمارے ماں باپ میں مسلسل لڑائي جھگڑا ہوتا رہتا تھا _ کچھ دن قبل دونوں علیحدہ ہوگئے اور ان میں سے کوئي بھی ہم لوگوں کی سرپرستی قبول کرنے کے لئے تیارنہیں ہے _ (304)
جن معصوم بچوں کا کوئي سرپرست نہ رہے اور ان کی کوئي جائے پناہ نہ ہو تو ایسے بچے زیادہ تر آوارہ اور بد معاش بن جاتے ہیں _ ان کی نفسیاتی الجھنیں انھیں بچپن سے ہی یا بڑے ہونے کے بعدچوري، ڈکیٹی ، مارپیٹ اور قتل و غارت جیسے جرائم میں مبتلا کردیتی ہیں ، اخبار ورسائل میں ہمیں ایسے مجرموں کی خبریں برابر پڑھنے کو ملتی ہیں _ اخبار اطلاعات لکھتا ہے :_
بچوں کی اصلاح و تربیت کے مرکز میں تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ اس مرکز کے ایك سوسولہ مجرم جوانوں میں سے اسّی افراد کی مائیں سوتیلی تھیں اور ان کے کہنے کے مطابق ان کی گمراہی اور بے راہروی کا سبب ان کی سوتیلی ماؤوں کا ظلم و ستم ، سختیاں اور برا سلوك تھا _ (305)
برادر عزیز اور خواہر گرامی خدا کی خوشنودی اور اپنے معصوم بچوں کی خاطر ایثار و فداکاري

277

سے کام لیجئے ، جو کچھ اب تك ہوا اسے بھول جایئے بہانے نہ تلاش کیجئے _ ہوس بازی سے دستبردار ہوجایئے ایك دوسرے کے معمولی عیوب اور خامیوں کو نظر انداز کیجئے _ باہمی کشمکش اور ہٹ دھرمی چھوڑدیجئے _ اپنے اور اپنے معصوم بچوں کے انجام کے بارے میں خواب اچھی طرح غور و فکر کیجئے یہ بیچارے تو بے قصور ہیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ان کی مسکین و افسردہ صورتوں اور حسرت بھری نگاہوں پر ترس کھایئےہ معصوم آپ سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ آپ ان کے اشیانے یعنی خاندان کے پر خلوص مرکز کو درہم برہم نہ ہونے دیں گے اور ان بے بال و پر کے چوزوں کو سرگرداں اور بے خانماں نہ کریں گے _
اگر آپ نے ان کی دلی خواہشات و جذبات کو نظر انداز کردیا تو ان کے ننّھے ننّھے دل ٹوٹ جائیں گے اور ان کے نالہ و فغاں بے اثر نہ ہوں گے اور آپ کبھی بھی خوشی و اطمینان محسوس نہ کر سکیں گے !!

فہرست ماخذ

(حواشی)

1_ سورہ روم آیت 21
2_ مجمع الزوائد و منبع الفوائد ، مصنف : علی بن ابی بکر ابوالحسن نور الدین الہیثمی مصري(م سنہ 807 ھ ،سنہ 1405ئ)
3_بحار الانوار ، مصنف ، علامہ محمد باقر مجلسی (رہ) (م سنہ 1111ھ) جلد 103 ص 217
4_ بحارالانوار ، جلد 103 ص 222
5_ سورہ روم آیت 21
6_ وسائل الشیعہ : تالیف : شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی (م سنہ) جلد 14 ص 3
7_ وسائل الشیعہ جلد 14 ص 13
8_ وسائل الشیعہ ج 14 ص 23
9_ وسائل الشیعہ ج 14 ص 5
10_ وسائل الشیعہ ج 14 ص 6
11_ وسائل الشیعہ ج 14 ص 6
12_ وسائل الشیعہ ج 14 ص 23
13_ بحارالانوار ج 43 ص 117
14_ کتاب" در آغوش خوش بختي" ص 142
15_ بحار الانوارج 103 ص 254
16_ محجة البیضائ: تالیف : محمد بن المرتضی معروف بہ ملا محسن فیض کاشانی (م سنہ 1000 ھ) ج 2 ص 70
17_ مستدرك الوسائل ، تالیف : میرزا حسین النوری الطّبرسی _ ج 2 ص 552_
18_ روزنامہ اطلاعات تہران _ الامار چ سنہ 19 70 شمارہ ص 1340
19_ سورہ روم ، آیت 21
20_مستدرك ، ج 2 ص 532

21_ بحارالانوار ج 103 ص 235
22_بحارالانوار ج 74 ص 181
23 _مستدرك ج 3 ص 551
24 _ بحارالانوار ج 103 ص 253

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

25_ مستدرك ج 2 ص 551
26 _روزنامہ اطلاعات تہران _ 4 مئي سنہ 1972 ء شمارہ 13787
27 _روزنامہ اطلاعات تہران ، 22 نوامبر سنہ 1971 شمارہ 13652
28_ بحار الانوار ج 76 ص 363بہ ملا محسن فیض کاشانی ، ج 2 ص 931
29_ محجة البیضاء ج 2 ص 72
30_ روزنامہ اطلاعات ، 18 نوامبر سنہ 1971 شمارہ 13651
31_ روزنامہ اطلاعات ، 3جنوری سنہ 1972 شمارہ سنہ 13689
32_ بحارالانوار ج 71 ص 389
33_ بحارالانوار ج 73 ص 298
34_ رونامہ اطلاعات 23 جنوری سنہ 1972ئ
35_ روزنامہ اطلاعت 25 آگست سنہ 1971
36_ بحارالانوار ج 71 ص 377
37_ بحار الانوار ج 103ص 253
38_ بحارالانوار ج 103 ص 253
39_ بحار الانوار ج 103 ص 242
40_ بحارالانوار ج 76ص 367
41 _ مستدرك ج 2 ص 532
42 _ بحارالانوار ج 103 ص 217
43_ مستدرك ج 2 ص 534
44_ سورہ ابراہیم آیت 7
45_ بحارالانوار ج 103 ص 239
46_ شافی _تالیف : محمدبن المرتضی معروف
47_ وسائل الشیعہ ج 11 ص 542
48_ روزنامہ اطلاعات 24 دسمبر سنہ 1969
49_ روزنامہ اطلاعات 28 ، نوامبر سنہ 1971ئ
50_ روزنامہ اطلاعات 6 فروری سنہ 1972ئ
51_ روزنامہ اطلاعات یکم مارچ سنہ 1972ئ
52_ روزنامہ اطلاعات 27 فروری سنہ 1972ئ
53_ بحار الانوار ج 73 ص 385_
54_ بحارالانوار ج 104 ص 38
55_ روزنامہ اطلاعات 22فروری سنہ 1972
56_ بحارالانوار ج 104 ص 39
57_ سورہ نور آیت 31

58_ بحار الانوار ج 103 ص 235
59_ بحار الانوار ج 74 ص 101
60_روزنامہ اطلاعات ، تہران 4 اگست سنہ 1970
61_بحار الانوار ج 103 ص 247
62_روزنامہ اطلاعات 28 دسمبر سنہ 1971 ئ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

63_روزنامہ اطلاعات 28 دسمبر سنہ 1971
64_روزنامہ اطلاعات 19 جنوری سنہ 1970
65_روزنامہ اطلاعات 16 جولائي سنہ 1970
66_روزنامہ اطلاعات 16 جولائي سنہ 1970
67_بحارالانوار ج 103 ص 223
68_بحار الانوار ج 74 ص 5
69_بحارالانوار ج 76 ص 367
70_سورہ حجرات آیت ، 12 الله بعضہم علی بعض و مبا انفقوا من اموالہم فالصالحات قانتات
71_بحارالانوار ج 75 ص 194
72_بحار الانوار ج 75 ص 194
73_بحارالانوار ج 57 ص 218
74_روزنامہ اطلاعات 18 نوامبر سنہ 1971 ء
75_اطلاعات ہفتگی شمارہ 1628
76_روزنامہ اطلاعات 30 نومبر 1969
77_روزنامہ اطلاعات 2 مئي سنہ 1970 ئ
78_روزنامہ اطلاعات 3مئي سنہ 1970 ئ
79 _ بحارالانوار ج 103 ص 235
80_ بحارالانوار ج 103 ص 247
81_ بحار الانوار ج 103 ص 235
82_ روزنامہ اطلاعات 4 مارچ سنہ 1973
83_ شافی ج2 ص 138
84_ بحارالانوار ج 103 ص 228
85_ بحارالانوار ج 103 ص 247
86_ بحار الانوار ج 75 ص 71
87_ بحارالانوار ج 74 ص 178
88_ سورہ نساء آیہ 34 الرجال قوامون علی النساء بما فضّل
89_ روزنامہ اطلاعات 8 اگست سنہ 1972
90_ بحار الانوار ج 103 ص 235
91_ بحارالانوار ج 103 ص 248
92 _ مستد رك ج 2 ص 5320

282

93_ شافی ج 2 ص 129
94 _ روزنامہ اطلاعات 6 اردسمبر 1971
95_ بحارالانوار ج 103 ص 247
96_ روزنامہ اطلاعات 25 رنومبر 1969
97_ روزنامہ اطاعات 20 راکتوبر 1969
98_ روزنامہ اطلاعات 29 نوامبر سنہ 1969 ئ
99_روزنامہ اطلاعات 8 مارچ سنہ 1970ئ
100_بحار الانوار ج 75 ص 186

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

101_روزنام اطلاعات 8 جولائي سنہ 1970ئ
102_بحارالانوار ج 103 ص 247
103_بحارالانوار ج 103 ص 239
104_بحار الانوار ج 71 ص 419
105_روزنامہ اطلاعات _ 24 نوامبر سنہ 1971ئ
106_روزنامہ اطلاعات 17 آپریل سنہ 1972ئ
107_محجة البيضاء ج 1 ص 166
108_مجمع الزوائد ج 1 ص 132
109_بحار الانوار ج 79 ص 300
110_شافی ج 1 ص 208
111_بحار الانوار ج 76 ص 175
112_ بحارالانوار ج 76 ص 175
113 _بحار الانوار ج 76 ص 177
114_شافی ج 1 ص 208
115_شافی ج 1 ص 215
116_بحارالانوار ج 76 ص 176
117_بحارالانوار ج 76ص 176
118_شافی ج 2 ص 124
119 _شافی ج 1 ص 209
120_شافی ج 1 ص 210
121_شافی ج 1 ص 211
122_شافی ج 1 ص 211
123 _شافی ج 2 ص 123
124_روزنامہ اطلاعات 12 فروری سنہ 1970 ئ
125_روزنامہ اطلاعات 17 جولائي سنہ 1972ئ
126 _روزنامہ اطلاعات 2 مارچ سنہ 1970ئ
127_روزنامہ اطلاعات 23 جنوری سنہ 1972ئ
128 _ وسائل الشيعہ ج 14 ص 15
129_بحار الانوار ج 62 ص 390
130_ مستدرك ج 2 ص 551

283
131_بحارالانوار ج ص103
132_وسائل الشيعہ ج 12 ص 557
133_وسائل الشيعہ ج 16 ص520
134_بحارالانوار ج 74 ص 355
135_بحارالانوار ج 74 ص 353
136_مستدرك ج 2 ص 550
137_وسائل الشيعہ ج 14 ص 15
138_بحارالانوار ج 103 ص248

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

139_مستدرك ج 2 ص 532
140_اصول كافى تاليف : ابى جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق كلينى الرّازى (م سنہ 329 ھ) ج 5 ص 84
141_اصول كافى ج 5 ص 84
142_اصول كافى ج 5 ص 86 بانوى نمونہ اسلام ص 74
143_بحارالانوار ج 103 ص 247
144_بحارالانوار ج 103 ص 251
145_اصول كافى ج 5 ص 113
146_آئين شوہر دارى ث 172
147_بحارالانوار ج 1 ص 165
148_بحارالانوار ج 1 ص 175
149_ بحارالانوار ج 103 ص 258
150_ وسائل الشيعہ ج 15 ص 96
151_وسائل الشيعہ ج 15 ص 97
152_وسائل الشيعہ ج 15 ص 96
153_مجمع الزوائد ج 8 ص 138
154_بحارالانوار ج 74 ص6
155_وسائل الشيعہ ج 15 ص 175
156_روزنامہ اطلاعات 4 اپريل سنہ 1974ئ
157_ وسائل الشيعہ ج 15 ص 188
158_وسائل الشيعہ ج 5 ص 189
159_سورہ نساء آيت 34
160_ مستدرك ج 2 ص 550
161_سورہء بقرہ آيت 228
162_روزنامہ اطلاعات 6دسمبر سنہ 1971 ئ
163_روزنامہ اطلاعات 26 جنورى سنہ 1972 ئ
164_ سورہء روم آيت 21
165_بحارالانوار ج 103 ص 326
166_ بحارالانوار ج 103 ص 227
167_بحارالانوار ج 103 ص 28 2

168_ بحار الانوار ج 103 ص 236
169_ شافى ج 2 ص 138
170_ روزنامہ اطلاعات 26 جنورى سنہ 1970ء
171_ روزنامہ اطلاعات 27 فرورى سنہ 1972ء
172_ بحارالانوار ج 74 ص 303
173_ مواعظ العدديہ _ تاليف : سيد محمد بن الحسن معروف بہ ابن قاسم الحسينى العالمى ص 151
174_ بحارالانوار 103 ص 224
175_ بحارالانوار ج 103 ص 226
176_شافى ج 1 ص 166

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

177_شافی ج 1 ص 166
178_شافی ج 1 ص 176
179_محجة البیضاء ج 2 ص 54
180_ بحارالانوار ج 71 ص 389
181_بحارالانوار ج 71 ص 385
182_بحارالانوار ج 73 ص 298
183_بحارالانوار ج 72 ص 326
184_بحارالانوار ج 72 ص 196
185_مجمع الزوائد ج 3 ص 331
186_روزنامہ اطلاعات 5 مئي سنہ 1972ئ
187_شافی ج 1 ص 206
188_ روزنامہ اطلاعات 16 نومبر سنہ 1969 ئ
189_روزنامہ اطلاعات 5 اگست سنہ 1970ئ
190_روزنامہ اطلاعات 3مئي سنہ 1970 ئ
191_روزنامہ اطلاعات 6 مئي سنہ 1970ئ
192_روزنامہ اطلاعات 22 فروری سنہ 1972ئ
193_روزنامہ کیھان ، تہران 14 اپریل سنہ 1973ئ
194_بحارالانوار ج 103 ص 223
195_بحارالانوار ج 74 ص 5
196_ شافی ج 2 ص 139
197_بحارالانوار ج 75 ص 272
198_اطلاعات ہفتگی شمارہ 1646
199_روزنامہ کیھان ، تہران 4 اپریل سنہ 1973ئ
200_روزنامہ اطلاعات 2 مئي سنہ 1970ئ
201_روزنامہ اطلاعات 3 مئي سنہ 1970ئ
202_ روزنامہ کیھان 23 فروری سنہ 1972ئ
203_ روزنامہ کیھان 5 مارچ سنہ 1972ئ
204_ اطلاعات ہفتگی شمارہ 1636

285

205_بحارالانوار ج 74 ص 168
206_بحارالانوار ج 74 ص 168
207_بحارالانوار ج 74 ص 168
208_بحارالانوار ج 74 ص 400
209_سورہ ء نساء آیت 34
210_مستدرك ج 2 ص 550
211_ بحارالانوار ج 103 ص227
212_وسائل الشعیہ ج 2 ص 251
213_بحارالانوار ج 103 ص 249
214_بحارالانوار ج 103 ص 249

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

215_روزنامہ اطلاعات ج 3 اپریل سنہ 1972 ء
216_مستدرك ج 2 ص 550
217_مستدرك ج 2 ص550
218_مستدرك ج 2 ص 550
219_بحارالانوار ج 103ص 349
220_مستدرك ج 2 ص 551
221_وسائل الشيعہ ج 14 ص 119
222_سورہ نساء آیت 34
223_وسائل الشيعہ ج 13 ص 119
224_سورہ حجرات آیت 12
225_بحارالانوار ج 103 ص 248
226_بحارالانوار ج 75 ص 194
227_بحارالانوار ج 103 ص 252
228_بحارالانوارج 74 ص 187
229_وسائل الشيعہ ج 103 ص 111
230_بحارالانوار ج 103 ص 39
231_روزنامہ اطلاعات 13 مارچ سنہ 1973ء
222_ وسائل الشيعہ ج 14 ص 109
233_روزنامہ اطلاعات 15 فروری سنہ 1972ئ
234_روزنامہ اطلاعات 16 فروری سنہ 1970
235_ سورہ نور آیت 30
236_وسائل الشيعہ ج 14 ص 138
237_ وسائل الشيعہ ج 14 ص 139
238_ کتاب او نمی داند چرا ؟ (اوروہ نہیں جانتے ، کیوں ؟) ص 140
239_شافی ج 1 ص 197
240_شافی ج 1 ص 197
241_ بحارالانوار ج 62 ص 129
242_شافی ج 1 ص 208
243_شافی ج 1 ص 208
244_شافی ج 1 ص210
245_شافی ج 1 ص 212
246_بحارالانوار ج 103 ص 254
247_مستدرك ج 2 ص 559
248_وسائل الشيعہ ج 14 ص 122
249_بحارالانوار ج 76 ص 102
250_ روزنامہ اطلاعات 8 مئي سنہ 1972 ئ
251_ وسائل الشيعہ ج 14 ص 122
252_ وسائل الشيعہ ج 2 ص 643
253_سورہ فرقان آیت 67
254_ وسائل الشيعہ ج 15 ص 258

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

255_ وسائل الشيعہ ج 15 ص 261
256_ وسائل الشيعہ ج 15 ص 261
257_مستدرك ج 2 ص 643

286
258_بحارالانوار ج 104 ص 9 6
259_ وسائل الشيعہ ج 15 ص 249
260_ بحارالانوار ج 104 ص 73
261_بحارالانوار ج 16 ص 227
262_ بحارالانوار ج 106 ص 230
263_ روزنامہ اطلاعات 2 جولائي سنہ 1970 ئ
264_كتاب و نمی دانند چرا ؟ ص 138
265_ روزنامہ اطلاعات 15 جنوری سنہ 1972ئ
266_ روزنامہ اطلاعات 17 ستمبر سنہ 1972 ء
267_ روزنامہ اطلاعات 8 مئي سنہ 1972ء
268_ سورہ ء تحريم آيت 6
269_وسائل الشيعہ ج 11 ص417
270_مستدرك ج 2 ص 550
271_بحارالانوار ج 103 ص 227
272_روزنامہ اطلاعات 17 فروری سنہ 1972ئ
273_وسائل الشيعہ ج 15 ص 97
274_ وسائل الشيعہ ج 15 ص 96
275_وسائل الشيعہ ج 15 ص 99
276_روزنامہ اطلاعات 24 جولائي سنہ 1972 ء
277_روزنامہ اطلاعات 5 جولائي سنہ 1970ئ
278_روزنامہ اطلاعات 7 مارچ سنہ 1972ئ
279_سورہ نحل آت 58
280 _مستدرك ج 2 ص 615
281_مستدرك ج 2 ص 614
282_وسائل الشيعہ ج 15 ص 100
283_وسائل الشيعہ ج 15 ص 101
284_كتاب راز آفرينش انسان ص 108
285_ بحارالانوار ج ص 342
286_وسائل الشيعہ ج 14 ص 122
287_ وسائل الشيعہ ج 14 ص 122
288_ سورہ نساء آيت 35
289_ مكارم الاخلاق ص 235
290_وسائل الشيعہ ج 15 ص 267
291_مكارم الاخلاق ص 248
292_روزنامہ اطلاعات 3 مارچ سنہ 1972ئ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

293_ روزنامہ اطلاعات 7 مارچ سنہ 1972ئ
294_ روزنامہ اطلاعات 7 مارچ سنہ 1973ئ
295_ روزنامہ اطلاعات 9 مارچ سنہ 1972ئ
296_ روزنامہ اطلاعات 7 مارچ سنہ 1972ئ
297_ روزنامہ اطلاعات 15 جنوری سنہ 1972ئ
298_ روزنامہ اطلاعات 8 مارچ سنہ 1970ئ
299_ روزنامہ اطلاعات 10 فروری سنہ 1970ئ
300_ روزنامہ اطلاعات 29 دسامبر سنہ 1969ئ
301_روزنامہ کیہان تہران 20 نومبر سنہ 1969ئ
302_ روزنامہ اطلاعات 24جنوری سنہ 1973ئ
303_ روزنامہ اطلاعات 7 فروری سنہ 1970ئ
304_ روزنامہ اطلاعات 28 مئي سنہ 1970ئ
305_ روزنامہ اطلاعات 13 مارچ سنہ 1972ئ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com